خطباتِ نظامیہ

قاری محمد عباس نقشبندی

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

یا اللہ

میلاد شریف

یا محمد ﷺ

قاری محمد عباس نظامی چک نمبر ۳۶۵/ای۔بی

گگو تحصیل بوریوالہ ضلع وہاڑی

Abbas

۳-۰۵-۲۰۰۷

۱۵-۰۳-۱۴۲۸

بروز جمعرات ۳:۳۳ - PM

Muoulana Qari Muhammad Abbas Nizame
Distt. Teh. Pakpattan

سید شبیر حسین شاہ

فہرست

نمبر شمار	علمائے کرام	مضامین	صفحہ	تاریخ	
1	سید شبیر حسین شاہ	اللہ دا قرب	67	25-03-07	[signature]
2	″ ″ ″	اللہ کی رضا	78	31-03-07	/
3	″ ″ ″	شان صدیق رضی اللہ عنہ	103	″ ″ ″	/
4	″ ″ ″	جنت کی راہ	88	2-04-07	/
5	″ ″ ″	نام محمد ﷺ	112	8-4-07	/
6	″ ″ ″	شان کتاب	123	8-4-07	/
7	″ ″ ″	گستاخ رسول کا انجام	129	8-4-07	/
8	چوہدری نذر محمد	احکام القرآن	135	″ ″ ″	
9	عبدالحمید چشتی	نبی کا معجزہ	417	4-5-07	
10	″ ″ ″	اہل بیت	447	7-5-07	[illegible]
11	″ ″ ″	سچے موتی	462	7-5-07	
12	″ ″ ″	میلاد النبی ﷺ	478	8-5-07	″
13	″ ″ ″	کرامات اولیاء	489	9-5-07	″
14	″ ″ ″	شان حبیب ﷺ	496	15-5-07	″
15	سعید احمد اسعد	نبی کی نورانیت	503	17-5-07	″
16	″ ″ ″	اللہ کی نشانیاں	517	17-5-07	″
17	قاضی محمد وناج	شان رسالت	521	20-5-07	″

نمبر شمار	علمائے کرام	مضامین	صفحہ	تاریخ	—
18	مولانا عبد العزیز چشتی	میلاد شریف	533	20-5-07	
19	〃 〃 〃	شان ولایت	552	23-5-07	
20	مولانا بشیر احمد سیالوی	معراج النبی ﷺ	555	26-5-07	
21	مولانا افتخار الحسن	معراج النبی ﷺ	568	28-5-07	
22	مولانا عطاء المصطفیٰ نوری	سیدنا ابوبکر صدیق	577	1-6-07	
23	مولانا مفتی محمد اقبال	شانِ قرآن	592	11-0-07	
24	مولانا محفوظ الحق شاہ	میلاد شریف	595	17-6-07	
25	〃 〃 〃	فقیہ اعظم بصیر پور	606	19-6-07	

Abbas

١٤-٣-٢٠٠٨ بروز جمعرات

١٠-٣-١٤٢٩

AM : ٨ ، ٤٣ : ١٠

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizami
Distt. Teh. Pakpattan

(۱) غنیۃ الطالبین شریعت و طریقت کے مسائل پر حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عظیم تصنیف ہے۔

نور الحبیب ص ۱۲ ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ مئی ۲۰۰۷ء جلد ۱۹ شمارہ ۵

0300-7731342 قاضی محمد وہاب دامت برکاتہم العالیہ

حضرت شیلہ۔ مفتی پاکستان

استاذ المدرسین۔ استاذ الاساتذہ۔ استاذ المحققین۔ استاذ العلماء والفقہاء والخطباء۔ جناب شیخ الحدیث والقرآن۔ مع الافہام والتفہیم فی الدرس والتدریس۔ والتعلم والتعلیم۔ دامت برکاتہم العالیہ۔

(محفل کو رونق بخشیں)

چمنستانِ رسالت کے مایہ ناز اور خوش الحان نعت خواں۔ +

خطابت کی دنیا کے منفرد خطیب دامام۔ سراج السالکین۔ زبدۃ العارفین ممتاز عالم دین۔ بے بدل خطیب + مقرر شعلہ بیانی۔ شیریں زبانی فقیہ وقت شیخ الحدیث والتفسیر۔ ملت اسلامیہ کے عظیم سکالر فاضل جلیل۔ قاری قرآن۔ عالم با عمل۔ خطیب اہلسنت۔ مقرر ذیشان۔ شہنشاہِ خطابت۔ گلشن رسالت کے عندلیب۔ سلطان الواعظین۔ خطیب باکمال۔ مقرر شیریں بیان۔ شہبازِ خطابت۔ خطیب ابن خطیب۔ نادر الکلام واحفظ نکتہ بیان۔

میرے ذیشان۔ قدردان۔ چوہدری عبدالغفار صاحب۔ کوئی علم نہیں کوئی علم دا دعوی نہیں۔ ماسٹر دا ای ایسے۔ مشتمل ملکفی الفاظ بول گئے، بڑے عظیم الفاظ۔

۲۴-۰۳-۲۰۰۷
۳-۰۳-۱۴۲۸
ہفتہ AM-9:2

صوفی محمد مسلم کا میلاد ہر سال

10 ۱۴۲۸
رجب

25-26-27 جولائی

بابا ارسلان منی نوث ہوا 26 $\frac{7}{07}$ بروز جمعرات دن — ۱ بجے

الحمد لله نحمده ـــ ـ ـ ـ ـ ونشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ولا نظير له ولا
مثيل له ولا مثال له ولا ضد له ولا ند له ولا ولد له ولا والد له ولا مولود له ولا زوجة له

وكليمنا - وطبيب قلوبنا

ونشهد أن سيدنا ومولانا وشفيعنا وحبيبنا وحبيب ربنا - ومحبوبنا ومحبوب ربنا -
وغوثنا وغيثنا وغياثنا - ومغيثنا وعوننا - ومعيننا - وكليمنا ومحيينا وروحنا
ورحمتنا - ورحيمنا وبشيرنا - ونذيرنا - ووكيلنا وكفيلنا - ووسيلتنا - ومعلمنا ومأوانا
ونور ديننا - ونور عيننا - ونور أجسادنا - ونور عيوننا - ونور قلوبنا - ونور قبورنا
ونور أولنا - ونور آخرنا - ونور ظاهرنا - ونور باطننا - محمد ﷺ وآله وأصحابه وأهل بيته وذريته وعلى كل آله وعشيرته وعترته
وعلماء ملته أجمعين -

الحمد لله رب العالمين - والعاقبة للمتقين - والصلاة والسلام على من لا نبي بعده - وعلى آله وأصحابه
وأوليائه أولياء أمته علماء ملته أصحابه أجمعين - ونحن على ذلك من الشاهدين والشاكرين
والحامدين والموقنين والمطمئنين - والحمد لله رب العالمين

1

(حوالہ جات نوری) (مولانا محمد عظیم نورانی)

(1) دو نمازوں والی حدیث سرکار نے تین نمازیں معاف فرما دیں۔
ا رسالہ النعیم ۲ مالک و مختار نبی احمد یار خان گجراتی ۱ احمد رضا خان بریلوی)

(2) بخاری ص 526/2
جنگ بدر میں سو تیروں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول سے خطاب۔

(3) جہاد اکبر جنگ سے واپسی کشف القلوب ص 539 امام غزالی ترمذی ص 799/1
روح البیان 375/12

(4) گٹھڑی والی حکایت نبی نے ایک بوڑھی عورت کو مقام پر پہنچانا ۔ بد ملت والی حدیث کا بد ملت فی النار (مشکوۃ کتاب سنت پر پیش) ص 425

(5) صحابہ کی تعداد حجۃ الوداع کے دن 125000 بخاری ص 526/2 مرقاۃ المفاتیح

(6) صدیق اکبر نماز پڑھا رہے تھے۔ نبی آئے ابوبکر پیچھے ہٹے ص 928-943/1 بخاری

(7) مدینہ کے لئے شہادت دینا ص 941/1 بخاری شریف۔

(8) سو کروڑ میوں کا قاتل شرح صحیح مسلم ص 528/7 —

(9) اللہ تعالیٰ بندے کے ہر اعضا بن جاتا ہے۔ بخاری ص 553/2 ۔

(10) عذاب قبر دائیں والی بائیں طرف پسلیاں ترمذی ص 539/1

(11) سر منڈوانا مرقاۃ ص 193/8

(12) حدیث ابوہریرہ نے شیطان کو پکڑا ص 828/1 بخاری

(13) ذکر مجلس کو فرشتے تلاش کرتے ہیں۔ 525/2 بخاری

(14) تعلیم القرآن اچھا کام ترمذی ص 332/2 —

(15) خطبہ وعظ الی الناس کا منہ بسرا - کنز الخطیب ص ۱۷۷/۵
البیان ص ۱۳۸ الخطیب ص ۱۷/۲

(16) حضرت نے اعلان کیا مجھ سے پوچھو حضرت بنی کا العباب روح ۴۱۳/۲۶

(17) جبرئیل نہیں جانتے جو علم بنی کو ہے ایمان تفہیم جلد ۱ ص

(18) دفن کے بعد قبر سے نکالنا منع ہے۔ قبر کے اوپر جنازہ پڑھا جائے گا۔ بہار شریعت جلد ۴ -

(19) تراویح کی دعا کسی حدیث میں نہیں - (شامی اسوہ رکعات)

(20) ہجرت کے بعد ۱ ھ میں شروع ہوئی اذان مر/۱۵ باب الاذان شرح مسلم ص ۱۶۴/۱

(21) حضرت علی کے لئے سورج کا واپس آنا۔ مدارج النبوۃ ۳۴۶/۲

(22) کتابیہ سے نکاح ہو جاتا ہے۔ تفہیم القرآن جلد ۶ -

(23) درود شریف کا واقعہ درہم دینا قاضی والا واقعہ سنی فضائل اعمال ص ۳۱۴ جذب القلوب ص ۲۷۵ فضائل سنت ص ۱۶۶ آب کوثر ص ۱۳۹
خزینہ درود شریف ص ۴۲

(24) خطبے کے دوران آخری آذان میں جواب دینا۔ بہار شریعت اذان کے بیان میں۔ نور ہے -

(25) ایک آدمی کا پیچھے کھڑے ہونا۔ نماز کے مکروہات بہار شریعت۔

(26) سود خوار ۳۶ بار زنا مشکوٰۃ ص ۲/۲

ص ۱۲۳۱

(28) نفلی اعتکافات شش دن کے بارے میں حکم سنن فضائل اعمال فضائل رمضان

(29) فوق اللقدہ کے بارے میں مسئلہ بہار شریعت جلد ۲ ذبح کے بارے میں فتاوی نوریہ
ص جلد سوم شرح مسلم جلد ۶ ذبح کے بیان میں۔

(30) اذان کا دوبارہ پڑھنا۔ عمیر بن ثابت بن ابو لبیب بن بجول سمجھو کیو۔ بہار شریعت

(31) اللھم انت السلام شرح مسلم باب الذکر بعد الصلوٰۃ ثوبان عائشہ سے روایت

حدیث نمبر ۱۲۳۵

(بخاری)

(32) شہادت کب آئے گی یعنی سے محبت۔ کتاب الادب بخاری ص ۴۳۱/۳ کتاب الاحکام ۸۰۱/۳
مسلم کتاب البر والصلۃ والادب۔ حدیث ۶۵۸۶ ترمذی ابواب الزھد۔ ترمذی) ص ۱۲۱/۲
(مراۃ ۳۳۶/۶ باب الحب فی اللہ من اللہ)

(33) الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ باب اذان مشکوٰۃ ۳۸۳/۱ موطا امام مالک
کتاب الصلوٰۃ ص ۸۸

(34) جنت کا نام دار السلام روح البیان ۲۵۱/۲۱ ۲۴۳/۲۸ سورۃ الانعام ۱۲۸/۸
سورۃ یونس ۲۵/۱۱

(35) پہلی علیکم و تحیتہم فیہا سلام آیت۔ ابراہیم ۲۳/۱۳ یونس ۱۰/۱۱
احزاب۔ 44-43/22

(36) تورات کب نازل ہوئی۔ رمضان کی ۶ غنیۃ الطالبین ص ۳۵۴

(37) روزے کا حکم کب۔ ۱۰ شعبان ۲ھ فتاوی نوریہ ص ۱۶۶/۲
ضیاء النبی ص ۳۱۶/۳ ماثبت بالسنۃ ص ۳۸/۳ مرآۃ المناجیح ۱۳۳/۳

عورت کی فضیلت = سیرۃ الرسول صفحہ $\frac{135}{4}$ ڈاکٹر طاہر القادری -

4

(38) بچے کو آگ میں نہ پھینکنا = مشکوٰۃ باب فی شفقۃ رحمۃ صفحہ $\frac{519}{1}$ شرح مسلم کتاب الشرب $\frac{519}{7}$ بخاری شریف کتاب الادب $\frac{372}{3}$

(39) عورت کا پوچھنا نبی اکرم کے بارے میں جنگ احد = مدارج صفحہ $\frac{189}{2}$ $\frac{446}{1}$

(40) حضرت حبیب کی شہادت = واقعات صفحہ $\frac{159}{2}$ مدارج صفحہ $\frac{196}{2}$ مدارج صفحہ $\frac{188}{3}$ کتاب المغازی بخاری صفحہ $\frac{523}{2}$

(41) نبی اکرم ﷺ کی شہادت کی خبر مسلمان اور صحابہ کرام کا حال = آل عمران $\frac{144}{4}$ پارہ خزائن العرفان -

(42) واقعہ حضرت سعد الخطیب صفحہ $\frac{195}{3}$

(43) واقعہ حبیب یمنی = صفحہ $\frac{155}{2}$ الخطیب

(44) غازی علم الدین شہید = ابرار خطابت صفحہ $\frac{172}{5}$

(45) واقعہ جنیب جس نے شادی کی -

(46) حضرت حبیبہ اور ابو سفیان رض صفحہ $\frac{212}{3}$ ابرار خطابت -

5

(47) حضرت نبی اکرم ؐ نے حضرت ابراہیم بچے کو قبر پر تلقین کی = روح البیان

(48) تین باپ انسان کے = روح البیان ۲۱۵/۳ تفسیر نعیمی ص ۳

(49) صحابہ کرام وضو والا پانی ـ مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق ص ۴۵۸/۲

بخاری شریف کتاب الوضوء ص ۱۸۰/۱

(50) ثمامہ بن اثال مشکوٰۃ ص ۲۵۳/۲ باب حکم الاسرا ء قیدیوں کے حکم میں۔

(51) اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار = موت کا منظر ص ۳۱۹

ابرار خطابت ص ۲۰۲/۱ امداد المشتاق ص ۹۴ لان المومنین الکاملین

لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار روح البیان ص ۲۷۹/۲۵

(52) نبی اکرم ؐ نے جبرئیل ؑ سے پوچھا قلبت الارض مشارقھا ومغاربھا۔

جواہر البحار ص ۴۳۱/۳ =

(53) گلاب کا پھول نبی اکرم کے پسینے سے اگایا گیا = مدارج النبوۃ ص ۳۱/۱

روح البیان ص ۲۰۵/۲۲ (نیشاپاں سنت) ص ۶۲۲

(54) چارپائی کے گرد چکر نکالنا = عارف نوری بقول خطبات نظامی ص ۳۶۷

(55) اوہ کون آیا جدھے آیاں بہاراں مسکرادیاں = کھلے شعری ثنا ص ۲ طاہر

(56) قبیلہ بنی ہوازن ـ ششماں ہی دن مسلمان ہو گئی = مدارج النبوۃ ص ۲۹۲/۳

مدارج النبوۃ ص ۴۳۰/۲ ـ عارف نوری کے بقول خطبات نظامی ص ۳۶۰

(57) حضرت حلیمہ کی لوریاں کنز الخطیب علامہ محمد دین چشتی ص ۲۳۹/۳

(58) حضرت شیماں کی لوریاں ضیاء النبی پیر کرم شاہ ص ۷۰/۲ نور الحبیب ص ۷۵
میلاد نمبر ۲۰۰۵

(59) جبرائیل جھولا جھلاتا ہے۔ معارف نوری بقول خطبات نظامی ص ۳۷ کنز الخطیب ص ۲۴/۳
نصاب عشق ص ۱۸۶ محمد عبداللہ اظہر۔ مدارج النبوۃ ۲۸/۲ خصائص کبری ص ۱۰۶/۱

(60) چاند کھلونا۔ کنز الخطیب ص ۲۴/۳ خطبات نظامی ص ۳۷۲ بقول عارف نوشاہی
نور الحبیب ص ۷۵ میلاد مبین۔ شواہد النبوۃ ص ۴۸ عبدالرحمن جامی
معارج النبوۃ ص ۱۲۲/۳ مدارج النبوۃ ص ۲۸/۲ ۔
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں = حدائق بخشش ص ۳/۲ جلد

(61) بادل سایہ کرتا ہے۔ کنز الخطیب ص ۲۴۴/۳ شواہد النبوۃ ص ۶۴ معارج النبوۃ
ص ۱۲۶/۳ مدارج النبوۃ ۲۹/۲

(62) دن کو اسی سے روشن شب کو اسی سے چاندنی خطبات نظامی ص ۲۵۶ بقول ضمن

(63) سبحان اللہ زمین و آسمان کی خلا کو ثواب سے بھرتا = فضائل اعمال ۶۲۵
فضائل ذکر باب سوم امام زکریا کاندھلوی ۔

(64) مہر علی سے فرمان رسول میری سنتیں قضا کر دی ہیں یاد ثقہ پیر پر ص ۱۱۲
صدر کی تقریر ۔

(65) قطب الدین بختیار کاکی کا جنازہ وصیت نامہ واقعات چہارم ص ۲۶۷/۴ بشیر احمد کوٹلہ
سیرت قطب الدین علامہ عالم فقری دہلی کے ۲۲ خواجہ الیاس عادل ۔

(66) جمعہ کے خطبہ میں بسم اللہ نہیں تفسیر نعیمی ص ۳۷/۱ بسم اللہ کے تحت

(67) کافرہ عورت نے کنکر نگلی اور دروازے کو بند کیا۔ نزہۃ المجالس ۱۷۹/۲
نبی اکرم کے مناقب ۔

(68) مغرب سے پہلے نفل مرآۃ ص ۲۱۰/۲ سنتوں کا باب۔ احمد یار نعیمی مرآۃ ص ۳۲۹/۱
باب اذان اور اس کا جواب شرح مسلم ص ۳۴۳/۲ ۱۴۱۳/۲ شرح مسلم -

(69) عوج بن عنق کی عمر اور قد = تفسیر نعیمی ص ۲۲۴/۶ روح البیان 158/6 معارف ص ۵۲۱/۱

(70) حضور کا خیال نماز میں صراط مستقیم ص 169 دل پاک کرے -

(71) مثال گوشت کی — گندے کان — آٹا گوندھنا — بھوکے اختر چھینے۔

(72) نظام الدین محبوب الٰہی کا واقعہ تیل کی جگہ پانی چراغ میں لونڈی کو خریدا
اللہ والوں کی چار نشانیاں (۱) مخالفت (۲) اپنا رزق دیں (۳) بلا آتی ہے۔

(73) سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا حج کرنا بارش کی دعا غلام کا واقعہ
خانہ کعبہ حاجی محمد حسن نقشبندی نے سنایا۔ 15-3-07 جمعرات -
پٹھانوں والا واقعہ فیصل آباد کے گاؤں میں۔ کہ رات کو روشنی رہتی ہے۔

(74) شانِ قرآن ایک مدینے کے یہودی کا واقعہ جس نے ساری رات قرآن اٹھائے کھڑا رہا۔ (۲) کفن چور کا واقعہ عورت قرآن پڑھنے۔
(قاری فیض احمد نقشبندی (راشدینڈ))

(75) (1) نجم الدین کبریٰ کا واقعہ دیکھنا تو جنت مل جائے یا بایزید نے اپنے پیر کو دیکھا مسلمان باپیر کا شعر - مدینہ کو دیکھنا (2) مشرق یورپ کا واقعہ جائے میں مدینہ
(3) ملوک الملک کے پاس عورت کا آنا بچوں کو مانگنا 7 بیٹے دینا۔ بچہ لوگا

بس بایزید کہتے ہیں جنت ملی مجھے جنت میں ڈھونڈتی ہے بایزید کو

بندگان خاص علام الغیوب   درجہاں جاسوس القلوب

اللہ والے کرم حق میں جبرن جبولیاں   بابا فرید کا واقعہ حافظ قرآن بنانا۔

ایک کفن چور اور عورت صالحہ   ایک نوجوان کی شادی

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَجُلٌ مَغْفُوْرٌ يَأْخُذُ كَفَنَ مَغْفُوْرٍ ۝ ان اللہ غفر لی وَلِجَمِيْعِ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاَنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ عَلَيَّ ___

تمہاری خالہ اچھا ہے۔

(76) یہاں دنیا میں مکان نہیں بناتے ہمارا مکان جنت ہے۔

کوٹھی بابا مارکے ٹھگی   اُتے لکھیا ھذا من فضل ربی۔

کسے پچھیا چاچا تیرے منڈے دا کی حال کہن لگا تنخواہ تے الوچی ڈھائی ہزار اے پر اتوں اللہ دا فضل اے۔ پچھیا جنگ پھیر لبیندا اے۔

اچھے پڑھ جاتے نہیں سکا نہیں جاندا۔ دولت نے انسان حیران تے بنایا اے   + با جے تہجد پڑھدے سن۔ منڈیاں نوں وی سی آر تے بابے نوں حقہ (گالیاں دنیا۔ حقہ سے پانی)

شرفیاں والا شہر ہر شہر شریف (لطیفہ)

میانوال کے علاقے میں ایک لڑکا   کرواشریفا (استاد)

(77) صوفی محمد مسلم چک 365 ج ب نے سنایا۔ (نفش 4-3-06)

زیارت نبی کا واقعہ ابو سعید عرف سید میراں بھیکا صفحہ ۱۳۲۷ ___

آفس گھڑام شریف ۔ ایک مولوی کا آنا ۔ اور مفتی صاحب کا پوچھنا ۔ گھو گڑ گڑ گڑ گڑا
کرنا زبان میں گلٹ تین بار پوچھنا ۔ زیارت نبی کے لئے یہ کام کس کا ہے ۔
مَجۡبَرَةٍ وَمَبۡرَةٍ ـــــ جَبۡرَةٍ وَمَكۡرَةٍ ۲۱ دن تک ورد ۔

(78) توکل شاہ انبالوی ان پڑھ درس کا بنانا ۔ جمعہ کے دن مولوی کے خطاب
کے دوران خاک کا اڑانا ۔ مولوی نے پوچھا حافظوں سے پوچھا ۔ منہ سے نور
نکلنا دوسرا واقعہ داڑھی میں خلال کرنا مولوی نے پوچھا یہ یہاں کہاں ہے ۔
نبی کی زیارت (بقلم محمد عباس شگاری)

(79) مکان توں لامکان تک حکومت مصطفیٰ دی اے
جیہڑوں مجرم بری ہوندے عدالت مصطفیٰ دی اے
زمین ساری فلک سارے ایہہ سب جنت دے نظارے
جے تک جا کے لیکے تے بن دی ریاست مصطفیٰ دی اے
میں اک عاشق تو جدوں پچھیا جے رب دیکھے تے کی منگیں
جواب جدم اس نے فرمایا زیارت مصطفیٰ دی اے
عدالت کملی والے دی جہنم تک لے جاندی
جے توں جانا ایں جنت نوں تے جنت مصطفیٰ دی اے
نبی ہوندے ولی ہوندے ملک ہوندے علی ہوندے
خدا توں بعد ہے سب نوں محبت مصطفیٰ دی اے

کوئی جے گالاں دیوے جواب وچ مسکرا دینا

دعاواں دینیاں سب نوں ایہہ عادت مصطفیٰ دی اے

جے میں اعمال نوں ویکھاں تے نا ہر کوئی کم جوگا ہاں میں۔

فقط امید بخشش دی محبت مصطفیٰ دی اے۔

(عطا کردہ محمد امین صادق بورے والا)۔

(80) ایک واقعہ جو صادق دکاندار نے سنایا۔ مارچ 2007 —

ایک آدمی جس نے تمام زمین تقسیم کر دی دو بیٹوں میں۔ اور باپ کی خدمت کرنا سے دل تنگ ہو گئیاں بیویوں کا۔ آخر میں یتیم خانے داخل کروانے کے لیے گئے وہاں سے ناکام۔ راستے میں گاڑی کا ایک مولوی کی تجویز اپنی صندوق میں اور مرنے کے بعد نکالیں۔ اور اس ترکیب سے اس نے خدمت کروائی۔
(محمد صادق دکاندار نے یوسف کی موجودگی میں سنائی)

(81) ہندوؤں کا عقیدہ کہ آدمی مرنے کے بعد اس کی روح دوسری جنس میں آ سکتی ہے۔
لطیفہ ہندوؤں کی ماں مر گئی۔ اور کتی کو چھت پر باندھ لیا۔

(82) لطیفہ — مسافر کی بات گھوڑی پہ سوار۔ موچی نے سانپ کو ملایا۔ اور راستے میں مکر نے سانپ کا سوال جواب۔ کہ تو ملایا نہیں گیا

(83) ماں کی تمنا کہ میرا بیٹا فوجی بنے۔ اور اس کا جواب کہ پہلا بم اپنے گھر پہ پھینکوں گا۔

— منگل 3-4-07 از قلم محمد شریف

(84) میراثی نے بکری ادھار خریدی اور مولوی کا فیصلہ ۔ (۲) اللہ کا حصہ اور انسان کا مال.
کس کا وارث ۔ (۳) مولوی اور کسر آ گئی. شیر کی ماں کیوں ۔ شیر ابو کیوں ٹوکیا
= بشیر اور مہر کے کپڑے پر امل کے والد (07 — 4 — 7 ہفتہ)

(85) سرکاری عمارت کو بنانے کے پیسے اور گورنمنٹ کے پیسے ۔ دلچسپ ہیں ۔
اسلم میٹھے والا نے سنایا مسجد میں ۔ 06ء سال

(86) (مولانا محمد اکرم رضوی کے خطابات سے اقتباسات)

(۱) مولائے کریم اوہاں تمام دکانداران رزق عزت عظمت کاروبار معاملات
علم وفضل والا ہے ۔ برکت وترقی عطا فرمائے ۔ (۱) پولیس کے تشدد کے وقت
درود شریف ۔ (۲) وہابی مشکل کے وقت اللہ کو بھول جاتے ہیں ۔ اور قرآن
آیات یاد نہیں آتی ۔ نحن اقرب الیہ ـــــ نعم المولیٰ ـــ المدد یا پولیس
ہیں حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں ۔ (۳) ان کا عقیدہ جو وہابی ہیں
وہ مسلمان نہیں ۔ مثال صحابہ کرام ۔ حضرت عمر کا واقعہ ۔ انا عبداللہ
نہیں فرمایا بلکہ انا مولیٰ رسول اللہ ـــــ صحابہ سے زیادہ قرآن سمجھنے والا کون

(۴) ایک انگریز جو ساری جماعت کو مار رہا تھا ۔ ایک آدمی جو کسی طرح زندہ بچ گیا
انگریز جب دوبارہ چیک کرنے لگا ۔ تو ایک کو دیکھا ہوا جیسا کسی زندہ انسان
تک پہنچا ۔ تو وہ اٹھ کے بیٹھ گیا ۔ اور کہنے لگا کہ مجھے نہ مارنا ۔ میں تو زندہ ہوں ۔
کیوں شہید زندہ ہے ۔ یہ لطیفہ ادریس نے سنایا 10-4-07
بروز منگل 10 - 3 - PM 03349822365

کوئی یار وصیون - یار وسیں ـــ

(5) وہاں نبی لا الہ الا اللہ کا ترجمہ کرتے ہیں کہ کوئی اللہ نہیں میں نے کیا کچھ مسنون مجھ سے پڑھ لے گیا۔ کوئی ابا نہیں - کوئی بے بانہیں - پیر ان کی توحید نہیں - شیطان کا اللہ کی بارگاہ میں آ کر اڑا اور وہاں سے کا نکالنا اسی طرح بیوی سے آدھا - نبی کا ذکر ہر جگہ - اذان میں ہے۔ توحید کا ہے تو وہاں سے بھی نام نکالو - اشہد ان امیر المومنین والامام المتقین علی ولی اللہ و وصی رسول اللہ خلیفۃ بلا فاصلہ۔

(6) اک طرف نبی تمام - اک طرف میں اکیلا - میں ان گنہگاروں کو نہ منگاؤں تو رضوی نہ کہنا - نبی کریم کا دامن تھام کر کہتا ہوں ـــ

(7) یہ بڑے چالاک فنکار - مکار ـ روپڑی ـ اجے تے میں بیٹھ وی نہیں لایا تے پہلے ای مکار روپڑی ـ باہا بیاں دا آسن ترنالیہ دنیا وچ مشکل مسئلہ ہے گھانا مشرف - پیر اٹھنے کج جان گے سٹھیاں وچ تسبیاں ـ کنا مرجاؤ - تے حل نہیں ہندا - اینہاں دی غلطیاں توں مرجاواں تے مل ہوئے گا بڑے آدمی دے مہینے دی زبان بندی - پیر اللہ مدرسہ کال بندی نہ کرے۔

(87) عبدالغفور راجپوت نے ظہر کے وقت ہاتھائی بات کی۔ اسلم سے رفیع سے لیبارٹری کہنے لائی ہے۔ لیبارٹری سیتا ہے

11-4-07

PM 2-00

رفیع تشابہ۔ مغفور امری بولتا ہے 12-4-07

(88) ① بابا بلھے شاہ ڈنگر چار رہے ہیں۔ فصل اجڑ گئی۔ سانپ کا آنا۔
چوہدری کا آنا۔ عبداللہ آپ کا نام۔ نبی کی نسل کی کیفیت۔
جانور کا خیال کرنا۔ لیکن انسان خیال نہیں کرتا۔
سلطانی مشتاق احمد گوجرانوالہ۔ (عشق بلال) ہم

② احمد رضا بریلوی کی پالکی لوگ اٹھاتے ہیں۔ آپ نے پوچھا تم میں سید کون
ہے۔ قیامت کے دن نبی کی بارگاہ میں سوال ہو گا۔ ہو گیا
جواب دوں گا۔ مضمون سے سلمان فارسی
③ میرا ہاں گو پالوں کا واقعہ مدینے والد

(89) مصطفیٰ احمد شاہ کا مشاہدہ میں رب کے زیادہ قریب ہوں۔
یہ واقعہ کوبرا رنگ والے نے سنایا۔ محمود کے پاس 15-4-07 اتوار

(90) ① رب دا بسالا ۔ مراثی نے کہا۔ خاوند نے مسجد میں چھوڑا
② شاہ صاحب اور مراثی کے 100 روپے والا واقعہ

(91) ایک آدمی کو کسی نے کہا۔ جو پہلا آدمی ملے اس کو پیر ماننا۔ ڈنگر کو پیر۔
مسجد کی حالت میں دو دن بعد۔ دونوں کو دلی
یہ بات اسلم بلیے والے نے شاہ صاحب کو سنائی بروز اتوار 6-5-07

زندگی کے اصول

(92)

زندگی بسر کرو خوشی کے ساتھ

کام کرو دل جمعی کے ساتھ

خرچ کرو احتیاط کے ساتھ

مطالعہ کرو انتخاب کے ساتھ

علم سیکھو شوق کے ساتھ

نیکی کرو ہر ایک کے ساتھ

عبادت کرو عاجزی کے ساتھ

بات کرو تمیز کے ساتھ

مجلس میں بیٹھو ادب کے ساتھ

بچوں سے ملو شفقت کے ساتھ

خدا سے مانگو عاجزی کے ساتھ

روزی کماؤ عزت کے ساتھ

دوستی رکھو شریفوں کے ساتھ

مقابلہ کرو بہادروں کے ساتھ

غریبوں کی مدد کرو ہمدردی کے ساتھ

برائی کا جواب دو بھلائی کے ساتھ

بدلہ دو احسان کے ساتھ

تنقید سنو فراخ دلی کے ساتھ

محنت کرو تندہی کے ساتھ

مصیبت جھیلو حوصلے کے ساتھ

سوؤ اطمینان کے ساتھ

اٹھو خوش دلی کے ساتھ

رہو شرافت کے ساتھ

کام لو مروت کے ساتھ

غلام مصطفیٰ چک 365 ج.ب

Mabbas

۷-۵-۲۰۰۷
19-۴-۱۴۲۸

بروز پیر PM - ۲ = ۵۸ - ۲۲

محمد عمران - محمد ندیم اقبال -
محمد آصف دکاندار سے پیپر لایا گیا

-۵-

Scanned with CamScanner

(93) (۱) مائی کا گالیاں دینا۔ اور لوگوں نے نماز کا کہا۔ تو اس کا جواب۔ مطلب دین۔ امام جی۔
(۲) مراثی کہتا ہے مکے سے خبر نہ آئی۔ (۳) التحیات بڑی خوشی کی چیز ہے۔ (۴)
جنگل والوں کا جمع میں خطبہ۔ اللہ کی عدالت۔ محمد شہ کا جواب۔ (۵) مراثی کا
جھوٹ دنیا بعد میں۔ (۶) مراثی کو نماز کا کہا۔ تو اس کا جواب آتی ہو تو پڑھ لو جی۔
یہ تمام لطیفے حکیم محمد شریف نے سنائے محمد اسحاق رانا کے پاس۔

بروز منگل 7:00 AM 8-5-07

(94) (۱) مراثی کی داڑھی اور مولوی کا درم کرنا۔ نماز چھوڑ دینے کا۔
(۲) نماز عبدالکریم۔ حاجی عبدالرحیم۔ گرمی میں پوچھا۔

(95) بادشاہ اور وزیر کی گفتگو۔ آنکھ دیکھا واقعہ بھی جھوٹا ہو سکتا ہے۔ بہ مقابلہ بیوی۔ اور نوکر رکھ کر عمل کیا ہے۔ محمد رستم ہیئے والے نے سنایا۔

16-5-07 بوقت عشاء 9:35 PM

(96) (۱) روڈ رولر کے نیچے آدمی کا آنا۔ خبر لے کر آیا۔ تو عورت کا جواب۔
(۲) پاگل خانے معائنہ۔ ایک آدمی بے دھڑک اپنے آپ کو لطیفے سنا رہا تھا۔
: لاہور میں بابا بشیاں گنتا ہے۔ ۵۰ گھاتوں والوں کو کہا۔

(97) مولانا عمر اچھروی کا بیان سورۃ ۱۷: سبحان الذی سورۃ ۱۷ کے بارے میں
نماز کے شروع میں سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ ایسے فرماتے ہیں جیسے کہ شوق ہو کہ مجھے وہ یاد آجاتا تھا کہ
۲۷ بار سنا میں ۱۵ بار سنا میں۔ رات کا وقت۔
نبی پاک کے حسن و جمال۔ گنہگار کا ذکر۔ سورۃ انشقاق ۳۰

Scanned with CamScanner

جب ماں کو خدا نے بنایا۔ تو فرشتوں نے عرض کی اے مالک دو جہاں تو نے اس میں اپنی طرف سے کیا شامل کیا
اللہ رب العزت نے فرمایا محبت۔ ایک کیلنڈر 16

16-10-07
(بروز منگل)

ماں

(۱) ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ (حدیث نبوی)

(۲) ماں کی نافرمانی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (〃)

(۳) ماں کی نافرمانی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ ہے (〃)

(۴) ماں کی خوشنودی دنیا میں باعثِ دولت اور آخرت میں باعثِ نجات ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

(۵) ماں کی اصل خوبصورتی اس کی محبت ہے۔ اور میری ماں دنیا کی خوبصورت ماں ہے۔ (محمد علی جوہرؒ)

(۶) ماں کی آغوش انسان کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ (ارسطو)

(۷) ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔ (برنارڈ شا)

(۸) ماں کو مصیبت کے وقت جب بھی یاد کرتا ہوں تو مجھے سکون ملتا ہے۔ (شیلے)

(۹) ماں کی دعا میری کامیابی کا راز ہے۔ (ہٹلر)

(۱۰) ماں کی محبت پھول سے زیادہ تر و تازہ اور لطیف ہے۔ (جارج واشنگٹن)

(۱۱) ماں ایک پھول ہے جو دنیا کے کانٹے چبھنے کے باوجود مسکراتا ہے۔

(۱۲) ماں زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے۔

(۱۳) ماں کی بد دعا سے بچو۔ کیونکہ خدا اور اس کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

(۱۴) ماں سے بڑھ کر کوئی استاد نہیں۔ (۱۵) ماں ایک کتاب کی مانند ہے۔

(۱۶) ماں ایک ایسا درخت ہے جس کا سایہ زندگی کی تھکن دور کرتا ہے۔

(۱۷) ماں دنیا کی عزیز ترین ہستی ہے (۱۸) ماں کو گالی دینا سب سے بڑا گناہ ہے۔

(۱۹) ماں کا سایہ ٹھنڈی چھاؤں ہے۔ (۲۰) ماں دکھوں کا مداوا ہے۔ بروز جمعرات

(۲۱) ماں کے بغیر کائنات نامکمل ہے۔ (اقوال زریں) 12-7-07

Scanned with CamScanner

(فضائل درود شریف)

ایک روز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ کہ ایک اعرابی آیا۔ اور ایک طباق کے اوپر سرپوش دیا ہوا آپ کے آگے رکھ دیا۔ حضور نے پوچھا۔ کہ اس میں کیا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ تین روز ہوئے۔ اس مچھلی کو پکا رہا ہوں۔ اور یہ پکتی نہیں ہے۔ اس پر آگ کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ اب میں آپ کے پاس لایا ہوں۔ آپ ہی اس راز کو اچھی طرح جان سکتے ہیں۔ حضور نے اس مچھلی سے پوچھا۔ اور وہ بحکم خدا بولنے لگی۔ عرض کی یا رسول اللہ ایک روز میں پانی میں کھڑی تھی۔ تو ایک آدمی اس درود شریف کو پڑھ رہا تھا۔ اور اس کی آواز میرے کانوں میں پہنچی۔ بس اور تو میں نے کچھ نہیں کیا۔ حضور نے حکم دیا کہ سنا۔ مچھلی نے درود شریف سنا دیا۔ حضرت نے فرمایا اے علی اس درود شریف کو لکھ لو۔ اور لوگوں کو سکھا دو۔ ان شاء اللہ دوزخ کی آگ پڑھنے والوں پر حرام ہو جائے گی۔ (درود ماہی کے اسناد)

12-7-07 — حوالہ

محمد کی معراج صلی اللہ علیہ وسلم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۵۰ سال ۴ ماہ اور ۱۹ دن تھی۔ اتوار کی رات 27 رجب ۳ سال قبل از ہجرت بمطابق ۸ مارچ ۶۲۰ء سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی تفسیر تفہیم القرآن جلد ۲ صفحہ ۵۸۹ پر رقمطراز ہیں۔ کہ یہ کوئی بہت بڑا خارق عادت واقعہ تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرت سے رونما ہوا۔ یہ خواب کشفی سفر یا روحانی تجربہ نہ تھا۔ یا روحانی سفر نہ تھا۔ بلکہ ایک جسمانی سفر اور عینی مشاہدہ تھا۔ عالم آخرت کی سزاؤں کا پیشگی مشاہدہ کرایا گیا۔ خالق کائنات نے اپنے اسرار حمد کو کھول کر محبوب کے سامنے رکھ دیئے۔ (۲) واقعہ معراج سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اعلیٰ کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ صرف ایک قوم کے لیے نہیں بلکہ تمام انسانوں اور اقوام کے لیے اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ بوجہ بیان سے قبل

28

مولانا عمر احمد چھپرودی ۔

(98) (۱) گیارھویں کا کھانا خنزیر سے بھی بدتر ہے ۔ ایک مولوی کا بیان ۔
(۲) ابوجہل کو میرے نبی نے گندم کر کے نکال دیا ۔ دشمن کہتا ہے ۔ بنی ہاشم سے نکالا ۔
(۳) طفیل صحابی نے حضور کی بارگاہ سے یہ مانگا ۔ کہ اپنا ہاتھ میرے منہ پر پھیر دیں ۔

(99) فیصل مسجد میں امام کعبہ کا خطاب جمعۃ المبارک سارے ملک میں دکھایا گیا ۔ ٹی وی پر ۔
مسجد کے اندر ویڈیو بھی بنی ۔ ۷ ۔ ۲ ۔ ۶ ۔ ۱ جمعۃ المبارک ۔
اس کی شہادت ملک کے سارے اخبار دیتے ہیں ۔

(100) ایک صاحب نے مولوی صاحب سے پوچھا ۔ مولوی صاحب کوئی ایسا طریقہ بتائیے ۔ کہ میں کھاؤں
پیوں بھی اور میرا روزہ بھی نہ ٹوٹے ۔ ۔۔۔ مولوی صاحب بولے ۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔
کسی ہٹے کٹے آدمی کو پکڑ لیجئے اس سے مار کھاتے جائیں ۔ غصہ پیتے جائیں ۔ آپ کا روزہ
نہیں ٹوٹے گا ۔ (اخبار جہاں صفحہ ۳۷ ، ۲۷ دسمبر ۲۰۰۴ تا ۲ جنوری ۲۰۰۵)

(101) (۱) مولوی کا خطاب جہنم کے بارے میں ۔ اور ایک مراثی کا جواب کوئی مسلمان جہنم میں
(۲) بیوپاری آدمی جنت میں حضرت کے کرائے پر دے گیا ۔ خود جہنم میں چلا گیا ۔

26-7-07 شوکت خان

فکرِ آخرت (١٥٢)

١۔ اے انسان تو سمجھتا ہے کہ تو ہمیشہ رہے گا۔ لیکن نہیں بلکہ دنیا جلد ہی تمہارا نام زندوں میں سے نکال کر مُردوں کی فہرست میں شامل کر دے گی۔

٢۔ والدین بہت روئیں گے بالآخر مایوس ہو کر بیٹھ جائیں گے۔

٣۔ احباب عزیز و اقارب تمہیں خوب یاد کر کے ہمیشہ کیلئے بھول جائیں گے۔

٤۔ بیوی کچھ عرصہ سوگوار رہے گی مگر چند روز کے بعد حالات کی تبدیلیاں اُسے تازہ مشاغل میں الجھا دیں گی۔

٥۔ بچے بہت یاد کریں گے۔ مگر آہستہ آہستہ اُن کے ذہن سے تمہارا نقش محو ہو جائے گا۔

٦۔ طوفانِ باد و باراں دستورًا تمہاری قبر کی بلندی کو ہموار کر کے تمہارا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے۔ چند سال بعد ایک بھولے ہوئے خواب کی مانند ہو جاؤ گے۔

٧۔ نصف صدی گزر جائے پھر اس بات کا یاد کرنا مشکل ہو گا کہ تم کبھی دنیا میں آئے تھے۔

اس لئے دنیا کی فکر چھوڑ دو۔ آخرت کی تیاری کرو جہاں ابدی زندگی تمہارا انتظار کر رہی ہے۔

(سید نفیس کرس) پیر علیشاہ حیدری بوریوالہ۔

Muqawafa Qari Muhammad Abbas Niz... Distt. Teh. Pakpattan

Abbas

٣٠-٧-٢٠٠٧ بروز سوموار

١٣-٧-١٤٢٨

AM - 11 - ٣٠

21

ہم خیال ۱۲ اُصول :

(۱) ۔ مناظرہ سے فائدہ اُٹھانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اس سے احتراز کیجئے ۔

(۲) ۔ دوسروں کے خیالات کی قدر کیجئے اور کسی سے یہ نہ کہئے کہ تم غلطی پر ہو ۔

(۳) ۔ اگر تم غلطی پر ہو تو اپنی غلطی فوراً اور جرأت کے ساتھ مان لو ۔

(۴) ۔ دوستانہ روش کو اپنا اشعار بناؤ ۔

(۵) ۔ لوگوں سے ہمیشہ ہاں ہاں کہلواؤ ۔

(۶) ۔ دوسروں کو زیادہ سے زیادہ بولنے کا موقع دو ۔

(۷) ۔ دوسروں کو یہ محسوس کراؤ کہ یہ منصوبہ خود ان کا ذاتی ہے ۔

(۸) ۔ ایمانداری کے ساتھ ہر چیز پر دوسروں کے زاویہ نظر سے غور کیا جائے ۔

(۹) ۔ دوسروں کے خیالات اور خواہشات سے پوری پوری ہمدردی ظاہر کرو ۔

(۱۰) ۔ شریفانہ جذبات کو ابھارو ۔

(۱۱) ۔ ہجوم میں بھی جب بات کرنا مسکرا دینا ۔

(۱۲) ۔ دوسرے آدمیوں کی دلچسپی کو پیش نظر رکھ کر ان سے گفتگو کیجئے ۔

(۱۳) ۔ دل کھول کر تعریف و توصیف کرو ۔

(۱۴) ۔ لوگوں کو ان کی غلطیوں پر اشارتاً کنایتاً متوجہ کرو ۔

(۱۵) ۔ دوسرے لوگوں کی عیب جوئی سے قبل اپنی غلطیوں پر نظر ڈالو ۔

(۱۶) ۔ ہر ایک انسان کو اچھا کہہ کر حقیقت میں اچھا بننے کا موقع دو ۔

(۱۷) ۔ دوسروں کی حوصلہ افزائی کرو ۔

(۱۸) ۔ ایسا طریقہ اختیار کرو کہ دوسرے بخوشی تمہاری حسب مرضی کام کریں ۔

(الفنا)
۲۰-۸-۷
AM-۷:۴۶

اچھی باتیں ک

۷۸۶

(۱) ۔ تین چیزیں انسان کو زندگی میں ایک بار ملتی ہیں ۔ والدین ۔ حسن ۔ جوانی

(۲) ۔ " " " کبھی چھوٹی نہ سمجھیں قرض ۔ فرض ۔ مرض ۔

(۳) ۔ " " خلوص دل سے کرنی چاہئیں ۔ رحم کریم ۔ دعا

(۴) ۔ " " کسی کا انتظار نہیں کرتیں موت ۔ وقت ۔ گاہک ۔

(۵) ۔ " " ہر ایک کی جدا جدا ہوتی ہیں ۔ صورت ۔ سیرت ۔ قسمت

(۶) ۔ " " بھائی کو بھائی کا دشمن بنا دیتی ہیں ۔ زن ۔ زر ۔ زمین ۔

(۷) ۔ " " پردہ چاہتی ہیں کھانا ۔ دولت ۔ عورت

(۸) ۔ " " یاد رکھنا ضروری ہیں ۔ سچائی ۔ فرائض ۔ موت ۔

(۹) ۔ " " انسان کو ذلیل کرتی ہیں ۔ چوری ۔ چغلی ۔ جھوٹ ۔

(۱۰) ۔ " " اصل مقصد سے ہٹا رکھتی ہیں ۔ بدچلنی ۔ غصہ ۔ طمع ۔

(۱۱) ۔ " " ہر ایک کو پیاری ہوتی ہیں ۔ عورت ۔ دولت ۔ اولاد ۔

(۱۲) ۔ " " کوئی دوسرا چرا نہیں سکتا عقل ۔ علم ۔ ہنر ۔

جوانی میں عبادت ضرور کر ۔ کسی کا حق کبھی نہ غصب کر ۔ ماں باپ کی خدمت ضرور کر ۔ مالدار کے سامنے مطرب کی نہیں چلتی ۔ دسترخوان کو وسیع ضرور کر ۔ خیالات کی دنیا پر کسی کی حکومت نہیں چلتی ۔ صدقہ و خیرات ضرور کر ۔ موت کے سامنے کوئی حکمت نہیں چلتی ۔ بزرگوں کا ادب ضرور کر ۔ بددیانت کی دکان نہیں چلتی ۔ بدمعاملہ عزت سے دور رہے گا ۔ بے ادب خوش نصیبی سے دور رہے گا ۔ لالچی انسان اطمینان سے دور رہے گا ۔ آرام طلبی

Scanned with CamScanner

...رنا سنت رسولؐ ہے۔

نرمی سے دور رہے گا۔ جس میں دل کے چین سے محروم رہے گا۔ کسی کا حق کبھی نہ مار۔ اپنی بیوی کو کبھی نہ مار۔ نمازی کو کبھی نہ مار۔ ماں باپ کو کبھی نہ مار۔ یتیم کو کبھی نہ مار۔

(اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ القرآن کریم)

(1)۔ دنیا کیلئے اتنی ہی محنت کر جتنا تجھے یہاں رہنا ہے۔

(2)۔ آخرت کیلئے اتنی محنت کر جتنا تجھے وہاں رہنا ہے۔

(3) اللہ کی رضا کیلئے اتنی کوشش کر جتنا تو اس کا محتاج ہے۔

(4) گناہ اتنا کر جتنا تجھ میں عذاب سہنے کی طاقت ہے۔

(5)۔ صرف اس ذات سے مانگ جو دوسروں کا محتاج نہیں ہے۔

(6)۔ جب تو اللہ کی نافرمانی کرے تو وہاں جا جہاں وہ تجھے نہ دیکھے۔

Maulana ... Muhammad Abbas ... Distt. Teh. Pak...

Abbas

۶-۸-۲۰۰۷ بروز پیر PM ۸:۲۵:۳۶
۲۱-۵-۱۴۲۸

-o-

نظر بد کے لئے تعویذ = + ۱ + ۲ + ۵ + ۷

یا باسط الباسط جانوروں پر سے نظر بد ختم کرنے کے لئے یہ نقش بیری کی لکڑی یا کسی اسی لکڑی پر لکھ کر جو جس پر لونا ہو۔ متاثرہ جانور کے گلے میں ڈال دیں۔ (خبریں ۲۴ ستمبر ۲۰۰۳)

نگاہ مرشد کامل سے عشق مصطفیٰ حاصل ۔ خدا کا قرب دیتی ہے محبت پیر خانے کی

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است ۔ آبروئے ما ز نام مصطفیٰ است

(۱) بعض لوگوں کا ایک عجیب گمان ہے۔ کہ حافظ قرآن کو اگر تراویح میں قرآن پاک سنانے اور دن کو روزہ رکھنے کی وجہ سے ضعف اور کمزوری لاحق ہوتی ہو تو۔ اس کے لیے روزہ معاف ہے۔ (۲.) سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ تراویح میں قرآن پاک پڑھنا روزہ رکھنے سے مانع نہیں۔ پوری دنیا میں ہزار ہا حفاظ قرآن جن میں بوڑھے بچے اور کمزور شامل ہیں دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ اور رات کو قرآن پاک سناتے ہیں۔ صدیوں سے یہ معمول چلا آ رہا ہے۔ اور کبھی کسی کو نقصان نہیں ہوا۔ کیونکہ روزہ خود صحت ہے۔ اور قرآن پاک سراپا شفا ہے۔ بنا بریں۔ کسی طرح بھی یہ باور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ تراویح میں قرآن پاک پڑھنا یا کوئی دینی کام کرنا۔ روزہ رکھنے سے مانع ہو۔ یہ صرف عذر باطل اور کم ہمتی ہے۔ پھر یہ ہے۔ کہ بالفرض اگر قرآن پاک پڑھنا کسی شخص کو اتنا کمزور کر دیتا ہے۔ تو اسے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہتی۔ تو اس صورت میں اس کے لیے۔ قرآن پاک پڑھنا نہ سنت ہے نہ باعث ثواب بلکہ موجب گناہ ہے۔ کیونکہ شریعت اسلامی کا مطلق اصول ہے۔ کہ جو بھی عمل روزہ رکھنے سے کمزور کر دے یا مانع ہو۔ وہ جائز نہیں یہی وجہ ہے۔ کہ ائمہ دین نے کہا ہے۔ کہ اگر روزہ کی وجہ سے کوئی شخص اتنا کمزور ہو جاتا ہے۔ کہ نماز میں قیام کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو بھی اس کے لیے رمضان کا روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔ بلکہ روزہ رکھے۔ اور نماز بیٹھ کر ادا کرے۔ در مختار جلد اول ص ۱۵۲ -

سبحان اللہ روزہ کی اہمیت کتنی زیادہ ہے۔ کہ اس کی خاطر نماز میں قیام ساقط ہو جاتا ہے۔ حالانکہ نماز میں قیام فرض ہے۔ تو کہاں یہ روا ہے کسی عمل کی خاطر روزہ چھوڑنے کی اجازت دی جائے۔ جس عمل کو خود روزے کی وجہ سے چھوڑا جا سکتا ہو۔ جبکہ کوئی سنت یا مستحب عمل اور تراویح میں ختم قرآن بھی تو زیادہ سے زیادہ سنت ہی ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں۔ بلکہ یہ تو سنت عین بھی نہیں۔ سنت کفایہ ہے۔ اور سنت کفایہ کا درجہ سنت عین سے بھی موخر

(۱) بارگاہِ الٰہی میں سجدے کیلئے بندگی کی علامت پہ لاکھوں سلام۔

(۲) روح کو جن دامن سے لپٹی ہوئی پاک دامن کی وسعت پہ لاکھوں سلام۔

بخشوائیں گے اپنا وہ ابر اٹھی رحمتِ بے نہایت پہ لاکھوں سلام۔

ان کا ہر لفظ ایک جنت سا مہکے اس یگانہ فصاحت پہ لاکھوں سلام

(۲) رمضان اور قرآن

ہوسکتا ہے۔ جب کہ ماہِ رمضان کا روزہ فرضِ عین ہے، اور فرضِ عین فرضِ کفایہ پر بھی مقدم ہوتا ہے۔ ایک مشغلۂ العلم اور کیسی بے وقوفی ہے کہ ہم سنتِ کفایہ کی خاطر فرضِ عین چھوڑ دیا جائے۔ اور فرضِ عین بھی وہ جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کسی نے بیماری یا مسافر شرعی عذر کے بغیر ماہِ رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو بعد میں ساری عمر روزے رکھتا رہے۔ پھر بھی اس ایک روزے کا بدل نہیں ہوسکتا (بخاری)

اس موقع پر حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فتوح الغیب کے مقالہ ترتیب عبادات میں آپ فرماتے ہیں۔

مومن کو چاہیے کہ وہ فرض عبادات کو انجام دے۔ جن کے ترک سے وہ گنہگار ہوتا ہے جب ان فرائض کو ادا کر چکے تو پھر سنتوں میں مشغول ہو۔ جن کا ترک عتاب کا سبب ہے۔ اور سنتوں سے فراغت کے بعد نفل عبادات کی طرف متوجہ ہو۔ اگر فرائض کی ادائیگی سے پہلے ہی سنن اور نوافل میں مشغول ہوگیا، تو وہ باطل اور رائیگاں ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ نفل عبادات میں مشغول ہو کر فرائض کو ضائع کر دینا آدمی کے لئے باعثِ ہلاکت ہے

نور الحبیب صفحہ 64 ستمبر ۲۰۰۶ شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ۔

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizami
Distt. Teh. Pakpattan

تحفۂ خاص (زندگی اور آخرت میں کامیابی کے رہنما اصول)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا ہاں کہو۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی اس وقت موجود تھے۔ یہ حدیث مبارکہ آپؓ سے روایت ہے۔ وہ سوال عرض کرتا گیا۔ اور آپ سرکار اس کا جواب ارشاد فرماتے گئے۔

(۱) میں غنی بننا چاہتا ہوں	(۱) قناعت اختیار کرو۔
(۲) میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں	(۲) تقویٰ اختیار کرو۔
(۳) میں عزت والا بننا چاہتا ہوں	(۳) مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلانا بند کر دو۔
(۴) میں اچھا آدمی بننا چاہتا ہوں	(۴) مخلوق کو نفع پہنچاؤ۔
(۵) میں عادل بننا چاہتا ہوں	(۵) جسے اپنے لیے اچھا سمجھتے ہو وہی دوسروں کیلئے پسند کرو۔
(۶) میں طاقتور بننا چاہتا ہوں	(۶) اللہ پر توکل کرو۔
(۷) میں اللہ کا خاص بندہ بننا چاہتا ہوں	(۷) کثرت سے ذکر کرو۔
(۸) میں رزق کی کشادگی چاہتا ہوں	(۸) ہمیشہ باوضو رہو۔
(۹) میں دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں	(۹) حرام نہ کھاؤ۔
(۱۰) میں ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں	(۱۰) اخلاق اچھے کر لو۔
(۱۱) میں روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے پاک ہو کر ملنا چاہتا ہوں۔	(۱۱) جنابت کے بعد فوراً غسل کیا کرو۔
(۱۲) میں گناہوں میں کمی چاہتا ہوں	(۱۲) کثرت سے استغفار کیا کرو۔
(۱۳) میں قیامت کے دن نور میں اٹھنا چاہتا ہوں۔	(۱۳) ظلم کرنا چھوڑ دو۔
(۱۴) میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے	(۱۴) اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرو۔

Scanned with CamScanner

(۱۵) میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی فرمائے۔ (۱۵) لوگوں کی پردہ پوشی کیا کرو۔

(۱۶) میں رسوائی سے بچنا چاہتا ہوں۔ (۱۶) زنا سے بچو۔

(۱۷) اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بننا چاہتا ہوں (۱۷) جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا محبوب ہو اس کو اپنا بناؤ۔

(۱۸) میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننا چاہتا ہوں (۱۸) فرائض کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔

(۱۹) میں احسان کرنے والا بننا چاہتا ہوں۔ (۱۹) اللہ کی بندگی یوں کرو۔ جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو۔ یا وہ، تمہیں

(۲۰) میرے کون سے عمل گناہوں سے معافی دلائے گا (۲۰) آنسو، عاجزی، بیماری

(۲۱) میرے کون سا عمل دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کرے گا۔ (۲۱) دنیا کی مصیبتوں پر صبر۔

(۲۲) اللہ کے غصے کو کیا چیز سرد کرتی ہے (۲۲) چپکے چپکے صدقہ اور صلہ رحمی۔

(۲۳) سب سے بڑی برائی کیا ہے۔ (۲۳) بد اخلاقی اور بخل۔

(۲۴) سب سے بڑی اچھائی کیا ہے۔ (۲۴) اچھے اخلاق، تواضع اور صبر۔

(۲۵) میں اللہ تعالیٰ کے غصے سے بچنا چاہتا ہوں۔ (۲۵) لوگوں پر غصہ کرنا چھوڑ دو۔

۱۵ - ۸ - ۲۰۰۷
۳۰ - ۷ - ۱۴۲۸

بروز بدھ
pm = ۸ : ۴۱ : ۴۵

Muoulana Qari Muhammad Abbas Nizami
Distt. Teh. Pakpattan

معراج

بقیہ صفحہ 17 یہاں سے شروع ہوتا ہے

لیے۔ ان کا معجزہ بھی سب سے منفرد و اعلیٰ ہے۔ ۵

مطلب انسان کی تطہیر کی خاطر آئے لائے اللہ سے منشور مبین آج کی رات۔

مولانا محمد شفیع رقم طراز ہیں کہ واقعہ معراج حضرت محمد ﷺ کا ایک خصوصی اعزاز اور امتیازی معجزہ ہے۔ معارف القرآن کراچی جلد ۵ صفحہ ۴۰۵ ایڈیشن ۱۹۸۷ء

(۳) اللہ نے اپنے محبوب کے سامنے ماضی حال اور مستقبل کی تمام نشانیاں کھول کر رکھ دیں جن کا تعلق تمام مسلمانوں عالم انسانیت اور تاقیامت رونما ہونے والے حالات و واقعات سے تھا۔

ابو احمد عبداللہ خبریں ۲۴ ستمبر ۲۰۰۳

قیام تبوک کے دوران اللہ کریم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو ایک شرف سے نوازا۔ جو تمام مسلمانوں میں سے صرف انہیں کیلئے مخصوص تھا۔ ہوا کہ یہ نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ اور آنحضور اس وقت موجود نہیں تھے۔ آخر حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ کی امامت میں نماز کھڑی ہو گئی۔ ابھی پہلی رکعت ختم نہیں ہوئی تھی کہ نبی پاک ﷺ تشریف لے آئے۔ اور نمازیوں کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور عبدالرحمن بن عوف کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور شرف فضیلت بھی تصور کی جا سکتی ہے۔ کہ کوئی شخص سرور عالم ﷺ کی امامت کے شرف سے مشرف ہو۔ (روشنی) روزنامہ خبریں ۲۴ ستمبر ۲۰۰۳ء محمد حفیظ علوی۔

(۴)

کتب حدیث اور کتب تفسیر میں واقعہ معراج کے حوالے سے ایک یہودی عالم کا واقعہ درج ہے۔ روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے صحابی حضرت دحیہ کلبی کو دعوت اسلام کے لئے قیصر روم کی طرف بھیجا۔ آپ نے اس عیسائی بادشاہ کو دعوت دی۔ اور آپ ﷺ کے فضائل و مناقب بیان فرمائے۔ وہاں پر موجود ابو سفیان کا بیان ہے کہ میں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کہ کس طرح بادشاہ کی نظر میں حضور ﷺ کا درجہ گر جائے۔ ابو سفیان نے

کا واقعہ۔

نے کہا۔ اے قیصر روم میں تمہیں اس نبی کی ایک ایسی بات بتاتا ہوں۔ جسے سن کر تجھے (معاذ اللہ) اس کے جھوٹے ہونے کا یقین آ جائے گا۔ پھر اس نے واقعہ معراج بیان کیا۔ تو قیصر روم کے دربار میں موجود دنیائے عیسائیت کے سب سے بڑے پادری نے کہا۔ ہاں اس رات کا مجھے علم ہے۔ قیصر روم نے کہا۔ تجھے اس رات کی کیا خبر ہے۔ اس نے جواب دیا۔ میرا معمول تھا۔ کہ میں ہر رات مسجد اقصیٰ کے دروازے اپنے ہاتھوں سے بند کر کے اور تالے لگا کر سویا کرتا تھا۔ اس رات جب میں اس دروازے پر پہنچا۔ تو وہ بند نہ ہوا۔ میں نے اپنے کئی حبشیوں کو بلایا۔ جنہوں نے مل کر زور لگایا۔ مگر پھر بھی دروازہ بند نہ ہوا۔ حتیٰ کہ مستریوں کی سب کوششیں بھی بے کار ہو گئیں۔ لہٰذا فیصلہ یہ ہوا۔ کہ اب اسے کھلا چھوڑ کر سو جائیں۔ صبح اس کو ٹھیک کر دیں گے پادری کہتا ہے۔ خدا کی قسم اس رات میں دروازہ کھلا چھوڑ کر سو گیا۔ لیکن ساری رات سوچتا رہا۔ کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ جب علی الصبح میں نے دروازہ بند کرنا چاہا۔ تو وہی دروازہ جو رات کو بزور طاقت بھی بند نہیں ہو رہا تھا۔ اس وقت آرام سے بند ہو گیا۔ میں حیران تھا۔ کہ میری نظر دروازے کے باہر پتھر پر پڑی تو اس پر سواری کے باندھنے کا نشان تھا۔ وہ یہودی عالم کہتا ہے۔ کہ میں نے اس کیفیت کو دیکھا۔ تو مجھے پرانی الہامی کتابوں میں پڑھا ہوا یہ واقعہ یاد آ گیا۔ جو ہم انبیاء کی زبانی سنتے آئے ہیں کہ جب نبی آخر الزماں ﷺ کا زمانہ آئے گا۔ تو انہیں سفر معراج پر بلایا جائے گا۔ اور وہ اس رات بیت المقدس میں آ کر جمیع انبیائے کرام کی امامت فرمائیں گے۔ اور اس پتھر پر ان کی سواری باندھی جائے گی۔ میں سمجھ گیا کہ آج نبی آخر الزماں کی معراج کی رات ہے۔ ابو سفیان کہتے ہیں۔ کہ جب میں نے سنا تو میرے قدموں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ یہ تو ایسی حقیقت تھی۔ کہ عالم عیسائیت کا بڑا پادری بھی دشمنی مخالفت کے باوجود جسے تسلیم کرنے پر مجبور تھا۔ شب معراج میں رب کائنات نے جس شاندار عزت و احترام کے ساتھ اپنے محبوب ﷺ کو بلایا۔ یہ اعزاز کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا ——

دیچسپ واقعے کی تصدیق ۔ محمد خالد نقشبندی روزنامہ ایکسپریس لاہور بدھ ۲۴ ستمبر ۳-۲

علامہ شبلی نعمانی سیرۃ النبی جلد دوم معراج کے انعامات میں لکھتے ہیں ۔ آنحضرت ﷺ کو کعبہ اور بیت المقدس
دونوں طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ۔ اسی لئے آپ کو معراج میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ
تک لے جایا گیا ۔ اور وہاں تمام انبیاء کی امامت پر مامور کیا تا کہ آج اس مقدس دربار میں اس کا
اعلان عام ہو جائے ۔ کہ دونوں قبلوں کی تولیت سرکار محمد ﷺ کو عطا ہوئی ہے ۔ اور یہ قبلتین
نامزد ہو رہے ہیں ۔ عبدالقادر شیخ ایکسپریس لاہور بدھ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۳

بادشاہ کا واقعہ ۔ چوہڑا گھر میں ملازم ۔ لڑکی کے لئے رشتہ ۔ وزیر سے مشورہ ۔ نجومی کو بلانا
قرعہ اندازی کرنا ۔ چوہڑے کے متعلق نکلا ۔ جان کی امان ۔ بادشاہ کا ناراض ہونا ۔ پھانسی کا حکم وزیر
کا مشورہ ۔ پھر حکم دینا ۔ بیٹی کا دو رقعے ۔ پہلی تلخ کو پڑے ہونا ۔ سوال سمندر کا دریا ۔ رب کا زبانی
دشتوں ۔ فرشتے نے پوچھا سوال کیسے عالم میں ہو تو بتانے والا کون ہے ۔ ۱ ۔ ۲ ۔ ۳ یہ سوال
گڈاں پڑے بتائے ۔ صدارت کو بتا دینے کا شدید ۔ بادشاہ سے جنگ ۔ بیٹی کا نکاح ۔ نجومی کا حال

17-10-07
3-10-1428
PM: ۱۲:۳۰ بدھ

17/
E-B

محمد طفیل ملا عبد الغنی کو یہ واقعہ 1963 مسافرت سنایا ۔
(شاہ محمد کی موجودگی میں بسم اللہ رجا ہم کے گھر)

Maulana Qari
Muhammad Abbas Nizami
Distt Teh. Pakpattan

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضؓ

عراق کے شہر کوفہ میں بڑے بڑے جید علماء قیام پذیر تھے۔ انہی دنوں وہاں ایک شخص آیا۔ جو بڑا ذہین اور نکتہ طراز تھا۔ لیکن خداوند تعالیٰ کو نہ ماننے والا تھا۔ کوفہ میں اس کے آتے ہی کشیدگی کی فضا پیدا ہو گئی تھی۔ وہ بھرے بازار میں اونچی جگہ کھڑا ہو جاتا۔ اور اسلام کے خلاف باتیں کرتا۔ عام لوگوں سے کوئی جواب نہ بن پڑتا۔ وہ اس کی باتوں پر اذیت محسوس کرتے۔ لیکن جواب نہ دے سکتے۔ اور اسی حالت میں لوگ تتر بتر ہو جاتے تھے۔ ایک روز مسلمانوں کے امام اعظم ابو حنیفہ وہاں آ گئے۔ جو ابھی علم کے حصول کے لئے سفر کر رہے تھے۔ آپ نے اس کافر کو اس طرح کا زہر اگلتے دیکھا۔ تو آگے بڑھ کر کہا۔ کہ میں تمہارے سوالوں کا جواب دوں گا۔ لوگوں نے ایک نو عمر لڑکے کو یہ کہتے ہوئے دیکھا۔ تو حیران رہ گئے۔ اور وہ کافر بھی ہنسنے لگا۔ چونکہ وہ ایک اونچی جگہ پر کھڑا تھا۔ وہیں سے اس نے سوال کیا۔ کہ اے لڑکے بتاؤ تمہارا خدا اس وقت کیا کر رہا ہے

حضرت نعمان نے فرمایا۔ کہ ذرا ٹھہریے۔ کیا آپ نہیں جانتے۔ کہ جواب دینے والے کا مقام سوال کرنے والے سے بلند ہوتا ہے۔ آپ نیچے آئیں میں آپ کی جگہ کھڑا ہو کر جواب دوں گا۔ بات ٹھیک ہے۔ کافر مجبوراً نیچے اترا۔ حضرت نعمان اونچی جگہ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا۔ اب اپنا سوال دہراؤ۔ تمہارا سوال کیا ہے۔ اس کافر نے تیزی سے کہا۔ کہ بتاؤ تمہارا خدا اس وقت کیا کر رہا ہے۔ حضرت نے جواب دیا۔ میرا خدا اس وقت کافر کے رتبے کو گھٹا رہا ہے۔ اور ایک مومن بچے کے مرتبے کو بڑھا رہا ہے۔ لوگ عش عش کر اٹھے اور وہ کافر ہکا بکا رہ گیا۔ (۲) اس کافر نے پریشانی کے عالم میں دوسرا سوال کیا۔ کہ بتاؤ خدا سے پہلے کیا تھا۔ حضرت نعمان کہنے لگے۔ آپ یوں کریں کہ زیادہ نہیں صرف نو کے ہندسے سے الٹی گنتی شروع کرو۔ کافر نے الٹی گنتی شروع کی۔ نو۔ آٹھ۔ سات چھ پانچ چار تین دو ایک پر پہنچ کر کافر چپ ہو گیا۔ حضرت نعمان نے فرمایا کہ آگے گنتے جاؤ۔ خاموش کیوں ہو گئے ہو۔ کافر نے کہا کہ ایک سے پہلے تو کوئی گنتی ہی نہیں۔ حضرت نعمان بولے۔ اللہ کریم بھی ایک ہی ہے۔ اس سے پہلے کوئی نہیں۔ لوگوں نے اللہ اکبر کے

Scanned with CamScanner

نعرے لگاؤ۔ کافر نے جھنجھلا کر کہا۔ کہ بتاؤ کہ خدا کا منہ کس طرف ہے۔ اور وہ کس کو دیکھ رہا ہے۔ حضرت نعمان نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ ایک شمع منگوائی جائے۔ شمع کو جلا کر رکھ دیا۔ اور کافر سے فرمایا۔ کہ بتاؤ اس روشنی کا منہ کس طرف ہے۔ کافر نے بے ساختہ کہا۔ کہ ہر طرف۔ حضرت نعمان نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا نور بھی ہر طرف ہے۔ اور وہ ہر طرف دیکھ رہا ہے۔ اور سب کچھ اس کے سامنے ہے۔ لوگ مسرت کے عالم میں بے اختیار تلاوت کرنے لگے۔ اللہ نور السموات والارض
کافر چپ رہا۔ وہاں سے سر جھکائے چلا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس دن کے بعد کوفہ میں خدا تعالیٰ کی ذات کا انکار کرنے والا کوئی قدم نہ جما سکا۔

ماہنامہ نور الحبیب ص ۳۳ ستمبر ۲۰۰۶ء شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ۔

سیدنا صدیق اکبر

مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ کے متعدد جان نثار موجود تھے۔ لیکن جب حضور ﷺ نے سفر ہجرت کا قصد فرمایا۔ تو رفاقت کیلئے نگاہ انتخاب صرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پڑی۔ اس موقع پر حضور سید عالم ﷺ کے دو غلاموں نے حضور کی خاطر جان کو خطرہ میں ڈالا ہوا تھا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بستر رسالت پر کفار کے نرغے میں تھے۔ اور سیدنا صدیق اکبر کا پاؤں سانپ کے منہ پر تھا۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۶

محب کا کمال یہ ہے۔ کہ وہ اپنے محبوب کا اعتماد حاصل کرے۔ اور یہ اعتماد آپ کے ان دونوں غلاموں کو حاصل تھا — حضرت علی کو حضور ﷺ نے کفار کے اموال کا محافظ بنایا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق کو سرکار نے اپنی جان کا امین بنایا — ایک دشمنوں کے گھیرے میں مال کی حفاظت پر مامور تھا۔ اور دوسرا موت کے منہ میں قدم ڈالے محبوب کے جلوؤں پر پہرہ دے رہا تھا۔ غار ثور میں تین دن اور تین راتیں اس طرح گزریں کہ تجلیاتِ رسالت بلا شرکت و بلا واسطہ حضرت ابوبکر صدیق پر منعکس ہو رہی تھیں۔ رسالت کی خوشبو ہوؤں سے ابوبکر

کا دل دماغ چمک رہا تھا ۔ اور انوار رسالت ابوبکر میں اس طرح جذب ہو رہے تھے ۔ کہ ابوبکر سراپائے
رسول کا مظہر بن گئے تھے ۔ حتیٰ کہ جب حضور اکرم ﷺ ابوبکر کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچے تو دیکھنے والے
دھوکا کھا گئے ۔ اور لوگوں نے سمجھا کہ یہ رسول اللہ ہیں ______ لکھتے ہیں کہ تلوں کو اگر ایک رات پھولوں
میں دبا دیا جائے تو وہ تل پھولوں کے مظہر ہو جاتے ہیں ۔ اور ان کا تیل بھی خوشبودار ہوتا ہے ۔ جب
معمولی گلاب ایک رات میں تلوں کو اپنا مظہر بنا دیتا ہے ۔ تو جسے دن رات رسول اللہ کا قرب حاصل ہوا ہو ۔
وہ کیوں نہ مظہر رسول نہ ہو گیا ہوگا ۔ یعنی جب ابوبکر صدیق مدینہ منورہ پہنچے تو اس شان سے پہنچے
پہنچے ۔ کہ چہرہ ابوبکر کا تھا ۔ جمال رسول اللہ کا ۔ قامت ابوبکر کی تھی ۔ اور جلال رسول اللہ کی تھی گفتار رسول اللہ
کی تھی ۔ اور انوار رسول اللہ کے تھے ۔ ایسا لگتا تھا ۔ جیسے حضور انور اپنے ساتھ آئینہ لے آئے ہوں ۔ حتیٰ تو لوگوں کو
اشتباہ ہو گیا کہ ان ~~دونوں~~ دونوں میں کون رسول اللہ ہیں ۔ بس لوگ ابوبکر صدیق کو رسول اللہ سمجھ کر ان سے ملنے
لگے ۔ اور تب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق نے چادر ڈال کر حضور اکرم ﷺ پر سایہ کر دیا ۔ تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے
کہ اصل یہ ہیں ۔ اور عکس میں ہوں ۔ آقا یہ ہیں اور غلام میں ہوں ۔ صحیح بخاری جلد ۱ ص ۵۵۵

نور الحبیب ص ۳۱ جولائی ۲۰۰۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۶ھ ۔ خادم رسول سعیدی

Muoulana Qari Muhammad Abbas Nizami
Distt. Teh. Pakpattan

افطار کی دعا :

روزہ افطار کرنے کی مسنون دعا یہ ہے ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ شعب الایمان جلد سوم ص ۴۰۶

دلائل شرعیہ کا مقتضیٰ یہ ہے کہ روزہ افطار کی کی مسنون دعا افطار کے بعد پڑھنی چاہیے ۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات مقدسہ میں ایسا ہی نقل آتا ہے ۔ مقصد یہ بھی ہے کہ روزہ جلد افطار کی تلقین کی گئی ہے ۔ اور دعا غروب آفتاب سے پہلے تو پڑھنا بے معنی ہے ۔ اور آفتاب غروب ہو تو سب سے پہلا کام افطار ہونا چاہیے ۔ دیکھیے اگر عمرو سورج ڈوبنے کے بعد پہلے مسنون دعائیں پڑھے ۔ اور پھر روزہ افطار کرے ۔ اور اس کے مقابلے میں زید سورج ڈوبتے ہی پہلے فوراً روزہ افطار کرے ۔ اور پھر دعا پڑھے تو سوچنا چاہیے کہ ان میں سے کس کا فعل اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ محبوب ہے ۔ حدیث طیبہ سے شہادت ملتی ہے ۔ کہ زید کا عمل زیادہ پسندیدہ ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ۔ ایک حدیث قدسی میں منقول ہے ۔ اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُھُمْ فِطْرًا ۔ مجھے اپنے بندوں میں سے سب سے پیارا وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ جلد روزہ افطار کرتا ہے ۔ اب اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ بالا صورت میں زید کا روزہ افطار کرنا عمرو کے مقابلے میں جلد تر ہے ۔ اور یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہے ۔ بنا بریں روزہ دار کو چاہیے کہ سورج غروب ہوتے ہی فوراً افطار کرے ۔ اس کے بعد ہی مسنون دعا پڑھے ۔

نور البصیرت ص 68 ستمبر ۲۰۰۶ شعبان ۱۴۲۷ھ

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizami Distt. Teh. Pakpattan

مسائل کا حل — حاجی عبدالجلیل 183 [illegible]

(۱) مسافر نے مقیم کے پیچھے نماز پڑھیں چار پڑھنی تھیں تو دو پڑھیں۔

(۲) تکبیر امام کے پیچھے پڑھنا۔ (۳) آذان کی آواز پر کھڑے ہونا جب تک
تک سرا ختم ہو لے۔ (۴) دوسری مرتبہ جماعت کرانا کسی کے ساتھ دائیں یا بائیں۔

(۵) نماز کے دوران قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹنا۔ نماز کے بعد نہ ٹوٹنا۔

(۶) دوران نماز موبائل کی ٹیون بند کرنا۔ لاؤڈ اسپیکر کی نماز میں فرق نہیں

(۷) التحیات سجدہ سہو کرنے کے بعد مفسد نماز نہیں ہے

دعا

اللهم ثبت قلوبنا علی الایمان وتوفنا علی الاسلام وارزقنا شفاعة خیر الانام علیہ السلام وادخلنا بجاہہ عندک دار السلام بہار شریعت جلد ۱/۱۳

اللھم اغفرلنا قبل الموت وارحمنا عند الموت ولا تعذبنا بعد الموت ولا تحاسبنا یوم القیمۃ انک علی کل شئ قدیر تحفہ ترمذی ص ۳۳۱ جلد ۲۔

بسان النبی الکریم الامین القسیم العلیم الحلیم النعیم العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

لطائف چو محمد سلیم صوفی نے سنائے ۔

(۱) بادشاہ کا خواب حضرت علیہ السلام بتا بیٹھیں۔ چار آدمیوں کی نسلوں کو بیان کرنا ۔ ۔ قصاب کے کھال اتارنا ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا ۔ جلانا ۔ معاف کرنا ۔ چوہڑا ۔ قصاب ۔ سکھ ۔ سید کا بیان کرنا

(۲) چوہے کی شادی کا شیر سے جانوروں سے پوچھا

(۳) حافظ حاکم دین سیکیار نوشاہاں گجرات کا مرید جو کہ حضرت بابا زید پوتے کے مزار پر چالیس دنوں میں قرآن پڑھتا

اللہ کا قرب

سید شبیر حسین شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم عزیزان گرامی۔ توجہ فرمانا۔

جنہاں وچوں ہر بندہ چاہے گا۔ کوئی ہووے کسے پاسے دا۔ مرزائی ہووے۔ سنی ہووے۔ شیعہ ہووے۔ دیوبندی ہووے۔ وہابی ہووے۔
کہ مینوں اللہ دا قرب حاصل ہو جائے کیونکہ جی ایہو ای ہوندا اے نا۔ وہابی لوکاں دے کولوں تے ایہہ ایہو ای آکھے گا۔ ہاں میری خواہش
اے۔ مینوں اللہ دا قرب حاصل ہو جائے۔ دیوبندی لوکاں کولوں تے اوہ وی کہوے گا۔ میری خواہش اے کہ اللہ مینوں اپنا نصیب کرے۔
شیعہ لوکاں کولوں تے اوہناں دا وی ایہو جواب اے۔ کہ میری خواہش اے کہ مینوں اللہ دا قرب حاصل ہو جائے۔ میری آخرت بہتر ہو جائے
سنی لوکاں کولوں تے اوہناں دا مقصد ایہو اے۔ کہ مینوں اللہ دا قرب نصیب ہو جائے۔ ہر بندہ جیہڑا اے اوہندی خواہش
ایہو اے۔ کہ مینوں اللہ دا قرب حاصل ہو جائے۔ اوہ جیہڑیاں وی اپنیاں مذہبی رسماں ادا کردے نیں۔ صرف اس واسطے کردے
نیں کہ اللہ دا قرب نصیب ہو جائے۔ دیوبندیاں لوکاں وچوں کئی ایہو جہیاں دی دورنگی چال۔ جبار چاچے گل گل پیندر
پینڈا چھوڑیا بڑا حال ہو کے رہ گئے۔ بچیا اے تے دور راہواں وچ ذلیل ہو رہا ہوندا۔ وچ در بدر دھکے کھاندے بڑا حال
ہانکے رہ گئے۔ ایہہ وی دھکے اگے دی دھکے۔ آخر کیوں۔ اوہناں اکو جواب ہوندا اے کہ۔ اسیں اس واسطے کرنے آں
ہے۔ کہ چلو اپنے بھائیاں گلاں وچ لگ گئے۔ پینڈاں وچ لگ کے لوک تمسخر اڑان لوک مذاق کرن۔ جو بھی ہووے اسیں صرف اس
واسطے لگنے آں۔ کہ اسانوں اللہ دا قرب حاصل ہو جائے۔ (۲) وہابی لوکاں نوں ویکھیا جائے۔ سنی بدعت ہو کے دنیا دے اگے
چھڈنا۔ اگے جوگا نہ پچھے جوگا۔ نہ دین جوگا نہ دنیا جوگا۔ آخر ایہہ کیوں۔ ایہناں تمام مذہبی رسوماں تے اوہناں یاد دلاں کے
حال سارے بیان کر کے ویکھیا جائے۔ ایسا کیوں کرنا اے۔ اوہناں اکو ای جواب ہوندا اے کہ صرف اس واسطے کرنا آں
کہ مینوں اللہ دا قرب نصیب ہو جائے۔ (۳) شیعہ لوکاں ویکھیا جائے۔ کہ ایہہ پتا لگی ایہہ مشقت ایہہ اپنے آپ
دی پٹائی۔ اوہ ایہہ تشدد اپنی جان تے آپ کرنا۔ جیہڑا کوئی عقلمند نہیں کر سکدا۔ اور ایہہ سزا اپنے آپ نوں دینی
کہ اپنے دوالے ہو جانا۔ اس طریقے نال اوہ کپڑے لاہ کے اپنا بھیڑا حال کر دینا۔ آخر ایہندی وجہ کی اے۔ ایہہ منہ کے تماچے

اوہدے سینے تے سنگلاں ایہہ چاقو تے چھریاں آخر ایتھے وی اک وجہ ورتنا۔ اگے وی اک وجہ ورتنا آخر کیوں اے۔ اوہناں اکو
ای جواب ہوندا اے کہ تمام چیزاں اس واسطے کرنا آں پیا کہ مینوں اللہ دا قرب حاصل ہو جائے۔ مطلب ہن وضاحت دی
نہیں جاندا۔ تمام مذہبی رسومات چھریاں ساریاں دیاں ہین اوہناں ایہہ بیان کر کے اوہنوں آکھیا جائے کہ توں اپنا اشرف
المخلوقات ہو کے گھوڑے دے پیر چم رہیا ایں۔ ایہہ مذہبی رسماں نیں۔ اوہناں دا اپنا مسلک اے۔ ساڈا اپنا مسلک
اے تنقید نہیں۔ مسئلہ سمجھاونا مقصد اے۔ کہ آخر ایسا کیوں اے۔ اوہناں اکو ای جواب ہوندا سی۔ کہ میں اس
واسطے کرنا آں کہ مینوں اللہ دا قرب حاصل ہو جائے۔ سنیاں نوں ویکھو ہن آتش قمقمے گیارہویاں بارہویاں
محفلاں تے۔ چاہیدے۔ اوہ جناب عالی میلاد کیہہ معراج۔ محرم۔ تے آ جناب عالی گلشن اڈاندے او۔ اوہ اپنا مال
خرچ کردے او۔ حلوے پکا کے مولویاں نوں کھوا چھڈدے او۔ ہن میلاد منانا۔ قمقمے۔ ٹیوباں۔ سپیکر لا کے پبلک اکٹھی
کر کے تہاڈی مت تے پتھر مارے گئے۔ کی ہو گیا تہانوں۔ کدی داتا صاحب بھجے جاندے او۔ کدی خواجہ صاحب بھجے جاندے
او۔ کدی لوکاں دے خشوے وی چملدے او تے ایہدے پڑھنے جاندے او۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
نالے مولوی ناراض کر لیا جے نالے درود پاک پڑھدا سی او کہے۔ آخر تہانوں کی ہو گیا۔ کیوں رنج کردے او مت ماری
گئی جے۔ او کہندے ہن نہیں صرف اس واسطے کرنے آں کہ سانوں اللہ دا قرب حاصل ہو جائے۔ معلوم ہو گیا
پبلک دا ذہن اجے اے۔ ہن وہابی دے لوکاں دے پچھے تہانوں کس آکھیا اے کہ اوہ کریاں تے اللہ راضی ہوندا
اے۔ اوہ آکھدے اے سانوں ساڈے مولوی دسیا اے۔ ایہہ ای آکھے گا ناں۔ دیوبندی نوں ویکھو
ہن تہانوں کیہہ ہو رہیا اے۔ اوہ آکھے گا۔ سانوں ساڈے مولوی دسیا اے۔ تیری مت ماری گئی۔
اوہ آکھے گا مینوں میرے مولوی دسیا اے۔ شیعہ نوں ویکھیا جائے تہانوں کس دسیا اے۔ اوہ آکھن گے
سانوں ساڈے مولوی دسیا اے۔ سنیاں نوں ویکھیا جائے تہانوں اجاڑے والے پاسے کس لایا اے۔
اوہ آکھن گے سانوں ساڈے مولوی آکھیا اے۔ معلوم ہو گیا۔ پبلک من وچ سادہ اے چیوں

کسے مولوی آکھیا اے۔ اوہیں پبلک جمع لیا اے۔ جے کوئی رولا ہے تے مولویاں دا اے۔ پبلک دا نہیں۔
اج مولویاں دی گل نہ منیو۔ کسی شے وچ پیاں دیوبندی سنی شیعہ نوں چھڈ دیو۔ تے مولویاں نوں
آکھاں گا شے وی آپو آپنی ضد چھڈ دیو۔ ایہو گل سمجھن والی اے۔ ساریاں دی خواہش جیہڑی
اک اے۔ کہ اللہ دا قرب حاصل ہو جائے۔ تے میرا خیال اے رب دی بارگاہ وچ نہ عرض کرئیے یا اللہ تیرا
قرب کیویں حاصل ہووے گا۔ مینوں کوئی بندہ آکھے شاہ جی حافظ سلیمان صاحب گئے اوتھے بندہ
جی جیں آکھیا جناب تاریخ دیو تاریخ دے دتی۔ شاہ جی اج کہہ جے حافظ آباد نکلدے کار رہیا جے
جناب فیصل آباد نوں۔ ایہہ شارٹ رستہ تہانوں دس دیاں۔ میں آکھیا پہلے آکھو فیصل آباد دیو اگے سمندری
پیچھے جا رہیا جے۔ اگے جناب سیدھا چیچہ وطنی۔ شے سیاں چھینوں۔ میں آکھیا بڑی سوہنی گل اے۔ ہن
جیہڑا حافظ ہوریں راہ دسیا اے نا۔ انہاں دے دسے ہوئے راہ تے میں ٹردا آواں گا۔ تے میں
جامعہ نوشہ الہیہ دے وچ پہنچ جاواں گا۔ یا اس جامعہ دے اندر پہنچ جاواں گا۔ گھر والے کول پہنچ
جاں گا۔ پر اسیں شرط وی۔ جیہڑا ایہہ راہ دسیا اے۔ جے میں اوہدے تے ٹراں تے۔ کیویں ٹھیک
اے نا۔ میں ہے آکھیا۔ جیہڑا گوجرانوالہ فیصل نوں آ رہیا جے۔ یا لاہور نوں سدھے ہو جا رہیا جے۔ تے میں
پنڈ جہلم تک کے آکھاں ایدھر جاں چھوڑ ہو کے اٹھ آکھن گے میری مت ماری گئی اے میں تیرا
پیچھا دوریوں اے۔ تے میرے حلقاں دے علاقے دا پچھنا اے پیا۔ پہلاں اپنا منہ سدھا کر۔
پہلے تے میں پہنچ جاں گا پتے گھر والے دسے دے دکان دے متعلق اوہدے تے میں
عمل نہ کراں۔ تے دھکے کھاواں شہر میں خراب ہواں گا۔ میں حافظ صاحب تک پہنچ سکدا نہیں۔
ہر بندے دی ایہہ خواہش کہ مینوں اللہ دا قرب حاصل ہو جائے۔ وہابی سنی دیوبندی شیعہ
سب دا ایہو گمان اے۔ کہ سانوں اللہ دا قرب حاصل ہو جائے۔ جے آسیں آں مولویو۔

کے آکھیا۔ اک مولوی آکھیا اے۔ اسیں راہے ٹر جاؤ تے اللہ نیڑے مل جائے گا۔ دوجے آکھیا اسیں راہے
تیجے آکھیا اسیں راہے۔ چوتھے آکھیا مولویاں دے آکھے ای نہ لگو۔ رب دی بارگاہ وچ ای عرض کرو بیٹھے
یا اللہ تیرے گنہگار بندے۔ تیری بارگاہ وچ حاضر ہیں۔ توں دس تیرا قرب کیویں حاصل کرنا ہے۔ کیہڑے
راہ تے ٹریئے۔ یا اللہ سانوں راہ دس۔ ہن جیہڑا رب راہ دسے گا۔ اوہ بالکل صحیح اے۔ کیوں جے ٹھیک
اے نال ___ تے جیہڑا اوس راہ توں ہٹے گا۔ اوہ سمجھیاں کہ اوہ گمراہ اے۔ ایہہ پتہ ہون دے باوجود
ایہہ بے ایمان آپ وی جھوٹ دھوکے وچ اے تے دوجیاں نوں وی دھوکے وچ دیندا اے پیا۔ کیوں جے ٹھیک
اے نال ۔

یا اللہ ساری مخلوق تیری بارگاہ وچ حاضر اے۔ یا اللہ ایہہ بندیاں دا اجتماع تیری بارگاہ وچ
حاضر اے۔ ساری مخلوق تیری بارگاہ وچ حاضر اے۔ اے رب العالمین۔ اسیں تیرے تک رسائی چاہنے آں
تیرا قرب حاصل کرنا چاہنے آں۔ تیری رضا چاہنے آں۔ اے رب العالمین توں مالک ایں سبھ دا خالق ایں۔
رازق ایں۔ توں سب دا پیدا کرن والا ایں۔ یا اللہ تیرا قرب حاصل کرنا چاہنے آں۔ اک مولوی کہندا
اسیں راہے لا دتا ای۔ اک مولوی آکھدا اے توں اپنے آپ دی پچھان کر لے تے تینوں رب دا قرب۔ دوجا آکھدا
اے جے جانا ہیں جا تے تینوں رب دا قرب مل جائیگا۔ تیجا آکھدا اے پنڈ چھڈ دے ذلیل ہو تے تینوں رب
مل جائیگا۔ چوتھا آکھدا اے توں ایویں آوارہ خرچ کری جا۔ ایویں درباراں تے کھجل ہو تیرا رب
راضی ہو جائیگا۔ یا اللہ مولویاں دی سمجھ نہیں آندی پئی۔ اے رب العالمین توں دس تیرا قرب حاصل کرنا
چاہنے آں۔ یا اللہ تیری بارگاہ وچ حاضر آں۔ توں دس کیویں تیرا قرب حاصل کریے۔ آسمان تے دھرتی
خالق کائنات نے ٹر دتا۔ ایویں سارا مارا نہ پھر آپے تینوں دس دیاں فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون
اللہ فاتبعونی ___ اے میرے حبیب کہہ دے۔ اینہاں لوکاں نوں احسن کرو تاں راضی تے کامل حالیا۔ آدمی

دے چہرے والیا۔ ایہہ راہ کچھ وکھ نہیں ہے۔ اعلان کر دتا میرے مولا نے۔ اے دنیا والیو۔ اگر اللہ دا قرب حاصل کرنا چاہندے
ہو۔ میرے محبوب دی اتباع کرو۔ (اللہ اکبر) رسالت)
جے میرا قرب حاصل کرنا چاہندے او کسی فاتبعونی —— میرے محبوب دی اتباع کرو۔ معلوم کی ہو گیا۔
مسئلہ واضح ہو گیا۔ پردہ اٹھ گیا۔ کی۔ ے

(محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی —— خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی ۔
اتباع کرو میرے محبوب دی۔ ہن مسلماناں دا جی طور بات اے کہ کنی عظمت اے۔ رب نے اپنا قرب حاصل
کرن دا طریقہ جیہڑا مسلماناں نوں دسیا اے۔ اوہ کی دسیا اے۔ کہ میرے محبوب دیاں اداواں کرو۔ اک صحابی
جاندا وے پیا۔ جدوں اوتھوں لنگھدا اے۔ صحابی پیر نیواں کر کے گوڈا زمین تے لا کے لنگھدا اے۔ جس ویلے
گوڈا لا کے لنگھدا اے تاں نال دے صحابی آکھدے نیں کی ہویا ای پیر تلکیا ای۔ آکھے نہیں۔ آکھے یار تلکدی
کیوں نہیں سنگدا اے سکھ لگ سی۔ اوس آکھیا پیر تیرا پیر نہیں تلکیا تے اینج کیوں لنگھیا ای۔ درد اے۔ اوس آکھیا
نہیں۔ کوئی وی تکلیف اے کوئی۔ آکھے نہیں۔ آکھے پھر کیوں کیتا وے۔ اس آکھیا اس واسطے کہ اک واری میں کار
جاندے ساں۔ اپنے پاں تے پیر تھلک گیا حضور دا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دا گوڈا زمین تے لگ گیا۔ اج
وی جد پیر نہیں تھلکیا۔ میں آقا دی سنت ادا کرن لگیا سی آ پیا۔ ایہہ اے اتباع رسول۔
تو بزرگاں نیں —— یار دی ادا کر۔ یا اللہ جے تیرے نبی دیاں اداواں کرئیے۔ تے پھر آکھے
یحببکم اللہ۔ میں تیرے نال پیار کراں گا۔ اینج گل دی ٹھیک اے یار۔ کراں ایسیں رب نوں لبھن چڑھ
دی پینگھے تے لبھے کتھوں۔ رب نوں تے ساڈیاں تلاش کرنا اوکھا ای نہیں۔ رب جو ہے۔ پھول بنی ٹھک
اے کسے نہیں۔ یا اللہ جے تینوں لبھنا ہووے تے پھر۔ تے کوئی طریقہ جیہڑے تر پھر کے تینوں لبھ لئی
لبھئے۔ رب آکھیا میں تے لا مکان والا۔ تے بے صورت آں۔ جھک لے سجدے تے کعبہ پھر ربا توں۔

Scanned with CamScanner

بہتر اسے مکان تے بے صورت نوں ویکھن دا شوق ۔ ہنس ایمان دی سعادت نال وسو لبھ سکدا اے ۔ اوہ تے شہ
رگ توں قریب اے ۔ توں کہنوں لبھنا ایں پیا ۔
تینڈا یار تیرے کولوں وکھ تے نہیں ۔ تے یا رب العالمین اسیں تیرا قرب چاہندے آں ۔ تیری رضا چاہندے
آں یا رب العالمین ۔ اسیں تینوں ملنا چاہندے آں ۔ خالق کائنات نے فرمایا ۔ جے مینوں ملنا اے تے میرے
پیاریاں عادتاں تے عمل کرے ۔ خاص طور تے اتباع رسول مقبول کرے ۔ کرے ادا محبوب دا کرے ۔
تے رب راضی ہو جائے ۔ اداواں سرکار دیاں تے رب راضی ہو جائے ۔ ہاں ہاں بالکل ایہو ای گل یاد
رکھ لے ۔ اوہنے پیاریاں دی ادا کر لیئے ۔ تے رب راضی ہو جاندا اے ۔ اک واقعہ تینوں سنا جاواں
اللہ دے کلیم دے جو نعلین اتارنا تھا ۔ احساس کے لیئے بڑا کرنا ۔ عزیزان من ۔ اگر عبادت
دی وچ توں روپ دھارے ۔ تے اوہ تباہ نہیں ہوندا ۔ جے سچے دل نال نبی دی غلامی کر لوے ۔ جے
دل وچ عشق مصطفےٰ ہووے ۔ اوہ زبان کے اتے نبی دی تعریف ہووے ۔ اوہ دلوں بجانوں نبی پاک نوں
من دا ہووے ۔ دلوں تصدیق کردا ہووے زبانوں اقرار کردا ہووے تے عمل کرے تے حضور دے نقش قدم تے
چلے ۔ اتباع رسول مقبول کرے ۔ تے فیر کسے دی لوڑ کی ہوندا اے ۔ کوئی آفات اوہدے قریب آ سکدی
نہیں ۔ کیونکہ اللہ راضی ہو جاندا اے ۔ آ میرے رسے میرے پیارے دا روپ دھارن والیا ۔ اسوۂ حسنہ
تے چلن والیا ۔ میرے نبی دی اتباع کرن والیا ۔ فیر کی اے یحبکم اللہ ۔ میں تیرے نال پیار کرنا واں میرے
نبی دے چہرے ورگا چہرہ بنان والیا ۔ میں تیرے نال پیار کرنا آں ۔ میرے نبی دی دستار دی طرح دستار
بنھن والیا ۔ سنت سمجھ کے میں تیرے نال پیار کرنا آں ۔ تیری شکل گفتار رفتار دی بات ای نہیں
ہر ایہدی بنیاد عقیدہ اے ۔ ورنہ مسجد ضرار والا واقعہ قرآن وچوں پڑھ کے ویکھ لے ۔ مسجد بنائی
بڑے پکے نمازی ۔ پڑھ بانگاں وی دیندے ۔ نمازاں وی پڑھدے ۔ نبی نوں دعوت دتی کہ

Scanned with CamScanner

رہے نیں ______ تے کلمہ وی پڑھدے ہین۔ تسبیاں ہتھ وچ پھڑیاں۔ تے ہر دم اللہ ای اللہ
بڑے پکے نمازی۔ دعوت دی حقیقت نبی نوں حضور شریف لیائے۔ رب نے آکھیا سوہنیا نہ جائیں۔ پھر حضور آ
رب نے آکھیا محبوبا نہ جائیں۔ اے نمازاں دے کافل والیاں نہ جائیں۔ کدھر۔ دعوت تے مسجد دی کی
رہے نیں۔ آکھیا اے وضو دے چہرے والیاں نہ جائیں۔ کیوں۔ اج توں ٹر گئیوں۔ تے تیرے غلام مسجد دے نال تے
نال ٹر پین گے۔ ایہہ وچوں بے ایمان ہین۔ انہاں دی اشہد اللہ نہ ویکھو۔ یخدعون اللہ والذین ___ یشعرون
اے نمازاں دے کافل والیاں نہ جائیں۔ دعوت کھڑوں دی کر رہے ہین مسجد دی۔ پھر رب آہندا اے سوہنیا
نہ جائیں۔ جدوں توں ٹر پیئوں تے تیرے غلام وی ٹر پین گے۔ تے دعوت دین والے جہڑے ہین دلوں بے
ایمان ہین۔ دلوں شیشوں من دے نہیں۔ ایہہ منافق ہین۔ جہڑا کلمہ پڑھدے ہین۔ یخدعون اللہ ___
ایہہ دھوکے باز ہین۔ فراڈیے ہین۔ ایہہ جہڑے کلمہ پڑھدے ہین۔ ایہہ کلمہ وی دھوکے دا پڑھدے ہین۔
اللہ نوں دھوکہ دیندے ہین۔ ایمان والیاں نوں۔ دنیا دا انج ہی کی اے۔ ایہہ اصل اپنیاں جاناں نوں
دھوکہ دیندے ہین۔ کیونکہ ایہناں پتہ لگے گا۔ اج ہنی دا کسے دی غلامی دلوں نہیں کردے۔ زبانی اقرار کردے
نیں پیے۔ دلوں نہیں من دے۔ پر انہاں نوں پتہ اوس لگے گا۔ جدوں جدوں منکر نکیر قبر دے وچ آ جان گے۔
پھر پتہ لگے گا۔ کہ اساں خلوص دا کی مل پیندا اے۔ جہڑا اندھیری قبر دے اندر عشق مصطفےٰ دی شمع
روشن ہو گئی تے جہڑا دل وچ عشق ای نہیں۔ اندھیری قبر دے اندر ہزاراں چیرے تے بچھو ہین۔ اوہناں دے
ڈنگ نے کھلوانے چڑھن گے۔ خوب رجن گے۔ کچھو اللہ دے حکم نال۔ ایڈے ایڈے فٹے توبہ۔ لڑیں گے
تے سنی سے لحد میں عشق محمد کا داغ لے کے چلے۔ اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے گئے۔
تے اگے ڈردا سی۔ تے انج ساڈی اس دن ملیدی ہونی اے۔ بڑا پیار اوہندے نال ہونا اے۔ وڈا ویلے
مسجد ٹر آیا تے دوجے دیہاڑے درس وچ مولوی سپیکر کھول لیا۔ اوس آکھیا لوجی۔ عمل صالح کرو۔ تاں بڑا پیار

Scanned with CamScanner

ایہہ جیہڑی دوجی گل اے ناں ۔ کوئی ناں ناں ۔ اوتھے کسے کم نہیں آؤنا ۔ لا الہ الا اللہ ۔ اوتھے کوئی مشکل
کشائی ہے ای نہیں ۔ میں آکھیا ۔ اک تے لا الہ الا اللہ دا ترجمہ پتہ نہیں کتھوں کڈھ لیا اے ۔ کسے عکس تیرا
وچ ایہہ ترجمہ نہیں جے لا الہ الا اللہ کلمہ نہ کرنئیں ۔ کیونکہ لکھیا ہویا کہ وحدہٗ لا الہ الا اللہ ۔ ایہہ لا
الہ الا اللہ دا ترجمہ کڈھیا نئیں ۔ لا حول ولا قوۃ ـــــ اگے سوالاں اجے آہندا اے پیا ۔ میں آکھیا
اوہنوں چھڈ توں ۔ اگے قبر وچ خراب میں آکھیا خراب ایہہ انسان ہوندا ایں ۔ اساں نہیں ہونا ۔ آکھے
کیوں ۔ میں آکھیا اوس قبر وچ ساڈا کی گزر اے ۔ جیتھے مدینے دا تاجدار ہووے گا ۔

(A) میتھوں یاراں آن گزرا ۔ جدوں رات قبر دی کالی ۔ پھیر پتہ لگا اوتھے اوس نے آؤنا جیہڑا سرکار جہان
دے والی ہسن ـــ ہے صاحب لاکر ۔ گل شرم ہے مر ۔ شاہ جن و بشر ۔ لیکھیو میری قبر
پھیر میں نے ہاتھ اٹھائے دعا کیلئے ۔ آؤ دولہا محمد ـــ خدا کیلئے ۔ پھیر لیا نام محمد وہ
آ ہی گئے ۔ میں آکھیا ساڈی کی گزر اے ۔ ساڈی قبر وچ تے سرکار رہن گے ۔ ایہہ تے انہاں
دی قبر اے جیتھے سرکار آؤنا ایں ۔ تے کرم نہیں کرنا ۔ ساڈی موت ساڈی عید ہووے گی ۔
کیونکہ ـــ ملاقات حبیب ساڈی عید ہو گئی ۔

ہ ساڈا اج اکبری شیری دید ہو گئی ۔ (B) کیونکہ قبر وچ سرکار تشریف
لیاؤندے نیں عاشقاں دی عید ہووے گی ۔ جے پہلاں نہیں تے موت آ کے تاں ای سہی ۔
اس موت توں دکھا میں صدقے جاندا ۔ جیہڑی آ کے ساں تے سرکار دے نال ای آ جاندے نیں ۔
ہ ملاقات حبیب ساڈی عید ہو گئی ۔ ۔: ۔ شیرا اجاڑے نا لوکاں
نالے نہیں پر چھیا لوکاں ۔ بس شیرازی ٹک کے مکداواں ہیں مرید ہو گئی ۔
اے سوہنیا میری قبر وچ آنا ۔ آ کے گنہگار دی مدد کرنا ۔ ہ شیرازی ٹک کے مکداواں ۔

ساڈا تے موت والا دن عید والا دن ہووے گا۔ ساڈی عید ہووے گی۔ تے اوہ ذلیل ہووے گا۔
اپنی جیب باہر نکلی ہووے گی۔ ہن یک خان نبی دی شان وچ گستاخیاں بکدا رہندا ایں۔ اساں جا
اے نبی تے درود پڑھدیاں جاندا ایں۔ حضور دا ذکر کردیاں جاندا ایں ﷺ ملاقات جیب ساڈی
جدوں اساں سرکار نوں ویکھیا ایں تے پھر درود پڑھنا ایں۔ تے پھر میں آہندا آں۔ اس گنہ گار دے کئے
بخت ہون گے۔ جنہوں سرکار نظر آجان گے تے پھر اس عاشق دی عید ای اے نال۔ اگے ساڈی
قبر وچ ہووے گی تے نظر اوندے نیں نبی ساڈی وچ بیٹھے ہوندے نیں۔ میں آکھیا ابو جہل دا کول بیٹھے تے ابو جہل ابو جہل ای
رہ گیا۔ اوتھے پڑھنا کسے کم نہیں اونا۔ اج من لے۔ تا کہ قبر وچ گل بن جائے گی۔ اج من پھر سرکار نوں۔
خدا دی قسم جنہوں قدم قدم تے امام اہل سنت فاضل بریلوی یاد آندے نیں۔ آپ فرماندے نیں۔

ع اج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا۔

اوتھے جدوں باہواں نوں چک وکھنا ایں۔ اک واری۔ اس واسطے آہندا آں۔ آج من تاکہ حشر والے دن ذلیل نہ
ہووے۔ بلکہ تیری عید ہووے۔ اج نبی دی غلامی دا پٹہ اپنے گل وچ پا کے جا قبر وچ جا لویں تے قبر تکلیف
دا دن نہ ہووے گی۔ ذلت دا دن نہ ہووے۔ بلکہ عید دا دن بن جائے۔ محب نوں محبوب لبھ جائے۔ تے اوہدے
واسطے عید ای ہوندی نال۔ ہزار عیداں قربان۔ اس گھڑی توں۔ جس گھڑی یار دے جلوے سامنے ہون۔
آکھیا سو نہاڈا تیرا روپ دھاریا سگوں۔ اس واسطے میں تہانوں کجھ نہیں آکھیا۔ کیونکہ تیری ادا
جہڑی اے اوہ مینوں پیاری لگدی اے۔ (۱) عمر فاروق کا طواف کعبہ کرنا۔ حجر اسود کو خطاب۔
جنہوں اس واسطے چمناں آں۔ ورنہ نمازاں تے منافق وی پڑھدے نیں۔ حج منافق وی کر جاندے حجر دا
وکھا اے۔ ہر عمرہ ثواب کدوں ہووے گا۔ عبادت کدوں لشکر کر جانگی۔ خانہ کعبہ دے ... جدوں

حمزہ فاروقی مالا عقیدہ لے کے تینوں ای اس واسطے چمناں واں۔ میرے سرکار نے چمیا ایں۔ طواف کرے تے نیت
ایہہ ہووے۔ میں نبی دی ادا تے عمل کرن آں آیا۔ حجر اسود نوں چمے۔ تے خیال ہووے میں نبی دی ادا تے عمل کرنا
آیاں۔ نماز پڑھے تے خیال ہووے۔ اللہ دا حکم اے۔ پر نبی دی ادا تے عمل کرنا آیاں۔ یعنی دل وچ عشق
مصطفیٰ ہووے۔ نبی دا پیار ہووے۔ نبی دی محبت ہووے۔ نبی نوں اپنا آقا و مولا سمجھے۔ فیر نماز پڑھے
گا۔ ثواب ہووے گا۔ آخرت بہتر ہووے گی۔ حج دی ثواب ہووے گا۔ چمنا حجر اسود دا ثواب ہووے گا۔
کیونکہ عمر فاروق ایہہ سبق دیندے پئے نیں۔ ورنہ تاں پتھر چمنا کافی آکھیا ہے تینوں چمنا جائز ہے
اس واسطے چمناں واں تینوں میرے سرکار نے چمیا ایں۔ یعنی عبادت دی اوہ قبول اے جیہڑے وچ عشق
مصطفیٰ ہووے۔ معلوم ہویا رب اوہ عبادت قبول کردا اے۔ اوس بندے دی جس دے دل وچ عشق مصطفیٰ
ہووے۔ جیہڑے دل وچ نبی دا پیار ہووے۔ یعنی نبی دی ادا سمجھ کے کرے۔ تے رب قبول کردا اے۔ تے جے
نبی دی ادا نہ سمجھے تے اللہ نمازاں دی اوہنیاں قبول کردا نہیں۔ نمازاں دی اوہنیاں ای قبول کردا اے
جیہڑا اوہنیاں نبی دی ادا سمجھ کے کرے۔ نبی دی محبت لے کے کرے۔ بلکہ جیہڑا آکھے نبی دا دھیان دی آ جائے
تے نماز حرام ہو جاندی اے۔ فیر ہن ایہہ وچ عقیدہ دا اے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب — اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

(2) نماز میں خیال۔ اسماعیل کا عقیدہ — میرا عقیدہ۔ سو نبی کی محبت کے بغیر

کیا کروں کیا ایسے سلطاں مشرکی یاد نے — مجھے آستانہ یار نماز میں۔

ہر وہ بھی سجدہ ادا ہو گیا — جو ٹکا ہوئے تیرے نماز میں۔

ابن اشرف کی نماز — رسول کی بارگاہ میں — فقہا کا مسئلہ۔ امام احمد رضا

سو حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو۔ کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

Scanned with CamScanner

نبی کے ساتھ بات ۔ وما ینطق عن الھوی ۔ کام کرنا ۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ نبی کو
دیکھنا ساری عبادت سے افضل ہے ۔ جنہوں ویکھیے تے نماز ٹٹ جائے ۔ ہے

رشتہ کراں بیان کی میں اس بے مثال دا ۔ ثانی نہ کوئی آمنہ مائی دے لال دا ۔

قرآنی آیات کے ساتھ یہی شعر ۔ نبی نوں ویکھیے ۔ نبی دل ٹر جاندا ہے ۔ انہوں نے حکم دی تعمیل کر کے
آ کے تے نماز ٹٹدی نہیں ۔ نبی پر درود پڑھیاں نماز نہیں ہوندی اے ۔ تے بے نماز پڑھیاں ثواب ناں
لئے برکت اللہ تے نماز نہیں ہوندی ای نہیں ۔ ادھی ایدھر جاندی ہے ۔ تے ادھی ادھر جا پئے ——
کعبہ بیت اللہ اے ۔ ایہہ حبیب اللہ اے —— یاراں نالوں گھر پیار کدی نہیں ہوندے
کعبہ دا کعبہ اے ۔ بلکہ کعبہ وی جھکدا اے یار ول منہ کر کے ۔ ہے ۔ جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی ۔
روح المعانی کا حوالہ ۔ رب نے فرمایا ۔ ساری دنیا دا کعبہ آ قبلہ اسا ۔ کعبہ دا کعبہ میں رب آں ۔ میرا قبلہ توں ایں
صحابی کی نماز کے حوالے میں فتوای ۔ نماز میں ادب نبی ۔ تہجد کی نماز ماں کی آواز ——
نفل نماز میں ماں کا حکم ۔ اگر ماں تہجد گزار ہوتی تو جواب بھی گستاخ نہ ہوتا ۔ ماں باپ بھرا دی
ہیر تے اولاد دیکھیے ۔ حل اے ۔ اج کل منڈیاں دا ویاہ ہو جاندا اے تے آہندے نیں ماں دی تھوں ہو دی لوڑ ال
ماں باپ دے عاق الشاہ چھڑے تے سر ان ودھاں وچ ہمیشہ بارود ۔ ماں دا گستاخ اک ات
تے سو سال عبادت کرے ۔ جنت دا ایندھن بنے گا ۔ حضور کا فرمان ۔ آمین ۔ ہمبر بر فرمان

——

[signature]

۲۵ - ۰۳ - ۲۰۰۷
۵ - ۰۳ - ۱۴۲۸
اتوار ۔

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizami
Distt. Teh. Pakpattan

Scanned with CamScanner

اللہ کی رضا

پیر سید شبیر حسین شاہ

والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار — شوریٰ ہر مکتبہ فکر کا آدمی اس سے پوچھیا
وہابی ۔ دیوبندی ۔ سنی ۔ شیعہ — مذہبی رسومات — ۔ —
ہر بندہ جیہڑا اے ۔ اوہنہاں مذہبی رسومات اوہنوں یاد دلا کے ہر مکتبہ فکر خواہ اوہ کسے مسلک
دا ہووے ۔ اوہ وہابی ہووے گا ۔ اوہ سنی ہووے ۔ شیعہ ہووے ۔ دیوبندی ہووے ۔ اوہ کوئی ہووے ۔ اوہنہاں نوں
مذہبی رسومات اوہنوں یاد دلا کے پچھیا جائے ۔ تو ایسا کیوں کرنا ایں ۔ اوہنہاں دا جواب اکو ہووے گا
اے ۔ جی میرا دین بہتر ہو جائے ۔ میری دنیا بہتر ہو جائے ۔ میری قبر بہتر ہو جائے ۔ میرا حشر بہتر ہو
جائے ۔ اتے میرا اللہ میرے تے راضی ہو جائے ۔ ایہو اوہنہاں دا جواب ہوندا اے ۔ اوہ ایہہ عمل ایہدے اتے
یقین کرنا پئے گا ۔ خواہ اوہ وہابی ہووے ۔ دیوبندی ہووے ۔ شیعہ ہووے ۔ سنی ہووے ۔ اوہنہاں دی ایس گل
نوں تسلیم کرنا پئے گا ۔ کیوں ۔ تسی اپنے تے لا کے ویکھ لو ۔ اسیں بزرگاں تے جانے آں
باوا صاحب جانے آں ۔ خواجہ صاحب جانے آں ۔ غوث پاک دی بارگاہ وچ جانے آں ۔ حضور دی
بارگاہ وچ جانے آں ۔ میلاد مناندے آں ۔ گیارہویں پکاوندے آں ۔ بزرگاں دے ہتھ چمنے آں ۔
نذرانے پیش کرنے آں ۔ اسیں جناب عالی حضور دے علم غیب تے ایمان رکھدے آں ۔ حاضر و ناظر
منے آں ۔ مختار کل منے آں ۔ تمام عقائد نوں جیہڑے ویلے مَن لینے آں ۔ تے لوک سانوں چھیڑاں
دیندے نے کہ ایہہ پاگل ہو گئے نیں — ایہہ مشرک نیں ایہہ بدعتی نیں ۔
ایہہ کافر نیں ۔ ایہہ فلانے نیں ۔ ایہہ ڈھمکانے نیں ۔ ایہہ پوں نا ۔ ایہہ پاں نیں ۔
ہزار معنے لکھدے نیں ۔ اسیں مڑدے آں اج تک (نہیں) کیوں کہ ساڈے ذہن
وچ ایہہ گل بیٹھی اے ۔ کہ ایہہ کرن نال ساڈا دین دنیا قبر حشر بہتر ہو جاندا اے ۔ اوہ

اللہ راضی ہوندا اے ۔ ایس واسطے اسیں ہر اوہ گلاں کرنے آں ۔ جگر انساناں اپنے عقیدے توں باز
نہیں آؤندے ۔ کیوں کہ ٹھیک اے ناں ۔ ایسے طریقے نال وہابیاں تے سوال کیتا جائے
کہ تسیں ہر شریف آدمی نال ڈانگو ڈانگی —— شیطاناں کی ہویا ۔ اوہناں دیاں مذہبی رسومات
یاد دلا کے میری گل نوں ذرا توجہ نال سننا ۔ کہ تسیں ایسا کیوں کردے او ۔ اوہ کہن گے جی ایس واسطے
کرنے آں کہ ساڈا دین دنیا قبر حشر بہتر ہو جائے ۔ ساڈا رب ساڈے تے راضی ہو جائے ۔
دیوبندیاں نوں وی پچھیا جائے ۔ کہ تسیں ایسا کیوں کردے او ۔ تسیں ایہہ نہیں پڑھدے درود ۔ نہ منیں دس ۔ نہ ایہہ
نہ ادھر ادھر چلے سنہو گئے پھردے او ۔ تسیں ایسا کیوں ۔ یا اوہناں دیاں مذہبی رسومات یاد دلا کے پچھیا جائے ۔
تسیں ایسا کیوں کردے او ۔ تے جواب انہاں دا وی ایہہ ہوندا اے جی ۔ ایس واسطے کہ ساڈا دین دنیا قبر حشر
بہتر ہو جائے اور ساڈا رب ساڈے تے راضی ہو جائے ۔ اگر سکھاں تے سوال کیتا جائے ۔ کہ ایہہ
مشقت کیوں ۔ اور اپنے آپ دی ایہہ مشقت ۔ یا اوہناں دیاں مذہبی رسومات یاد دلا کے تسیں ایسا
کیوں کردے او ۔ تو اوہناں دا جواب وی ایہہ ہوندا اے ۔ کہ ساڈا دین دنیا قبر حشر بہتر ہو جائے اور ساڈا
اللہ ساڈے تے راضی ہو جائے ۔ چونکہ اوہ مالک یوم الدین اے ۔ اوہدے سامنے پیش ہونا ایں ۔ اسیں
اوہنوں راضی کرن واسطے کرنے آں ۔ اور انساناں دا ایہناں دی گل تے یقین رکھنا پئے گا ۔ ایس واسطے کہ اوہناں
پتہ لگیا جو اسیں کرنے آں ایہہ رب ناراض ہوندا اے ۔ نالے گھر دا گھر گوایا ۔ نالے باہروں کفر دا اکھوایا ۔
نالے اسیں پیسے لٹائے ۔ نالے اسیں داتا صاحب لاہور جاندا دیہاڑی گل کیتی ۔ نالے پیسے اوتھے خزانے
وچ پا آئے ۔ نالے دھکیاں تر آئے ۔ نالے لوکاں کولوں جھڑکاں لئیاں ۔ نالے رب ناراض ۔ ایس کری دی
انج نہ کریئے ۔ ایس واسطے کرنے آں ۔ کہ ساڈا رب راضی ہو جائے ۔ اور ایہہ وہابیاں دا جواب دی ضمانت ہوسا کہ
کہ اگر واقعی اوہناں نوں پتہ ہووے انج کریاں ساڈا لگدا نہیں رہندا ۔ تے اوہ کدی نہ کرن ۔ دیوبندیاں

Scanned with CamScanner

دا ای جواب تسلیم کرنا پئے گا۔ کہ جے اوہناں نوں پتہ ہووے۔ کہ اینج کریاں ساڈا بیڑا غرق ہو جائیگا۔ دین دنیا
برباد ہوندا اے۔ تے اوہ کدی اینج نہ کرن۔ شیعیاں نوں پتہ لگ جائے۔ کہ اینج کریاں ساڈا ککھ
نہیں رہندا تے اوہ وی کدی اینج نہ کرن۔ تو سے ساڈے ذہن وچ گل بیٹھی اے۔ کہ اینج کریاں رب
راضی ہو جاندا اے۔ جے لبھدا۔ ایہہ دسیا کسنوں اے۔ جے ساڈے آکھن گے ساہنوں ساڈے مولوی
صاحب دسیا اے۔ شیعیاں نوں پچھو کہ تہانوں کس آکھیا رب اینج راضی ہوندا اے۔ اوہ آکھن گے جی
ساہنوں ساڈے مولوی صاحب دسیا اے۔ وہابیاں دیوبندیاں نوں پچھو تہانوں کس آکھیا اے۔ اوہ کہن گے جی ساہنوں
ساڈے مولوی صاحب دسیا کہ اینج رب راضی ہوندا اے۔ وہابی نوں پچھیا جاوے کہ تسیں کیوں اینج کرناں
ایں۔ اوہ کہوے گا جی ساہنوں ساڈے مولوی صاحب دسیا اے۔ اینج رب راضی ہوندا اے۔ تبلیغی
جماعت والیاں نوں پچھیا جاوے۔ کہ تسیں پنڈ پنڈ کیوں بھوکا ننگا پھردے او۔ تہانوں کی تکلیف اے
اوہ کہن گے جی ساہنوں ساڈے مولوی دسیا اے۔ کہ اینج رب راضی ہوندا اے ____

ایہہ گل ثابت ہو گئی۔ ایہہ گل تسلیم کرنی پئے گی۔ کہ جہڑا مولوی جس بندے نوں متاثر کرن وچ
کامیاب ہو گیا اے۔ اوہنے اوہنوں پچھے لا لیا اے۔ کیوں جی۔ ایہو گل اساناں۔ کہ جہڑے وہابیاں
مولویاں دے ڈھائے بندے چڑھے نیں۔ اوہناں پچھے لائے نیں۔ جہڑے سنی متاثر کر لئے اوہ پچھے لگ گئے نیں
جہڑے شیعہ نیں۔ اوہناں نے متاثر کیتے۔ اوہناں مگر لگ گئے۔ جہڑے دیوبندی نیں اوہناں پچھے لگ گئے
نیں۔ یعنی جنہے متاثر کر لیا اے۔ مسخر کر لیا اے۔ اوہناں نوں اپنا کم دھو لیا اے۔ اوہ
بندے پچھے لگ گئے نیں۔ بندیاں دا ذہن جہڑا اے درست سی۔ کہ اسیں اللہ نوں راضی کرنا ایں
اگر حضور راضی ہے تے مولویاں دا اے۔ کیویں اسیں لاؤنے چاہیدا۔ کیویں اسیں لاؤنے چاہیدا۔ ۳ بار
یعنی حضور ہے تے مولوی دا اے۔ کہ جنے غلط راہ تے لایا اے۔ اور ایہدا مطلب ایہہ نہیں کہ ساریاں

Scanned with CamScanner

مولویاں نوں ٹبر کیہ دیکھے پئیں۔ جے ہر تے گھر آلا گھلدے اوہ نوں دوہاں نوں چھپیاں آکھ چھڈنا اں
کوئی فیصلہ عقلمندی دا نہیں یعنی جس وی غلط راہ تے لایا اے۔ اوہ بندہ غلط اے۔ کیونکہ مولوی وکدے
رہے۔ ایہہ تے ہنس نال کہو سارے مولوی اکو جیہے۔ تحریک پاکستان دے مولوی وِک گئے۔ اوہ تحریک پاکستان
دے تھلے دین والے وی مولوی۔ پاکستان نہ بنان والے وی مولوی۔ ہندو دی گود وچ وی جان والے وی مولوی۔
اوہ انگریز دی گود وچ وی جان والے مولوی سن۔ ہے سن تے بظاہر مولوی آکھیا جاندا سی نال اوہناں نوں
مگر اوہناں وچ زمین و آسمان دا فرق اے۔ اوہ کئی اوہ سن جیہڑے آکھے اوہ کیہڑے سن۔ جیہڑے آکھیا
انگریز کولوں چھ سو روپیہ مہینہ لیندے رہے نہیں اینج دی غلط خبر ذمہ داری دے نال گل وی
کدی نہیں کیتی۔ جیہڑی گل معقول کرنا آں پیا۔ گل غلط ہووے تے فیر ذمہ دار اوسا۔
چھ سو روپیہ مہینہ انگریز کولوں لیندے رہے تے انگریز چھ سو روپیہ کیہ نوں دیندا سی۔
میں سادے ذہن نوں سمجھان واسطے۔ تے جنہی وہاڑ جینڈے لمیاں سوٹ دیوے۔ گرارا دیوے۔ ساڑھی
دیوے۔ تے حق بن جاندا اے۔ دیہاڑ کیہ دی ہووے۔ تے گنگا دا شہر جیہوں محلیوں چھوڑ ونش کرن والا
تے پچھے جاندا اے نال ریوالوتے ہے نال بھی کردار دی چنگی ہوندی۔ تے اوہناں دی گلی تعلق سی۔
بنی مسلماناں دا ہندو ہی رہنما اے۔ اوہ انگریزاں دے دین۔ اوہ روپئے لیندے سن۔ اوہ سنگدے نہیں
انگریزاں نہیں لکھاں لیندے سن۔ ہووے چوہڑا تے انگریزاں مسلمان مولوی لوے۔ تے کیہڑ روپے آگی گل ہے نا
چھ سو روپیہ اوہ مولوی لیندے رہے۔ ہر بندہ کولوں پیسے لیندے رہے۔ اوہ آسندے رہے
بلکہ امام حسین دے نال دا حرام اے۔ تے ہندو دی حلوا پوڑی ہولی دی جائز اے۔ ایہہ
اوہدے تے نہیں نال آکھیا جاندا۔ تو ایہہ مولوی وِکے ہوئے سن۔ اسی ساریاں نوں اکو ریہ آکھنا
ایہہ کوئی عقلمندی دا فیصلہ نہیں۔ سوال ایہہ پیدا ہوندا اے کہ مولوی جیہڑا وِکیا وی جاندا اے

Scanned with CamScanner

جس طرح تحریک پاکستان وچ وی کیتے۔ پر تسیں جہڑے رسول اللہ دے غلام نیں۔ ہاں ایہو جہیں مفتیا اعلیٰ حضرت ہوراں۔ اعلیٰ حضرت نوں آکھن لگے بڑے ودے پیسے دیندے پئے نیں۔ ہندو تے برطانیہ والے روپئے دیندے پئے نیں انگریز۔ تے تساں دی کوئی دو چار گل کر دیو۔ لوٹے ای نوٹ ہون گے۔ امام اہلسنت نے آکھیا کی آکھیا ای۔ ہندو تے جہڑے دی گل کرنا ایں پیا۔ ایہناں کی دینا اے۔ میں تے منگاں گا تے اپنی سرکار کولوں منگاں گا۔ آپ نے بڑا خوبصورت جواب دتا۔ آپ نے فرمایا ہے

کروں مدح اہل دول رضا — پڑے اس بلا میں میری بلا۔

میں گدا ہوں اپنے کریم کا — میرا دین پارہ اینا نہیں۔

آکھیا میں کیوں منگاں کسے کولوں۔ جاؤ انگریز دے بوٹ تسیں چٹو۔ جاؤ جا کے تسیں ہندواں دے برتن صاف کرو۔ اوہنے پیر چھوڑ کے تے چھپا کے میں مدینے دیاں جالیاں نوں چماں گا۔ یہ کہنے والے کہ ہم اللہ کے سوا کسی سے نہیں مانگتے اس وقت تک انگریز کے سامنے دم ہلاتے رہے۔ اور اس وقت ہندو کے پاؤں چومتے رہے۔ ان کے سامنے کتے کی طرح دم ہلا کر مانگتے رہے۔ آج کہتے ہیں نہیں۔ ہم نے پہلے دن سے اللہ اور اس کے رسول سے مانگا ہے۔ آج بھی اپنے نبی رسول اللہ سے مانگتے ہیں۔ اسیں تے اوہناں کولوں ای منگنے آں۔ اپنا وی خیال پیش کر جان۔ سوالاں تے کوئی جس ویلے کوئی مشقت یا ضرورت اوہندی اے۔ اسیں آپنے آں ے

المدد۔ المدد سرور انبیاء — تیرے ٹکڑوں پہ پلتا ہوں پیارے نبی

جی رہا ہوں میں تیرے سہارے نبی — اسیں تے حضور کولوں منگنے آں۔ نالے اک ہور گل اے۔ اک در گیر تے محکم گیر۔ اساں منگیا ای سرکار کولوں اے۔ نالے جنہاں مالک راضی ہووے تے خاندانی ہوون نال چیز تاں۔ معاملہ وی مالک دوانی لیا کے تلی تے دھر اہو سٹاں۔ او ہو مک نکلی

ہنس ہنس دیندیاں ہاں۔ اوہ آکھدی اے نی جیہڑا تیرا سر دا سائیں۔ میتھوں گھر بیٹھی نوں ساری بخشیس۔
میں اوہدیاں نوں لنگر تے لکھدی آں۔ اسیں آپنے آں لنگر تے لکھنے آں جیہڑے چاراں نوں۔ دسے مدینے والے دا دربار
ساڈیاں نوں ویسے ای بڑا کجھ ملدا رہے پیا۔ ایہہ تے ہندڑاں جیہڑیاں کولوں اوہ منگدے نیں۔ جنہاں دا
ہے سسی کول کجھ ناں۔ اسیں واسطے اوہناں دے بوہیاں تے ٹُک ڈٹے رہے۔ دم ہلا ہلا رہے رہے۔ بھیڑا
حال تے مانگے دیہاڑے۔ تے جنہاں دے مالک راضی ہوون۔ اوہ تے نہ نناناں دی پرواہ تے نال سسستاں دی
پرواہ۔ تے اوہ پیکیاں دی پرواہ۔ تے نہ سوہرے دی پرواہ۔ سسر بکاں نوں تے لنگر تے ہنس لکھ دیاں۔ آنہی
اے جاؤ نی جیہڑا میرا سر دا سائیں۔ میں سے نوں کی سمجھنی آں۔ اسیں آپنے آں ہندڑے جیہڑے اسیں
لنگر تے لکھنے آں۔ دسے مدینے والے دا دربار اسیں سے نوں کی سمجھنے آں۔ خدا دی قسم ایتھے منگیا ای
کسے کولوں نہیں۔ ——— ہنس کسے کولوں منگیا ای نہیں چاہی دا۔ میں آکھیا اس ویلے ہو سکدا
جے سو۔ اوہنے کولوں منگ لیا ہے۔

بہر حال میراثی دیندا اے۔ سرکار کولوں منگنے آں اس واسطے بسا مجھ یاں بیں کسے دا اج تک
مراث بیاں نہیں کیتا۔ اسیں سرکار دے ثنا خواں آں۔ تو عزیزاں گرلیں۔ مرلی کرداساں پیا رولا اے
تے مولوی دا۔ میں آکھیا مولوی نے غلط راہ تے پایا اے۔ تے راضی نے کرنا اے رب نوں۔ یا اللہ مولوی ساڈوں
کوئی سکھ نہیں اوہ مندا ہے کیہڑے پاسے جانا ایں۔ اسیں تینوں راضی رکھنا چاہنے آں۔ اسیں عقیدہ اوہ رکھنا
چاہنے آں۔ جنہیں نال دین دنیا قبر حشر بہتر ہو جاوے۔ تے یا اللہ توں راضی رہویں مالک یوم الدین
جو ایں۔ تیرا کول ویلیاں ہونا ایں۔ ایہہ نہ ہووے۔ فرشتے اوتھے پولے پیکے مار دے ہوون۔ تے یا اللہ تینوں راضی
کرنا چاہنے آں۔ کوئی مولوی آکھندا اے ایس وڈے چڑھ جا۔ کوئی آکھندا اے اس سمت چل۔ کوئی آکھدا اے
ایس راہ تے چل۔ کوئی آکھدا اے اوس راہ تے چل۔ تے یا اللہ اسیں تینوں ای راضی کرنا ایں۔ تینوں ہی دس ساکریں

راضی ہوناایں۔ کی خیال اے ۔ تھوڑی جہی گل ہور کر لاں ۔ اک آہندا اے اینج راضی ہوندا اے۔ دوجا
آہندا اے اینج راضی ہوندا اے۔ تریجا آہندا اے۔ اوس رہ تے چلیاں راضی ہوندا اے۔ اک آہندا اے اینج
ٹکریاں راضی ہوندا اے۔ سارے راہ چھڈ کے۔ لوکاں دا سادہ معاشرے دا۔ اک طریقہ اے جیس ویلے
رولا ہووے تے اک کوئی منصف من لئی دا اے۔ جیہنوں سارے من دے ہون۔ اوہ جیہڑے کولوں فیصلہ کرا دیوے اَتے
جیہڑا اوہنوں فیصلہ کر دیوے سارے اوہنوں قبول۔ اک طریقہ اے جھگڑے دا۔ ہے تے نال بیٹھ کے لوکی اک کو
نوں منصف من لئو۔ جیہڑے تے سارے اکٹھے ہو جان۔ جو فیصلہ کرے سارے اوہنوں قبول۔ تے میرا خیال اے
ایہو جیہا طریقہ آزما ویکھیے۔

اوس آکھیا دس کیہڑا بندہ من دا ایں۔ میں آکھیا توں دس۔ اوس آکھیا نہیں توں دس۔ میں آکھیا اعلیٰ حضرت
فاضل بریلوی نوں من لے۔ اوس آکھیا اوہ نہیں۔ میں نہیں من دا۔ میں آکھیا چلو ٹھیک اے حضرت نوشہ
پاک نوں من لے۔ اوس آکھیا ایہ وی ایہو جیہے ای نیں۔ میں آکھیا چلو ٹھیک اے۔ حق پچھدا اے۔ کیونکہ منصف
تے اوہ رکھنا اے۔ جیہنوں سارے منن۔ اوہنوں حق پہنچدا اے۔ اک نہیں۔ دوجا نہیں۔ تریجا نہیں۔ میں آکھیا
چلو ہور دس دینا آں۔ میں آکھیا خواجہ صاحب نوں من لے۔ اوس آکھیا ایہ نہیں من دا۔ میں آکھیا
بابا صاحب نوں من لے۔ اوس آکھیا نہیں۔ میں آکھیا مجدد الف ثانی نوں من لے۔ اوس آکھیا نہیں من دا۔
میں آکھیا۔ یار میں دو چار پنج دس بندیاں دے ناں لے بیٹھاں۔ توں نہیں من دا تے توں کسے شریف
آدمی دا ناں لے کے۔ میں من جاں گا۔ ایہی جھگڑا مکاؤنا ایں۔ توں کسے شریف
آدمی دا ناں لے کے۔ میں من جانا آں۔ آکھے جی بالکل ٹھیک اے۔ آکھے مولوی قاسم نانوتوی
میں آکھیا نہیں ایہدے وچ نہیں۔ رشید احمد۔ میں آکھیا نہیں یار میں نہیں من دا۔ نہیں —
مولوی اسماعیل دہلوی۔ میں آکھیا نہیں۔ آکھے مولوی اشرف علی۔ میں آکھیا نہیں۔ کیوں۔ میں آکھیا

میں تینوں ویکھیا اے۔ کر تینوں کیوں نہیں من دا۔ ایہہ کیہڑی گل اے۔ پئی جیہڑے تینوں دسے اوہ میں نہیں منے
جیہڑے میں دساں اوہ تینوں نہیں من دا۔ آکھے ایہہ کوئی ضد اے۔ میں آکھیا نہیں میں ایس واسطے نہیں
منے۔ تینوں پیو رو صاحب تینوں نہیں من دا۔ آکھے نہیں کوئی صاحب دس۔ کیوں نہیں من دا۔ میں آکھیا ایس گل نوں چھڈ
میں آکھیا یار تینوں ایڈا زور دتیاں ایں ۔ (B)

تیرا لمبا ایں سفر مسافرا۔ او تینوں کلیاں پینا اے راہ۔

تینوں ہتھیں وداع کرن گے رل کے بھین بھرا ۔

کسے نال نہیں جانا۔ ایس واسطے آ۔ جیہڑا میرے رب نے فیصلہ کیتا اے۔ اوہدے تے عمل کر لو۔ مر جانا ایں سارا
نکھڑ جانا ایں۔ ہزاراں من مٹی دے تھلے کسے نہیں جانا۔ ہے ساڈے تے مشرک کھوٹ عاداں کر لیندے ہیں جیہڑا
منے نہ ویاہ کچھ بندے فوت ہو گئے گنہگار رہن گے۔ وکھیلیاں دیاں دعاواں نال بخشے جان گے۔ ساڈے تاں تے
آ سینے ہیں بھاگی پتھر اٹھائے۔ فاتحہ شریف دی پڑھا لو گے۔ تیرا اوہ وی کم مکا ہو یا اے۔ کم ای سارا صاف
اے۔ ایس واسطے میں آکھیا مولویاں ضد وچ نہ پے کو۔ آؤ رب دے فیصلے نوں من لیئے۔ کیونکہ مر جانا ایں
ہزاراں من مٹی تھلے جانا ایں۔ کسے رشتہ نہیں نہ سکیاں نہ بھیناں۔ نہ یاراں نہ بیلیاں۔ نہ ماں نہ پیو۔
نہ بھین نہ بھرا۔ نہ پتراں نے آکھنا ایں۔ ایہہ تینوں رشتہ رکھ لو۔ تینوں ہتھیں وداع کرن گے
سارے دیاں مر جانا ایں کسے نال نہیں جانا۔ آؤ میرے رب دا فیصلہ۔ رب العالمین تو مالک یوم الدین اے۔
تینوں خالق وی میں مالک ایں رازق ایں۔ ایس راہ تے ٹرنا چاہیدے آں۔ اللہ دا قرآن جیہڑا ایس کار وچ بیٹھا ول
آیا اے۔ اوہدا فیصلہ اے۔ جو میرے رب دا اعلان اے۔ نا ایسا کوئی ایس راہ تے چلاؤندا اے۔ کوئی مولوی
ایس راہ تے چلا سکدا اے۔ کوئی مولوی ایس راہ تے چلاؤندا اے۔ سمجھ نہیں آؤندی ویرے۔ کیہڑے راہ تے چلنا
ایں۔ رب العالمین فیصلہ کر دتا۔ فرمایا سفر خالق کائنات نے فرمایا۔ والسابقون الاولون من المہاجرین

فرمایا میں راضی آں بعضیاں نوں ماڑا ہو کے۔ بعضیاں نوں لنگڑا ہو کے۔ بعضیاں نوں امیر ہو کے۔ بعضیاں نوں غریب ہو کے۔ بعضیاں نوں
شاہ ہو کے بعضیاں نوں گدا ہو کے۔ بعضیاں نوں مولوی ہو کے۔ بعضیاں نوں پیر ہو کے۔ بعضیاں نوں کجھ ہو کے۔ سوہنیا میں اوہناں
تے راضی آں۔ جیہڑا تیرا پیر ہو جاوے۔ تیرا غلام ہو جاوے مدینے دیا تاجدارا۔ میں اوہناں تے راضی آں
تے جیہڑا تیرے غلاماں دا غلام ہو جاوے۔ معلوم ہو گیا رب اوہناں تے راضی اے جیہڑا رسول اللہ دا غلام
ہو گیا۔ یا اللہ نمازاں ـــــ رب اوہناں تے راضی اے جیہڑا اوہدے محبوب دا غلام ہو گئے۔ لمیاں نمازاں
لمبے روزے۔ لمبے رکوع سجود نہیں۔ ایناں نال نہیں۔ ہاں جیہڑے تے رب راضی ہو گئے۔ ایمان والے ایہہ کردے نیں
مگر صرف نمازاں روزے جیہڑے نیں ناں۔ ایہہ رب دے راضی ہون دی دلیل نہیں۔ ایہہ تے عرب دے منافق وی
پڑھدے سن۔ بلکہ اوہناں مسجد بنائی۔ مسجد ضرار قرآن نے ایہدا ذکر کیتا اے علماء بیٹھے نیں۔
مسجد ضرار بنا کے خوبصورت صفاں صوفیاں پائیاں۔ اور حضور نوں وی آ کے دعوت دتی۔
السلام علیکم یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا آؤ بھئی کی حال اے۔ حضور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں
اللہ کا گھر بنایا ہے پانچ منٹ کیلئے وہاں تشریف لانا۔ اللہ کے لئے۔ حضور نوں دعوت دے دتی۔ اللہ کا
گھر بنایا ہے مسجد والا جی جہاں اللہ کا گھر بنایا ہے بڑا خوبصورت اللہ کا گھر ہے حضور ذرا پانچ
منٹ کیلئے وقت دیں۔ وہ اللہ کا گھر ہے۔ حضور نوں دعوت دے دتی۔ اتھے آ کے جیہڑے۔ آکھے جی
نیکی دی گل ای کردے نیں۔ جس ویلے دعوت دتی ناں۔ خالق کائنات نے فرمایا مدینے دیا تاجدارا نہ
جاویں۔ ایہہ تے تینوں دعوت دشمن دے نیں کیونکہ اپنی مسجد چھوڑ دی۔ توں نہ جاویں۔ سمجھیا نہ
جاویں۔ یا اللہ۔ جے تینوں نبی نوں کجھ کتا آں پتا۔ مسجد گوڑے جے ایہہ نہ گئے۔ تے سارے ای قوم اوسگا ای
نہیں ویڑدی۔ اوہناں آکھیا ایہہ رب نے مسجد۔ اوہناں نوں جھٹ چھڈ پا۔ لہذا ایس کی کل جاتا
مسجد وہ۔ یا اللہ ایہہ قوم لگا ای نہیں جاندی۔ میں نوں قوم نال۔ رب نے فرمایا۔

نہیں مسجد توں مراد اے میرا گھر۔ میں اپنے گھر توں نہیں نکل سکدا پیا۔ اوہناں اپنی دی شکل کیتی ہوئی اے
محراب مینار بنا لئے نیں۔ سوہنا نہ جائیں۔ یا اللہ کیوں۔ فرمایا سوہنا مسجد توں مراد اے میرا گھر اے۔
تے میرے گھر گلہ تیرا ایہہ ہو نہیں سکدا۔ گھر میرا ہووے گلہ تیرا ہووے۔ سوہنا ہو نہیں سکدا۔ جتھے تیرا
گلہ ہووے۔ اوہ میرا گھر ای نہیں۔ آکھیا مسجد توں مراد اے میرا گھر۔ جتھے گلہ ہووے اوہ میرا گھر ای نہیں۔
ایس واسطے مدینے دیا تاجدارا۔ نہ جائیں۔ کیونکہ تیرا امتی کدے۔ انکھیاں مسیت دے تیرا اپنا نہ ہووے
اوہناں دا ہتھ تنگ جائے۔ کہ ایہہ میں سوچ کے جانا۔ ویکھیاں بعد کدے مسیت دا ناں ویکھ کے نہ ٹر جاوان
ویکھیاں کدے میرے محبوب دا گلہ تے نہیں ہوندا پیا۔ جتھے گلہ ہووے اوہ میرا گھر ای نہیں۔ ایہہ تہاڈے
واسطے وی سبق اے۔ ایہہ چرچے آہندے نیں۔ سارے ناں ویکھے ای پڑھ لیندے اے۔ تے
دو رکعت نماز نہیں را۔ جدھر ہنر امام دا اعتراض ای میرا۔ جے کوئی بد مذہب لبھا تے سبحان
اللہ۔ تے جے کوئی علمی اداکار لبھا اے تاں وی سبحان اللہ۔ =

اللہ نے فرمایا سوہنا نہ جائیں۔ کیوں ایس واسطے مدینے دیا تاجدارا کہ ایہہ میرا گھر اوہ اے جتھے میرا سا
درود و سلام پڑھیا جاوے۔ میرا گھر تے اوہ اے جتھے تیرا ذکر ہووے۔ جتھے ایہہ ہووے میں اوتھے آں۔
فوق تے کوئی نہیں بس۔ جتھے تیری توہین ہووے۔ اوہ میرا گھر نہیں۔ میرا گھر تے اوہ اے جتھوں آوازے نکلدے
ہوون۔ جتھوں آوازے آوندے ہوون۔ میرے محبوب دے عمل تے مثال دے۔ میرا خیال اے تاجدار
گولڑہ دی زبان نال شرکیہ کر لیندے آں۔ =

سکھ چند بدر شب نے ایں۔ کملی کالی دی لاٹ نورانی اے۔ کالی زلف تے اکھ مستانی اے
قرآنی آیات کے ساتھ ذکر یا دنبوی ... ۔ قد جاءکم من اللہ نور

Muoulana Muhammad ... Distt. Teh. Pakpattan

۲۸-۱۲-۲۰۰۷
۸-۳-۱۴۲۸ بدھ 6:00 PM

Scanned with CamScanner

والسابقون الاولون من المہاجرین ... توہم۔ مولانا نے فرمایا۔ عمل کرو عمل نال بخشے جاؤ
گے۔ اعداک چھوٹا جیا جملہ بول گئے کہ عقائد گستاخ نہ ہووے۔ تو بندے دی نجات دو چیزاں تے
اے۔ ہر شخص ایہہ چاہندا اے۔ کہ میں نوں جنت ملے۔ کیوں جی ٹھیک اے نا۔ ہر بندہ چاہندا اے
کہ عقیدہ ٹھیک دا ہووے۔ کیسے عقیدے دا ہووے۔ او ہناں وچ سرحداں وچ وضو کرنا ایں پیا۔ ٹھنڈے پانی نال
اتوں سردی کنی پئی اے۔ وجہ کی اے آسماں اسی پار میں اللہ کولوں جنت منگنی ایں۔ سنیا اکوں
کچھے ہی بس رہا ایہہ چہرے دیش تک اور شریاں سلگاندے کدے سوچ نال وجاون نے میں پئے۔ بچیاں
اگلا دن زندگی دے تے ایہہ ہر شے چھڈ کے نبی پاک دا ذکر کرواسکے۔ مبارک رات دی مناسبت
نال بچے اک گیوں۔ آکھیا اج دی رات
تے وچ حضرت ناصاب دس گئے میں جو
منگئے لبدا جانا ایں اللہ کولوں منگنا ایں ساڈا ایں
دنیا جیڑھی بہتر ہو جائے بس ایوں جنت لبھ جائے۔ اعدہ منگنی چاہیدی اے اللہ کولوں جنت۔
کیونکہ اللہ کولوں سکھ منگنا چاہیدا اے۔ اچھے دی دلوسا جبر وچ دی دلوے۔ تے حشر وچ دی دیو
حشر ہو سب معین حضرات۔ شاہ اگے بڑے مولوی بڑا شرا انہاں نے ہر جگہ بڑا
انج ہونا ایں۔ تے چھم چھم وادھ گئے سب ٹھیک ہوئے نیں۔ اکوں جناب اوہناں نے لڑنا
ایں۔ کدی کجھ ہونا ایں تے کدی کجھ ہونا۔ جہنم کولوں بچا کے رکھدے نیں۔ تے آکھیا بڑا گنہگار آں۔
بدا عمال آں سیاہ کار آں۔ اج دی رات اللہ اللہ کریئے۔ لعنت پاؤ شریاں پٹاخیاں تے کی
کرنا گی بندے۔ اج دی شرط ہوگئی نیں۔ ویسے لاہور دے اج دی بادشاہ نیں۔ جدھر جدھر
میں ادھر ادھر پیں۔ سنو حضور دا شاہ صاحب جس ویلے لاہور تشریف لیائے نا۔

جنت کی راہ

تے آپ نے پہلی رات ویکھیا تے فرمایا۔ لاہور تباہ ہو جانا ایں۔ جس ویلے پچھلی رات ہونی نے مکایا تے
فرمایا قیامت تک تباہ نہیں ہووے گا۔ حضور دا صدقہ۔ آپ نے فرمایا پہلی رات ویکھی اے۔ زنا، شراب
بدمعاش، عیاش، گانا سنن والے۔ جو واہیات بے شرمی فعل۔ شرکیاں پچھاڑیاں آلے دی وجہ توں۔ اج
اگر اوہ جیویں اسلامی تہوار نے ای کوئی نہیں۔ اج آنہدے نیں ملاں نے شے منگی ہو گئی اے۔ شرکیاں
پتا نہیں ہو گیا کی ہوندا اے۔ بہتر جلدی ڈگے نیں۔ جیا کر۔ گھر بیہہ کے اوہدا کوئی قرآن پاک پڑھیا کر۔
کوئی اللہ اللہ کر۔ کوئی لکھے اپنے ماں پیو دی روح نوں العیال ثواب کر۔ نیا دھکا پڑے ہا۔ بیہہ کے رب نوں
یاد کر۔ اوہ جہنم کولوں پناہ منگو۔ کیونکہ فاتقوا النار التی وقودھا الناس۔ جنہاں اج تک جگہ ای نہیں
حرف اک حوالی لکھی ہوئی۔ میرے سامنے مسلمانوں دے حال اک واری پتہ لگا اے کہ اوہدے جہنم نوں ٹھنڈا دل
کیتا گیا اے۔ جیویں دل نبی معراج تے گئے نیں۔ نبی معراج تے گئے نیں۔ فرمایا ٹھنڈا کر دیو۔ جس ویلے فرمایا
نہ ٹھنڈا کرے۔ اس ویلے فرمایا پیارے جبریل۔ پھر جہنم دا اوہنوں جلدی آ گیا اے۔ ہن ٹھیک اوہنوں لیا جا رہیا
اے۔ تے اج ٹھنڈا اکیہڑا۔ فرمایا کوئی پھر دنیا ای ہو جا اے۔ ستاں دا ساجا بدا آ ای۔
جس ویلے کوئی افسر دا دورہ ہوندا سی۔ چوراں نوں اندر بند کر دیندے نیں۔ بدمعاشاں نوں بستر گھان والے تاڑ
نیں۔ مگر جدوں کوئی حاکم جیڑا اے۔ ملک دا سربراہ آ گئی جی۔ تھانے دا دورہ کرن آ گئے نیں۔ اوہناں
نوں حوالات وچ بند کر دیندے نیں۔ لیکن نہیں جاندے۔ کیوں آون والے دے وقار دے منافی اے۔ باہر رکھے
پھردے نے گھر آون تے چھیڑا بال کرن لگ پوے۔ جس ویلے کوئی حاکم مہمان آئے ناں۔ اس ویلے تشدد
نہ ہووے ہتھوں۔ فرمایا اج ٹھنڈا کر دیو۔ کہ رحمۃ للعالمین آ رہیا اے۔ ٹھنڈا کر دیو اوہدے
سینے وچ جیہڑا سیک جا پیا ہویا اے۔ چوراں پتہ لگیا۔ کہ گنہگار رہو سارا گا اپنے ستیا جانا ایں۔ تے محبوب
نوں گوارا نہیں کرنا۔ میرا انہیں تے پریشان ہو جائے گا۔ تے یار پریشان ہو گیا۔ تے گل ہے کوئی نہ بنی اس

ٹھنڈا کر دیو۔ جہنم نوں ٹھنڈا کر دتا گیا۔ ایہہ حیلہ بنایا جا رہیا اے، کیہڑے واسطے گناہگاراں واسطے۔
کافراں واسطے بے ایماناں واسطے۔۔ کیوں کہ جیہڑا عمل چنگے نہ کرے گا۔ اللہ اس دے رسول دے حکماں تے مخالفت
کرے گا یا شریعت والیاں حداں نوں توڑے گا۔ اوہناں دے واسطے ایہہ جیل اے۔ اللہ نے جیل بنا کے رکھی
جتھے اوہناں نوں بند کر کے اوتھے سزا ہوگی۔

سفنیاں نوں رکھو کہ تسی کیوں ویکھے او۔ ایہہ آ شہرے بنی اسی واسطے کہ اللہ جہنم نوں بچا
حضور علیہ السلام دی حدیث اے۔ حضور نے فرمایا جیہڑا بندہ جنت منگے۔ تے جنت آمین آکھدی اے۔
یا اللہ ایس نے نال پیار رکھیا اے۔ یا اللہ اس نوں دے دے۔ تے جیہڑا جہنم کولوں پناہ منگے جہنم آکھدا اے
یا اللہ ایہنوں میرے کولوں دور کر دے۔ ایہہ میرا خوف رکھدا اے میرے کولوں پناہ منگدا اے پیا۔ ایس واسطے
حضور دا حکم اے کہ جنت منگو۔ اوہ وی یا جنت الفردوس منگو۔ تے جہنم کولوں بچو تے اج دی
رات ایہہ اے۔ جیہڑا جہنم کولوں آزاد ہونا ایں۔ اے یا اللہ محفوظ رکھیں۔ اپنے محبوب دا صدقہ۔
ساڈے عملاں ول نہ ویکھیں اپنے فضلاں نال بخش دے یار کر دیکھیں۔

سوال ایہہ پیدا ہوندا اے کہ جہنم کولوں بچنا کیویں اے۔ حضور فرماندے نیں جہنم کولوں
بچن دے۔ کہ جیہڑا شخص کوئی اک کم واسطے کر دا اے۔ نفل پڑھدا اے۔ نرم گرم بسترے چھڈ دے
آ۔ اک طریقہ تے ہو کہ عمل کرے۔ سوال ایہہ پیدا ہوندا اے۔ کہ صرف عمل اتے ہی
صرف عمل تے ای جنت ملدی اے۔ تے بڑے بڑے لوک سن ساری ساری رات۔ حضور نے فرمایا۔
کجھ شہید جنت نہ جان گے۔ کئی نمازی جہنم جان گے۔ کئی شہید جہنم جان گے۔ کئی سجدے بڑے بڑے
سخی۔ جہنم جان گے۔ سارے نمازی شہید سخی زناکار زانی جنت نہیں جان گے۔ جے سدا باہ
جنت جانا ایں تے مسئلہ ہر انسان دی گل سنو نمازاں پڑھدے۔ اللہ اکبر کریم بس ساریاں کم کر کے

جنت ٹر جاں گے۔ نہیں۔ کیوں اس واسطے کہ جنت جان واسطے صرف اعمال دی ضرورت نہیں۔ اک ہور
چیز وی اے۔ عقائد۔ کیونکہ پہلے عقائد دا ذکر کیتا اے۔ کیونکہ جنت دا ذکر بعد وچ کیتا اے۔ فرمایا
والسابقون الاولون من المہاجرین ـــــــ اے میرے یار سوہنیا صحابیاں کوں پہلے کلمہ پڑھے صحابیاں
کوں بعد وچ۔ صحابیاں وچ جیہڑے انصار نیں۔ غریب نیں اور امیر نیں۔ شاہ نیں گدا نیں۔ چھوٹا ہووے
وڈا ہووے۔ صحابیاں کوں ہووے۔ پہلی شرط ایہو کہ شیوں منے۔ سے

حضور کریم دی محبت دین حق دی شرط اول ہے۔ ـــ۱ـــ فرمایا جنت واسطے پہلی شرط
ایہو کہ حضرت مدنی دا دیدار دا غلام نہ۔ تے بارہا کوئی امیر بنے تے تاں ایہ۔ یا کوئی غریب۔ فرمایا نہیں امیر
ہووے۔ غریب ہووے شاہ ہووے گدا ہووے۔ کوئی ہووے۔ سوہنا پہلے شیوں منیا ہووے۔ کیونکہ نبوت دا
گستاخ جنت نہیں جا سکدا۔ صحابیاں داڑھی رکھی ہووے۔ نمازاں پڑھدا ہووے۔ ساری ساری رات
جاگدا ہووے۔ اک لت تے کھلوتا ہووے۔ لیلۃ القدر دیاں ۱۱ سو راتاں ایہناں نصیباں وچ ہو جاون۔
اپنی طویل زندگی ہو جائے۔ سوہنا جیہڑا اشرا منکر ہووے گا۔ اوہ کدی جنت دی بو وی نہیں لے سکے گا
اوہنیں وچ گستاخ جنت جا سکدا ای نہیں۔ قرآن گواہ اے۔ بلکہ اوتھے رہ کے وی کوئی حیل وار لے۔
تے وریب آہنیں دفع ہو۔ فقط جا اتھوں۔ سبحان کتنی اللہ اللہ کردا رہیا سی۔ اوہنیں نے کیا
کر دنے دی دکان سی کرکے آکھ رہے گا سی۔ نہ اوہنا کوئی کلی بارگی سی۔ نہ اوہنا کوئی کاروبار سی۔
نہ اوہنیں دا مال نہ اوہنا باپ۔ کوئی رشتے نہیں سن۔ کہ کیسی اوہنا صرف اللہ اللہ کرنا۔ رب نوں یاد
کرنا ہویا سی۔ خالق کائنات نے اپنے نبی نوں بنایا۔ اور فرشتو سجدہ کرو۔ یا اللہ ایہہ کون اے۔
فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ ایہہ میرا خلیفہ اے۔ ایہہ میرا نبی اے۔ یا اللہ ایہہ تیرا نبی اے۔ ایہنوں سجدہ کرنا ایں۔
سجدہ کیتا جناب آدم علیہ السلام نوں۔ سارے فرشتیاں نے سجدہ کر لیا۔ شیطان انکر گیا۔ رب آکھیا تینوں

Scanned with CamScanner

کی ہویا اے۔ اوس آکھیا کہ ناصر منہ میں چنگا ہاں۔ رب آکھیا نہیں۔ ایہہ تے توں چنگا ایں حضرت بنی نالوں۔ کر کے بندا بار

توں اپنے آپ کو چنگا آکھنا ایں۔ ایہہ ولی دی گل کرو۔ اینہاں نہیں۔ میں گنہگار آں اک و چنگے آں۔

اک بندہ دسی ناں بیوی نوں آکھن لگا حضرت صاحب نوں روٹی دے۔ اوس آکھیا حضرت صاحب کیہڑے۔

اوس آکھیا میں۔ اوس آکھیا کچھے جیہے پیشوں لوک آکھن لگ گئے تے توں آپے ای حضرت صاحب۔ اوس آکھیا 20

دن ہو گئے نے تہجد پڑھدیاں۔ لوکاں نوں شرم نہ آئی تے میں ای اپنے آپ نوں حضرت نہ آکھاں۔ اوہو

کوئی وی اپنے طور تے ای حضرت صاحب ہوندا نہیں۔ کوئی منے نہ منے۔ آپنے طور تے حضرت صاحب۔ اوہو

اپنے طور تے حضرت صاحب بنیا ہوئی۔ یا اللہ میں اینی اللہ اللہ کیتی اے تے اوہ کی آہندا اے

پیا۔ فرمایا ایہہ فرشتو۔ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا ـــــ یا اللہ حکم ہویا۔ فرمایا سجدہ کرو۔ باقی ساریاں

فرشتیاں سجدہ کر لیا۔ توں کیوں نہیں سجدہ کیتا۔ اوس آکھیا میں اینہوں سجدہ کراں۔ آکھیا ایہہ خیر ہے۔ میں ایہدے

نالوں چنگا واں۔ اوس آکھیا ایہہ مٹی دا بنیا اے۔ شیطان کیہا۔ میں اینی اللہ اللہ کیتی اے تے اینہوں اج پیدا

پیدا کرنا ایں۔ تے میرا اک دم وی اللہ اللہ توں خالی نہیں گیا۔ اللہ نے فرمایا فرشتوں ایہہ بچہ میں اینہوں علم

کتنا کوں دے چھڈیا اے۔ قرآن نے آدم علیہ السلام دی فضیلت جیہڑی دسی اے۔ اے فرشتو۔ دسو اینہاں

چیزاں دے ناں۔ اوہناں نے آکھیا یا اللہ سانوں نہیں پتا۔ جیہڑا توں دسیا اے سانوں تے اوہناں پتہ اے۔ فرمایا آدم

توں ذرا ناں دس دے خاں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اک اک شے دا ناں دس دتا۔ فضیلت حضرت آدم

علیہ السلام دی علم دی اے۔ ایتھے پیاں ویکھ بات ضمن میں عرض کر جاواں۔ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ اسا سرکار

قرآن کو سمجھا کہ وجہ فضیلت آدم علیہ السلام کی علم ہے۔ ذکر واذکار شیطان کا زیادہ تھا۔ اللہ اکبر

سجدے۔ قیام شیطان کے زیادہ تھے۔ مگر علم آدم کو زیادہ تھا۔ فرمایا علم کے مقابلے میں عبادت نہیں۔

علم افضل ہے۔ لہٰذا۔ آج عبادت کرنے والے ہزار بیٹھیں ایک عالم کے ساتھ۔ جو لوگوں کو پتہ چل جائے کہ

Scanned with CamScanner

عالم کا سونا رہنا بھی افضل ہے۔ ساڈی قوم چھڑی اے مولویاں نوں گالاں کڈھ کے ساڈی بڑی خوشی ہوندی
اے۔ اوہناں دی وجہ علم دی تذلیل اے۔ جیہڑے عالم دی توہین کردے اسی وی شاید اے آکھو تاں ای آں بالکل
سہی آں۔ ودھا ایہہ ڈنگر ساڈیں مولوی آں علم پڑھا رے ہوندے رہے آں۔ شاید پڑھیاں نیں۔ جیہڑے کولوں
نکلے ______ مولوی جاندا اے پیا ______ تمسخر اڑاندا اے۔ ایدی وجہ فضیلت علم ہے کہ آدم کی لیندا اسے
کے نزدیک۔ فضیلت علم کی ہے۔ تو اس کی توہین کرنے والا سکھیا نا ہوا۔ علماء حق جو نبی کے ورثہ علوم
ہوں۔ تذلیل (تحقیر) کرنے والا خدا کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ تذلیل کرنے والا سکھیا نا ہے

کئی بندے سمجھدے نیں کہ اسیں ہن ماڈرن انسان بن گئے ہاں مولویاں دی تذلیل کر دیے۔ جیہڑا آکھنا
پیا۔ تحفظ چیلیاں نال۔ بار سوں دا وسیلہ ہس۔ مولوی اصل رہن۔ اللہ اکبر آذان کی آواز سے
بار ہسپتال ہے گوانڈھ تے مکان وی ایسہ لینا چاہیدا۔ بڑا بد نصیب اے۔ بار آرام دا ٹائم ہوندا اے
ہو رہیا اکثر۔ کوئی پڑھدا ہووے گا۔ کوئی بیمار ہووے گا۔ اصل دل دی بیماری ایہی ہوندی اے۔

شیطان نے بڑی اللہ اللہ کیتی ہزاراں سال اللہ اللہ کیتی۔ سجدے رکوع قعدے قیام۔ فرمایا واذ قلنا
______ میں اس سے بہتر ہوں۔ انا خیر منہ۔ جے کوئی مری وجہ آکھے انا خیر منہ۔ تے رب آکھندا اے پیا کان
من الکافرین۔ ابلیس کافر ہو گیا ایں۔ جے کوئی مری وجہ آکھے انا خیر منہ۔ تے اوہنوں رب کافر آکھندا اے پیا۔ جے کوئی
ہور وجہ آکھو لوے۔ ہمیں بعض اوقات اللہ اللہ کرتا ہیں اسی نبی سے بڑھ بھی سکتا ہے تے جیہڑے اوہنوں ہیں کافر
آکھدوں تے بڑا جرم کرنا آں پیا۔ کفر تے کفر ای اے۔ بھاویں کوئی عربی وچ بکے۔ بھاویں کوئی اردو وچ بکے۔
بھاویں کوئی پنجابی وچ بکے۔ بھاویں کوئی انگلش وچ بکے۔ کفر تے کفر ای اے۔ اس واسطے مسلمانو۔ ایہہ وی
دھیان رکھیا کرو۔ کہ جیہڑا توہین رسول کرے اوہ کوئی کفر تے نہیں۔ تو میں عرض کرنا آں پیا۔ اینا اللہ اللہ کیتا رب
آکھے نکل جا دفع ہو جا ایتھوں۔ اس کیتا میں اینی اللہ اللہ کیتی۔ فرمایا جیہڑا اپنی رسول ہو کے نا۔ ایتھے نہیں

Scanned with CamScanner

نہیں رہ سکدا ـــــ میں عرض کردا ساں جنت نبی دا گستاخ اوتھے رہ سکدا نہیں۔ گستاخ رسول دا کوئی عمل قبول نہیں۔ ایہو جہے بندے نماز تہجد پڑھدے سن ـ ـــ دو رکعت نماز نہیں پڑھا ـــــ ایہہ نہیں ـ ویکھنا ایہہ اے کہ کوئی محب کھلوتا اے۔ کہ نبی دا گستاخ کھلوتا اے۔ یا نبی دے در دا غلام کھلوتا اے۔ اپنی تمیز ای نہیں۔ گستاخ ناموس دی کوئی عبادت قبول نہیں۔ وسّایا جہڑے میرے نبی دی برابری کرے اوہناں نوں اصل حکومت اے۔ جہڑا اک نبی دی برابری کردا ہووے۔ رب نے آکھیا۔ وکان من الکافرین۔ نکل جا میرے نبی نال برابری کرن والیا۔ میں شان دسی اے۔ تو میرے نبی دی شان دا منکر ہو گیا ایں۔ دفع ہو جا غیر نبی نبی دے برابر نہیں ہو سکدا۔

تے میرا نبی تے اوہ اے۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین ــــ اے نبیو تسی وعدہ کرو۔ پکا وعدہ کرو حکمت دتی ہووے۔ بڑا شان وقار دتا ہووے۔ فیر میرا نبی آ جاوے۔ ثم جاءکم رسول مصدق ـــــ یعنی اے ملائکہ کرو۔ تسی دسو میرے نبی نال برابری تاں نہیں کرو گے۔ میرے نبی دی افضلیت لئی منو گے۔ جہڑی نبی دی افضلیت دے بارے رب نبیاں کولوں وعدے لیندا اے پیا۔ جہڑا امتیاں دی برابری کردا ہووے۔ کوئی ایہہ مسلمان ہو سکدا نہیں۔ گستاخ رسول دی کوئی عبادت قابل قبول نہیں۔ اوہناں دی وجہ عمل اور عقائد ـ اسی واسطے خالق کائنات نے اصلاح دی فرمائی اے۔ واذ قیل لہم آمنوا ـ پہلے اپنے عقیدے دی اصلاح کرو۔ میرے نبی نوں منو اس طرح منو جس طرح میرے نبی دے صحابہ نے منیا اے۔ صحابہ نے کیویں منیا ایں۔ میں حضور نال ایہنا۔ محمد دی چوکھٹ تے آ بیٹھا آں۔ اہلسنت دا عقیدہ اے ایہہ جہڑا۔ اصحاب رسول دا سی۔ کس طراں آ کے میں عرض کر دینا آں۔ اسیں آکھنے آں کہ حضور دے وسیلے نال منگنے آں۔ حضور کولوں منگنے آں۔ خالق کائنات نے فرمایا۔ واذ قیل لہم آمنوا کما آمن الناس۔ فرمایا ایہہ منیا ہووے جیویں میرے نبی دے صحابہ نے منیا اے۔ والسابقون الاولون ــــ والذین اتبعوھم باحسان الی اللہ ــــ قرآن نے اوہنا

میں عرض کرنا آں ـــ (۱) حضرت ربیعہ نے عرض کیتا یا نبی اکرم ﷺ نوں لئی جنت وچ رفاقت ــ
بزرگاں دی خدمت صحابہ کا اہل اللہ سنت نبی ﷺ ۔ تے تجھ کو بخشش سے مانگ کر اچھا رہا منگتا رہا ۔
میرے نبی نے فرمایا اسلمی ربیعہ ۔ کائنات دی جو چیز مانگ میں دے سکناں والا ــ صحابی میرے نبی نوں منگ
اسے پیار ــــــ (۲) بارش کا مانگنا انس بن مالک ــ جمعہ کے دن دعا سے کرم دی اک نظر ہم پر ۔
نبی سے مانگتا مشرک نہیں ۔ سوہنے نے سر چک دیکھا تو ڈرانگ کڑھ لئی ۔ نبوت خاموش نہیں رہنی ۔
ایک جگہ لکھا پر مسلمان نے اللہ سے Rabbit کی پالیسی ۔ منشر کہنے لگا سوچتے ہیں ۔
میں نے اس کو سلیج سے اتار دیا ـــــ نبوت سے خاموش نہیں بھرک کوئی ظلم جرم ۔
نبی روک دینڑا اے ۔ ایہہ منشی اے ۔ جگر ایہہ کیا کے بارش مانگی ــ دوبارہ انگلی اٹھا ــ
چھڑی انگلی اٹھانی میرے کملی والے ــ چاند جالیاں آ جائے دو جا ہوا اللہ سورج ڈالو (B)
آ جائے ۔ میرے نبی دی اوہ انگلی اٹھے جیڑی اٹھے تے درخت ترکے آ جائے ۔ اٹھے تے پتھر کلام کرلین ۔ اوہ انگل ہُن
جیڑی اٹھے تے ناممکن بات ممکن ہو جائے ۔ اشارہ کیتا ۔ جدوں نبی دا اشارہ ہو جائے ۔ قبول ہو جاندی اے کیوں
بادشاہواں دے اشارے حکم ہو جاندے نیں ۔ میرے نبی دی انگل دا اشارہ ہویا اے ۔ مشرق و مغرب
دلوں شمال و جنوب ملاں نے ہر پاسے بدل دوڑدے اوندے نیں پیئے ۔ میرے نبی تے محمد مصطفیٰ ﷺ نوں اشارہ
کیتا وس ۔ کجھ آکھیا نہیں اشارہ کیتا اے ۔ بارش ہو رہی اے ــــ
ارشاد ہوا سو جانا لوٹا پایا جواب دہ چادر چرا ۔ بادل برس رہے چھم
جب حکم حبیب خدا پایا ۔ میرے نبی دا اشارہ ہوندا اے پیا ہر پاسے بدل دوڑ کے
اوہدے نیں پھٹے ـــ ہندہ چل گیا ہوا کائنات تے میرے نبی دی حکومت ہے ۔ اشارہ کریں نہر چلا سکا
اوندے نیں ۔ درخت چل کے اوندے نیں ۔ پتھر کلمہ پڑھدے سانیں پئے ۔ بدل برس رہیا اے ۔ چن ٹوٹے ہوندا اے ۔

سوہنے نبی جیہاں ادا اے پیا۔ پتہ چل گیا پوری کائنات تے حکومت مدنی ماہی دی اے۔ صحابی نے میرے
نبی دے کولوں منگیا۔ جے نگینا ممنوع ہوندا۔ تے نبوت خاموش نہ رہندی۔ اے مدنی دیا ڈھولا اجازت دے۔ اگلو
شیریاں پیراں نے سمجھا کر دا اے۔ اجازت دلوں تے اسیں ویکھ سکدے آں لگے، فرمایا تسیں سکھ دا جائز نہیں سمجھ
حرف اللہ دی ذات ہوندی اے۔ کیونکہ نبی حرام کم ناجائز کم دی اجازت نہیں دیندا۔ جے ناجائز تے حرام دی حوصلہ
افزائی کر دا اے۔ ایہہ ایمان نال دا اے۔ پیا اگر نگینا ممنوع ہوندا نبی روک دیندا۔ سرکار مدینہ دے کولوں نہ منگو
ہیں مکی مدنی کولوں منگے نال والی۔ سکھی دی مہری رب کولوں منگو۔ مگر نبی دا روک دا نہیں۔ نبی دا نہ روکنا ایہو جواز دی
دلیل اے۔ حضرت زبیر آئی گرامی آکھے منگدے نہیں سی۔ اک واری نہیں دو واری نہیں۔ صحابہ بار بار منگدے پئے
منگ نا ہے آنہدے ہیں اے ہیر رہیا۔ بار ہیں ہوندی رہی۔ اج ہر نبی دے چاہنے والے لگے آ گئے نیں۔
اک بندہ نبی دی بارگاہ وچ آیا اے۔ آکے عرض کر دا اے پیا یا رسول اللہ، بہت آپا۔ جیہڑیاں باپ سہنا دے ناوں
قربان۔ بڑے لاتعداد گناہ لے کے آیا واں۔ تے جرم کر کے آیا ہیں۔ سوہنیا غلطی ہو گئی اے۔ روز دی حالت
دیکھ حسد کر اسی کر گیا۔ تیری بارگاہ وچ گیا۔ لے کے آیا واں۔ جرم لے کے آیا واں سوہنیا کرم کر۔ تیرا خیالی
نہیں ایہ تے جبریل دی۔ مالک یوم الدین کون اے بولو۔ مگر اجمل کہیں لے کے جبریل گھلوندا اے پیا
سوہنیا۔ اک عرض کرنی اے۔ منظوری دے جا۔ کی منظوری۔ سوہنیا یار ال والا خالوں یار کہ اسا۔ جلوہ نالوں تیز
اے۔ دو جہاناں دے وچ جلوہ لگدے نیں لگدے جان۔ میتھوں کوئی سر وکا رہیں۔ منظوری دے جا کی تیری
جدوں امت دا وسیلہ آگیا۔ اجازت مل جاوے۔ میں اوہدا رستہ ہر دو جہاں دیواں۔ مالک یوم الدین رب اجازتاں
نبی دیندا اے پیا۔ مالک یوم الدین رب اے۔ جبریل کس توں منگدا اے۔ مالک جیہڑا اے اوہنا کولوں اجازت
لئی دا اے۔ اجازت تے مالک دیندا اے۔ کیہڑا اختیارات دا مالک اے۔ جبریل امین نہ ہو اسکدے
دے رہے یا رسول اللہ۔ میں آپ دا وزیر آں خادم آں۔ حضور اجازت مل جاوے۔ بادشاہواں ملکاں

Scanned with CamScanner

کر دیندی ۔ جبریل کی جا سکدے اے ۔ سوہنیا پل صراط وال نالوں باریک رسا تے تلوار نالوں تیز اے ۔ سوہنیا اوتھوں لنگھنا بڑا مشکل تے محال اے ۔ جنہاں عمل چنگے ہون گے ۔ اس دا سہارا سوہنیا ۔ جدوں تیری امت دی واری آوے گی مینوں منظوری دے جا ۔ اجازت دے جاؤ ۔ میں پل صراط تے پر وچھا دیواں ۔ تیرا امتی آرام نال گزر جاوے ۔

سنی دا عقیدہ اعلا اے جیہڑا جبریل آکھ دے ۔ سنی دا عقیدہ اوہ اے جیہڑا نبی ہے والا اے ۔ ساڈے من گھڑت عقیدے نہیں ۔ جو اسیں قرآن حدیث نوں من دے آں ۔ پل صراط ہووے گا پر بچھے ہوئے ہون گے ۔ وال نالوں باریک ۔ شاید کوئی ایک جانور ہوئے گا جیہڑا پل صراط دا کوئی ذکر کردا اے ۔ بال توں باریک تے تلوار توں تیز تے بہت مشکل اے گزرنا ہوگا ۔ میں آکھیا اللہ تعالیٰ ۔ اے جبریل جدوں میرا غلام آوے گا ۔ واہ امام اہلسنت نے

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے ۔ کہ ہے رب سلم صدائے محمد

عزیزان گرامی صحابی آگیا حضور جرم ہو گیا اے ۔ اس واسطے حضور آپ دی بارگاہ وچ آیا واں ۔ کی کیتی جاندا اے حاجی صاحب اللہ اکبر نہیں پتہ سی دا ۔ میں آکھیا تیرے نالوں ودھ کے صحابی قرآن جاندا اے ۔ کہ توں جاندا ایں ۔ صحابی توں تے پتہ سی نا ۔ کہ اللہ رسول دا اے ۔ انہاں تے ہن گوکوں مسئلے سنے ہیں ۔ توں اوس صحابی کولوں سنیا ایں ۔ جیہڑا ظہور فروش اے ۔ جنہے تحریک پاکستان وچ اپنا وجود ویچیا ۔ سو روپے ویچیا ۔ مگر وہ پچھیا میرا نبی اوہ اے جنہوں میکے ہار لوکاں نے آکھیا ۔ سوہنیا جنگ دی منگنا ایں ۔ سب کچھ دے دیا فرمایا اک ہتھ تے چن سجے ہتھ تے سورج دھر دیو ۔ پیروی میں اس مشن نوں ترک نہیں کر سکدا ۔ کیونکہ میرے رب دا حکم اے ۔ میں اللہ دا نبی آں ۔ اک ہور گرم لے کے آیا واں ۔ اس نبی کولوں ۔ صحابی قرآن نوں زیادہ سمجھدا اے کہ توں زیادہ سمجھدار ایں پیارے ۔ انہوں نوں دی تے پتہ سی ناں کہ اللہ رسول دا اے ۔ تے صحابی آکے قدماں تے ڈگ گیا اے ۔ سوہنیا میرے کولوں جرم ہو گیا اے ۔ مازا بخ دے کاجل ڈالا ۔ وحشی دے چہرے دا لالا ۔ میرے کولوں جرم ہو گیا اے ۔ لا تحزن جرم سوہنیا تیرے جرم تے آیا واں ۔ فرمایا اینج ڈکھوراں دا ٹوکرا لے جا ۔

Scanned with CamScanner

سوہنیا میرے نالوں وِچھڑ کے مینوں کوئی نہیں۔ میں کنہاں وِچ وڈیائیاں تقسیم کراں۔ فرمایا کھا لے۔ تیرا ایہو ای گزارا اے۔
اندازہ کرو مسلماناں۔ ے میرا محبوب کریندا ہیں کرم کجھ ایسا۔ امام اہلسنت کی زبان میں ترجمہ
آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا۔ خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو۔
میرے نبی دے کولوں منگنا میرے نبی دے وسیلے نال منگنا صحابہ دا عقیدہ اسی۔ اوہ جہڑی جنت رات نوں سجدیاں
وِچ منگے کے لبھنا ایں۔ سجدیاں کر کے پہر پیار دی اتباع کرکے۔ ورنہ سجدیاں تے کم نہیں بنڑدا میرے تے اوس دا گا
رب۔ لے جا ایسے سجدیاں دا کوئی اثر نہیں۔ کیونکہ اس دا ویسلے رب نے ناتھوں کنڈی پسنی لا لئی اے۔
ایہو ہیں لکیا نماز پڑھ چھتوں جنت لے جاگے گی۔ نال کہڑی جنت لبھدا پھردا ایں۔ جنت تے حضور دی ہوئی
تے لبھنی ایں۔ ایہ ہاں قرآن دسدا اے پیا۔ وبشر الذین امنو ـــــ محبوب بشارت دے
اونہاں لوکاں نوں۔ وبشر الذین امنو۔ سوہنیا بشارت دے توں۔ کہناں نوں۔ ایماں والیاں نوں۔ جنہاں
کم چنگے کیتے ہین۔ بشارت تے میرے مدنی دا تاجدار دیندا اے پیا۔ وبشر الذین امنو ـــ کم چنگے تے
ایمان کیہڑی بشارت جنت بھری ـــــ اوہ جنت جنہاں تھلے نہراں چلدیاں ہین۔ اینجے اک چھوٹی جئی
مثال کر کے ول ٹردا ہاں۔ قاری صاحب میتھوں روپیہ لکھ دیندا ہیں۔ لے لو جی اوہ جی۔ ایہ میں پیسیاں مسکیناں
تقسیم کرنا جے۔ جہڑے مستحق لوک ہین۔ میں پنجاہ ہزار اپنی جیب وِچ۔ دس ہزار اک عنڈ سالی
دے چھڈاں۔ دس ہزار اک لوہاں دے چھڈاں۔ دس ہزار اک لوکاں دے چھڈاں۔ دس ہزار اک سنتوں دے چھڈاں۔ دس
ہزار بیوہ عوتاں دے چھڈاں۔ لکھ ٹک گیا۔ بندہ جیہی تقسیم کردا اے۔ میں آکھیا جنہاں کردا اے مستحق تے
کیسے نوں نہ ملیا۔ بد دیانتی ہو گئی ناں۔ میں گو دیاں نوں تقسیم کر چھڈیا۔ دس ہزار بیوہ ماں دے چھڈیا
دس دس ہزار پتراں نوں دے چھڈیا۔ 50 ہزار آپ رکھ لیا۔ لکھ روپیہ پورا کر لیا۔ جی تقسیم کردا
اے۔ ایہ جیہڑیں۔ ایہو ہی آ۔ اہم دین اے تقسیم کر رہا ہیں۔ ـــ قاری صاحب نے دیکھنا

کہ لوکو جیویں تقسیم کرو۔ میں سمجھ تُوں نہیں دتا۔ میں کیتا اے جیویں دیا اے۔ کیوں کہ جیہڑے سمجھ سن اوہناں نوں نہیں ملی
جیہڑے اپنے سن۔ اوہناں لوکاں دے جھگڑے سن اللہ نے دتا اے اختیار رسول نوں تسی اختیار دا اے۔ وبشر الذین
امنو ـــــ الاشعار۔ سوہنا ایہہ جنت اہی تے لوکاں تقسیم کردا اے۔ بس رب دیندا اے توں۔ تے کنڈ دیندا
دین تنہاں لوکاں اے۔ اک تے ایمان والے ہیون عملو الصلحت کم چنگے کرنا۔ ہن جنت تقسیم کردا اے نبی نے۔ سارے
نبی پاک نے جنت وچ رب راہ دسیاں ہین۔ اوہناں دے وچ ایمان دی شرط ہووے گی۔ تے عمل والے صالح منیے ہین گے۔
جیہڑا اوہناں دے ایمان تے شک کرے نبی دی تقسیم تے شک کردا اے۔ تے جیہڑا نبی دی تقسیم تے شک کرے
ایتھوں با محمد تے ہوا ر چھک لئی پیرا ہے اپنا عشق۔ توں ہویں کون نبی دے عدل تے شک کرن والا۔ کافر ہو گیا ہے تو
ہو گیا۔ جدوں نبی مال تقسیم کرے۔ تے جیہڑا نبی دی تقسیم تے شک کرے اوہ مرتد اے۔ تے جدوں نبی جنت
تقسیم کرے۔ اوس عدل تے شک کرے۔ اوہ وی مسلمان نہیں۔

جیہڑا نبی جنت تقسیم کردا اے پیا۔ معلوم ہویا اوہناں لوکاں وچ ایہہ ساریاں چیزاں موجود سن۔ توجہ طلب
بات اے مسلماناں۔ جدوں تقسیم میرا نبی کردا اے پیا۔ توں جنت لبھدا ایں پیا۔ جنت کوئی نہیں لبھی۔ جنت
تے لبھن ایں تے میری سرکار دے ہو کے توں۔ ایمان ہووے حضور دے حکم دی تعمیل کرے۔ پھر اس رات نوں اٹھے۔
زیارت رسول رب۔ رات نوں جاگنا نبی نوں تحفہ ملدا اے۔ امت واسطے تحفہ اے۔ حضور دی حب لے کے عقیدہ
حدیث ہے کہ رات نوں جاگ۔ تے بخشیا سب گناہ معاف۔ تے جیہڑا ماں پیو دا نافرمان ہووے اے۔
اوہ سارا رات جاگے تے حضور اوہنوں نفع ہووے گا رات جاگن دا۔ تے جے ماں پیو دا نافرمان نہیں بخشیا
جاندا تے رسول دا نافرمان کیویں بخشیا جاندا اے۔ ماں دی توہین کرن والا نہیں بخشیا جا سکدا تا
رسول دی توہین کرن والا کیویں بخشیا جا سکدا اے۔ اوہ وی اک لت تے کھلو کے بکلے دی اولاد بن کے کھڑا
رہوے تے۔ بخشش نہ واسطے دو ہی چیزاں ضروری ہین۔ دل وچ حضور دی محبت ہووے۔ عمل صالح کرے۔ تے گناہ دی

Scanned with CamScanner

بندے کولوں ہو جاندے ہین۔ گھبرانے تے کوئی بات نہیں۔ کدی ایہہ نا آکھیں لگ گئے گناہ کرنا شروع کر دیا جے مطلب
ایہہ وے کہ ماڑے بندے گناہ ہوون دے نال تے پھر بخشے جاون دی توقع ہے تے۔ اوہندی وجہ جے مسلسل غلطی ہوئے
نال تے پھر پچھتاوے ہن ساری زندگی نہ کر دا رہوے شیطان دا کم اے۔ تے جے عمل نیک پھڑے دے ہوون۔ کوئی بار چھٹے
ہوئے جیویں میرے ہین۔ تے جے سرکار دی محفل ہووے نال۔ تے پھر تے میرے نبی پاک آکھیا اے۔ کہ یا اللہ ہے تے پھڑا
اے تے ہے میرے نے معاف کر دیا گا۔ جیویں بخشے دا سچے معاف کر دا آں پیا۔ صحابہ بیٹھے نے تے نبی تے
سوال کیتا۔ فرمایا کوئی ایسا درخت دسو جیہڑی مثال مومن نال ہووے۔ جیویں اسیں کیا بیان ہیں پاؤ ہے۔
پچھی دسو ایہہ غلط تاں نہیں۔ جیویں اسیں بالاں نوں کیا بیان سنانے آں۔ اج کجھ ملسی ویسے۔ میں جانداں تے کوڑے کرلے
ہیسے دسو بعد کی۔ اوہناں آکھیا کہ اے نبی نے فرمایا ایسا درخت دسو۔ جیہڑی مثال مومن دی طرح ہووے۔
اک صحابی فرماندے ہین سارے حضور بیٹھے ہوئے سن۔ میرا پتہ لگ گیا۔ میں ادب دی وجہ نال چپ کر گیا
پئی آپ دسن گے۔ صحابہ آکھیا یا رسول اللہ سانوں نہیں پتہ لگیا۔ بس وضاحت فرما دیو۔ اللہ تے اللہ دا رسول جانے
آپ نے فرمایا کھجور۔ آپ نے فرمایا جیہڑا مثال مومن دی طرح اے۔ اوہ درخت اے کھجور۔ یا رسول اللہ
کس طرح۔ فرمایا موسم کوئی وی کیوں نہ ہووے۔ کدی اوہندے تے پت جھڑ نہیں آیا۔ موسم سرما ہووے گرما
ہووے۔ بہار ہووے خزاں ہووے۔ کدی کھجور دے درخت دے پتر جھڑدے ویکھے ہین۔ گرمی دی شدت لا لوے۔ پتر کدی نہ جھڑن
گے۔ سردی شدت لا لوے۔ پتر کدی نہ جھڑن گے۔ طوفان شدت لا لین۔ کھجور دے پتر نہ جھڑن گے۔ کدی خزاں نال پتر نہیں
جھڑدے۔ فرمایا اس دی مثال مومن دی طرح ہے۔ حالات کیسے ہی ہوون۔ مومن نبی کا دامن نہیں چھوڑے گا۔
بھاویں اوہ مومن دی طرح اے۔ بھاویں دکھ ہووے سکھ ہووے۔ ساری دنیا جیویں وی ہو جائے۔ پر اوہ
آکھے میں رسول دا آں۔ جیویں پتر اپنے کھجور دے درخت نوں۔ تعلق توڑدا نہیں۔ فرمایا مومن دامن رسول
دا چھوڑدا نہیں۔ معلوم ہویا مومن اوہ اے۔ جیہدے دل وچ عشق رسول ہووے۔ تے نبی نال پیار

کرن والا ہووے۔ تے جیہڑا کسے نال پیار ہو جائے نا۔ پھر دلیلاں دی ضرورت نہیں۔ تے کائنات دے وچ سب توں
اعلیٰ اوہنوں جاننا چاہیدا اے۔ جیہڑا اس نال پیار ہووے۔ میرے نبی نال اوہ پیار ہووے۔ کائنات نالوں اعلیٰ جانے ساریاں
خوبیاں تے صفتاں جانے۔ پھر مومن ہو سکدا اے۔ ورنہ نہیں۔ نیکاں دا عقیدہ وی ایہو ای اے۔ اک
واری کلمہ پڑھ لے۔ تے پھر چاہے اوہ کھوتی ریڑھی والا ہووے۔ ایناں ڈھونڈا ہووے۔ تے اوہدی نظر وچ اوہنوں سکون دا
بادشاہ وی کجھ نہیں۔ اک واری کلمہ پڑھ لے۔ تے پھر بھاویں ملک دا بادشاہ ہووے۔ اوہ کس اپنے مالک دے نال دا
کسے نوں نہیں جاندا۔ پورا ملک اوہندے ہتھاں وچ دسدا اے۔ اوہدے جیا کوئی نہیں دسدا۔ اپنے مالک نالوں
ملک دا بادشاہ لوکاں دی افضل نہیں جاندا۔ پھر بادشاہ اک واری کلمہ پڑھدا اے۔ پھر اینج کریندا
اوہ آشیں۔ جیہڑیاں نیک ہوون۔ جیہڑیاں بدکردار ہوون۔ اوہ رہن تے تنقید کردیاں نہیں۔ آہ ویکھیاں۔ گوانڈیاں دا گوڈا
جھکدا اے۔ شیشیاں کدی سوچ ادنیٰ اے نہیں۔ تے مسکین آکھدا نہیں کلمہ کسے نال ہر پیار دے تھونیاں کے
دیاں۔ ایہہ خواب دیکھ بیٹھے ——— نہیں اینج ویکھوناں۔ نیک ہنس کے ریہا نیک تے آکھدیاں
سیج۔ ——— سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے۔ باغِ خلیل کا۔ گلِ زیبا کہوں تجھے۔
عزیزاں اگر ایسی کام پرستی نبی دی غلامی ہووے۔ پھر میرے باطنی دا کلام دی تکمیل کر دے۔ اتباع سکھے گا۔ رات نوں جاگ
تے ویکھ رب نوں یاد کر۔ تے شیطان گناہاں دی معافی منگ۔ رب بخشنا چاہندا اے۔ جے بندے رہ جائے نال
کے اپنے چیل پنے نوں رہ جائے۔ اہدا شیطان ہار گیا اے۔ پیچھے کیہوں۔ آکھو کیہوں۔
زمانہ جیہڑا دوبارہ بیٹھ گیا اے۔ اک سنبھلا تے اک اتلا۔ میرے رب دا وعدہ سچا نہیں۔ جا سکھ ہو سکا
دیرے اگے سجدہ کر کے پھر مہینوں من لوے۔ میرے نے گڑگڑا کے۔ میرے نبی دا دامن دا واسطہ لے کے آئے
میں معاف کر دیاں گا۔ تے رب نے اعلان کر دتا اے۔ سوہنے ڈر نوں رکھ کے سوہنے جیہڑا ... تک۔
میرے نبی دیاں غلاماں۔ جدوں گفتگو کے شیطانوں دیاں گا۔ میں سوچ لو کہ منگنا کی اے۔ مسئو امام الحج

جس ویلے حج تے گئے ناں اوہناں آکھیا میں منگاں گی ۔ جدوں پہلی نگاہ کعبے تے پیندی اے ۔ جہڑی دعا منگو اوہ قبول ہوندی اے ۔ اوہ بابا جی کہندے سوچن لگ پئے کہ منگاں کی ۔ اکو جھپکن توں پہلے جہڑا منگیا جاندے تے منگیا وی سب کجھ منگیا جائے ۔ آپ کہندے ۔ آکھیا یا اللہ جہڑی دعا کراں اوہ قبول کر لیویں ۔ اج وی قبولیت دا ویلا ای ۔ منتاں بڑی سوہنی لگدی اے میں وی غلاماں [illegible] سمجھو ۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں ۔ یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں ۔

ششی دے واسطے منگیا جے ۔ تے میں شاہ دے واسطے کی منگاں گا ۔ یا اللہ انہاں دی دین وچ دنیا وچ [illegible] اولاد وچ برکت دے ۔ تے والد [illegible] عزت نال [illegible] ۔ اسلام [illegible] زیارت رسول دا رستہ مشکل نصیب ہووے تے سب کجھ میں منگاں گا ۔ تے ششی [illegible] واسطے ۔ ہر گناہ معاف کر دے نیکی دی توفیق دیویں ۔ تے وقت مدینے شریف دکھیں ۔ جان لیواں [illegible] تے [illegible] ہووے ۔ زبان تے کلمہ تے درود جاری ہووے ۔ روح پرواز ہو جاوے ۔ تے بقیع وچ دو گز تھاں مل جاوے ۔ اج دنیا دا نظام [illegible] نال ۔ تے ساریاں دے نال ۔

—o—

[illegible signature]

۲-۴-۲۰۰۷

۱۳-۰۳-۱۴۲۸

پیر

بوقت شام PM ۴:۳۵

Muou'ana Qari Muhammad Abbas Nizami Distt. Teh. Pakpattan

[illegible initials]

Scanned with CamScanner

شانِ صدیق

سید شبیر حسین شاہ

قرآن کے نزول سے پہلے زمانہ ——

نبی اکرم سب سے پہلے۔ انا اعطینٰک الکوثر المسطیبا ماضی اے۔ تے
عشرہ دیوبندی کا۔ یہ محمد بابلی کچھ نہیں کر سکتے۔ مختلف علماء کا
مسلک۔ اللہ تعالیٰ کو منصف جاننا۔ صحابہ کرام کی طرح جانو۔ بد باطل
کا مذہب۔ خیال آوے تے نماز نہیں —— آخری ایام میں حکم رسالت صدیق کیلئے نماز کا ——)
صدیق اکبر کی امامت نبی اکرم کا حکم۔ ہمد رویک سے پرسوں حق —— بنا اکرم کا دیکھنا رہنے امام کو
—— ساری دنیا کا قبلہ۔ ساری جماعت کا منہ پھیرنا۔ جا جیو آئی —— ساری عبادت ——
دوران نماز تعظیم مصطفیٰ مصلے چھوڑ دیا۔ (B) عبادت خدا دی تے دوران نماز تعظیم رسول دی تے تعمیل حکم رسول
دی تے پیروی نماز نہ ٹٹے۔ (اللہ اکبر) تھے کہانیاں نہیں پیش کر رہیا۔ قرآن پیش کیتا اے۔ حدیث پیش
کیتی اے۔ پیسہ اج دی وانگ نہیں (کوئی) کیتی۔ آ ٹانگاں۔ پا ٹانگاں۔ جو پیٹ تلے مٹلیاں آ دن کو نجاں (دیکھ) بیچے ندی نہاون چلیاں
گل جنہاں کولوں کراں پوری ذمہ داری نال کرن گا۔ تے گل ۱۸ ہڑی قرآن ہووے تے حدیث ہووے۔ پھر صدیق اکبر
نے۔ پیغمبر تے کعبہ ولوں منہ پھیر کے دشمناں دے چہرے والے ول کیتا۔ دشمناں دے چہرے خوں رکھیا۔ کیوں نہ دشمن۔ صدیق
کیوں اینج کیتا اے۔ مسلماناں ذرا توجہ نال۔ کیوں نہ کرے اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سوہنا چہرہ تیرا ہووے اگر
ہیرے ہووے۔ توں بچھیا رہیو ہیں میں تیرا ویکھدا رہواں۔ صدیق اکبر دا ایہہ عشرہ اے۔ اپنی پسند دیاں چیزاں
چیزاں۔ رب دسدا اے پیا۔ جبریل دسدا اے۔ نبی دسدا اے۔ صدیق دی ماں آئی۔ صدیق ستی دی وسدا اک
صدیق نے جہڑا وسیا ۱۸ کی اے۔ التحیات الی قال رسول اللہ۔ سوہنا چہرہ تیرا ہووے۔ اگر میری نگاہ ہووے
تیرا بچھیا ہووے میں ویکھدا رہواں۔ —— سرشد دا جلوہ ا پاجلوہ ہو رہیوں سرکار میں
—— کیوں نہ ہووے طواف کعبہ کرے۔ حجر اسود نوں چمے۔ صفا تے مروہ دے وچ دوڑے۔ عرفات نوں منی مزدلفہ

وچہ جا نئے۔ تے یا اللہ اپنی بھیج دو گرد ا معاملہ کی ملے گا۔ فرمایا میرے پچھلے معاف۔ اج توں انج ایں جیویں اج
توں ماں دے پیٹ چوں پیدا ہویا سیں تے تیرے گناہ نہیں۔ اج توں پاک ہو گیا ایں۔ اج تیرے گناہ معاف
ہو گئے نیں۔ تے جس ویلے نبی دی بارگاہ وچہ جائیے۔ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ تے بعض کہیوں نہ آکھاں
ہے کہ انہوں تک کر ویکھ لیں جہاں میں ہوں ـــــ اشہد ان محمد رسول اللہ ۔ میں نوں تک تک ویکھ لیا
حرم دے وچہ بیٹھا ہوئے۔ پڑھے کجھ نہ وی ہونڑا ہووے۔ تے ایہو کی لبا دشا۔ تے جنہے نبی نوں ویکھ لیا۔ ایدھر لیے
نوں ویکھے کجھ نہ پڑھے ہونڑاں دی رہو گئے تے لبا دشا اے۔ نیکیاں دے درجے ہو گئیاں۔ ہن ذرا نبی پاک دا ول ویکھ
جس ویلے نبی نوں ویکھ لوے تے کی اے۔ فرمایا مینوں ویکھن والا جیڑا اے۔ اگ جیڑی اے جیڑے ویکھن والے نوں
ویکھے جیڑا۔ اوہنوں وی اگ نہ چھوڑ گی۔ جنہے نبی نوں ویکھ لیا۔ اوہنوں اگ نہیں چھوڑ گی۔ ایمان دیاں
نظراں نال جنہے ویکھ لیا۔ اوہنوں اگ نہیں چھوڑ گی۔ اے نوں تک کر گوراں ـــــ

دوران نماز صدیق اکبر رسول ویکھ دے نیں ہے تے بعد دی نماز نہیں ٹھڈ دی بیگی۔ یا اللہ عشرہ کرلا رکھیے۔
فرمایا واذ مثل لہم کما امن الناس ـ عشرہ اید رکھو۔ صدیق والا۔ کیونکہ قرآن آکھدا اے۔ یا ایہا الذین
امنوا استجیبوا للہ ـــ او ایمان والیو۔ جدوں میرا نبی سدے۔ بھاویں تسی نماز وچہ ہو جاؤ۔ نماز
چھڈ دو۔ پہلاں میرے حبیب دی گل سن لو گے۔ قرآن پیش کرنا آں پیا۔ نماز چھڈ دو۔ پہلاں حضور
دی گل سنو۔ معلوم ہویا فرماناں نالوں۔ زیادہ اہمیت تعظیم رسول نوں اے۔ نمازی تے جنم وچہ
ٹر جاندے نیں۔ نبی نال پیار کرن آلے نہیں جاندے۔ میری گل نہیں سمجھے تسی۔ پیار کرن والا دا اک
واقعہ یاد آگیا اے۔ اک صحابی اسی جدوں اوتھا ناں۔ اس آکھناں میں حضور دی بارگاہ وچہ خالی نہ جاواں
کجھ نہ کجھ لیکے جاواں [illegible] دی بارگاہ وچہ نذرانہ پیش کراں۔ اوہنیں دکانداراں نوں آکھنا یار اک شیشہ
دا گلاس دے دینیں۔ جدوں ویلے شیشہ دا گلاس لے لئیں۔ اشرف الخطابہ وچہ دا ایہ واقعہ موجود اے۔ امام ابو یوسف

نبیاں نے وی ایہی تصنیف وچ درج کیتا اے۔ سعادت دارین وچ۔ اوہنوں کہن لگے لیتا۔ جا کے حضور دی بارگاہ
دکاندار دا اونہ ــــــ حضور نے نذرانہ قبول کرنا ادھار لینا۔ وچ نذرانہ پیش کر دینا۔
اس آیا حضور دی بارگاہ وچ آواں تاں دل نہیں کردا خالی آواں۔ میں ایتھے آن کجھ نہ کجھ حضور دی بارگاہ وچ
نذرانہ پیش کر دیواں۔ حضور دی غلامی محبت اساں تاں کجھ نہ کجھ نذرانہ پیش کراں۔ میرے بنا سنے پیسے وکادے
جیہڑے۔ محبت کرن والے تے ایہو جیہے لوک ہوندے نیں۔
نال پیار کیتا ہووے۔ تے آپ کم سدھے ہو جاندے نیں۔ میں اگے عرض کر رہیاں ہونا آں پہلاں ہو جائے
تاں تے جگہ جگہ مک جاندے نیں۔ اصل محبت دا کم اے۔ حضرت صدیق اکبر کیوں۔ فرمایا مال وکا کے صدقہ
اے۔ سارا دیاں مال ہی کے اکٹھا کر کے گھر تک لیتا۔ عمر فاروق دے دل وچ آیا کہ اس دفعہ میرے کول مال چوکھا اے۔
سارا گھر دا اکٹھ کر کے ادھا ڈھیر لا دیو۔ جس ویلے لا دتا۔ میرے نبی پاک دلاں دے خیالاں نوں جاندے سن۔
ایہو جیہی ہو سکدا۔ میں آکھیا میں حدیث وکھونا آں۔ میرے نبی دلاں دے خیالاں نوں جاندے سن چوتھی
دی بخاری دی۔ اگرچہ قرآن توں بعد تمام حدیث دا راجہ۔ بخاری دا نہیں۔ ایہہ کوئی آسمانی حکم
نہیں کہ قرآن توں بعد مقام بخاری دا اے۔ قرآن توں بعد مقام حدیث دا اے۔ نبی پاک کسے گھر سدے
گوشت پکیا ہویا لیاندا۔ جس ویلے کھان لگے تے گوشت حضور نال گلیں پئے گیا۔ گوشت آکھیا
اے پیارے رسول اللہ مینوں نہ کھاؤ۔ میرے وچ زہر ملا دتا گیا اے۔ آپ نے فرمایا بلاؤ ذرا اینہاں نوں۔
فرمایا دسو تہاڈا پیو کیہڑا اے۔ کدی اولاد او۔ اوہناں آکھیا اصل پیو دا ناں چھپا کے ناں ہیو دا لیا
اوہناں آکھیا۔ جی اسیں گمشدہ دی اولاد آں ــــــــــــ مثال دے طور تے
کہو۔ فرض کرو۔ آپ نے فرمایا جھوٹ بولدے او تہاڈا پیو فلانا اے۔ معلوم ہویا میرے نبی نوں ہر بندے
دے پیو دادے دا علم اے۔ حدیث میں وکھونا آں۔ فرمایا تسی فلانے دی اولاد او۔ فرمایا نہیں دسیا؟

Scanned with CamScanner

زہر کیہوں ملدا پیا اے۔ جھوٹ بولوگے تے میہنوں پتہ لگ جائے گا۔ تے جدوں بندہ کوئی جھوٹ بولدا اے میہنوں پتہ لگ جاندا اے۔ میرے نبی نے دل دے خیال دس دتے۔ جدوں اوہناں آکھیا حضور دسو کس واسطے مارا تے ٹھیک آہندا اے۔ مسلمان ہو جاؤ۔ میرے نبی نوں دلاں دے خیالاں دا علم اے۔ تے گستاخ رسول کے آہندا اے پیا حضور میہنوں نہ کھایا جے۔ ایہو جہے بولیاں نوں پتہ جاندا اے۔ ایسے گونگیاں لوکاں گلاں کرا جاندا اے۔

عزیزو اگر اس توں میں عرض کرنا آں پیا بات ذرا قابل غور اے۔ میرے نبی دلاں دیاں خیالاں نوں جاندا اے۔ فرمایا اے لوکو سکون نال صحیح ادا کرو۔ نہ تساں دے رکوع چھپے ہوئے نیں۔ نہ تساں دے خشوع میرے کولوں چھپے ہوئے نیں۔ خشوع دل دی کیفیت دا ناں اے۔ میرے نبی دلاں دیاں خیالاں نوں جاندا اے۔ تو بات عرض کرناں آں پیا مسلمان ہو جاؤ۔ میرے نبی پاک دے نے جدوں ڈھیر تنگ کیتے فرمایا عمر کی جمع کرکے آیا ایں۔ کی لے کے آئیاں ایں۔ عرض کیتی یا رسول اللہ۔ ادھا لے آیا واں۔ ادھا چھڈ آیا واں۔ پھر فرمایا کہ عمر اگوں صدیق وی ابوبکر کی جمع کرکے آیا ایں۔ کی لے کے آیا ایں۔ عرض کیتی سوہنیا ہر شے لے آیا واں۔ گھر اللہ تے اللہ دا رسول چھڈ کے آیا واں۔ نعرہ اللہ اکبر۔ یا رسول اللہ۔

گھر اللہ تے اللہ دا رسول ایہہ گل چھڑ لائی اے ایہہ اس واقعے دا۔ پوری دا نچوڑ اے۔ گھر کی چھڈ کے آیا واں۔ سارا مال لے آندا اے گھر اللہ تے اللہ دا رسول چھڈ آیا واں۔ ایہہ کون آہندا اے پیا۔ صدیق اکبر آہندے نیں پئے۔ کیہدے سامنے۔ حضور دے سامنے۔ اوہتے مجال نہیں کوئی غلط بیانی کرے۔ تے صدیق ہو کے تے غلط بیانی ممکن ای نہیں۔ تے کی آہندے نیں پئے گھر اللہ تے اللہ دا رسول چھڈ کے آیا واں۔ معلوم ہویا صدیق دا عقیدہ سی پیا تے نبی تے کس کو آہندے اے یا رسول اللہ۔ گھر اللہ تے اللہ دا رسول چھڈ کے آیا واں۔ معلوم ہویا صدیق دا عقیدہ سی نبی ایتھے وی موجود۔ نبی اوتھے وی موجود۔ جتھے خدا اے اوتھے مصطفیٰ اے۔ فاطمہ شکوہ ہم ... بسم [illegible] ۔ تے صدیق دا عقیدہ اے۔ ایتھے وی مصطفیٰ اے۔ اوتھے وی مصطفیٰ اے۔ ایہہ نبی نے دلاں آکھیا

Scanned with CamScanner

نہیں کہ ابوبکر لفظ واپس لے۔ میں اینویں نعماں تے نہیں۔ کیونکہ میرا نبی ہر جاہ تے موجود اے۔ تے یا اللہ عقیدہ کی اے۔
داؤد شبیل لعلم اسنو کما امن الناس [illegible] عقیدہ اے رکھو جیڑا صدیق دا اے۔ صدیق دا عقیدہ اے نبی ہر جاہ تے
موجود اے۔ تے نال ای تے اسیں آکھنے آں۔ [illegible] دا نبی نہیں کوئی سہارا یا رسول اللہ۔ میرا شاہ رگ سے
ایہہ صدیق اکبر دا عقیدہ کیونکہ ہر جا موجود نیں۔ شاہ جی کیویں میں دوست پالیسی کرن لگا واں۔ دو دشمن ناں ہووے
تے میں زبان کٹا نا واں۔ فرمایا میرے لئے زمین سمیٹ دتی گئی اے۔ تے جد وی کوئی چیز کلوز ہو جائے سمیٹ
دتی جائے۔ سکڑ جائے۔ مثال دے طور تے میں اینج سمجھا ماں۔ ایہہ نقشہ اے دنیا دا۔ امریکہ۔ افغانستان پاکستان
فلاں تا فلاں تا فلاں تا [illegible] جد میں کلوز کر دتا گیا اے تے ہن اوتھے حاضر وی آں تے ناظر وی آں۔
میں کوئی تھاں تھاں نہیں لگا پھردا۔ میں اپنے تھاں ای آں۔ [illegible] ساری کائنات کلوز ہو گئی اے۔
میرا نبی اپنے مزار پرانوار وچ اے۔ ساری کائنات بنا کے سامنے وے۔ جیویں میں مسجد وچ بیٹھا
واں۔ ایہہ ساری مسجد میرے سامنے این۔ ایویں گل اے۔ میں اتھے گل کرنا واں۔ پر توجہ ای دینی این۔ پر خدا
بندہ کدے سمجھا وے۔ ایہہ جیڑا ایہہ دس رہیا اے۔ درود شریف دی کثرت کرو۔ تے اوہدا مطلب ایہہ اے۔ انسان
دی ہووندا اے۔ رشتہ تنگ جاندا اے۔ جدوں اک بندہ لفظ ماردا اے نال تے سارے نالوں وکھرا ایہو رنگ پاندا
اے۔ پر او بندہ لفظ پیار ماردا اے تو جیہو جا نظری آ۔ جس ویلے کثرت نال درود پڑھو گے۔ گفت
تے نظر نبی دی بارگاہ وچ جائے گا۔ لوکی نبی توجہ کر دتی تے بیڑا پار ہو جائے گا۔
ہزاراں گرہاں۔ ایہہ نہیں کہ نبی ہر تھاں لگا پھردا اے۔ نہیں نہیں۔ ہر شے کلوز کر دتی گئی اے۔ تے
میرا نبی قرآن کہ آکھدا اے۔ وداعیا الی اللہ باذنہ سراجا منیرا۔ چمکدا ہویا آفتاب دی طرح اے۔
جیویں آفتاب اپنی جگہ اے۔ سارے آکھنے آں سر دے اُتے وے۔ جدوں سورج طلوع ہوندا اے۔
تے بارڈر وچ ہوندے نیں۔ ستسی وی آکھدے او سورج سر تے آگیا وے۔ لاہور دے وی آکھدے نیں۔ ملتان والے وی آکھدے

دی آہندے ہین۔ کراچی والے آہندے ہین پیشاوری آہندے ہین۔ سارے آہندے ہین میرے سر تے وسا۔ مگر
سورج کتھے ہوندا اے۔ اپنی جگہ تے۔ پر چودہ کروڑ میل دور تک سر تے۔ سورج دہتی جگدا اے۔ ہر بندہ آہندا
اے۔ سورج میرے سر تے وے۔ کوئی وی جھوٹا نہیں سارے سچے ہین۔ میرا نبی اپنے مزار پر انوار وچ اے۔
ہر ہر غلام دے سر تے وے۔ کیونکہ کائنات کلوز کر دتی گئی اے۔ میرے نبی دے واسطے فاصلے ہین۔ تیرے واسطے
مدینہ شریف ۵ ہزار میل دور اے۔ میرے نبی واسطے فاصلہ نہیں۔ میں قرآن پیش کرنا آں۔ ——
ہے کوئی جیہڑا بلقیس دا تخت لیائے۔ اک عالم اٹھیا۔ عندہ علم من الکتاب۔ جنہوں کتاب دا علم
سی۔ علماء کرام ساڈے بڑے بادشاہ ہوندے ہین۔ قرآن نے جیہڑا تعارف آصف بن برخیا دا کرایا
اے۔ عندہ علم من الکتاب۔ کتاب دا علم سی اوہنوں تھوڑا جیہا۔ اسیں لوکی وی ایہہ گل نہیں آکھی کتاب
دا علم سی۔ اسیں اوہنوں آہندے آں۔ اک دل اتے اٹھیا۔ جنہوں علم ہووے اوہ ولی اللہ نہیں ہوندا۔
ایہہ تخصیص دی ضرورت ایس واسطے محسوس ہوئی اے۔ کہ جاہل پیراں نے ایہہ مشہور کر چھڈیا اے۔ کہ مولوی
ہور لائن ہوندی اے تے پیر ہور لائن ہوندی اے۔ اوہ سمجھدے نیں کہ جیہڑا جمعہ پڑھائے۔ جیہڑا نکاح
کرائے۔ بچے حفظ کرائے۔ کہ جیہڑا درس پڑھائے۔ جیہڑا حدیث پڑھائے اوہ پیر نہیں ہوندا۔ اوہ ولی نہیں ہوندا
۸ جیل والا ٹوہ —— غوث پاک ساڈے کم ای کردے سن۔ ایہہ تے ایہہ تھوڑا چر ہو گیا اے۔ جاہل جیہڑے
دے آ گئے نیں۔ ورنہ پہلے عالم جیہڑے سن۔ علم نہ ہووے تے پیری کوئی نہیں۔ جاہل لوکاں نوں پتہ ہووے۔ جیہڑے
۵ جاہل پیر نیں —— بزرگان دین دا اسیں نوکر آں۔ اوہناں پیدا کیتا۔ بعض لوکاں تورڑ مصلی۔ پیر ہوون دا
دا پلہ + —— پیری ہو جاؤ خوب تعلی۔ لعنت ہے ایہو جہے پیراں دے اتے۔ ایہو جہے جیہڑے
ہوندے نیں تاں لیڈر لگے۔ سے دا اوہناں نال کوئی تعلق نہیں۔ سے ڈے پیر دا تا علی ہجویری۔ خواجہ اجمیری غوث
پاک بابا جی صاحب۔ مجدد پاک۔ سلطان العارفین بہرحال۔ جماعت علی۔ محدث اعظم۔ شاہ اعلی حضرت

ساڈے پیر نیں۔ شیرِ اہلسنت پیر نیں۔ سرکار مہر ناں دس رسالت دا تحفظ کیتا ہا۔ اوہ علم افضل
اے۔ اپنی گل یاد رکھو۔ جاہل ساری رات اک لت تے کھلو کے عبادت کردا رہوے۔ عالم دا سونا افضل اے
تے جے عالم باعمل ہووے تے ساری رات جائے نمازے تے رہوے۔ شیرِ اسلام دا ایہو کردار سی۔
پیٹ بھر کے کھانا کھانا۔ اوہ ساری رات عبادت کرنی۔ چور رکو مار دا اسلام [illegible] رجا
کے سارا گل دس دیندا اے۔ (عنایت اللہ سانگلہ ہل) کی ایہہ بات
تو میں مرید کر لیا سی۔ علامہ علم من الکتاب۔ کہندے جب عالم نے آکھیا حضور میں لے آندا واں۔ کتنے وقت وچ۔ اوہنا
نے آکھیا اک جھپکن توں پہلاں۔ سینکڑاں میل فاصلہ۔ تے آہندے نیں اک جھپکن توں پہلاں۔ اور پھر تخت
آیا۔ سینکڑے میل فاصلہ رہیا۔ تے تخت اکھ جھپکن توں پہلے آیا اے۔ تے آصف بن برخیا دوستو غیب [illegible]
نہیں ہوسیا۔ تے بغیر فاصلے توں فضل وی سرسبز نہیں ہو سکدا۔ جب تک کوئی علم کسے نوں حکم ولا نہ ہووے گا۔ اودوں
دیکھ لیا چل آئے گا پہلے۔ تے کوئی لائے گا نہیں تے آئے گا نہیں۔ تے کرکے گیا وی نہیں۔ کیونکہ ثابت ہویا
ہر شے حکم نال۔ اگر علامہ علم من الکتاب سلیمان علیہ السلام دا اک ادنیٰ عالم دین [illegible] باعمل دا کیہہ مقام اے۔ تو جس
کے سینے پر قرآن نازل ہوا ہے۔ اس کے لئے فاصلے کیسے رہ سکتے ہیں۔ اک عالم باعمل ایہو واسطے تے فاصلے رہے
کوئی نہیں۔ تے مدینے دا تاجدار واسطے فاصلے کتھے رہ سکدے نیں۔ میرے شہر دا واسطے ایتھوں کئی ہزار میل دور اے۔
ایس مدینے جنی نورانی مدینے [illegible] ہر ناں گاں [illegible] ایہہ میں قرآن [illegible] پڑھ کے گیا اے۔ آ میں حدیث پاک سناں
نماز پڑھ مسجد نبوی [illegible] میں نے قدم اگے کیتا۔ پھر ہتھ اگاں ودھایا۔ پھر ہتھ پچھے کر لیا۔ پھر قدم پچھے کر لیا۔
دوران نماز میرے نبی نے پہلے قدم اگے رکھیا اے۔ پھر ہتھ چکیا۔ پھر واپس۔ پھر قدم پچھے کر لیا۔ جدوں نماز مکمل
ہو گئی۔ بعد نماز کسی یار سوال اٹھا۔ ساڈے ماں باپ تہاڈے توں قربان جاون۔ پہلے قدم اگے رکھیا اے۔ پھر ہتھ اگے ودھایا اے۔
پھر ہتھ پچھے کر لیا۔ قدم بھی پچھے کر لیا۔ وجہ حضور دو تفسیر فرما۔ تاکہ قدم [illegible] نماز جاری مسلماناں =

او میرے ہو۔ غلط ہوں۔ جنت وچ گچھا لٹکدا سی پیا۔ انگوراں دا گچھا میرا دل آیا کہ میں تہانوں جنت دا انگور کھلا دیاں
یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا ویکھیا کر جہنم دے وچ۔ اتنا ہولناک منظر اے۔ کہ میں ڈر کے پچھے ہٹ گیا آں۔ میرا ہنی اج کرسا تے
جنت وی دور نہیں۔ جہنم وی کوئی دور نہیں۔ جنت کتنی وے۔ تے جہنم کتنی وے۔ مسلماناں نوں جنت سدرہ توں اگے
تے جہنم تحت الثرا توں تھلے۔ آقا آکھن آئی جیہوں پچھ کھوہ وچ ونٹا ڈگدا اے۔ فرمایا آواز سنی اے؟ فرمایا
ہاں۔ فرمایا پتا اے؟ اللہ تے اللہ دا رسول جانن۔ فرمایا اک چٹان سٹی گئی سی۔ روڑا سٹیا اے فرشتیاں نے
جہنم دے وچ۔ ستر سال بعد اج جا کے جہنم دے وچ ڈگا اے۔ تے میرا ہنی اینج کردا نہ جنت دور اے تے نہ جہنم
دور اے۔ جیڑا اینج کر سے تے سدرہ توں لنگھ جائے۔ تے جہنم وی ایسا نیڑے۔ ہر بندے لئی ہر شئے کلوز کر دتی گئی
اے۔ فاصلے سمیٹ دتے گئے نیں۔ جدوں فاصلے سمیٹ دتے جان۔ ہر شئے سامنے آ جاندی اے۔ تاں ای صادق
نے آکھیا اے۔ اے ماڑا اینج دا کامل والیا۔ گواہ تے اللہ دا رسول جیہڑے کہ آیا دواں۔ جیہڑے اللہ اتے رسول اسرار ای
سن دا لطیفہ اے۔ یا رسول اللہ ہوور نبی واذا اصل لیلم۔ اجزئما ———— ایہ لطیفہ وکھو۔ کہ نبی ہر جا موجود
اے۔ لطیفہ۔ مقصد ایہے تنقید کرن دا نہیں۔ بندہ بڑا نیک سی۔ بیوی بڑی
جیہڑی سی۔ ساری دنیا اوہدا جیکار دی سی۔ نیک آدمی متقی پرہیزگار۔ ولی اللہ بندہ اے۔ پر بیبی تہاڈی
لئے گئی سی۔ اوس آکھیا ویکھو اے میتھوں وڈا ساولی کوئی۔ کہ تہاڈے کہنا خصماں دا اسرا۔ ہنس پئی دی۔ تاں۔ اوہ اک دن
ننگ آ گئے اوہ کے پنڈ دے لوکاں دی لنگھیا۔ لوکاں آکھیا واہ بھئی واہ۔ کیا بات اے بڑا ولی اے۔ سبحان اللہ۔ اوہدوں اوہ
کے لنگھیا اے۔ کیا خوبیاں نیں۔ واہ واہ۔ سبحان اللہ ماشاءاللہ۔ جزاک اللہ۔ اوہ وی کول لنگھے تے چڑھ کے آکھے ہیں
اللہ سبحان اللہ اللہ دیا ولیاں۔ جریاں قدماں توں نثار۔ اوہ اگوں منہ دے تھلے اتر کے تے جس ویلے گھروڑیاں دا ان
تے پہنچ کے الا ریدے کر گئے۔ توں دیا ولی بنیا پھرنا ایں۔ اج وی ویکھیا ای۔ اوس آکھیا ٹھہرا۔ آپو شیشوں کہیوں دسنا
سی۔ اوس آکھیا گل ہووے پہنی ریں۔ سدھی طرح گل کر سمجھایا کر۔ اوس آکھیا وی لنگھیا اے۔ اوس آکھیا کہتوں اوس

آکھیا پنڈ تے توں لنگھیا اسے۔ اسیں آکھیا اچھا۔ اس آکھیا تے پہرا او وی سی۔ آکھدے آہو۔ اوہنیں آکھیا توں منی ایں کہ ولی سی۔ لے اوہنوں سارے جہان منندا ایں۔ اس آکھیا سارے جہان دی گل نہیں کیتی توں منی ایں۔ اوہنیں آکھیا سارے دیاں جہان منندا اے۔ اوہنیں آکھیا ایہناں جہاناں دی گل نہیں، وکھیا ایہیں دسنوں پچھنا آں۔ توں ولی منی ایں اوہنوں۔ لے ایہنوں ہاں کرو آکھیں نہیں منی دا۔ او اس آکھیا جس منکر نکیر دی گل نہیں کردا جس ایہہ پچھنا آں توں منی ایں۔ آہو میں ولی منی آں۔ اس آکھیا چلے جیکے شیطان تے سہی ایہہ پیپے ای سی۔ اوہ وکھے ہر کتے دا پشت پر لکھیا گل تے ایہو ای اسا یکنی گل ایہہ تے اقرار ہو گیا۔ ہاں ہاں کے لوں سیں۔ آکھے آہو۔ آکھے تاں ای ڈنگا ڈنگا جان کڈیا سیں۔ اس آکھیا فیصلہ منہ پڑا۔ میری واری ڈنگا ڈنگا کر چھڈیا۔ آصف بن برخیا دامن لینا دیں۔ کرامت ای سہی من تے لیا نہ۔ ایہہ من لیا ایں تے جے بن دی واری آئے تاں۔ تے پھر ڈنگا ڈنگا دی گل کر سینی ہے۔ ایمان والیو۔ اسیں سرکار دو عالم دے کمالات خصائص۔ اسیں منن والے آں۔ اک گل یاد رکھ لؤ۔ ایمان حضور دی محبت دا ناں اے۔ جنے نجات پاون ایں مرے نبی پاک نال پیار کر کے ای سدا کے نال تے سب کجھ پیار دیاں گلاں نیں۔ محبت دیاں گلاں نیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

الحمد ذکر۔ زیارت رسول شفاعت کا حصول نصیب۔ عالم کے عالم۔ محفوظ فرمایا

اس جہان اکس۔ پیر گھر عزت کو برکت علم نافع۔ ہر مسلمان دیاں نیک تمناواں تے خواہشات۔

۶-۰۳-۲۰۰۷
۱۲-۰۳-۱۴۲۸

چار خاص حاجات پوریاں فرمانا۔ سب تمنا پوریاں کرنا۔ ملک پاکستان نوں

اللہ مدد پیر دل شاد رہے تے لوکاں محفوظ رہنا۔ روحانی جہاناں سجاناں بے شک، بروز جمعۃ المبارک

AM ۱۲-۳۱-۲۵

ہر گوشہ اندر امن چین سکون اللہ سوہنا نصیب سارے دیاں سینیاں نوں

سینیاں وچ بارک کرے منی دلاں عشق علی عالم اسلام تے سلام کرم کرے خاتم الایمان فرمایا۔

Muou'ana Q... Muhammad Abbas Nizami
Distt. Toh. Pakpattan

پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ۔
زبان جنہیں سے کہا کہ انہیں خبث کی رگ ہی چلا یا ہے جنہیں
ایمان نصیب ہوا۔ درست ہی میں۔ میں اس کا صلہ مانگتا ہوں۔ الا المودۃ
فی القربیٰ۔ کہ میرے قریبیوں سے مودت کرو۔ ایک ہے محبت ایک ہے مودت
محبت دل کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ جس کا کوئی جسم نہیں۔ محبت کا کوئی جسم نہیں۔
جیسے بخار کا کوئی جسم نہیں۔ علامتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ کہ اسے بخار ہو گیا ہے۔ اس لئے محبت کا کوئی جسم
نہیں۔ دل کی ایک کیفیت کا نام محبت ہے۔ اور یہ علامتوں سے پہچانی جاتی ہے۔ کہ اسے محبت ہو گئی ہے۔
اسی طریقے عداوت کا کوئی جسم نہیں۔ علامتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ کہ اسے عداوت ہے۔ میرا خیال ہے کہ
دلوں کی وضاحت کیلئے ایک حدیث ہی کافی ہے۔ نفرت اور محبت کے لئے۔ محبت کی علامتوں میں یہ ہے کہ جسے کہ
محبت ہو۔ اس کا نام آئے تو دل سکون پاتا ہے۔ اس کی سیرت کا ذکر صورت کا ذکر رفتار کردار دستار
ذکر سن کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اس کے کمالات سن کے آدمی خوش ہو جاتا ہے۔ فضائل و خصائص سن کے
آدمی پھولا نہیں سماتا۔ کہ میرے محبوب کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ جو زبان ذکر محبوب کرے۔ ذکر محبوب کرے اس
زبان کا احترام ہوتا ہے۔ جس جسم میں حضور کی محبت ہو۔ اس وجود سے پیار کیا جاتا ہے۔ یہ علامات محبت
ہیں۔ کہ جس سے نسبت ہو۔ منسوب اسکو کی اس سے پیار کرنا۔ یہ محبت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ اور یہ
معمول اللہ کا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں ذات تو چھوڑ دینا۔ اس کا نام سن کے خوش ہو جاتا ہے۔ اس کی کوئی توہین کرے
تذلیل کرے۔ تو آدمی اس سے نفرت کرتا ہے۔ اگر نفرت نہیں کرتا تو پھر یہ محبت نہیں۔ یہ بات یاد
رکھیں۔ آج لوگ جس کو انتہا پسندی کہتے ہیں۔ اگر کوئی محبوب کی تعظیم نہ کرے تو اگر دل میں نفرت نہ پیدا ہو تو
کہ اس نے محبوب کی توہین کی ہے۔ تو یہ بھی محبت کی علامت نہیں۔ محبت کی علامت ہے کہ کوئی یار کی بات

نہ کرنے پائے۔ کوئی توہین نہ کرنے پائے۔ یہاں ایک بات عرض کروں گا۔ کہ جو آجکل کہتے ہیں جی۔ ہم کسی فرقہ واریت کی
بات نہیں کرتے۔ فرقہ واریت نہیں ہونی چاہیئے۔ مگر محبوب کی توہین سن کر خاموش رہے تو میں کہتا ہوں محبت نہیں ہے
منافقت ہے۔ محبت اس بات کا نام ہے۔ کہ جہاں محبوب کی توہین و تذلیل ہو۔ محبوب پہ تنقید ہو۔ دل اس
سے رنجیدہ ہو۔ اور کرنے والا سے نفرت کرے۔ اور علامت محبت کی اس بات کا نام ہے۔ کہ جو تعریف کرے اس
سے محبت کرے۔ اور اسی طریقے سے۔ نفرت کی بھی علامات ہیں۔ جنہاں نال پیار ہوندا۔ جنہاں نال نفرت ہوندی
انہاں دی شکل ویکھن واسطے تیار نہیں۔ پیر انہاں دے کول بیٹھن واسطے تیار نہیں۔ ہتھ انہاں نال سلام لین واسطے
تیار نہیں۔ قدم انہاں دے کول ودھن واسطے تیار نہیں۔ کن انہاں دی گل سنن واسطے تیار نہیں۔ انہاں دی تعریف کرن
والا بندہ چنگا نہیں لگدا۔ اور میرے دشمن دی تعریف کرن والا پیارا۔ یہ علامات محبت ہیں۔ جے پیار ہووے تے اپنے
محبوب دے نال لڑیندا اے۔ دشمن ہووے تے نال مسکاندا اے۔ نہیں سمجھے میری بات کو۔
اس واسطے اسیں تے اک حدیث پیش کر جاناں آں۔ حضرت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ایک صلح نامہ تحریر کروا
رہے ہیں۔ تو مولا مرتضیٰ کاتب کے فرائض سر انجام دے رہے تھے۔ فرمایا لکھو محمد رسول اللہ کی طرف سے معاہدہ ہو رہا ہے کفار
نے شور مچا دیا کہ اگر محمد رسول اللہ مان لیا جائے تو پھر اختلاف کس بات کا۔ یہی تو اختلاف ہے۔ کہ محمد رسول اللہ
نہیں مانتے۔ وہ کہنے لگے مٹاؤ۔ جواب آیا نہیں مٹاسکتے ہیں۔ اصرار بھی ہوتا رہا۔ ادھر سے انکار ہوتا رہا۔ کفار
مطالبہ کرتے رہے مٹا دو۔ بس مولا نے کہا نہیں مٹاسکتے۔ آخر جب جھگڑا طول پکڑ گیا۔ تو امام الانبیاء نے فرمایا علی مٹا
دو۔ علی نے کاغذ اپنے قلم لیا اور حضور کی جھولی میں رکھ کے عرض کیا یا رسول اللہ، میری محبت۔ میرا عشق میرا ایمان
میرا وجدان میری عقیدت کو گوارا نہیں کہ تیرے نام کو مٹاؤں۔ میری عقیدت اور محبت کو گوارا نہیں۔ کہ
یا رسول اللہ میں آپ کے نام کو مٹاؤں۔ معلوم ہوا مٹانے والے محبت والے نہیں ہوتے۔ جیہڑے کوچیاں لیکاں کڈھدے
تے مٹاندے پھردے نیں۔ انہاں وچ محبت نہیں منافقت اے۔ محبت والے تے ہوندے نیں خود مٹ جاندے نیں یار

دا ناں نہیں مٹاوندے۔ کسی نے فرمایا ہے

میں سوچاں کہ انہاں مصطفیٰ آکھدے نے مصطفیٰ آنکھ جل علیٰ کہندے نے

عزیزان گرامی جیہڑے پیار والے نیں اوہ تے ذکر مصطفیٰ کردے نیں۔ جیہڑے کوچیاں لئی ڈھاون ایمان والے نہیں ایمان والے اوہ نہیں جیہڑے یار دا ناں لیندے ساری دنیا توں گئے نیں۔ حقیقت نوں ویکھیا جائے۔ تے محبت والے حضور دا ناں مٹاوندے نہیں۔ علی نے نہیں مٹایا۔ حضور اپنے قلم تے کاغذ مگر اس کا اعتراض بنتا ہے۔ کون سا توجہ۔ میرے نبی کی شان ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ___ نبی کا بولنا وحی الٰہی ہے۔ لہٰذا علی کو تعمیل حکم کرنا چاہیے تھا۔ انکار تو نہیں کرنا چاہیے تھا۔ پھر قرآن کہتا ہے یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ اطیعوا اللہ کا رسول اطیعوا اللہ و تمہیں بلاتے ہیں۔ ہر چیز چھوڑ کر پہلے تعمیل حکم کرو۔ تو جب تعمیل حکم ہے تو علی کو تعمیل حکم کرنی چاہیے تھی نا۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ میرے نبی کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ تو پھر علی کو تعمیل حکم کرنا چاہیے تھی ناں۔ پھر آگے چلیے ذرا۔ ابو داؤد کی حدیث علماء بیٹھے ہیں۔ ایک صحابی جو حضور بیان فرماتے وہ لکھ لیتا۔ کچھ لوگوں نے کہا ہر بات نہ لکھا کرو۔ خاص خاص باتیں لکھ لیا کرو۔ اس نے لکھنا چھوڑ دیا۔ کافی مدت تک جب تک حضور نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ آپ نے فرمایا تو لکھا کرتا تھا کیوں چھوڑ دیا۔ عرض کی حضور کچھ لوگوں نے یوں کہا ہے۔ امام الانبیاء جلال میں آ گئے مہر پاک پر تشریف فرما ہو گئے فرمایا مجھے اس رب کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں جان ہے۔ حالات سے دیکھو وہ ماحول کیسا ہو۔ جلال ہو یا جمال۔ کوئی شے ہو۔ میں جو کہوں گا۔ میری زبان سے جو نکلتا ہے جو حق ہوتا ہے۔ حضور کی زبان سے جب حق کا نکلتا ہے۔ تو قرآن کہتا ہے تعمیل حکم کرو۔ تم نماز پڑھ رہے ہو۔ فرض ہے۔ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول۔ نماز کو چھوڑ دو پہلے حضور کے حکم کی تعمیل کرو۔ پر عبادت سے اہم عبادت تعمیل حکم ہے۔ علی انکار کر رہے ہیں۔ یہ بڑا عجیب ہے میں نہیں مٹاتا۔ کیوں آئیے میں اس کا جواب عرض کرتا ہوں ہے

Scanned with CamScanner

شاہ کوٹ کی زمین پر اکڑ کے چلے یا اس کے اوپر میں چلے تو اللہ اور اس کا رسول فرماتا ہے۔ کہ تو زمین کو نہ پھاڑ سکے گا۔
زمین کو پھاڑ سکے گا تو۔ اکڑ کے چلتا ہے پر نیچے دبا کے کی کھائے گی۔ اس پہ بڑے بڑے لوگ آ کے دفن ہو گئے
بات ذرا قابل غور ہے۔ اکڑ کر چلنا ممنوع ہے۔ پر شاہ کوٹ کی زمین پر تو منع ہے۔ کیونکہ یہ تکبر ہے۔ مگر
جب بیت اللہ کا احاطہ ہو ـــــ طواف کر رہا ہے۔ تو حکم کیا ہے سینہ تان کے اکڑ کے چلو۔ کمال
ہو گئی۔ کہ پاکستان کی زمین پر اکڑ کے چلنا ممنوع الاحرام۔ اور ادھر بیت اللہ میں۔ اکڑ کے چلو کیوں۔ اس لئے
کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ مقابلے میں کافر تھا۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے۔ کیا یہ بیت اللہ
کی حفاظت ـــ کریں گے۔ تو اللہ اور رسول نے فرمایا۔ ذرا اکڑ کے چلو۔ ان کو پتہ چلے۔ کہ مسلمان میں یہ شوکت ہوتی ہے۔
کہ وہ ناموس رسالت ہو۔ یا بیت اللہ ہو۔ یا اسلام ہو۔ اس کے تحفظ کرنے کا طریقہ ہیں۔ علماء نے یہاں فرق کیا
حضور ہو کہ خود حکم مقابلے میں کفر ہے۔ کافروں کو پتہ چل جائے۔ مسلمان نام مٹاتے ہیں۔ جو نام مصطفیٰ ہو مٹ جاتے
اللہ اکبر
ہیں۔
مسلمان نام مٹاتا نہیں۔ حضور مقابلے میں کفر ہے۔ اگر میں نام مٹا دوں تو لوگ جان جائیں گے۔ جو میں نے اگر حکم
آپ کا حکم کی تعمیل ہے کہ تم یہ گمان کرے گا۔ کہ ایمان والے نبی کا نام کو مٹا نہیں سکتے ہیں۔ حضور تاثر یہ دینا
چاہتا ہوں۔ کہ ایمان والے نبی کا نام بہت جانتے ہیں۔ محبوب کا نام مٹاتے نہیں ہیں۔
میں سو جاؤں یا مصطفےٰ آپ کے ـــــ
جیڑا انج جائے گا یہ سدھا ای بیڑا پار ـــ حدیث وکھانا آں ـــ جس دا نام ہے سا کو محمد
علی محمد۔ محمد علی علی اللہ ـــ وغیرہ ـــ صحیح العقیدہ ہونا شرط اے۔ جنہاں نانواں نال
محمد آ جاندا اے اسا اک یار ہے جو ـــ رب آکھے گا جاؤ یار کے نال دا صدقہ بخشیا ـــ سا جا نا کیتا
ہوں ـــ اللہ کا شکر خلیل وہ نہ آئے ـــ 39/[illegible] والا ہر دلعزیز ـــ

حدیث وکھاؤ جیہڑی ذمہ داری لاوے۔ فنا تے فنا ہڑی اپنی مرضی اے۔ جے اگے ای قفل لگے ہون۔ ختم اللہ علیٰ قلوبہم۔

تے ایہنا سزا دی اے۔ ایہہ ساڈے اپنے وات وس ناہیں۔ اسیں ماسکے کئی حضور توں بانہہ بڑے اسد حاناں لبیندے ہاں۔

ہم اللہ کو جانتے ہیں ماشاء اللہ۔ میں آکھیا اللہ نوں کیویں منندے او۔ اللہ ویکھیا جے۔ آکھے نہیں۔ میں آکھیا جے

کوئی مولوی جیہڑا آکھے میں طواف کعبہ کردا تے ایہہ میں تھا پڑھا دتا۔ تنگڑا ہو میں تیرا رب آں۔ جیہڑا ایہہ عقیدہ

رکھے گا تاں۔ او مسلمان ای نہیں۔ اللہ کسے تصور تخیل وہم گمان وچ نہیں آوندا۔ اوہ بے صورت تے لامکان

اے۔ اسیں ساونڈ سندے آں۔ جسم نظر نہیں آوندا۔ کناں دی سماعت نال پتہ لگ جاندا اے پر ساونڈ دے

ویچ اللہ اوہ تے جنہوں کناں دی سماعت وی محیط نہیں کر سکدی۔ کوئی خوشبو کوئی چیز کھائیے ایہہ ٹیسٹ

ذائقہ اوہدا کوئی جسم نہیں۔ چکھیاں پتہ لگ جاندا اے۔ کھٹا اے مٹھا اے۔ پھکا اے کوڑا اے۔ اللہ اوہ وی

جیہڑا چکھیاں وی نہیں جاندا۔ پر فیوم استعمال کردے او کوئی سینٹ استعمال کردے او۔ یا کوئی عطر استعمال

کردے او۔ اوہدے وچ نکھار آگیا اے۔ خوشبو نظر نہیں آوندی۔ اوہدا کوئی جسم نہیں سنگھیاں

پتہ لگ جاندا اے۔ چنبیلی اے گلاب اے۔ ایہہ نا اے کی اے۔ اللہ سنگھیاں وی نہیں جاندا۔ جیہڑا سنگھیا نہ

جا سکے۔ جیہڑا چکھیا نہ جا سکے۔ جنہوں کناں دی سماعت محیط نہ کر سکے۔ تخیل تصور وہم گمان وچ نہ آئے

اک بندہ آکھدا اے جی میں اللہ نوں من ناں آں۔ او اونہوں پچھے کیویں من ناں ایں۔ کوئی دلیل تے

دے ناں۔ کہ اللہ ہے۔ من آں ایں کس طرح من ناں ایں۔ تے جیہڑا ایہہ منندا اے کہ بیندا اے ماشاءاللہ۔

اللہ جہنم میں کتنے منے ہوں گے۔ جو اوہ نک مارے پوری زمین سڑ کے سواہ ہو جائے۔ چلو ٹھیک اے۔ جہنم

ویکھیا جے۔ آکھے نہیں۔ جو کوئی بندہ پیراں تے لنگار ہو جائے سواہ ہو جائے۔ اوہ مولوی اللہ فضل کریگا۔

اسیں نہیں جانا تاں توں جانا ہووے گا۔ اساں تے نہیں جانا۔ تے اوہنوں دوجا ٹھیکہ لا دیندے نیں

نہیں۔ نہیں مارشل آرٹ آپ نیں ساتھ چلیں۔ جو کئی آنکھوں والی دو دو حوریں ملیں گی۔ انج جیویں

خادم قائم کیتا ہویا ہیں۔ جیہڑے تے سمبھالا ہوندا۔ دو گھڑے وٹیاں رہ جا۔ ایہہ کوئی طریقہ نہیں۔ بئی کوئی دانائی
دی بات کرو۔ کوئی علم کی بات کرو۔ سمجھداری کی بات کرو۔ لاجک والی بات کرو۔ کیسے مانتے ہو۔ جنت دیکھی
ہے۔ نہیں۔ دوزخ دیکھی ہے نہیں۔ پل صراط ویکھیا اے نہیں۔ فرشتے ویکھے نیں آکھے نہیں۔ میں آکھیا جن ویکھے نیں آکھے نہیں۔
عرش ویکھیا ای نہیں۔ کرسی ویکھی آ نہیں۔ لوح ویکھی آ نہیں۔ قلم ویکھی آ نہیں۔ قیامت ویکھی آ نہیں۔ جدوں
ویکھیا ای کجھ نہیں۔ حوراں ویکھیاں نہیں نہیں۔ رضوان ویکھے نہیں نہیں۔ جبرائیل ویکھیا ای نہیں۔ میکائیل نہیں۔ جدوں
کجھ وی نہیں ویکھیا۔ من دا اکھو ہی ویہی۔ ہر سمت ہر جہت سے دیکھو گے۔ تو ایمان مضبوط اسی کا ہوگا۔ جو زبانی
مصطفےٰ پہ اعتبار کرے گا۔ —— جو حضور کی زبان پہ اعتبار کرے گا۔ نبی اللہ کرسی تے رب آکھیا تو ویسیں سوہ
پوشیدہ ویکھ کے نہ گھبرا جایا کرو۔ ساڈی قوم کیہی بڑی عجیب اے۔ پوشیدہ نوں بڑا من دی اے۔ جیہڑا شعبدہ باز
ہووے تے اوہنوں من دے نیں۔ بہت نیک بندہ اے۔ ایہہ دس طرب تے بدمعاشی کی پاندے نیں۔ کپڑے کوئی لباس جیہڑا
اے۔ ایہہ کوئی ولایت دی دلیل نہیں۔ طرب تے بدمعاشی والے جیہڑے ای پاندے نیں۔ حد ہو گئی اے ساڈی قوم
دی سوچ وی عجیب ہو گئی اے۔ کہ جبہ شبہ ویکھیا۔ ننگاں ویکھیاں آکھیا جی ایہو ای ولایت اے۔ سوڈانی
سارے ننگے ای پھردے نیں۔ کیا سارے ولی ہو گئے نیں۔ بئی کوئی پوشاک کوئی لباس ولایت کی دلیل نہیں۔
اگلے بڑی نماز پڑھدا اے۔ بڑے روزے رکھدا اے۔ جماعت چھ مہینیاں کردا اے۔ نہاندا سال بعد اے۔ تے آکھیا جی بڑا
درویش لوک نیں۔ ایہہ کوئی دلیل اے۔ قرآن نے آکھیا اے۔ ایہہ کوئی معیار نہیں۔ ایمان والے کی تے اوہ اے جیہڑے
رب دا ناں لیندے نیں۔ ایمان والے نہیں۔ میں قرآن پیش کر دتا اے۔ فرمایا ومن الناس من یقول اٰمنا
وما ہم بمؤمنین —— فرمایا ایہہ جیہے لوک ہون گے جیہڑے اللہ دا ناں بڑا لین گے۔ اللہ ای اللہ۔ اللہ ای
اللہ۔ تے کوئی ہے اللہ ای اللہ۔ نہ کوئی ولی اللہ ای اللہ سے کلا نہ کنٹ اوہو کیہا درگاہ دا دھکا۔ اللہ ای اللہ تے
فرمایا وما ہم بمؤمنین —— تے شہادت دیاں گلاں و بالیوم الاخر شہادت دیاں ہو کے بھرکے بھرکے آکھن گے۔ اللہ

قیامت آنے والی ہے۔ میں آکھیا اوہ دن کم تکتے۔ کیا تماشا رہے۔ جہنم میں کچھ ہوں گے۔ میں آکھیا اساں کہ بڑا جاتا اے۔ اگر خاتمہ ایمان پر ہو جائے۔ نبی دی غلامی وچ جائیے۔ عقیدہ سوہنا لے کے جائیے۔ تو اوہنوں پورا کرے تے جہنم سکون کجھ نہیں آسندا۔ تے نہ اساں جانا ایں۔ میں انہاں نوں قرآن پیش کر دیاں آں۔ فرمایا فاتقوا النار التی وقودھا ——— اعدت للکافرین۔ فرمایا نافرمان لوک تے پتھر ایندا بالن ہین۔ کافراں کو گھیرن والی اے۔ اس نے سارے یاں دے منکر والے آں۔ بس گئے واسطے بنائی ہیں۔ رب نے آکھیا کافراں واسطے بنائی گئی اے۔ تسیں لوکاں پیچھے ہو کے اساں تے نہیں جانا۔ اسیں تے ایمان والے آں۔ ———

عزیزان گرامی ایک ہے محبت جو دل کی کیفیت کا نام ہے۔ اور مودت ایہہ کہ یار ملے نہ تے دل نوں چین نہیں اوندا ایندا یاں مطلب وچوں مودت ایہہ کہ محبوب نہ ملے تے بے قراری رہندی اے۔ تڑپ سیدا اے۔ مگر مر نہیں جاندا۔ رہندا زندہ اے۔ مثال دے طور تے جیویں مشہور اے نے ہیں۔ لیلیٰ نوں مجنوں نال تے مجنوں نوں لیلیٰ نال محبت سی۔ جے نہیں ملے تے مر نہیں سن گئے۔ ملے تے تسکین ملدی اے۔ نہ ملے تے مر نہیں جاندا۔ مودت اسے کہتے ہیں کہ جس کے بغیر آدمی زندہ نہ رہے۔ اور مودت الا المودۃ فی القربیٰ۔ مودت اسے کہتے ہیں جس کے بغیر آدمی زندہ نہ رہے۔ آکسیجن آدمی کو محبت نہیں مودت ہے۔ اگر آکسیجن ختم ہو جائے۔ ایک منٹ تک بندہ زندہ رہے گا۔ اگر اوہنوں آکسیجن نہ ملے تے بندہ جان دے دے گا۔ زندہ نہیں رہ سکدا گا۔ مچھلی نوں پانی نال محبت نہیں مودت اے۔ اک لمحہ تک زندہ رہے گی۔ اگر پانی وچ نہ جائے مر جائے گی۔ پانی دی جدائی برداشت نہ کر سکے گی۔ قرآن کہتا کی آکھیا اے۔ الا المودۃ فی القربیٰ۔ کہ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہتی۔ انسان آکسیجن کے بغیر زندہ نہیں رہتا۔ اسی طرح ایمان والا بھی۔ نبی کے قریبیوں کے بغیر عقیدت سے ایمان والا نہیں رہ سکتا۔

ایہہ تے پتہ لگ گیا حضور دے قریبیاں توں بغیر ایمان والا نہیں رہندا۔ مگر ویکھنا ایہہ کہ قریبی ہین کہڑے الا المودۃ فی القربیٰ۔ حرف [illegible] قریبی کون نیں۔ جس توں قریبی بندہ دنیا تے ہوندا۔ تے ماں پیو۔

بے کوئی بندہ جیہڑا آکھے میرے نال پیو میرے قریبی نہیں۔ ایہو ای حقیقت اے۔ جیہدا کوئی بندہ انکار ہی نہیں کر سکدا۔
پہلے قریبی ماں پیو۔ تے قرآن کی آکھدا اے۔ الا المودۃ فی القربیٰ۔ نبی دیاں قریبیاں نال مودۃ کرے۔ ایہہ جیہوں
سن کے کول سونا لیکے جاندے ہونا۔ تے کسوٹی تے لا کے ویکھدا اے ایہہ وی کھوٹا اے۔ ایہہ وی کھوٹا اے۔ ——
جیہڑا پورا اترے آکھدا اے ایہہ کھرا اے۔ جس بندے دیں پرکھنا ہووے نال باطل تے حق دے درمیان تمیز کرنی ہووے
تے کسوٹی قرآن دی آکھدے تے لا کے ویکھ لو۔ جیہڑا پورا اتر جاندا اے۔ اللہ دا قرآن پیش کر دا آں پیا۔ الا المودۃ
فی القربیٰ۔ حضور دے قریبیاں نوں منے۔ پہلے قریبی ماں پیو۔ حضور دے والدین۔ اک سوال اے۔ جیہڑا حضور دے والدین
تفر من دا اے۔ ایہہ کوئی آکھدے نہیں اوہناں کلمہ نہیں سی پڑھیا۔ میں آکھیا اپنی ماں دے بارے وچ پنجابی نوں سو کے
ہون تے آکھنا ہے بے بہوراں دا کیا مقام اسا۔ جی ایمان ثابت نہیں۔ میں آکھیا میں ثابت کرنا آں۔ لقد من
اللہ علی المومنین ——— اوہناں دے وچ۔ اک رسول جی۔ والدین تشنہ اے۔ ایتھے صیغہ جمع دا اے۔ میں آکھیا تمام
ارحام تمام پشت مراد ہیں۔ امام الانبیاء نے فرمایا میرا نور پاک رحموں۔ پاک پشتوں میں منتقل ہوتا ہوا آیا
اسی لئے صیغہ جمع کا آتا ہے۔ کہ تمام کے تمام پاک ہیں۔ جن کا تعلق حضور سے ہے۔ (اللہ کہہ)
کیونکہ قرآن کہتا ہے۔ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب اللہ نے پاک علیحدہ کر دئیے پلید علیحدہ کر دئیے۔ تے پاک
اوہ نیں جیہناں وچ حضور آیا اے۔ الا المودۃ فی القربیٰ۔ پہلے قریبی ماں پیو میں دے سن ویں۔ دوجا
قریبی کون ہوندا اے۔ بھین بھرا۔ بھرا اللہ نے دتا ای کوئی نہیں۔ حالانکہ بھرا اکھٹے ہوندے نیں بھین وی نوں
نہیں دتا کیوں۔ جدوں جائیداد تقسیم ہوندی تے بھائی کہندا اے میں شاہ دے ادھ دا مالک آں۔ میں شاہ دے
برابر دا واں۔ میں شاہ دا ثانی آں۔ رب نے بھرا دتا ای نہیں کہ کائنات تے کوئی دعویٰ ای نہ کر سکے کہ میں نبی
دے برابر دا آں۔ پتہ لگ جائے میرے نبی دے برابر دا پہلے ای کوئی نہیں ہا۔ ایہو میرا محبوب اے جیہدا ثانی کائنات اچ
کوئی نہیں۔ ویکھو جی حلیمہ سعدیہ دا پیا ثانی کوئی نہیں۔ قرآن حالانکہ کا کا برکت دا صیغہ آیا عنایت سے کلام

Scanned with CamScanner

ویکھے ناں قرآن آکھدا اے پیا۔ انما انا بشر مثلکم۔ میں تہاڈی مثل آں۔ تے جے قرآن تے عمل کریئے تے کوئی حرج اے۔
جدوں قرآن جو آکھدا اے پیا ـــــ اینہاں جواب پیش کر دیناں آں۔ جدوں جنتی جنت وچ جان گے تے جنت
دے پھل دی مثال وأتوا به متشابها ـــــ آخر تک جاندا ـــــ دکان تے جاناں (B) ایہہ تے
اوسے طرح تے انگور زمین جوں اسی دنیا تے کھاندے ساں۔ میں اپنے شہر دکان تے انگور لین جاواں۔ انگور پیا ہووے گا۔ وچ وال
ہوندے پئے نیں۔ کوئی چھوٹا دانا پکا ہووے۔ اوہ ٹنڈ سے تے تھلے ڈگ پیندا اے۔ اوہ جیہڑا اپنے وچ جاندا اے ناں۔
پیلا جیہڑا اک رنگ ہوندا اے۔ میں انگور چکھے تے کجھ دانے گلے چکھاں۔ اینہاں وچوں اوس انگور دا سر وچ ہوندی اے۔
اوہ کھسک جاندا اے۔ جنے گاہک اندر نیں سارا دن اوہ لین والیاں دیاں جھولیاں کھاندا رہندا اے۔ پیٹی
مکینکس۔ سوز۔ چپل۔ بوٹ۔ گھسا۔ سارا دن لٹکدا رہندا اے تے لنگھ جاندا اے۔ تے جے اوہنوں ویل جلے
تے مکھیاں تے کیڑیاں دا جھرمٹ جاندا پیا نیں۔ ایہہ کی اے انگور۔ سارا دن لٹکدا رہندا اے تے جے انگور لیا کھونہہ
ٹنڈ سے تھلے جا پیا اے ناں۔ سارا دن لٹکدا رہندا اے۔ ویل جلے تے مکھیاں تے کیڑیاں جان نہیں چھڈدیاں۔
ہن اوہ انگور قرآن دی آیت پڑھ کے آکھے۔ وأتوا به متشابها ـــ جنت تے انگور شامیں اکو جیہے ای ناں
پر جنت آکھے گا کہ نواں ہے قطار۔ پورا دن ٹنگیا رہندا پیا لٹک جاندا اے۔ تاریاں نوں جنت دے انگور
دیاں کرناں ایں پیا ـــــ سارا جہان دا لشکر سر وچ ہوندا نہیں۔ رسیاں تو جنت دے
انگور نال کریا ایں۔ ـــ کوئی مثل نہ جانن دی رب خود فرشتاں جیہڑی شے پڑھدی جوان آکھی۔
اسی دا اے جے میری بنی وانگا ہے اپنی کوشش۔ الا المودۃ فی القربی۔ بیٹا قریبی حال ہیوو۔ جد جے بیبیاں لبدا تے ہوسکا
پھر جدوں بچہ جوان ہو جاندا اے۔ جیہڑے دے حال ہووے۔ بیوی قریبی سسرال قریبی۔ ہے کوئی بندہ جیہڑا آکھے میری
بیوی میری قریبی نہیں۔ ایہہ حقیقت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ الا المودۃ فی القربی جیہڑے
قریبیاں نال مودت کرے۔ الا ذر قرآن دا اے۔ حضور دے سسرال نوں وی آپ نے سنی۔ حضور دی

Scanned with CamScanner

ازواج نوں من دے سیں تے سُنی۔ الا المودۃ فی القربیٰ۔ حضور دے والدین نوں منن سُنی۔ بس ایہہ اشارہ کر دیا
جاندا اے۔ پھر جدوں شادی ہوندی اے پھر اللہ بچے دیندا اے۔ پھر قریبی اولاد۔ قرآن دی آیت دا
الا المودۃ فی القربیٰ۔ حضور دیاں دھیاں نوں منے تے سنی ایں۔ جیہڑا نبی دی ساری اولاد نوں من دا اے۔ رقیہ بنت
علی۔ ام کلثوم بنت نبی۔ زینب بنت نبی۔ فاطمہ بنت نبی۔ ساری اولاد نوں من دے سنی تے اہلسنت۔
قرآن دی آیت اے الا المودۃ فی القربیٰ۔ ایہہ اولاد اے تے جیہڑا قریبیاں نوں منے۔ (اللہ اکبر)
پھر اگے حسن علی دو اولاداں جوان ہو جاندیاں شادیاں کر دتیاں سن۔ پھر قریبی بندے بن داماد۔ نبی دے
والدین نوں منے۔ ازواج نوں منے۔ اولاد نوں منے۔ سسرال نوں منے۔ تے جیہڑے دھیاں دتے۔ حضور دے داماد حضرت
عثمان غنی نوں منے تے اہلسنت۔ مولا علی نوں منے تے اسیں۔ الا المودۃ فی القربیٰ۔ قریبیوں
سے مودت کرو۔ سنیو شیعاں دا مسئلہ اے جیہڑا اپنا ہادی ڈوب رہے۔ نبی دا ذیشان اے۔ پھر اولاد
دی شادی۔ پھر اگو نواسے نواسیاں پیدا ہوندے نیں۔ حضرت عاصم بنت عثمان۔ منے آں تے
اسیں۔ مولا حسن نوں منے آں تے اسیں۔ مولا حسین نوں منے آں تے اسیں۔ حضرت سیدہ زینب
بنت علی نوں منے تے اسیں۔ ام کلثوم بنت علی نوں منے تے اسیں۔ الا المودۃ فی القربیٰ۔
میں دعوے سے کہتا ہوں کوئی مائی کا لال اپنا مسلک قرآن سے ثابت نہیں کر سکتا
یہ شرف اہلسنت کو اعزاز حاصل ہے۔ + (نعت خوانی کی بات)

ہمیں کوئی مصلحت انداز کا بارہ ہو ___ مثال ___ علم اور عمل ۔

عالم کی زیارت نبی کی زیارت (۲) کتابیں عالم کا زیور (۳) فرشتے پر دیکھاتے ہیں۔

نبی کی محبت کا نام ایمان ہے۔ الا المودۃ فی القربیٰ۔ نسبت کا مقام جو نبی سے کم اقسام
زمانے دی قسم۔ سیدی کی قسم۔ صبح کی قسم۔ اللہ کا بارگاہ وقار۔ ___ بلغ اللہ

صدیق اکبر کو مانتے ہیں ہر ایک کو مانتے ہیں۔ حضور کی نسبت سے۔ عقیدت کا مرکز حضور کو بناؤ
گے تو ہر فتنے سے پاک ہو جاؤ گے۔ ہر اس بندے کو مانو گے جس کا تعلق حضور سے ہے۔ الا السودة فہاکا۔
میرے ذریعہ یا یوں سمجھو۔ حضور کی اہلبیت میں ازواج ہیں ــــ سیدوں کا بننا ــ
نواسوں کی اولاد اہلبیت۔ نبی آگے نبی بنی کے۔ سید آگے حسن بن بن کی اولاد ہے۔ جو ا
ہمسٹ ہار سید نہیں مانا اور سید نہیں ہو سکتا ــــ نسب بدلنا ــــ وعید۔ ہم
آلِ رسول کو بھی مانتے ہیں۔ اصحابِ رسول۔ ازواجِ رسول۔ اولادِ رسول کو بھی۔ جہاں نسبت حضور کی ہو جائے بات
اور انہوں کیوں نہ مانیں۔

ــــ ہ ــــ

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizami
Distt. Teh. Pakpattan

۸ — ۴ — ۲۰۰۷
19 — ۳ — ۱۴۲۸
بروز اتوار

AM — 10 — 10 — 16

الم ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ۔ بقرہ ۔ خالق کائنات نے اپنے کلام پاک وچ الحمد توں لے کے
والناس تک پورا قرآن میرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی نعت اے ۔ محب کلام کرے یا محبوب دے متعلق کرے
توہین دا پہلو نکلے کجھ لوک قرآن پڑھ کے ہدایت لیندے یا گمراہ ہین ۔ خالق کائنات نے پہلے فرما دتا اے ۔ کجھ لوک
قرآن پڑھن والے گمراہ ہون گے ۔ کجھ قرآن پڑھن والے ہدایت یافتہ ہون گے ۔ کجھ گمراہ ایہو جیہے ہون قرآن پڑھن
گے ۔ تے گمراہ ہو جان گے ۔ ایدا کجھ لوک انج ہون گے ۔
جو قرآن پڑھن گے تے ہدایت یافتہ ہون گے
بات ذرا قابل غور اے ۔ الم ۔ قرآن دا

خطاب بلھے پور
شانِ کتاب
سید شبیر حسین شاہ

اک حرف پڑھیاں دس نیکیاں ۔ الم پڑھیے تے 3 حرف بن دے نیں ۔ الف ۔ لام ۔ میم ۔ 30 نیکیاں
کسے وڈے وڈے پھنے خان مولوی کول لے جاؤ ۔ جیہڑا اعلیٰ ہی ہووے ۔ بھاویں علامہ ہووے ، مفتی ہووے ۔ خیر اج کل تے
کوئی مفتی دی سمجھ نہیں لگدی ۔ کوئی علامے دی سمجھ نہیں رہ گئی ۔ اج کل تے لیڈر وی آیتاں پڑھدے نیں ۔ تے
حدیثاں پڑھدے نیں ۔ ایہہ ہن تے مولوی دی ایہو جیہی کوئی تمیز نہیں رہ گئی ۔ جنہوں حدیث پڑھنی آسان لگے
کوئی آیت پڑھ لیندا اے ۔ ساری زندگی میرا خیال اے آیت یاد نہیں آئی ہووے ۔ وقت ویکھ کے
راز ۔ بس ایہہ کلمہ سدھا آندا ہووے ۔ جد جدوں کوئی الٹ کم کرنا ہووے ۔ آیت دا سہارا لیندے
نیں ۔ دنیا دا لفظ بہ لیڈر دھوکے باز تفسیر کر ۔ فیصلے غلط تے پڑھنا اے قرآن و حدیث ۔ یا اللہ قرآن پڑھن تے
الم ۔ دے کیہڑے جی ایہدا معنیٰ کی اے ۔ او بس اکھیا معنیٰ دا میتوں پتہ نہیں ۔ میں تے کوئی پڑھنا آں پیسے دی شیخ
الم قرآن نوں دے کجھ معنیٰ نہیں ۔ حروف مقطعات اے ۔ جیہڑے ویکھو نہیں دسے گا ۔ بس ایہہ جی تہانوں
اوندے نیں ۔ میں اکھیا میرے کولوں پچھیا گیا اے ۔ میں تہانوں اکھیا اے ۔ میتوں اوندے نیں ۔ اگے کیہڑی
میں اکھیا معنیٰ تے نہیں اوندا ۔ اک گل میتوں یاد آوندی اے ۔ اگے کی ۔ میں اکھیا 90 ہزار کلام ہووے آکھیا سوہنا

ایہ جیہڑا ترجمہ ۲۰ ہ ایہ نا۔ ایہ عام لوکاں نوں دس دے۔ حرام حلال۔ ایہ جناں اک شاہاں نوں آوندے مفتی بن جاندے سان

فرمایا سوہنیاں۔ ایہ جیہڑا ترجمہ ہویا اے۔ داتا علی ہجویری۔ خواجہ اجمیری۔ غوث پاک۔ دلّا صاحب بابا صاحب

فقیہہ العلم بسیّد رباں۔ مجدد الف ثانی۔ ایہ انہاں نوں دس گے۔ تے ایہ جیہڑا ہویا اے ناں۔ ایہ شرا میرا ایہدا کا

قرآن لوح محفوظ دی تفصیل اے۔ ہر گل ایہدے وچ موجود اے۔ جو جو ہو چکیا اے جو ہو رہیا اے جو اگوں ہونا ایں۔

ہر چیز ایہدے وچ موجود اے۔ بات ذرا قابل غور اے۔ فرمایا سوہنیاں شرا میرا ایہدے اے۔ الم اوہدے اگے

دائرہ دے اوہدے اگے۔ اِ۔ لکھیا اے کہ پوری اک آیت اے۔ ایہ ٹٹے کھلیاں آئے جیہڑے نہیں۔ انہاں نوں اک

آیت دا ترجمہ نہیں اوندا۔ تے جے قرآن دی سمجھ نہیں آئی۔ آکھ کیہڑیاں۔ ایہ رب تے رب دا محبوب دا راز و نیاز

اے ـــــ۔ جنہوں قرآن دی اک آیت دا پتہ نہیں۔ اوہ ایڈے وڈے دعوے کرے۔ کہ عقل

دا شعور اے ناں۔ عشرہ سنیاں والا شک اے۔ سوہنیاں تیرے منہ چوں جو نکلیا حق اے۔ میرے نبی گفتگو فرماندا

سن۔ تے اک صحابی لکھدا سی۔ اک صحابی نے روک دیا۔ کدی جمال کدی جلال کدی کوئی حال توں ہر

گل لکھدا رہنا ایں ـــــ۔ میری زبان چوں اوہ ای نکلدا اے جو حق اے۔ اینہا سنیاں نے علم

ترجمہ کر لینے آں ــ میرے نبی دی زبان ـــــ وڈے وڈے قرآن ــ کسے ہور دا بیان

جھگڑا لگا ای نہیں ـــــ وما ینطق عن الھوی ـــــ میرے نبی دی زبان ـــ قرآن آیت ـــ

وما ینطق ـ یا ایہا الذین امنوا استجیبوا ـ ید اللہ فوق ـ نبی کی شان بہت بلند ہے۔ کوئی ماں نے

پیدا ای نہیں کیا۔ ـ کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم۔

ہر عمل منفعت والا ہے۔ رب فرمایا ہے میرے نبی کا ہر عمل میرا عمل ہے ـــ میرے نبی دی زبان

عزیزان گرامی وضاحت کر رہے واں تے قرآن جیہڑا نازل ہویا اے۔ فرمایا الم۔ ایہ اوہ گلاں نیں۔ جیہڑا

راز و نیاز دیاں گلاں نیں۔ ذلک الکتاب لا ریب فیہ ـ ایہدے وچ شک نہ کر یا جی۔ اے

اینہوں آکھیا ہے شک نہ کریا جے۔ مسلمان جیہڑا شک کریا اوہ مسلمان رہندا ای نہیں۔ تے کافر تے مومن دا ای
نہیں۔ مومن شک کردا ای نہیں۔ اینہوں کسیاں شک نہ کریں۔ بڑی عجیب گل اے۔ کیوں آکھیا۔
ذلک الکتاب۔ ایہہ اللہ دے کلام دے وچ ذرا جنا وی شک نہیں۔ جیہڑا شک کریا مسلمان رہ
سکدا نہیں۔ (B) جنہاں شک کیتا اوہ گمراہ ہو گئے پڑھ کے ویکھ لے والناس تک
قرآن تے پڑھن گے۔ رب نے وی آکھ دتا اے۔ رسول نے وی آکھ دتا۔ اے لوکو مسلماناں نوں ذرا توجہ نال۔
حدیث نہ ہوے ذہن دار قرآن۔ نبی نے فرمایا اک قوم کا قرآن پڑھنا ____ طویل حدیث اے۔ حلق توں
دین تے دشمن دار اے۔ اس شخص کا حال ہے مسجد میں۔ قرآن پڑھن گے پر گمراہ ہو جان گے۔ اک اوہ ہون گا
محبت والا عشق والا پیار والے ہون گے۔ اوہ وی قرآن پڑھن گے۔ تفرقہ ہو رہیا ہوویں لگے گا۔ کیہڑا قرآن
پڑھن والا صحیح اے۔ کیہڑا اصل اے۔ مسلمان ایہہ اودھر وی قرآن اودھر وی قرآن۔ ____ حرف ناری
ہے پیار عشق جو پڑھدے ہیں بچارے ____ گمراہ کا قرآن پڑھنا۔ قرآن میں شک نہ کریں۔
کہ قرآن وچ ویکھ لو سکیا ہو جاندا اے۔ قرآن وچ میرے نبی دی فضیلت اے۔ قرآن وچ تے میرے نبی دیاں شاناں
بیان ہو گیاں ہین۔ اینہاں دے وچ تے توہین مصطفی ہے ای نہیں۔ کیونکہ رب نے اعلان کر دتا اے۔ یا ایہا الذین
امنوا لا تقولوا راعنا ____ ذرا جنی وی توہین برداشت نہیں ____ لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا۔
یا ویکھو عرض و معروض کرنی ہووے تکا فضیلت وے۔ مدینے دے تاجدار دی۔ جیہڑا بارگاہ دی ادب
رب ترتیب دیندا اے پیا۔ عرض و معروض دے طریقے دسدا اے پیا۔ اوہ لوکو سن لو گواہ رہو میریا
نبی دی عظمت نوں جاندا نہیں۔ ایہہ جیہڑے فرشتے درود شریف لکھے جاندے اوہدی وی وجہ ایہو ای اے
جے سجدے ہوندے تے فرشتے دیکھ کے جاندے۔ اسی ہن کوئی ہتھ ٹٹے ہوندے نہیں۔ درخواست یار
پیچھے اس ہو ہوندے اوہ کوشش آ ساں مزدور ہاں دے۔ کیوں گنہگار اسی ہیں پڑھن والا اے۔ اماں دیس اسی پیا

سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس دا اے۔ اوہنوں پتہ نہیں اوہدے آداب دا۔ پروٹوکول دا۔ بنا پچھیوں ای۔ اوہ پروٹوکول
نال بولیا ہویا درخواست پیش کر دا اے۔ ایہہ کوئی گناہ۔ اوہدے ہتھ کوئی نہیں لو ملیا اے۔ جیہڑے منہ اوس استدلال
دا۔ ایہہ تے کوئی جیہل استدلال کر دے تے تاں دے نال۔ ایہہ تے صرف اوہدے پروٹوکول دی وجہ اے جیہل
گنوار ایں۔ شیطون بارگاہ نبوی دا نہیں پتہ۔ فرشتیاں دی ڈیوٹی اے۔ انہاں نوں تے سکھایا اے رب نے۔
شیطان نوں پتہ اے میرے نبی دی فضیلت کی اے۔ وجہ اے ایہہ کہ انج کسے بڑے خطیب نے تقریر وچ نہیں کیتی ہوئی
اکو ای اوتھے بدعقیدہ ہویا اے۔ فرشتے ویسے جیہل دی تقریر وچ نہیں سُندے۔ اوہناں دے ذہناں وچ زنگ
نے ای کوئی نہیں۔ رب آکھیا نکل جا۔ فاخرج انک من الصاغرین۔ نکل جا میری بارگاہ چوں دفع ہو جا۔
ایتھے سب پاک لوگ رہندے نیں۔ ایتھے تبلیغ نہیں کرنی جا اوتھے لگا جا۔ زمین تے دفع ہو جا کے۔ اوس آکھیا
کھڑ جا۔ رب آکھیا جا دفع ہو جا۔ اوس آکھیا لیا میرا لوکا معاملہ۔ چنگا۔ اوس آکھیا میرا انساناں وچ میں
آپے لگا پھیراں گا۔ ــــ امد مدینے دے تاجدار دی ذات نال اے۔ امد محمد شریف دی وجہ وکھا دینا
دسوا رہے۔ کر امن دلاں شیطون اوہدے پروٹوکول دا پتہ نہیں۔ ایہہ شاہ محبوب اے جیہدے واسطے فرش
سجایا جاندا اے۔ امد محمد مشتاق آسماناں تے ستون بنایا گیا اے۔ سوہنا جدوں آوے گا کہ ستون
جانشین ہو سکدا۔ اتفاق صفائی کرائی۔ نبی اوتھے جاوے۔ نبی دی ولادت تے ستون بلیا ہویا اے
تے رسیہ چار جمعے دا لیچ تے ٹکڑی ای آفر آ گئی اے۔ بہر حال ہیر پھیر کرنا آں پیا مسلمان کیہا کہوں۔
تکیندے آون واسطے کائنات سبھی دی جاندی اے۔ اوس محبوب نے اونا ایں۔ اوس واسطے اونہاں
عظمت شان ایہو جئی ــــ سارے خزانے رحمتاں دے۔ ہتھ وچ دینے لا جا چھپکا۔
دعا رہے سرور ولا رحمۃ للعالمین ــــ اے محبوباں دیاں جیہڑیاں۔ ذرا مکہ مکرمہ دا چپ کر ساں۔
جنہاں دیاں شاناں ہوئیاں۔ تے رب آپ ہماراسا پیا۔ فرشتیاں دی ڈیوٹی اے۔ ایہہ وچ پیکری سکدا نہیں۔

(نعت)

اے ایمان والو۔ حبیب میرے محبوب دی بارگاہ وچ عرض کرنا ہووے تے "لا تقولوا راعنا" ـــــ شکی ہو جایا کرو۔

تقولوا انظرنا ـــ یا رسول اللہ سانوں نگاہ کرم فرماؤ۔ عرض کرن دے طریقے رب دسے وارے پیارے۔ رب

نوں اینا وی گوارا نہیں جہناں لفظاں دی اوٹ وچ میرے محبوب دی توہین ہوندی اے۔ لوکو۔ لفظ بدل جاؤ۔ راعنا

لفظ برا نہیں ہے۔ حضور دی رعایت فرماؤ۔ سمجھا دیو۔ کیونکہ منافقین نے اینہدی اوٹ وچ بے ادبی کیتی

اے۔ لفظ بدل جاؤ۔ ایمان والیو کہو "لا تقولوا راعنا" ـــــ مومن تے کافر دے درمیان فرق کرنا بہت آسان اے

مومن تے منافق دے درمیان فرق کرنا بہت مشکل ہے۔ اے ایمان والیو۔ نہ کہو۔ "قولوا انظرنا" ـــ حضور سانوں

تے نگاہ کرم فرماؤ ـــ کرم کی اک نظر ہم پر خدارا یا رسول اللہ۔ بہوں تنہا ہوں تنہا یا رسول اللہ

میرے دکھ بانٹنے والا نہیں کوئی بھی زمانے میں ـــ ہمیشہ آپ کی چوکھٹ پر سہارا یا رسول اللہ

سمندر عشق میں ہے کشتی کی تو جلدی خبر لینا ـــ سمندر میں تو ہے کشتی کی جلدی خبر لینا۔ بڑی مشکل میں ہے

محمد کو پکارا ہے یا رسول اللہ ـــ بڑی مشکل میں ہے ـــ بڑی مشکل میں ہے محمد کو پکارا یا رسول اللہ

بڑے گناہ ہیں ـــ اعلیٰ حضرت ـــ ہیں سب نار رحیم۔ اک بوند ادھر بھی برسا جانا

منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا۔ موری نیا پار لگا جانا ـــ یا زاہدے کا جل والا ہوں شاہا

اس کو کوئی نہیں کہتا ـــ شہروں کی ... بنا دی غلطی کی اے۔ کوئی گدا بن کے یار دے بوہے تے آواز

دیوے ہیں لیکن شہروں بہتے گئے تے ... در تے دروازہ ... نہ کدی ناہ نہیں۔ بات طویل ہو جائے گی عرض کرنا

آں مسلمان سمجھو۔ خالق کائنات شانہ یا ... بدل جاؤ۔ اس واسطے فرمایا اس وچ شک نہیں

فرمایا کوئی گمراہ قرآن پڑھے بنی دی غلطیاں ... دا انکار کرے۔ ذلک الکتاب لا ریب فیہ۔ قرآن نے

شک کر کے ... اینہوں خبیث سمجھیا ہے۔ کیونکہ قرآن وچ تے بنی دیاں غلطیاں نہیں بنی دیاں شانا

نہیں۔ قرآن اللہ دی ... رب غلطیاں بیان کردا اے۔ رب آپ اینہاں ... و ... ولا ... سکی۔ ودانگا

وسراجاً منیرا اے۔ محبوب کمل سوہنا خاتم الرسل۔ جیہڑوں نکھڑ گیا، زنگ لاندا گیا۔ عبداللہ دا پتر۔ دکھاں والا ہر
جیہڑوں کھندا گیا زنگ لاندا گیا۔ سوال دینی جگہ تے قائم اے۔ قرآن پڑھے تے گمراہ کیویں ہو سکدا۔ مثال دے طور تے
ایہو ای آیت لے کے۔ میں پڑھ سناواں پیا۔ حدانکنا الی اللہ یا دنیا ـــــ ایہو ای بد باطن پڑھے گا۔ خبیث پڑھے گا، یزید پلید
پڑھے گا۔ اوہ پڑھے گا۔ داعیا الی اللہ۔ ہتھ وچ قرآن جیہڑا ہوسی گا۔ کی آکھے گا لوکو۔ آہ ویکھو میرے ہتھ وچ قرآن
اے۔ قرآن پڑھیا اے۔ حدانکنا الی اللہ۔ چمکدا ہویا آفتاب۔ آفتاب لوکو مخلوق اے کہ نہیں۔ سب آکھسن گے جی
ہے تے۔ کون انکار کرے۔ حضور مخلوق نہیں۔ فرمایا محبوبا نوراں والا چمکدا ہویا آفتاب ایں۔ جیویں سورج چمکدا ہوندا
اے۔ ایہہ محمد ہوا اے۔ نبی جیہا اے ایہہ ہوسی گا۔ معاذ اللہ۔ ساہمنے ہتھ وچ قرآن اے۔ ایہو ویہا گمراہی پھیلاندی اے
دوبارہ ایہہ لفظ ـــــ تے جس ویلے کوئی نبی دا غلام پڑھے گا۔ عاشق رسول پڑھے گا۔ سنی حنفی مسلمان
پڑھے گا۔ اوہ آکھن گے حدانکنا الی اللہ ـــــ اوہ وی آکھن گے محبوبا توں چمکدا ہویا آفتاب ایں۔ میں وضاحت
کی کراں گا ڈھیلے گا۔ او لوکو۔ رب نے آکھیا محبوبا۔ توں چمکدا ہویا آفتاب ایں۔ جس ویلے آفتاب چمکدا اے
اوہنے اک کرن ہووے۔ سبز رنگ ہوسن۔ علیحدہ رنگ ہوسن۔ شیر رنگ ہوسن۔ بیک رنگ ہوسن۔ اک ہووے کرن تے علیحدہ رنگ ہوندا
اے۔ نبی دی نگاہ اٹھے تے بیڑے پار ہو جاندے سن ـــــ

٨-٠٣-٢٠٠٧
١٩-٠٣-١٤٢٨
بروز اتوار ١٢-٢١-٣ PM

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizami
Distt. Teh. Pakpattan

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ عرب دی تاریخ اٹھا کے ویکھیئے اوہ لوک بتاں دی پوجا کردے سن۔ اوہناں لوکاں
اپنا الہ سمجھیا ہویا سی۔ بتاں نوں اپنا مشکل کشا سمجھدے سن۔ اوہناں نوں اپنا حاجت روا سمجھدے سن اپنا
نوں سجدہ کردے سن۔ اپنا مالک سمجھدے سن۔ اوہ کہندے سن کہ ایہہ ساڈے مشکل کشا ہین۔ ایہہ ای ساڈے حاجت
روا ہین۔ اوہناں نوں جیہڑے ویلے وی ضرورت پیندی۔ اوہناں بتاں دے کولوں منگدا۔ اوتھے عرض معروض کردا۔ کیسے نوں بارش
دی ضرورت پئی اوہ سدھا بتاں کول جا کے منگدا اے۔ کہندا اے اک بت نہیں۔ اک اک چیز دے کئی کئی بت۔ اوہناں ایک
علیحدہ علیحدہ محکمیاں دے رب۔ مثلاً اک مینہ پان والا رب۔ دوجا دھپ چڑھان والا رب۔ تیجا بدل لیان والا رب۔
پنجواں چوتھا ہر کوئی ہور ہور کم والا رب۔ جیہڑے شعبے زندگی دے اوہدے ای رب۔ بنا کے ہوندے۔ اوہ کہندا کہ اک چیز دے
سو کئی رب سن۔ کجھ لوک پہاڑ تے محل چھوڑے۔ کوئی دی چیز تے عبادت دے دل کیتا۔ یا کوئی گھر بنا کے سفری بنا چھوڑیا۔ اوہ
جنا مالدار اوہدا جیہا رب۔ مالدار نے سونے دا رب بنا لیا۔ اوس گھٹ مالدار نے چاندی دا رب بنا لیا۔ تھلی سانوں
ترامبے دا رب۔ اوس گھٹ مالدار نے پتھراں تے مٹیاں دے رب بنا لئے۔ ہور کی رہ گیا۔ اک کوئی مٹی دا رب بنا چھوڑیا۔
اوتھے عبادت کر لئی۔ اک گھر جا سکے پہر کہ چھوڑیا۔ اک سفری رب ستواں دا بنا کے با چھوڑیا۔ دل کیتا رب
دی عبادت کر لئی۔ دل کیتا انہاں گڑیاں وچ ییس چوکھی لگ پئی۔ رب شیشے دیاں گلاں وچ کوٹ

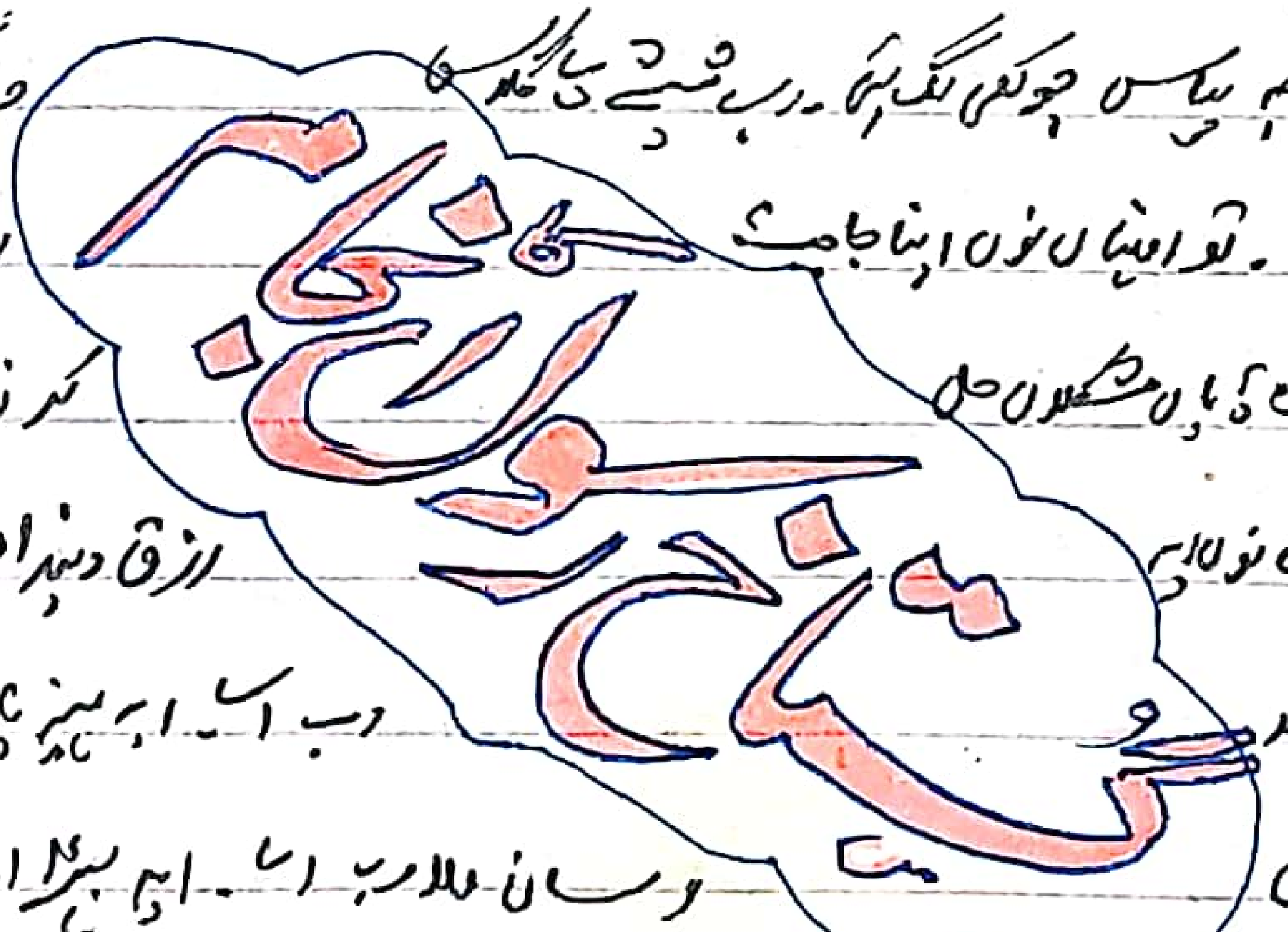

کے بی چھڈ دیا۔ یعنی جاہلیت دا انتہا سی۔ تو اوہناں نوں اپنا حاجت روا اوہ
مشکل کشا سمجھدے سن۔ سمجھدے سن اوہ سے کہ ایہہ مشکلاں حل کرن والا اے
ایہہ سانوں کی دیاں حاجت پوریاں کردے ہین۔ اوہ سے نوں ایہہ رزق دیندا اے۔
ایہہ مینہ دیون والا رب اے۔ ایہہ دھپ دیون والا رب اے۔ ایہہ مینہ پان والا
رب اے۔ ایہہ بدل چڑھان والا رب اے۔ ایہہ بدل وسان والا رب اے۔ ایہہ پہاڑ اسان فریجی
دے دکھ کرن والا رب اے۔ ایہہ امیر کرن والا رب اے۔ ایہہ فلاں قسم دا رب اے۔ ایہہ فلاں کم والا رب اے یعنی

جیہڑے علیحدہ رب بنائے ہوئے سن۔ تو لوک اوہناں نوں سجدہ کردے سن۔ خالق کائنات نے ویکھیا اشرف المخلوقات ہو کے وی گرے پیاں ونگ دین۔ رب نوں ایہہ گل گوارہ نہ ہوئی۔ آکھیا میرے محبوب۔ میرا حاکم ہو گیا۔ خالق کائنات حکم فرمایا میرے پیارے حبیب ساریاں نوں ذرا ایس پہاڑی تے اکٹھیاں کر۔ یا اللہ کہہ فرمایا۔ اکٹھیاں کر کے اوہناں نوں ذرا تبلیغ کر دے۔ ساریاں لوکاں نوں خالق کائنات دے پیارے پیغمبر نے اکٹھیاں کر کے فرمایا۔ ذرا گل کرو، کسی میرے تے کوئی شک اے کہ نہیں۔ کدی کوئی جھوٹ دا گمان میرے تے کر لئے۔ اوہناں آکھیا نہیں۔ توں بڑا امین ایں۔ سچا ایں۔ توں اج تک امانت چہ خیانت نہیں کیتی۔ جھوٹ نہیں بولیا۔ جیہڑی گل کر دے او۔ سچی کر دے او۔ سچ کر دے او۔ درست کر دے او۔ امانت چہ خیانت نہیں کر دے۔ فرمایا کہہ۔ اوہناں آکھیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تسی بالکل ٹھیک آ تسی بالکل سچے او۔ اج تک جھوٹ نہیں بولیا۔ جھوٹ دا گمان وی تہاڈے اُتے نہیں ہو سکدا۔ فرمایا کہہ لا الہ کوئی الٰہ نہیں اک اللہ۔ ایہہ بعض حضرات کہندے نیں۔ لوکی کہندے کہ جھوٹے رب نوں برابر آکھو۔ ایہہ تہاڈے سچے رب نوں شریک ٹھہرا کے۔ نبی پاک نے پہلوں باطل دی تردید کیتی اے۔ پھر حق دا اعلان کیتا اسا۔ لا الہ الا اللہ۔ کوئی الہ نہیں کوئی سجدے دے لائق نہیں۔ کوئی پوجا دے لائق نہیں۔ الا اللہ اک اللہ۔ اوہو ای پوجا دے لائق اے۔ اوہو سجدے دی لائق اے۔ اوہو عبادت دے لائق اسا۔ تو پہلے باطل دی تردید کیتی پھر حق دا اعلان کیتا۔ تو فرمان کر پیا سال فرمایا کہو لا الہ الا اللہ۔ کوئی الہ نہیں۔ اک اللہ۔ اوہناں آکھیا کیوں؟ ایہہ ساڈے رب جیہڑے اساں بنائے نیں۔ کوئی نہیں اینڈے ایڈے حقیقی رب۔ نبی پاک نے فرمایا ایہہ تہاڈے رب نہیں۔ ایہہ پوجا دے لائق نہیں۔ سجدے دی لائق نہیں نیں۔ عبادت دے لائق نہیں نیں۔ اوہناں آکھیا ایہہ ساڈا اینے کم چلاون والے۔ اوہناں ساریاں کرتیاں دے نفعاں اگو رب ای کم کرے گا۔ فرمایا میرا رب جو چاہے کر سکدا اے۔ اوہناں آکھیا ایہہ گل عقل قبول نہیں کر دی۔ اینے بندیاں اوہناں کتاں اپنے رب چنے ہوئے ن۔ ایہہ تے سانوں دسدے نیں۔ ایہہ رب پتر دیندا اے۔ ایہہ دھیاں دیندا اے۔ ایہہ ساڈا اعلیٰ ناں مشکل کشا اے۔ ایہہ ساڈا اعلیٰ ناں مشکل کشا اے۔

Scanned with CamScanner

خدا نال عشق ہووے تے اسیں ایہدے اگ لگ جاندی دا اے۔ خدا نال عشق ہووے تے ایہدے اگ لگی جاندی دا اے۔ لیکن انسان نوں
حبیب نے اسیں کدی جا نہیں۔ فرمایا رب کولوں رب کولوں منگو۔ بس آکھیا رب کولوں منگو۔ اوہناں آکھیا رب ایہ کہتے
وے۔ فرمایا تاں نہیں آوندا۔ فرمایا میرا رب تخیل وچ نہیں آوندا۔ تصور وچ نہیں آوندا۔ اکھے رہندا اکتے وے۔ فرمایا لامکانی
اے۔ اوہناں آکھیا بس سمجھ کوئی حد تک پہنچ جائے۔ انسان دی محبت اوس رب کول ٹر جاندی دا اے۔ تے ایہدے کول
کجھ منگن لئی دا اے۔ تیرا رب جہڑا توں دسدا ایں پیا۔ اوس رب کول جا کے۔ نہ اوہ عقل وچ آوے۔ نہ تخیل وچ
آوے۔ نہ تصور وچ آوے۔ جا کے تے نالے آپنا ایں لامکاں ایں۔ جا کے تے جا کے کہندے۔ ملیے کیہنوں۔ تے جدوں
اک بندہ اوہ سنے سنے نہیں ہووے۔ اک آکھے بس توں ایہدے کولوں منگ جہڑا دسدا ایں نہیں۔ تے بلاں پر تاں مشکل
نہیں تاں مشکل کردا۔ کی خیال اے۔ انسان دے کول لگیا جاندا اے۔ اوہ لامکاں ای اے۔ کیہنوں منگاں گے۔ فرمایا میرے
پیار دے حبیب اکی کنہدے ویں۔ پا ہما ایہدے مِن ایہو حکم ہووے تے سامنے گواہ دروازہ کھولدا تے اندر بیٹھے ہوئے
ویں۔ اندر اسیں دعا ہوئے ویں رب۔ انسان کول لیا منگ پیسے نوں لے جائے حد تک برابر رب دسے وی تاں۔
عقل وچ حاصل نہ آوے گا۔ لامکانی دی ہووے۔ اسیں ایہدا کدوں منگیے۔ فرمایا حبیب اے ایدوں پیر مرشد تے سمجھ نہیں
کجھ نہ دسدا۔ انسان نوں آکھو منن آلے بنو۔ میں وکالت دروازہ دس دیناں آں۔
یا باری تعالیٰ۔ فرمایا شاہ منگ لیا جے۔ جو منگو گے ملے گا۔ اکھے انسان کولوں جو منگنے آں مل جائے گا۔ تیرا
رب کولوں اسیں کتھے جا کے منگاں گے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا محبوبا انسان نوں کہہ۔ انسان نوں آکھو مشکل اے نوں منو۔ دروازہ
میں دسدا آں۔ جیہڑی بیت دسدا ویں۔ انج دعا دا معاملہ۔ تے اگے دروازہ ہو وے گا۔ اوتھوں منگو گے
جو منگوں گے ملے گا۔ پیرا دروازہ فرمایا ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک ــــــ اوہ بندیاں نوں جیہڑے میرے
نبی دے در تے آ گئے۔ جو منگو گے ملے گا۔ مجرم نوں معافی مل جائے گی۔ جو وی منگو گے میرا نبی دیاں دراں توں ملے گا۔
خالق کائنات نے نبی نوں جیہڑا اک وعدہ بنیا دس دیا۔ اکھیا بندیاں نوں حد تک نہ جاؤ۔ میرے نبی دے در تے آؤ

Scanned with CamScanner

خالق کائنات نے ایہہ جیہڑا اک نبی دا دروازہ دسیا اے۔ آکھیا کتاباں دے در تے نہ جاؤ، میرے نبی دے در تے آؤ۔
رب نے بہت جیہڑے نبی آل گھلے نیں۔ جیہڑا نبی دے در توں ہٹ جاندا اے۔ پتا نہیں کنہاں بیوہاں آل گھلوائے۔ دو ای
دروازے نیں۔ اک نبی دا۔ دوجا کتاباں والا۔ جنہاں نوں رب سکھیا سی۔ اک نبی دا دروازہ رب نے بہت جیہڑا
کے نبی آل گھلیا۔ تے ایسے آمنہ دے نبی دا جیہڑا پیر واپس جا۔ مگر نہیں۔ دنیا جیہڑی مانگے گی بس کر رحمتاں دا دروس
نہیں چھڈے گا۔ ایدا ایس گل یاد رکھ لے۔ جیہڑا نبی دا دروازہ چھڈ گئے سمجھیں ایہہ انہاں وچوں ای۔ جیہڑے نبی پاک دے در
تے نہیں بہندے۔ تے اوتھے جاندے نیں۔ تو فرمایا آؤ جو منگو گے ملے گا۔ اوہناں آکھیا سانوں بارش دی لوڑ
ہے۔ جا کے آکھو آں۔ بس نوں بارش دی ضرورت ہے گئی اسا۔ تھکنے آں اسا نوں دعا دی حل جان گئے آں۔ پتر سارا کھیس
انہاں کولوں منگنے آں۔ فرمایا میرے نبی کولوں جو کچھ منگو گے ملے گا۔ میرے نبی خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے نیں۔

(1) اعرابی کا بارش مانگنا — انگلی کا اشارہ — ہر طرف سے بادل آنا — آٹھ دن بارش — بادشاہ کا حکم۔
سب ہی کہہ ڈیوڑھی نے میرے نبی خدا دی خدائی دا بادشاہ سارے مخلوق ایہدی رعایا۔ اے اللہ رب شاہ کو میری جلالت شری۔
انگلی کی کرامت — دیگر معجزات — بادل کا جانا — بہت نے کہا چشتی ہے — جو اپنے نفع و نقصان —
نبی کو فرمانا — سائل کو دینا — آقا مدینے جو شہر سے آئے گا — جھولیاں بھر جائے گا — جو دیکھنا ہے شہر کا عام
کتب سے صلی اللہ علیہ وسلم — ہر کس آ رہا ہے — میرے نبی کے در تے آجا — (2) اعرابی کا آنا قبر پر۔
خاک مدینے کا چومنا — نبی کے قدم کو چومنا — جن کے تلوؤں کا دھوون ہے آب حیات — ——
(3) خاک مدینہ کا واقعہ سعودی ملا چومنا — جو گئے — سر ہی رکھنے کو جو مل جائے نعل پاک حضور۔ تو کہیں گے
سر تاج جو رہبر میں ہیں + حکیم کا پوچھنا — مدینے شہر دے رہن والا — تے خدا دے عرش تے جا بہن والا
تے اوہ دل بند اے آمنہ دا — تے بابل ہے اوہ پیارا فاطمہ دا۔ تے جد بھی شہنشاہ عالی گھرانہ۔ حسین حسن دا اوہ نانا
بزرگوں کی قبریں معبد — لوگوں کو منع کرنا تھا — لوگ بھی لعن کرنا — (ایندا اگلا بدی کا خطاب —

اور وہاں کی باتیں۔ اور مسلم کی باتیں۔ گاندھی کو پوجا جاتا ہے۔ (ہمارا اور ان کا اختلاف)

یہ نبی کی بارگاہ ہے۔ اور یہ بھی بارگاہ نبوی ہے۔ یہ خدا کی بارگاہ ہے۔ یہ ہمارا خدا کی بارگاہ ہے

ضیاء الحق اور اندرا گاندھی کے مذاکرات اور مسلم کا اختلاف) حرمت واسطے دلیل۔

خنزیر کے دلائل۔ حنفیوں نے چیزوں کو حلال نہیں کیا ہے۔ رب کا اعلان ہے۔ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ

کچھ پڑھ کے کھاؤ۔ تکبیر تجربہ ہے۔ مولوی کا دودھ کا نام ہے۔ گدھا کھانا۔ مدارس اسلامیہ۔

ملک محمد ملت۔ پڑھنے والا مولوی۔ امت نے کبھی مخالفت کی۔ خنزیر شریف پڑھنا ہے

بڑا مشکل کام ہے۔ پہلے دن جب تو بنا دیا گیا۔ فرشتوں کو حکم۔ آدم کو بنانا۔

سجدہ کرو۔ ابلیس کو حکم۔ انا خیر منہ۔ نبی کی تعظیم۔ شیطان نے اپنا بڑا پن منوا لیا ہے

شیطان نے تکبر۔ رب کی بارگاہ سے نکلنا۔ اس کی کوئی عبادت قبول نہیں۔ پیاروں کا دشمن۔

من عادا لی ولیا فقد ۔۔۔ فاخرج منھا فانک من الصاغرین۔ شیطان نکالا گیا۔ بے ادب ہونا۔

بیویوں نانیوں اور دھوکے میں ہیں۔ ملتا جلتا ہے۔ نبی کا احترام۔ کلام فی جمعہ [illegible]

نبی کے مقدر کو نہ ماننا۔ نبی کی طرح۔ ابوجہل کی طرح۔ مہر علی کا دیوان۔

کوشش نہ جانی دی۔ مٹی کی طرح سوزش کو ماس کرنا ہے

کچھ پڑھ کے کھاؤ۔ منہ چھوڑ کر دھوکا چھپا دیو۔ استاد کا ذکر۔ مٹھائی کو پھینکنا ہے

ما جعل اللہ من بحیرۃ۔ ولکن [illegible] تقطیش [illegible] جانور کو چھوڑ رکھے

4 رکوع

بتاں دے ناں تے چھوڑنا۔ مسلمانوں کے ہاتھوں کا حال۔ بارگاہ رسالت میں گستاخی۔

عقیدت کے نام پر بکرا کیوں حرام ہے۔ کافر نہیں کھاتے۔ اللہ کو ماننے والا۔

اکثر بے وقوف نہیں۔ رجسٹر کے عقلی۔ دو عورتوں کا ذکر ہے۔ ہمارا آقا ہے

ہمارے آگے اچھی چیز ہو تو ہم کھا لیتے ہیں۔ اور شر آگے ہو تو کسی نہ کسی صبر

Abbas

9-4-2007
20-3-1428

پیر

AM - 10-12-40

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizame Distt. Teh. Pakpattan

حافظ آبادی کے خطاب کو بیان تک
اشعار کے ساتھ بیان کیا ہے
اور لکھا ہے یادگیری کے طور پہ ۔

415

عالم برزخ کے احوالات

حضور تاجدار ان کی شان الرحمٰن

باشمال ع

اہلسنت و الجماعت بریلوی حنفی مسلک

Muoulana Qari Muhammad Abbas Nizame
Distt. Teh. Pakpattan

Mabbas

۲۰۰۷-۰۳-۲۷
۱۴۲۸-۰۳-۱۰
AM
بروز جمعۃ المبارک ۱۱:۳۷:۳۸

علامہ **عبدالحمید چشتی** آف خانیوال

نبی کا معجزہ

مولانا عبدالحمید چشتی
خانیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ معزز سامعین اللہ کریم دا لکھ لکھ شکر اے۔ کہ اسی سوہنی محفل میلاد پاک دی منعقد کرن دی اساں سوہنے رب توفیق عطا فرمائی۔ جنہاں مہربانان وچ۔ ایہہ سوہنا پروگرام سجایا۔ آپ حضرات تشریف لیائے۔ جنہاں اہتمام فرمایا۔ بانیان جلسہ بانیان محفل بلکہ جنہاں حضرات نے جس طرح دامے۔ درمے قدمے سخنے حصہ ملایا۔ اللہ سب دے نال جان مال اولاد کاروبار ایمان علم صحت عزت شرافت سب دے اندر برکتاں نصیب فرمائے۔ تساں حضرات دی محبت نوں میں سلام پیش کرناں واں کہ ماشاءاللہ آپ حضرات بڑی محبت دے نال ادب بڑے عقیدت و احترام دے نال دور دور توں تشریف لیائے۔ میرے دل دیاں گہرائیاں چوں دعا اے۔ اللہ سب دیاں پریشانیاں دور فرماوے۔ سب دے رزق حلال وچہ برکت عطا فرمائے۔ میں اک طالب علم جیہا بندہ آں کوئی عالم نہیں۔ علماء ماشاءاللہ تشریف فرما ہین۔ مجمعے دے اندر وی بڑے مشائخ دے وی ہین۔ بہر حال تسی ایہہ ویکھنا جے کون بولیندا پیا اے۔ ایہہ ویکھنا اے کہ گلاں کس سوہنے دیاں کریندا پیا اے۔

عالماں دا عالمانہ رنگ ہوندا اے۔ تے چنگے آواز والے ہوون۔ اوہ بڑے سریلے انداز نال پڑھدے ہین۔ لیکن اساں ایتھے اللہ دے فضل محبت دی گل کرنی اے۔ کجھ واقعات ایسے جیہڑے تساں کئی وار کیسٹ دے وچ سنے ہوسن۔ لیکن میں اوں کلام ہویا۔ اوہو ای میں سنانا ویں۔ تے کوشش کرسیاں بئی اوہ ای سناواں۔ اللہ حق سچ بیان کرن دی توفیق عطا فرمائے۔ کوئی ایسے مکتبہ فکر دا ایتھے مجمعے وچہ بیٹھا اے۔ یا ایدے آ دا سنیندا پیا اے۔ اوہ ذرا اج تعصب دا پردہ تے عینک لاہ کے میری گل سنی نال۔ تے ان شاءاللہ العزیز اوہندا دل گواہی دیسی کہ جو حق اوہ اے۔ جیہڑا جماعت اہلسنت بیان کردی

حمنوۃ

- بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ انما اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ فِی الظُّلُمٰتِ فانا منورھا لکم بصلاتی۔
بنی پاک نے فرمایا قبراں دے وچ ہنیرا اے میری ذات تے حضور فرمایا درود پڑھنی رکھیا جے میں تہاڈی
قبراں نوں روشن کر دیواں گا۔ معلوم ہوا بنی پاک دے ذکر دے ساتھ قبر روشن ہوتا ہے۔ بنی دے
ذکر کے ساتھ قبر میں چانن ہوتا ہے۔ درود کے ساتھ قبر کے چراغ جلتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ان
کی قبروں پر چراغ جل رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگی میں سو نہیں پر درود پڑھا تھا۔ اور جس
طرح ان کی قبروں پر بہار روشن اور چمکدار ہیں۔ اللہ کرے ان کی قبروں میں اسی طرح نور علی نور ہوں۔
بڑا مشہور واقعہ اے۔ سعادت الدارین کے حوالے کے ساتھ ہے کہ بنی اکرم ﷺ
کے پاس ایک آدمی آیا۔ حضور کا غلام تھا۔ سوہنیا میرا اونٹ ہے جو فلاں منافق نے چھین لیا
ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دل سے کلمہ نہیں پڑھا۔ صرف زبان سے کلمہ پڑھا تھا۔ اور اگر دل
سے کلمہ پڑھا ہوتا تو اس طرح فراڈ نہ کرتا۔ بچے ہو یا چلے گئے ہو۔
تہاڈے وچوں تاں کوئی کسے فراڈ نہ کیتا ہوسی۔ اوہ جیہڑا حضور نوں پیا عرض کردا سائل
سوہنیا۔ اوہ میرا اونٹ کھس لے گیا اے۔ تے دیندا نہیں پیا۔ حضور اس بندے نوں سدیا پیر
غلام دا اونٹ کھسیا ای۔ اوہ بڑا سیانا جیا آں۔ آپ ای گھا آیا۔ اونٹ وی لے کے آیا۔
گواہ وی لے کے آیا۔ تے جیویں آپ ہاں جھوٹا۔ تے منافق نے گواہ وی اوہو جئے ای لے آندے سی۔
سرکار پچھیا کیوں میرے غلام دا اونٹ نہیں دیندا۔ اوس آکھیا سوہنیا اونٹ تے میرا اے اوہ
کیوں۔ سوہنیا قبضہ ای میرا۔ مہار میرے ہتھ وچ اے۔ گواہ ای دو میرے نال ہین۔ حضور اینا اس
غلام نوں فرمایا ہن توں آکھیندا ایں میرا اے۔ ایہہ تے حقیقت ایہے دا اے۔ گواہ ایہے کھرے دا۔ تے
میں دسو۔ اوس آکھیا جی سوہنیو اینجے معذوری دی مہلت چا دیو۔ حضور مہلت دتی۔ کجھ پڑھ کے

ناں۔ اوس نوں کھوک ماری۔ حضور نوں ہتھ جوڑ کے پیا آکھدا اے۔ سوہنا میرے کول ہور گواہ کوئی نہیں۔
ایہہ گواہ ای لئی ونڈا اے۔ قبضہ ای ایسے دا اے۔ ایسے اونٹ کولوں نہ پُچھا تاں جا۔ میرا ہندا اے یا ایہدا
ہندا اے۔ سوہنیا اس کولوں جا پُچھو۔ جے ایہدا بن گیا تے ایہدے جاوے۔ جے میرا بن گیا تے مینوں جا دیوے۔
تہاڈے سبحان اللہ تولاں دی صدقے جاواں ______

ڈھلا ڈھلا آکھو تے جھبیدے جان چھوڑ دلیساں۔ اوچی آواز نال سبحان اللہ۔ جنہاں دی آواز
سبحان اللہ دی اوچی ہو وینجے۔ اللہ کرے پکا نمازی بن جاوے۔ آکھو تاں جیکے اوہ ہر اللہ مالک اے۔
تے جنہاں دی ہن سبحان اللہ دی آواز اُچی ہو وینجے۔ اللہ کرے ایہدا مدینے پاک دا ایہلا ٹکٹ لگ جاوے۔ جنہاں دی
ہن آواز اوچی ہو جاوے کملی والے دا دیدار نصیب ہو جاوے۔ جنہاں دی ہن آواز اوچی ہو وینجے اللہ کرے ایہدی
گناہ ڈھیر ہو وے۔ ایہہ پا۔ خون مولوی دا سکے تے چھٹانک چھٹانک تے تہاڈا وی لگ گھٹ تولا ٹ
پتا تُساں تک جے محفل ہو گئی اے۔ جنہاں سوہنے رب دے ذکر دی آواز سبحان اللہ دی آواز جنہاں دی بلند ہو وینجے
اونہاں دی ساری زندگی اللہ کرے وڈھ ہووے۔ الحمد للہ سوہنیاں گلاں کر رہیاں ہیں۔ اوہ ہتھ جوڑ
کے پیا آکھدا اے حضور ایسے اونٹ کولوں جا پُچھو۔ بئی میرا ہندا اے یا ایہدا ہندا اے۔ حضور فرمایا۔
یا ایہا الجمل من انت۔ اوئے تُوں کیہدا اے۔ جیڑا سوہنا کملی والا؟ ابو جہل دے ہتھ وچ پتھراں
تے کنکریاں نوں بلا سکدا اے۔ اوہ جانوراں نوں وی بلا سکدا اے۔

ہن اونٹ پیا آکھدا اے سوہنیا۔ ایہہ منافق ای کوڑا اے۔ ایہدے گواہ ای جھوٹے۔ میں تے حضور دے
غلام دا اونٹ آں۔ سرکار اوس دی مہار غلام نوں پکڑا دتی۔ تے نال فرمایا ایہدا اہتمام کرن لگیا اے۔
اونٹ ای بڑیاں گواہیاں دیندا اے۔ اوس آکھیا سوہنیا۔ میرا کوئی کمال نہیں۔ میں ڈٹھا اونٹ ہتھوں
دیندا اے۔ ہر گلا نہ گواہ نہ قبضہ۔ تے میں جھبیدے جھبیدے تہاڈی ذات دے درود پڑھ کے جدوں تک تاں مارا

تہاڈے درود دا صدقہ میریاں گواہیاں دیندا اے ۔۔۔۔ میرا کمال نہیں تہاڈے درود دا کمال اے۔
خدا دی قسم جا کے آکھدا آں کہ سوہنیا تے حضور صلعم تے ایڈی سوہنی شئے اے نہیں
توں بغیر تے رب نمازاں ای نہیں لیندا۔ مولوی لڑائی دا مڈھ ای درود تے بنایا ہویا اے۔ تے کنیاں
دی تے آکھنے آں نہیں جناب نمازاں ای نہیں ہوندیاں۔ جتھے تائیں کلی والے نوں سلام نہ کر لئیے۔ کچھ عالماں
کولوں ۔۔۔ انداز سے وہ گل پکی میں ذمہ دار آں ۔ درود پاک نماز وچ پڑھنا سنت اے حنفیاں
دے نزدیک۔ شوافع دے نزدیک واجب اے۔ اہ فرض مسیں دے نہیں۔ حنفی سنت من دے نیں۔ لیکن علیحدہ
دکھ تشہد پڑھنا اہہ واجب اے۔ تے واجب دا مسئلہ ایہہ وے۔ بھل کے چھٹ وینجے تاں سجدہ
سہو جا کرو۔ جان بجھ کے چھٹ وینجے تاں۔ نماز دوبارہ پڑھو۔ واجب الاعادہ اے۔ نہیں دتا
مخول تاں کر۔ بچی نماز دا مڈھ بنیا۔ نیت کرائی۔ سبحانک اللھم۔ اعوذ باللہ۔ بسم اللہ الحمد للہ مکمل سورۃ
ملائی۔ رکوع وچ لے گئے۔ سبحان ربی العظیم۔ قومہ ہو گیا۔ سجدے سبحان ربی الاعلیٰ۔ جلسہ۔ دوجا سجدہ
مڑ دوجی رکعت۔ بس نماز مکمل ہو گیا۔ اللہ پاک فرماندا اے اوہنوں نہ دسیاں جتھے تائیں کر
حبیب نوں سلام نہ کریں۔

اہہ میں عالماں نوں وی سبق سنانواں اجیں تہانوں وی راضی کریاں ایں۔ تے ہر کوئی
ہر مذہب ایتھے آ گئے۔ کہ مولوی نے بچا سد لیا۔ پڑھی غلط گل عرض پیا کرناں آں۔ السلام علیک ایھا النبی
اہہ جے واجب اللہ پاک فرماندا اے بس کجھ ہو گیا۔ ہر میرے حبیب نوں سلام کر۔ اہدے بے علاوہ کوئی
جیکر۔ جتھے تک سلام نہ کر چھڈے۔ کھانا پینا اوہ حرام اے۔ پیونا ای حرام اے۔ اٹھنا ای حرام اے۔ بولنا ای
حرام اے۔ اللہ پاک فرماندا اے میں تیرا کھانا پینا ای بند کر دیساں۔ جیہڑا میرے حبیب نوں سلام
پیش نہ کرے۔ ایہے جیسے علماء کولوں۔ مولوی اتنے تنگ نظر نہیں کھا سکدے۔ بول نہیں سکدا۔ چل نہیں

سکدا۔ اُٹھ ہی نہیں سکدا فرمایا پہلوں میرے حبیب نوں سلام کرو۔ پھر مینوں ایمان نال دسو۔ بہرحال پچھاں
وچ باندھے او۔ ایہہ لوکاں دیاں پچھانتاں مکائیندے او۔ کوئی مولویاں دی پچھان ای مکاؤ۔ کیا نماز
دے وچ تے سلام پیش بیٹھا اے۔ السلام علیک ایہا النبی۔ تے نماز پڑھدا اکھیندا لگا آیا تے کہندے
جیہڑا سلام پڑھے اوہ مشرک اے۔ توں نماز وچ نئیں سلے بنیا بیٹھا ایں۔
مولوی دی رکعو وچ اکو پا۔ یہ چشتی طالسجلم گل کر گیا اے۔ غلط کر گیا اے۔ تے گریبان پکڑنے
آں۔ اگر صحیح کر گیا اے تے کملیا۔ اساں نماز توں علاوہ پڑھیے تاں مشرک دا فتویٰ۔ توں نماز دے وچ
پڑھی رکھیں تے کوئی فتویٰ نہیں۔ معلوم ہویا مولوی ہوری پٹڑی توں لہہ گئے نیں۔ حق اوہ اے جو جماعت
اہلسنت بیان کردے پین ______ اور ووتے نمازے دی گل ایہہ اے۔ بئی ک ضمیر اے خطاب دا
علیک۔ آپ پر۔ تجھ پر۔ تے ک ضمیر دی علیہ النبی نہیں۔ بلکہ السلام علیک آپ پر تجھ پر
ایہہ ک ضمیر خطاب دی اوہنوں جیہڑا حاضر ناظر سامنے ہووے۔ ہن نماز وچ ہنی بیٹھا ای۔ وچکے پھر یا
بیٹھا اے۔ تیاڈے سمجھن توں واہ صدقے جاواں۔ مولوی صرف نماز وچ حاضر ناظر مندا اے۔ کملیا جے توں
نماز وچ حاضر ناظر منے تے تیرے تے کوئی فتویٰ نہیں۔ تے اساں الحمداللہ جو سے ڈا عشیرہ نماز وچ اں۔ تے
نماز توں علاوہ وی اوہو ای ہوندا اے۔ بڑے گڑ دسن گے۔ اوہ جی چشتی صاحب آ اک مولوی
چالی سال حدیث پڑھائی۔ تے قبر بڑی گندی ہو سی۔ اوہ ہس آکھیا۔ تینوں چالی سال حدیث پڑھا کے
تینوں اج وی قبر دا شک اے۔ تے اینج گندے مذہب وچ توں وندا کیوں ایں۔
سنیاں دی اک محفل وچ آ بیٹھا دل گرا بیٹھیں۔ اس دا تے قبر منور ہی ہور ہوسی۔
لوکاں سنیاں آں دادا۔ تے رات قبر دی کالی۔ ہن سنیا او تے اوہنے اوتا جیہڑے ہونیاں سکی کالی۔
اوہ جو چشتی صاحب ایتھے نے کر گئے اور ذکر اذکار قبر وچ۔ ہن آکھیا قبر وچ وی میلاد پڑھاں گا

اکھے کوئی دلیل آئی۔ میں آکھیا دلیل اے دیواں۔ کوئی ماں کی دا لال کسے دا پیو وی نہ توڑ سکے گا۔ حدیث
اے۔ جدوں حضور دا غلام قبر وچ اپڑدا اے۔ نکیرین سوال کردے نیں۔ من ربک ما دینک۔
ما کنت تقول فی ھذا الرجل۔ رب کون اے۔ دین کیہ اے۔ سوہنے دے متعلق کی عقیدہ اے۔ ایہہ نہیں
آپنے رشتے دی پرسش کی عقیدہ اے۔ ما کنت تقول۔ کی آکھیا ہوندا آں۔ ماضی استمراری اے۔ جیہڑی دنیا
تے آکھدا آں آکھ سکدے۔ ہن ویکھدا آکے پیچھے نہیں کہ کوئی نہیں۔ جو کجھ علماء کولوں سنیا اے علماء
نوں کسے مکتبہ فکر دا علامہ ہووے۔ ما کنت تقول۔ کیہ کہندا سیں۔ ایہہ نہیں پچھدے کہ ہن کی آکھدا ایں۔
ایہہ دسو جی زندگی وچ کی آکھدا سیں۔ اوسے دے پیچھے آکھدا آں آکھ سکدے۔ لیکن ویکھدا آں آکے پیچھے
مینوں کے کوئی نہیں ــــ وت حضور دا غلام جدوں جواب دیسی نہیں۔ اک حدیث پاک وچ
آندا اے کہ حضور دا سوہنا غلام آکھسی۔ دَعُونِی دَعُونِی اُصَلِّی۔ یصلون چوں اُصلی
دا معنی میں کر دیاں آں۔ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی۔ دا معنی صلوٰۃ درود دعونی دعونی
اصلی۔ فرشتے کی آکھسن من ربک۔ ایہہ آکھسی ذرا ویکھاں ہٹ پاہو پہلوں مینوں حضور تے پڑھن
دیو۔ ایہہ سانوں ایتھے نہیں پڑھن دیندے۔ اساں تے قبر وچ وی پڑھنا اے ان شاء اللہ ــــ
تحمل رکھو جلدی نہ آ ہیں۔ بجھ سکدا۔ ایہہ ہین التحیات وچ وی پڑھدے نیں۔ کیونکہ
نماز وچ بندہ کہے اللہ پاک دیاں پاکیاں نے تے ہوئے بیڑے سنیاں تے قبول سالاں سو۔ میں آکھیا کہ
کولوں نماز دے وچ بندہ کے نہ پڑھاواں تے مینوں کوئی محبوب دا رب نہ آکھناں ایں۔ چوتھی آکھیو
میں آکھیا سن قرآن۔ جیہے شان قرآن ہیر بیان قرآن ــ امام الانبیاء نے فرمایا۔ اِذَا خَتَمَ
الرَّجُلُ الْقُرْآنَ قَبَّلَ الْمَلَکُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ــ حضور فرماندے جدوں قرآن دا قاری قرآن پڑھ کے جبریل
امین آ کے قرآن پڑھن دا متھا چم لیندا اے۔ سردار گل ای بڑی ہی جیہڑی کا جوڑدی جا رہیاں ــ

لطیفہ ⑦ ــ

ستا بیٹھا اے اوہ ہتھو ٹکڑا کرو ـــــ خدا دی قسم اے نماز پابندی نال پڑھسیں تے انجے
قبر وچ ہر دی خوشی ہوسیں ـــ سرکار دی نظر کرم دی توجہ اس غلام دی طرف جیہڑا حضور دیاں نشاناں
دا چیکر ہے ـــ امام الانبیاء نبی پاک علیہ السلام فرمایا۔ اَدِّبُوا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ حُبِّ
نَبِیِّکُمْ وَحُبِّ اٰلِ نَبِیِّکُمْ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ۔ حضور فرمایا اولاد نوں تن چیزاں ضرور سکھاویں۔ سوہنا
گنیٹریاں فرمایا اک سوہنے نبی دی محبت سکھاویں۔ نبی دی اولاد دی محبت سکھاویں۔ نال فرمایا قرآن دی
تلاوت سکھاویں ـ کجھ گھراں وچ پتر دا واسطے دی کرینداں نہیں۔ بعض اخبار پڑھن واسطے تے پتریاں
والوں واسطے یاراں ونڈیاں نیں ـــ بعض گھراں اخبار رکھے آں۔ چوری چھپے نال ہیر کولوں داد پے نال
اخبار ای پڑھ لواں ـــ اخبار پڑھن دا ٹائم اے۔ پر قرآن پڑھن دا ٹائم کوئی ناہیں۔ کسے کم ہتھ
ہمیں جیہڑا اماں باپے۔ اسو قبر وچ دب اندرے نیں ـــ خدا دی قسم کم اوہدا اے سو ہتھا نکلی
دا الا کم اوندا اے۔ ے میں ہر باتے میرے بعین جیہڑا میری محبت تے نیر وہاں لگے۔

میرے نال محبتاں کرن والے ایتھو میری قبر تے مٹیاں پان لگے۔
میں رو آکھیا یارو ذرا ٹھہر تے جاؤ جیویں کلیاں چھوڑ کے جان لگے،
غیب وچوں آئی ندا گھبرا نہ میں کملی والے تشریف لیاون لگے،

نبی پاک فرمایا۔ تن چیزاں ـ حب نبیکم ـــ وتلاوۃ القرآن ـ میں سن لوکاں نوں دکھوے
کالے پیلیاں نوں کہ جی اسیں محب اہل بیت آں۔ میں آکھیا خدا دی قسم جو محب اہلبیت ہوندا اے۔ اوس
توں وڈا کے ہور کوئی ناہیں۔ ستن سنیاں دا مشاہدہ سن۔ جیہڑے ذاکراں ذاکراں دے وسیم تگا
رجہ دی اسیہ حدیث نہ ہوسی۔ جیہڑی میں آپ دے پیش کرینا آں ـــ سرکار فرماندے نیں ـــ
النُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَاَهْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ ـ سرکار فرمایا تاریاں دی وجہ نال آسمان

قائم اے ۔ میری آل دی وجہ نال زمین قائم اے ۔ زمین آل نبی دی وجہ نال قائم اے ۔ ناصر شاہ صاحب
آہندا اے (جے درداں دا دل وچ فیصلہ نہ ہوندا۔

مشکل دا اک ساہ وی فیصلہ نہ ہوندا ۔

ناصر سائیں دی شان سوا ای نہ لبھدا ۔

جے آل نبی دا وسیلہ نہ ہوندا ۔

نماز پڑھسو ۔ جنازے آل پاک سیدو والی ــــ سماوی ۔ اچھا ہتھ کھڑے کراواں پا
اعتبار کراں ــ ووٹاں دیندا وی تے تسیں آہندے ہو اعتبار کر ۔ اللہ پاک ہتھ دی نال پڑھن دی توفیق
دیوے ۔ کوڈی کا بعض بنڑے مل یا نہیں اگر نماز نہیں ۔ بوہا گھر پوش والا بڑی گل کر گیا اے ۔ آہندا اے

جیہڑے کہندے سن مراں گے نال بنڑے اوہ اجے ایہناں دی بازاں پا رہا پئیں ۔

جیہڑے ترسدا سن ملک و مکین نوں ۔ اوہ اجے ایہناں دی باراں ماردا پئیں ۔

جد باغ وچ خزاں نے وال کھولے ۔ پنچھی اڈ گئے مار اڈاریاں وسن ۔

شدید ہو گیا ۔ جیوندا ایہو جگ سارا ۔ سچیاں اسا رسول دیاں یاداں پئیں ۔

میری اک بڑی مشہور گل اسا کی فرمائشاں دیں تکینا ایہہ گل ۔ میں ہر سٹیج تے کرنا ہوندی اے ۔
شیطان آکھن لگا پا ردے ۔ میں ٹریاں ہندیاں نوں گمراہ کراں ای کراں ۔ الحمدللہ پا کردیاں او ویس
آکھن لگا ۔ ثم لآتینہم من بین ایدیہم ومن خلفہم وعن ایمانہم وعن شمائلہم ولا تجد اکثرہم شاکرین ۔
قرآن دا اٹھواں سپارہ ۔ سورہ اعراف دوجا رکوع ۔ آکھن لگا ۔ اگوں سا ڈھوں ۔ سجے کھبے
جدھر پاسے میں گھیرا پاواں گا ۔ میں نکلن ای نہیں دینا ۔ اللہ پاک فرمایا بے ایمان آل کولوں ترسیں
اجے دہ بولی وچ آکھن لگا ۔ چوری زنا ڈاکہ لگن حسد ۔ لڑائیاں جھگڑے ۔ پرانے پیٹے ودھ ندے

Scanned with CamScanner

ہراکے بنے بھنے ۔ پراپا بھوئیں چوری کرناں ۔ تلطر لکیر کے سوانی دیاں پسلیاں ہمجد لوٹیاں ۔ بچھے
اوسے ہیسرے او تہاڈے کول دال وچہ کالا کالا ہے ۔ اوس آکھیا ۔ میں نکلن ای ہنس دیناں ۔ اللہ
پاک فرمایا بے ایمان آں ۔ چار پاسے قابو کر گیا ایں ۔ دو پاسے ہالی رہ گئے نیں ۔ بے نیاز آ اوہ کہڑے ۔
فرمایا اک تھلواں پاسا اک اتلا پاسا ۔ کر ہماں کی کریے ۔ فرمایا توں چار پاسے گل لا دیں ۔
میں غالب رہیساں ۔ میرا رسول غالب رہیسی ۔ بے نیاز اوہ کیویں ۔ فرمایا میرا بندہ تھلے
سر جا جھکیسی تاں پا بخشیساں ۔ تے ہتھ چا کے دعا چا منگیسی تے تاں چا بخشیساں ۔
چار پاسے مسلماناں بے ایمان قابو کر گیا اے ۔ دو تے شیطان مسنوں کرنے چاہی دے ہن ۔ اک نماز
والا تے اک دعا والا ۔ میں تے کرنیاں آں سر جھکایاں ۔ پچھی تھلواں پاسا نماز والا جنہاں کولوں
انہے قابو نہ ہووے ۔ اتلا پاسا مولوی مار گیا ہے ۔ دعا منگنی شرک آ ۔ جٹ تاں بخشیون دی نائیں ۔
کیہا رب کولوں منگنا کیدا دا شرک ہو یا ۔ خدا دی قسم چا کے آہنا آں ۔ میں اگلے دن دی
عرضیں کر گیا آں ۔ میری گل دل دی تختی تے لکھیں ۔ انداز سے دو گل پکی ۔ چیلنج اے مولوی
کیہا اشیں سیدھا بیٹھا اے ۔ خدا دی قسم اے جیہڑا دی نال مذاق کرے ۔ اوہ اے ذلیل اے ۔ اوہندی بخشش
دا راستہ ای کوئی نہیں ۔ وچ شیشی کھتے لکھیا اے ۔ میں آکھیا قرآن وچ لکھیا اے ۔ اٹھارہواں سپارہ ۔
چھیواں رکوع ۔ کئی بندے جہنم گئے ہوسن ۔ اللہ پاک نوں عرض کرسن ۔ بے نیاز آں
سے ڈی عرض نے سن ۔ اللہ پاک سنسی ۔ اخسؤا فیہا ولا تکلمون ۔
ذلیل ہو کے جہنم پئے رہو ۔ میں تہاڈے نال گل ای نہ کرساں ۔ قرآن اے کوئی ککھتے فکر دا ہتھیار ۔
بے نیاز آں ساڈا قصور ہے دس ۔ کیوں ساٹوں جہنم سٹیا ای ۔ اللہ پاک نے پہلوں اوہناں بندیاں دی
سچائی دسی ۔ پچھے جہنمیاں دا قصور دسیا ۔ فرمایا ۔ اِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا

فاغفر لنا وارحمنا وانت خیر الراحمین ۔ اک اک لفظ دا ترجمہ کر کے دسناں آں ۔ وچھلے سطر دی آکھی بڑی
ترجمہ نہیں کیتا ۔ اِنّہٗ ۔ بے شک اوہ فریق ۔ من عبادی ۔ میرے بندیاں چوں اک جماعت لوکاں عرض کردی
اے ۔ ربنا ۔ اے ساڈے پرمگار ۔ آمنا ۔ اساں ایمان لے آئے آں ۔ فاغفر لنا ۔ ساکوں بخش وارحمنا
ساڈے تے رحم فرما ۔ وانت خیر الراحمین ۔ تو بہتر رحم فرمان والا ایں ۔ میں دوں ایمان نال دسن آیاں
تیجا دسواں چالیسواں کر کے تے ایہو دعا منگدے ہوندے آں ۔ ہن اگو دعاواں دا کرتوت دسے سو جیڑھا
جنہاں دے ۔ فرمایا ۔ فاتخذتموھم ۔ تد حکوں اے میرے کولوں دعا منگدے یاں تساں اوہناں
نال مذاق کردے سو ۔ ویکھو کے ہسدے ہاسے ۔ اوہ تساں میرے کولوں منگن والیاں نال مذاق کیتا اے
میں تساں ذلیلاں دی سناں کیہو ہیں ۔ سن مبارک ہووے ۔ جیڑا ایس دعا نال مذاق کردا اے
جہنم بیجا ہو سی ۔ توں کلی والے تے ان شاء اللہ جنت وچ جاسیں گے ۔

قرآن دی نص قطعی آگئی اے کہ جیڑا دعا منگن والے نال مذاق کرے ۔ اوہ جہنمی ایں ۔ جیڑا دعا منگے
اوہ امتیرے تے خوش ہوندا اے ۔ سوہنا قرآن ۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم ۔ سمجھایا آں ۔
اینہاں نوں فرما چا ۔ اینہاں دعا نہ منگی تے میں پرواہ نہ کرنی ۔ بے نیاز تہاڈا رب اے میں اوہناں دی
پرواہ کرناں آں ۔ جیڑے میرے کول دعا منگدے نیں ۔

بڑی مشورت اوہ عظیم گل عرض کر رہیا آں ۔ بعض ایہو جیہے لوگ جیڑے ساکوں سلام نہیں پڑھن
دیندے ۔ ایہہ بندہ نماز وچ پڑھدے نیں ۔ اساں نماز توں علاوہ ہتھ بنھ کے پڑھائیں تے
فتوے ۔ تساں نماز دے وچ ہتھ دی بجھیں کھلوتے ہیں ۔ اپنے متعلق تے فتوے سوچ سن
قرآن ۔ دہلیاں نوں منع ہے ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماندا اے ۔ سلام علی موسیٰ وھرون
موسیٰ علیہ السلام تے وی سلام ہووے ۔ ہارون علیہ السلام تے وی سلام ہووے گا ۔ سلام علی نوح

فی العالمین ۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے سلام قولاً من رب رحیم ۔ پہنچ نہیں ۔ اک دو چار رسولاں دا
ذکر کیتا اے ۔ فرمایا وسلام علی المرسلین ۔ والحمد للہ رب العالمین ۔ سوہنے رب فرمایا میرے سارے رسولاں
تے وی سلام ہووے ۔ ہن مینوں ایمان نال دسو ۔ سیانے لوک بیٹھے او ۔ مولوی ہو بیٹھے او ۔ سورۃ والصفت
اوکھی اے ۔ نماز وچ نہ پڑھدے ہوسو ۔ تراویحاں وچ تے پڑھدے ہوسو ۔ ہن ہتھوڑا ہنیں کھلوتے ہن ۔ کھلوتے نماز
وچ ہیں ۔ بے نماز آں تیرا کلمہ تے سلام ہو سا ۔ تیرے سوہنے ہارون پاک تے سلام ہووے ۔ سوہنے ابراہیم
پاک تے سلام ہووے ۔ سارے رسولاں تے سلام ہووے ۔ اس لوک تے پڑھا دیو تے مشرک تے تسیں ساریاں
تے پڑھدی کھلوتا این ۔ تسیں کہڑے کھاتے وچ بیٹھا آول ۔

معلوم ہویا حق اوہ اے جو جماعت اہلسنت بیان کر دی ہیں ـــــ الحمدللہ ثم الحمدللہ نماز
دے وچ وی سلام پڑھنا جائز اے ۔ تے نماز توں علاوہ وی سلام پڑھنا جائز اے ۔

اوہ جی چشتی صاحب جی ۔ حکیم جی ۔ لوجی ۔ چوہدری جانشاہ ۔ بیٹی جی ۔ وکھو جی ۔ زمین آلا کدال
دا ہتھا بنیا اے ۔ سنڈا تے عرش آلا داتا اے ۔ ایہہ لکیا کھلوتا اے ~~دکاناں~~ دکاناں تے ۔ کھنڈراں تے
وسن والا داتا نہیں ۔ عرش والا داتا اے ۔ میں اکھیا جیہڑی سمجھ وچ نہیں آیا ۔ مسن قرآن ایمان تازہ ۔
خدا دی قسم جان کے آیا آں ۔ زمین والیاں نوں میرے رب سوہنے نے داتا بنایا اے ۔ کھل اوہ جیڑی قرآن
وچ ہووے ۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ۔ ما آتاکم الرسول فخذوہ ۔ ما دا معنی جو کجھ ۔ آتاکم تہانوں
دیوے ۔ میں اک اک لفظ اس واسطے معنی کر دیا آں ۔ کوئی ایہہ نہ آکھے گھٹن مولوی چنگا ہا ۔ ہر ترجمہ
وچ ڈنڈی مار دا ایں ـــــ میں آکھیا جیڑا ترجمہ وچ ڈنڈی مار سے ۔ تازہ اوہدے سر وچ ڈنڈا مارو ۔
اک اک لفظ دا معنی ۔ ما دا معنی جو کجھ ۔ آتاکم تہانوں ~~دیوے~~ ۔ تسیں عطا کرے ۔ تہانوں دیوے رسول
رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔ فخذوہ پکڑ لو ۔ لے لو ۔ اللہ پاک فرماندا میرا محبوب جو کجھ دیوے لے لو ۔ ہن جنوں

Scanned with CamScanner

ایہدا نال دسو۔ مولوی پڑھی جبر وچ کم نہیں آؤنا ___ سوہنے گل جاندے کم آؤندا اے۔ میں اِک
اِک نقطہ دا معنیٰ کیتا اے۔ اپنے عقیدہ سا وچ پکا ہو کے ونج۔ کر الحمدللہ ثم الحمدللہ سوہنا
عرش والا پیا آہندا اے۔ میرا محبوب جیڑا فرش والا اے۔ ایہنوں میں طاقت دتی اے کہ
ایہہ شاناں نوں ویندا اے۔ جو دیوے لے لو۔

مولوی آہندا اے ہناں ول دے کجھ نہیں سکدا۔ اللہ کریم آہندا اے میرا محبوب دیندا
اے۔ مولوی جھوٹا قرآن سچا ___

صحابہ پاک دا سوہنا عقیدہ اللہ پاک قرآن وچ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیتا۔ سیؤتینا
اللہ من فضلہ ورسولہ ___ سیؤتینا۔ ہمیں عنقریب دے گا۔ اللہ۔ من فضلہ اپنے فضل
سے۔ ورسولہ تے اوہدا رسول وی۔ سوہنے لفظ قرآن دے۔ صحابہ پاک دا عقیدہ قرآن وچ
رب کریم نے ارشاد فرمایا۔ جو میرے محبوب دے غلام آہندے نیں بس توں اللہ ہی دیسی تے اللہ دا
رسول وی دیسی ___ الحمدللہ جو عقیدہ قرآن نے صحابہ دا بیان کیتا اے۔ اج اوہو عقیدہ
سیفیاں کول اے۔ دو آیات۔ تیسری آیات پاک۔ اک پیا آکھے۔ ایڈا شاہ ڈا
یارہویں آلا پیر اے۔ تے اوہنوں آکھو میری گنگ کھل دیوے۔ انج گلاں کردے نیں۔
ایڈا کوئی یارہویں آلا پیر اے غوث پاک سا اوہنوں آکھو میری گنگ کھل دیوے۔ اک مولوی
انج جا آکھیا ___ جٹ بیٹھا آں کولوں وکھن چا پا پلی تے گھتا ڈتا۔ بعض سٹی پلی۔ ہال اوے
ڈاہڈی اودے۔ اوس آکھیا غوث پاک مینوں فرمایا۔ وڈے وڈے مین آپے کم کر لیساں۔ چھوٹے آپے
نبیڑی آؤنداں ___ مر کے آپے ای جوا لیندا۔ چھوٹے موٹے کم اوس مرسانے لائے نیں۔
توہم ہے۔ اوئے سبحان اللہ شاں آکھو چا ___ خدا دی قسم اے جیڑا رسول اللہ

دی عطا نوں نفرت دی نگاہ نال ویکھے حضور دی عطا تے اعتراض کرے۔ مومن ای نہیں۔ غور کرو میرے لفظاں تے۔ گل قرآن حدیث دی —— وچ پیا عرض کرناں آں — نبی جیہڑا اے اوہ حضور دے دیون تے حضور دی عطا تے اعتراض کردا اے۔ کہ حضور نوں دیون والا نہیں مندا۔ یا آپ اینا آ کجھ نہیں دے سکدا۔ یا اوہناں دی عطا تے کوئی اعتراض اے۔ مومن ای نہیں۔ چوتھی گل کہتے ہیں کہیا اے۔ میں آکھیا قرآن وچ لکھیا اے۔ سن قرآن — اللہ تعالیٰ ارشاد فرماندا اے۔ وما نقموا الا ان اغنٰھم اللہ ورسولہ — اللہ تعالیٰ فرماندا اے۔ کہ اینہاں میرے محبوب دے صحابہ نوں اللہ دی غنی کیتا اے اللہ دے رسول ای غنی کیتا اے۔ پر ایہہ گل منافقاں نوں چنگی نہیں لگدی —— قرآن اے وما نقموا ایہہ منافقاں نوں چنگا نہیں لگدا۔ تو اللہ رسول اینہاں نوں کیوں دیندا اے۔ اللہ وی دیندا اے اللہ دا رسول وی دیندا اے۔ صحابہ خوش ہوندے نیں۔ منافق سڑدے نیں۔ معلوم ہویا حضور دی عطا تے سڑنا قرآن دسی اے نال منافقاں دا کم اے۔ مومناں دا کم نہیں۔

اک ایہہ بیت دی گل توجہ کرو۔ میرے پیر گولڑے والے۔ قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ مولوی پچھے رہ گئے۔ زکوٰۃ دے چندے کھاندے نے۔ قادیانی چیلنج کیتا۔ عربی وچ تفسیر لکھو جبیاں قبیاں والے سارے اکٹھے ہو کے۔ گولڑے تشریف لے گئے۔ علماء سارے اینہاں دے وڈے وڈے حضرت صاحب جی۔ قادیانی سانوں لبھدا ای۔ مہربانی کرو۔ آپ فرمایا چلو۔ معلوم ہویا ایہہ چندے کھان نوں ہوم اے۔ دفاع کیتا اے تے سینیاں کیتا اے۔ اگلا تاریخ —— پیر صاحب تشریف لے گئے۔ پیغام گھلیا کہ آ جا ہاں۔ اساں آکھیا عربی وچ تفسیر دا مقابلہ کرو۔ تساں وی عربی وچ تفسیر لکھو میں وی لکھناں آں —— میرے پیر فرماندے گل سن۔ بے ایمان آ شیشوں بھرت دا چھوٹی اے۔ میں نبی نہیں آں۔ میں نبی دے غلاماں دے غلاماں دا غلام آں۔ تو دی کاغذ قلم میرے چار کو

Scanned with CamScanner

مینوں وی چا رکھنا ۔ توں اپنی قلم نوں حکم دے ۔ میں اپنی قلم نوں ۔ جنہڑی قلم لکھے اوہ سچا ۔ جنہڑی نہ لکھے اوہ جھوٹا ۔ فبہت الذی کفر ۔ ایمان مقابلے وچ نہ آ سکیا ۔ میرا پیر سائیں طاقت رب دی دی ہوندی طاقت اسا ۔ سنیاں دا عقیدہ کسن ۔ طاقت میرے رب دی ہوندی اے ۔ نبی نوں دیوے معجزہ بن جاندا اے ۔ ولی نوں دیوے کرامت بن جاندی اے ۔ طاقت میرے رب دی ۔ ایہو نقطہ سمجھ جاویں آں ۔ سارے جھگڑے مک جاون ہا ۔ بہر حال میرے پیر کول گئے ۔ پیر میرا بیٹھا ہا ۔ امریکی پادری آ ۔ عیسائی میرے پیر نوں آہندا اے پیر جی ۔ جیہڑا حسین پاک اے حسین اسلام ہے ۔ ذرا پا ساری کائنات نوں اسلام چاہیدا اے ۔ اسلام نوں حسین چاہیدا اے حسین پاک ضرورت اے اسلام دی ۔

میدان کرب و بلا میں سوائے کارساز کون گزرا ہے بر چھیوں میں عبادت گزار کون
مسجد کی ہر دیوار سے آتی ہے صدا دیکھے نہ سر حسین تو پڑھتا نماز کون ۔

پادری پیا آہندا اے پیر سائیں جی ۔ سوہنے حسین پاک دی ۷ سال دی زندگی ہا کی ۔ جدوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دا وصال ہویا اے ۔ ۷ سال دی حسین ہاری زندگی دے اندر قرآن نازل ہویا اے ۔ پورے قرآن پاک وچ حسین دا ناں ای کوئی نہیں ۔ ایہہ پادری اعتراض کیتا میرے پیر تے ۔ میرے پیر فرمایا ۔ او قرآن پڑھیا ای ۔ پادری پیا آہندا اے ۔ پڑھیا ای اسا ۔ سمجھیا وی اے ۔ بوجھے وچ گھتی ودا آں ۔ ایہہ پاکٹ سائز دا قرآن شریف ۔ عالم بیٹھے ہان ۔ میرے پیر عالماں دی طرف ڈیکھا ۔ فرمایا ایہہ ویکھو ۔ زمانے دی آ وخت ہان ۔ ایہہ پادریاں نوں قرآن فہمی دے دعوے ہو گئے ہن ۔ میرا پیر فرمایا مرشد میرا سوہنے حسین پاک دا ناں قرآن وچ نہیں لبھیا ۔ اوس آکھیا نہیں لبھدا ۔ میرے پیر فرمایا مڑ میں پڑھدا ۔ اوس آکھیا کتھوں پڑھاں

بسم اللہ الرحیم پیر فرمایا جیہڑی مرضی آوندی اے پڑھ۔ اوس ہن شروع کیتا۔ اعوذ باللہ ــــــ الرحیم
اگوں آیت پڑھنا چاہندا آں۔ پیر صاحب ہوراں فرمایا بس بس کر۔ اوس آکھیا جی حسین پاک دا
ناں آگیا اے۔ میرے پیر فرمایا آگیا اے۔ اچھا سائیں کیویں۔ فرمایا ایہہ تینوں پتہ اے کہ قرآن
شریف وچ ۲۷ ویں ہزار علم اے۔ ایہہ وی پتہ اے کہ علم الابجد۔ علم الحروف علم الاعداد ہین۔
ایہہ وی پتہ اے کہ اعوذ باللہ قرآن دا حصہ نہیں۔ تعوذ اے خارج اے قرآن توں۔ قرآن توں
پڑھن توں پہلے پڑھیا جاندا اے۔ لیکن بسم اللہ قرآن دا حصہ اے۔ اوس آکھیا ٹھیک اے۔ فرمایا بسم اللہ
دے عدداں دا پتہ ہے۔ آکھے جی آ۔ پچھے 786۔ میرے پیارے فرمایا۔ مرشد ہن علم ابجد دے لحاظ نال بولیندا
میں آں۔ گنیدا توں جا۔ اچھا پیر فرمایا۔ فرمایا امام حسن کتنے عدد ہین۔ آکھن لگا 210۔ امام حسین
کتنے عدد ہین۔ 200۔ کتنے ہوگئے۔ آکھے 410۔ فرمایا رب ولد ایہدے کتنے عدد ہین۔ آکھن لگا 261
فرمایا 410 دے وچ 261 رلا۔ کتنے ہوگئے۔ ہین 671۔ فرمایا امام حسین دا سن ولادت آکھن لگا 4
ہجری رلا۔ آکھن لگا 675۔ فرمایا امام حسن دا سن شہادت جیہڑے 50۔ فرمایا رلا وچ کتنے ہوگئے۔
آکھے جی 725۔ فرمایا امام حسین دا سن شہادت 61۔ فرمایا رلا کتنے ہوگئے۔ آکھے جی 786
فرمایا کملیا۔ ہالی تاں بسم اللہ پڑھی ہائی۔ امام حسن دا ناں وی آگیا اے۔ امام حسین دا وی ناں آگیا اے
فرمایا سن ولادت وی آگیا اے۔ سن شہادت وی آگیا اے۔ مقام شہادت وی آگیا اے۔ اگاں
پڑھسیں۔ انہاں دی شان جیہڑی لکھ لکھاندی قرآن تے اوہنا ذکر وی کر رہیا اے۔ توں آکھنا ایں ناں
کوئی نہیں ـــــ

اوہ جی چشتی صاحب جی کیسے نوں پتہ نہیں لگدا اپنے انجام دا۔ حضور نوں وی پتہ کوئی نہ ہا۔ معاذ اللہ
قرآن وچ آگیا۔ حضور فرمایا میں نہیں جاندا۔ میرے نال کی بنی اے۔ (استغفراللہ) حیا نہیں آندا شوہ

قرآن پڑھ کے حضور دا غیب لبھنا ایں۔ انما یوحیٰ الیّ جواب اگاں کھلدا اے۔ فرمایا کہ میں جاندا
جو جاندا آں اللہ دی وحی نال جاندا آں۔ لیکن آ آ۔ میں تینوں دسو ہاں قرآن وچوں جواب دیناں آں
اللہ تعالیٰ فرماندا اے۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ اللہ تعالیٰ فرمایا میرے محبوب میں
تینوں مقام محمود عطا کرساں۔ میں تینوں ایمان نال دسو۔ رب نے دسو ہاں محبوب نوں محبوب دا
انجام دسیا اے کہ نہیں۔ کہ تینوں مقام محمود دسیاں۔ کیا ہے مقام محمود۔ عرش دا قریب قیامت
والے دن محبوب دی کرسی ہوسی۔ پچھلوں لا کے تے اگلوں والا فرمی آدم توں لے کے تا قیامت سب دے سب حضور دیاں
تعریفاں کر رہے ہوسن۔ ایہہ ہے مقام محمود۔ میں جیڑا آکھے حضور نوں پتہ نہیں۔ اوہ قرآن دا منکر
اے۔ قرآن نے تاں نص قطعی بیان کر دتی اے۔ محبوب نوں دسیا اے۔ محبوب نوں تے اپنیاں غلاماں
دے انجام دا پتہ اے۔ حضور فرمایا۔ ابوبکر فی الجنۃ۔ عمر فی الجنۃ۔ عثمان فی الجنۃ۔ علی فی الجنۃ
سعد فی الجنۃ ——— ایہہ عشرہ مبشرہ ۱۰ صحابہ۔ حضور نے جنت دا ٹکٹ دتا ہویا ای
کو لوگ جو معاذاللہ حضور نوں اپنے انجام دا پتہ نہیں۔ تے دوجیاں نوں جنت دیاں ٹکٹاں کیویں
ونڈ رہیا آں۔

اوہ جو قبراں والے کچھ نہیں دے سکدے جی۔ تسی لا جا کے اُتھے بیٹھے ہوندے او۔ مٹی کھلونے
کجھ نہیں دیندے۔ میں آکھنا آں خدا دی قسم اے قبراں تے جانا۔ قبراں والیاں کولوں منگنا قرآن
دے مطابق مومناں دا۔ تے جیڑا قبر والیاں توں مایوس ہو جاوے۔ منکر مرتد اوہ مومن ای نہیں۔
سوہنا قرآن میں پڑھنا ایں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماندا اے یاایہاالذین امنوا لا تتولوا قوما غضب
اللہ علیہم ——— من اصحاب القبور ہر اک لفظ دا معنی۔ یاایہاالذین امنو
اے ایمان والو۔ لا تتولوا قوما ایسے کسی قوم نال دوستی نہ کریا جے۔ غضب اللہ علیہم جنہاں تے

اللہ دا غضب ہو گیا اے۔ قد یئسوا من الآخرۃ۔ تحقیق اوہ آخرت توں نا امید ہو گئے۔ کما یئس الکفار
من اصحاب القبور۔ جیویں کافر قبراں والیاں توں نا امید ہو گئے۔ کما معنیٰ جیہا کہ یئس نا امید
ہو گئے۔ الکفار کافر دی جمع۔ من دا معنیٰ ہے۔ اصحاب معنیٰ والے۔ قبور قبر دی جمع۔ ۔
پورا معنیٰ بنیا۔ کما یئس الکفار من اصحاب القبور دا۔ ایہہ لوک آخرت توں اینج نا امید ہو گئے
جیویں کافر قبراں والیاں توں نا امید ہو گئے نیں ——— ہن سیانے لوک بیٹھے او۔ قرآن دا فیصلہ
قطعی پیا دسیندا اے۔ کہ قبراں والیاں توں نا امید اتے مایوس ہونا۔ مومناں دا کم نہیں۔ کافراں دا کم
اے۔ ——— ایس قرآن دیاں گلاں۔ قرآن نور علیٰ نور اے۔ جیہڑا مولوی توں بنی قبراں والیاں
توں منگنا چاہیدا اے کہ نہیں۔ سید احمد مولوی اسماعیل دیوبند دا امام۔ جیہڑا اے ایہہ وہابیاں
دا وی امام اے۔ تے دیوبندیاں دا وی مشترکہ امام۔ ایہناں پیر اے۔ ایہہ سید احمد ایہناں دے خلیفے
دی گل کریندا آں پیا۔ سید احمد دا کیا نیں وی اے۔ تے ایہناں خلیفہ دی اے۔ ایہناں ناں اے محمد علی۔
اس کیہا اے۔ اکھیاں تازہ ہوسن۔ مسلک ایہہ حق اے۔ جو سنیاں دی کتاباں اوہناں دیاں لکھیا پیا اے۔
کیا۔ ایہہ دیوبندیاں دے وڈے علماء دا پیر جیہڑا اے۔ ایہناں خلیفہ آکھدا اے کہ۔ کہ میں مکے پاک چوں مدینے پاک
آ کے پیا۔ مقام صفرا تے اپڑیا۔ اوتھے ام المومنین سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت میمونہ پاک نبی حضور دی
حرم پاک دا مزار پر انوار اے۔ کہندا اے میں اوتھے اپڑیا آں۔ بھک ڈاہڈی لگی ہوئی۔ رات میں بکھیاں گزاری
سویرے ھڑ ڈاہڈی بھک۔ میں آکھیا ہن کدے جا لواں۔ اخیر میں اماں دی قبر تے حاضر ہو گیا۔
تے میں آکھیا اماں۔ کھانا دے میں تے تیرا مہمان آں۔ میں احمد دی اولاد آکھندی وندی اے کم
قبراں والے سندے نہیں۔ تے باب ہور ہی منوں سنانا کدے نیں۔ ام المومنین دی قبر تے عرض کر رہیا آں
اماں اماں میں تیرا مہمان آں۔ علمائے دیوبند دے پیر دا خلیفہ پیا لکھدا اے۔ عرض کرن دی دیر ہائی۔ انگوراں دا

Scanned with CamScanner

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید ۔

موسم کوئی نہ ہائی ۔ نصیب وچوں مینوں دو انگوراں دے گچھے عطا ہوئے ۔ میں کھا رہیا سی کہ اسی ایدے آکھے
ونڈے ای سی ۔ مڑ میں اماں دی قبر تے آیا ۔ سر قبر تے رکھیا ۔ اماں بڑی عظمت نوں ترک کر کے دتی سلام
کراں حیاتی زندگی وچ ہا موسمی پھل کھوایا ۔ تے توں مرن توں بعد بے موسم پھل کھوایا ___

ملفوظات ۲۵ میاں محمد علی صاحب ۔ دیوبندیاں دے پیر شیخ خانے دے ۔ ساری واری آ ریا اسیں ننگیاں
تے شرک دے فتوے ۔ باپے ہوراں تے فتوا ای اے ۔

اجی نبیاں ولیاں کول جاندے او ۔ دعاواں کرندے او ۔ دعا رب کولوں منگو ۔ اولاد رب دیندا اے
مولوی پیراں کولوں منگدے او ۔ ڈرکٹ منگو ۔ میں اگلے دن ڈیرہ غازی خان آ گیا ۔ ان ڈرکٹ دے
مولوی ہوریں آپ ای ہائیں آ گئے ۔ توبہ توبہ ۔ باقی رہی ولیاں کولوں منگنا ۔ سو ارشاد تے نوٹ سے البد وچ
پیسوں ہابے ہوراں نوں استعمال ___ اشرف السوانح ۔ تھانوی صاحب آکھدے اے ۔ کہ میری اماں دی
اولاد جیندی نہیں سی ۔ ہتے آن فوت ہو جاوندے ہا ۔ میری نانی میری اماں نوں لے کے اس وقت اک ولی کول گئی ۔
جیہڑا مجذوب ہائی ۔ تے میری نانی روندی وچ تے آکھیا ۔ کہ ایہہ میری دھی اے ۔ ایہدی اولاد ونگ نہیں جیندی
اے ۔ جیہڑا او دی ہا ناں ۔ اس آکھیا بچے پتر ہوسن ۔ اک ساڈا ہوسی ۔ اک مولویاں دا ہوسی ۔
یعنی اک مجذوب ہوسی ۔ تے اک مولوی ہوسی ۔ مڑ تھانوی صاحب آپ ہتے آکھدے ہیں ۔ آکھدا
اے قلندر جو آکھدا اے فیکو کہ آکھدا اے ۔ کہ مجذوب ہوریں اماں دا ڈھڈ وکھولیندے ہین بچی
ولی نوں پتہ نہیں لگ سکدا ۔ ___ حاکر ۔ حوالہ غلط ہووے مینوں پکڑ ۔ اگر حوالہ
صحیح اے ۔ تے شاہ ڈیاں نانیاں تا میاں ٹر وچن کوئی فتوے نہیں ۔ بے اساں دعا کرا دیئے تے
فتوے ساڈے اتے ___ جیہڑی آکھدا دیکھوں ساڈے تے فتوے لاندیاں ۔ جے پہلاں اپنی
منجی تھلے ڈانگ پھیر ___ جیہڑا ساڈے اتے الزام لاندے گھر جواب شاہ دے پیا ہویا اے ۔

توجہ ہے سوہنا قرآن ایہناں دے گواہ دیاں گلاں ـــــ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماندا اے ۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنو الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون ـــــ اللہ تعالیٰ تہاڈا مددگار اے۔ اللہ دا رسول وی تہاڈا مددگار اے۔ کامل مومن وی تہاڈے مددگار نیں۔

چشتی صاحب جی۔ ویکھو جی۔ ہن ولی کیویں مدد کر سکدا نیں۔ ایہہ کیویں ہو سکدا اے۔ آکھے۔ اللہ ای مولا ہو گیا۔ تے علی وی مولا ہو گیا۔ ایہہ تے شرک نہ ہو گیا۔ میں آکھیا سنیں۔ اللہ وی اک۔ تہاڈا پیو وی اک۔ اک دی وصف وچ۔ ہن مولوی کولوں پچھو۔ کہ وحدت وچ شرکت ہو گئی۔ ہن کی ہو سکدا اے۔ اوہ وحدۃ لا شریک اے۔ اوہنوں کسے اک بنایا نہیں۔ تیرے پیو نوں اک خدا بنایا اے۔ لہٰذا شرک نہیں۔ ایسے طریقے نال۔ اوہ داتا بذات خود اے۔ اوہ مددگار خود اے۔ اوہنوں کسے طاقت نہیں دتی۔ اوہ ازلی ابدی طاقتاں دا مالک اے۔ لیکن نبیاں ولیاں نوں طاقت اسے دی جویں مولوی دا پیو اک منیا وحدت وچ شراکت ہو گئی لیکن شرکت نہیں۔ اوہ تے بناون والا اے۔ اینے نبیاں ولیاں نوں مددگار بناون والا وی میرا پیر مددگار اے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اکھے چشتی صاحب ہور جی۔ مولا علی۔ میں آکھیا میں نے سادیاں گلاں ای جاندا آں۔ مولوی ہوریں مدرسے وچ داخل ہو گئے۔ تے ست اٹھ سال پڑھے۔ تے ستاں دتیاں زکوٰتاں عشر تے صدقات تے خیرات مولوی ہوریں پلے ای رہ گئے۔ تے پڑھدیاں ای رہ گئے۔ ست اٹھ سال توں بعد جو دستار بندی ہوئی۔ ہن آہندے نیں۔ ایہہ مولانا صاحب اے۔ میں آکھیا جیڑا فرقیاں دے جھگڑیاں تے پل پل کے پڑھیا اے۔ اوہ مولانا بنیا بیٹھا اے۔ تے جیڑا نبوت دے مدرسے وچ پڑھیا اے علی ای نہیں بنیا ـــــ اک مولوی بیٹھا دعویٰ کرے۔ اوس آکھیا بئی جیڑا یا رسول اللہ آکھے اوہدا نکاح ٹٹ گیا۔ حالانکہ قرآن شریف وچ موجود اے۔ یا ایہا الرسول۔ جو معنی یا رسول اللہ دا اے۔ اوہو

یامحمد یارسول دا اے ۔ ایہہ تے ہن ناں عالماں دیاں گلاں ۔ تہاڈے جیہے جٹ جھیڑے ناں جیہڑے
ایہہ گلاں نہیں مگر مولوی ہوریں بس ہو جاندے ہین ۔ مولوی جیداں غلط کیتا اوس آکھیا جیہڑا یارسول اللہ
آکھے ۔ اوہدا نکاح ترٹ گیا ۔ مولوی باہر کھلوتے یاں بس چلو مناظرہ کر لیساں آہو ۔ بس اینوں دلائل
دلیساں آٹھیں ۔ قرآن شریف وچوں حوشیاک وچوں مسلم پاک دی حدیث وچوں ۔ پیا دسو یا محمد
یارسول اللہ ۔ حدیث پاک اوہناں باقاعدہ حضور پاک دی آمد تے اوہناں یارسول اللہ دے نعرے
لگائے ۔ لیکن بہر حال ۔ اوہ جٹ اٹھ کھلوتا ۔ اوس آکھیا مولوی جی ۔ کی آکھیا ای ۔ اوس آکھیا جیہڑا
یارسول اللہ آکھے ۔ اوہدا نکاح ترٹ گیا ۔ اوس آکھیا جی میں سادہ جیہا بندہ آں ۔ مینوں ہور دسے
پتہ کوئی نہیں ۔ پہلوں تے تسی آکھی بیٹھے او ۔ پہلاں اپنی سنبھالو ۔ دوہاں دیاں تے دیکھو گلاں ۔

ہ یارسول اللہ تیرے نعرہ سے ہم کو پیار ہے ۔ جس نے یہ نعرہ لگایا اس کا بیڑا پار ہے ہم
بے نیاز آ جیہڑا پڑھدا ہمیشہ اے ۔ ساریاں مشکلاں حل ہو جا کرسا ۔ ساریاں مصیبتاں دور ہو جا کرسا ۔
تے اپنے کرم دا صدقہ ای سب نوں شفا عطا فرما ۔ سو (جس نے نعرہ لگایا)

اک مولوی آہندا وندا ہاں ۔ نعرہ رسالت لاؤ تے سہی پر لاؤ تے یارسول اللہ نہ آکھو ۔ محمد رسول اللہ آکھو ۔
اوہ نال دلیل پڑھی دیندا اے ۔ بڑی وڈی پکی پیڈی دلیل دیندا اے ۔ آہندا اے ۔ شاں جیہڑے یارسول
اللہ آہندے او ۔ رسول ہین ۳۱۳ تے سارے رسول مبارک سر چیندے ہوسن ۔ پتہ نہیں کہنوں سدو ۔
شاں تے آن رسولاں نوں وی معاذ اللہ پریشان کیتا اے ۔ اساں جیہڑے محمد رسول اللہ آہندے آہیں ۔ پتہ
لگ دیندا اے بئی سرکار نوں پئے سدیندے آہیں ۔ میں آکھیا جی تے علمی جواب لیؤ تے قرآن وچ
ثم جاءکم رسول متعلق آیا کلا اے ۔ علماء موجود دیش ۔ ایہہ تے عالماں نوں فوراً پیش کر دیناں آں
ثم جاءکم رسول ۔ اوہ مجمع علمائے کرام متفق ہیں ۔ اجماع امت ہے ۔ کہ رسالت نبی پاک علیہ السلام ای

Scanned with CamScanner

ایہو وصف خاصہ ہے۔ کہ جس ویلے وی مطلق آکھسی۔ فوراً ذہن وچ نبی پاک علیہ السلام دا تصور آ جاسی۔
لیکن ایہہ تے ہُن عاماں عاماں دیاں گلاں۔ تے عاماں دے کم۔ آپاں تے مڑ اوہو جیہی گل کرنی اے۔ کیہ
ہُن کپاہ دا موسم آؤندا پیا اے۔ تے ماواں بھیناں کپاہ چگن نال بچے وی لے گئیاں۔ کوئی چھوٹا کوئی
دو سال دا۔ ترائے سال دا۔ کوئی پنگوڑا درخت نال اڑا کے لگا کھلا۔ منجے پئے ہلدے۔ ماواں بھیناں مڑ
کپاہ چگدیاں پئیاں ہوندیاں۔ ہر بال دی جو اکھ کھلے تے آہندا اے اماں۔ ہر ساریاں بالاں دیاں سن
ہُن پچھیندیاں بال جیہڑا اپنا ہووے اوہو جیہا پچھیندا اے ___
کھیلیا جے ماں نوں پتہ لگ سکدا اے۔ میرے بچے دی آواز اے۔ کل ولے نوں وی پتہ لگدا اے جو میرے
غندم دی آواز اے۔ ___ ہن مولوی دی شستی قرآن نال چا کر۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماندا اے
لقد جاءکم رسول من انفسکم ___ رحیم۔ سوہنے لفظ ہن پاکیزہ قرآن دے۔ سچے موتی۔ ہر شئے
بدل سکدی اے۔ ہر قرآن دا اک نقطہ وی نہیں بدلنا ___ اوہو پرانا شعر جیہڑا تساں نوں ساریاں نوں
یاد اے۔ ؎ مقول محمد ہے قول خدا فرمان نہ بدلا جائے گا
بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا
گا نا گا گا کے زباں پلٹی
ہو تے ویندی اے۔ قرآن تے نبی پاک دے شعر نال پاک ہو ویسی۔
(بدلے گا زمانہ لاکھ مگر)
___ + شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح دا سوہنا پاک زمانہ اک عیسائی لگ آیا۔ انجیل۔
اجکل دی انجیل تحریف شدہ اے۔ اللہ دا کلام جیہڑی زبان وچ آندا اے۔ چاہے اوہدے تسکاں ترجمے ہو جاون
اصل عبارت موجود رہندی اے۔ انہاں تحریف کر کے انجیل ساری وگاڑ دتی۔ انجیل محرف تحریف شدہ
انجیل۔ ایہی ویندا ہووے۔ تے ورقیاں نوں مطالعہ لئی ویندا ہووے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نوں پیا آہندا اے
سائیں۔ تساں آہندے او قرآن سچا اے۔ اساں آہنے آں انجیل سچی اے۔ مقابلہ نہ کر لوائیس۔ کیوں

اگ چا بالو۔ وچہ انجیل ای رکھو۔ قرآن شریف وی نعوذ اللہ رکھو۔ جیہڑی کتاب سڑ گئی۔ اوہ مذہب ای
جھوٹا۔ کتاب ای جھوٹی۔ جیہڑی بچ گئی مذہب ای سچا۔ کتاب وی سچی۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی قربان
جاواں آپ فرمایا۔ ایہہ کیہا مقابلہ ہویا۔ مقابلہ اینج کر۔ توں آکھنا ایں انجیل سچی اے۔ اساں آکھنے
آں قرآن سچا اے۔ توں انجیل نوں سینے نال لا۔ میں قرآن نوں سینے نال لینا آں۔ تے دوویں اگ وچ
دھڑک جاندے ایں مرینا آں۔ جیہڑا سڑ گیا جھوٹا۔ جیہڑا بچ گیا سچا۔ پتہ لگے مقابلے دا۔
بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

اک پیا آکھے چشتی صاحب جو۔ اوجھیاں خواباں دیاں تعبیراں کر دینا ایں چشتی۔ میں آکھیا حلوہ
"تعبیر الانام عرب آلی ہے۔ ہور تھلے حوض سباک دی اے۔ کوئی کر سیاں کوشش۔ کیہا خواب آیا ای۔ جیہڑے
ہے تینوں۔ آکھے چشتی صاحب رات میں ستا پیا ہواں۔ تے خواب وچ جہڑا میں نوں بابا نظر آیا اے۔
میں آکھیا تے ستا کیوں آہیوں۔ اوہ کہنے چشتی صاحب جی۔ ہوں جو ہیں دنیا سوندی اے۔ ہور کوئی
میں وکھرا سوندا ایں۔ اوہ میں آکھیا کیویں پیا ستا ہیوں۔ جیہڑے ہین ٹی سی آر لگا پیا آ۔
ٹی سی آر تے ای سی آر کیہا شئے سر پنے پاہین۔ وی سی آر۔ ساتوں سے سدھے
نال ای نہ پکے آئے۔ جیہڑے اوہ وی سی آر لگا پیا آ۔ تے ڈانس ہوندا پیا آ۔ وینہدیاں وینہدیاں
اکھ لگ گئی۔ میں آکھیا ہور کجھ نظر آ وسا آ۔ جس بدبخت دیاں سوہنیاں ایہو جیہیاں
چا انس وینہدا ستا اے۔ بابا نظر آسن۔ مصطفیٰ نظر آسن۔ قرآن پڑھ کے سوں
شاید تیری زندگی دی آخری رات ہووے۔ اللہ سانوں ساڈی زندگی وچہ برکت کرے۔ سوہنے
دی ذات تے درود پڑھ کے سوں۔ قرآن پڑھ کے سوں۔ قرآن دی قسم اے جداں قرآن
تمل شریف۔ درود شریف۔ آیت الکرسی۔ ملک شریف۔ درود شریف پڑھ کے سوئیں۔ یا مدینہ دا

آسیں تے یاد نہ والا لاٹو آسیں ۔ (توجہ ہے)

توجہ میری عرض تے کجھ گلاں میرے بارے تُوں وی پلے بنھ ۔ تے میں وی بنھناں آں ۔ کوڑی دوا ہووے
تے کھنڈ رلا کے دے ۔ خدا دی قسم چا کے میں آہندا آں ۔ جس چوٹ دا اتے
ڈیشن انٹینا پیا چلدا اسے ۔ تھلے نوں نہ تے سوہرا رلے بیٹھے نیں ۔ تے ہتھ گندے ڈانس ننگے دے ہندے
بیٹھے نیں ۔ ایہو جیہی گندی ہر ن چوں ۔ بچیں بچیں والا تے پیدا ہو سکدا اے ۔ حسین دا غلام پیدا
نہیں ہو سکدا ۔ حسو نے حسین پاک دا غلام اوسے اماں چوں پیدا ہوسیں ۔ جیہڑی تہجد
پڑھے ۔ جیہڑیاں ماتوں قرآن پڑھدیاں ہاں ۔ جیہڑے سر نیزے دی نوک تے قرآن سنا رہیا ہائی ۔
ا.ج ہتھ اماں ۔ ہنیر والی ہل بکائی ونڈی اسا ۔ پتر لونگ گھڑائی ونڈا اسے ۔ تہاڈے پیاسے
دی گل نہیں ۔ مگر ناراض ہو وکھو ۔ خانیوال دے ہیرے بارے گھاٹے لگے پئے نیں ۔ ایہہ تے پاکستان علاقہ
ہے ۔ میں اگلے دیہہ دی عرض کیتا اسا ۔ اندازہ اہیاں دی جرأت کیتا ہے ۔ کہ مسلماناں دے مقابلے
وچ آوے ۔ ہندو سکھ دا کوئی جوڑ اے مسلمان نال لڑ سا ۔ توجہ کر ـــــ صرف اتنا مسلمان چا
کمرے ہووے کجھ اک نہ کرسا ۔ جس گھر دے اندر جو لینڈ آکیسٹ ویڈیو یا آڈیو ہے ۔ سارے شہراں
دے اکٹھے کر کے اوس شہر دے مرکزی چوک وچ بیشاں نوں اگ لا دے ۔ ہندو کدے شیر نال
لڑ ای نہیں سکدا ۔ اللہ حضور دی رحمت دا صدقہ یہ ٹیپریٹی دے پروگراماں لوکاں
بچاوے ۔ ڈھلو ڈھل آمین آکیا نے کہ داتیں قبول نہ ہوئی ہئی ہووے ۔ اتوں آمین آہندے میں ڈھڈو
ارادہ ای کوئی نہیں ۔ ـــــ اک منڈوں پیا آکھے ۔ چشتی جیو ۔ میں جنے ودا پہلوان
آں ۔ کمال ہو ہیں ۔ جنے اڈھائی من دا بوری ہے ہتھ نال ۔ میں اکلا شیرنا کولوں اڈھائی ماشے دا ہڑی دے
دال نہیں چھوڑ سندے ۔ شیر یا کولوں کدوں بوری چھڈی اے ۔ ایمان نال دا ہڑی الڑی کرش آنی ایا جیہڑی

دا کوئی ناں نہیں ۔ ____ مولوی آہ ۔ صوفی آ ۔ آپاں داہڑی صوفی نوں مولوی سدّ سنا آں ۔
صوفی آ تے داہڑی مبارک ۔ قدرت خدا دی ۔ غلطی کر بیٹھا ۔ پھڑیا گیا ۔ اوہ جناب سزا دیون
لگے ۔ اوہ جناب اوہناں ڈٹھا ہی شکل بڑی سوہنی اے ۔ بادشاہ آکھیا ہی ۔ اینوں چھوڑ دیو ۔ باہر
جو نکلیا ناں ۔ داہڑی نوں ہتھ پیا ۔ کرماں آلی نوں نہ ہتھ لاندے آں ۔ تے اج پتہ ناں نہیں میرے نال کی بنی آں ۔
ایس دنیا وچ ویکھو لا ۔ داہڑی آلے بندے کولوں کوئی غلطی ہو ونجے ۔ اگلے آہندے نیں ایڈی داہڑی دا
حیا نہیں تاں اوہ کر بیٹھے آں ۔ جیہڑی یاد کریں آ ۔ انج ایس ناں ____ تے میرا ایمان آہندا اے جیہڑی
اپنے داہڑی دا صدقہ چھٹ گیا ایس ناں ۔ جنہوں حشر دی وجہ انشاء اللہ داہڑی دا صدقہ ____
قیامت آلے دن جو نکر اختیار اینہاں سوہنے رب دی طاقت نال دتا ہویا اختیار میرے نبی دا چلنا اے
ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ____ شاہد عادل اے قرآن دی آیت ۔ محبوبا اسیں تینوں راضی کرناں ایں
سوہنے فرمایا ۔ ہر نبی نوں اللہ تعالیٰ نے قبولیت دتی اے ۔ اوہناں منگ لئیاں ۔ مینوں دتی ۔ میں اپنی امت
واسطے سنبھال کے رکھ لئی ۔ اک حدیث وچ آؤندا اے ۔ حضور فرماندے نیں ۔ مینوں سوہنے رب فرمایا محبوبا
جے ہوویں تاں ادھی امت بخشوا لا ۔ جاں ہوویں تے شفاعت دا حق لے لے ۔ میں سوچیا ایہہ ادھی
بخشوا لواں ۔ باقی کون بخشیسی ۔ تے میں عرض کیتا بے نیاز آ مینوں شفاعت دا حق دا چاہئے شفاعت
دا حق مل گیا ۔ تے میں اپنی ساری امت بخشوا لیساں ۔ سوہنے دا کرم وی ویکھو ۔ ایہہ مولویاں دی
نوں ویکھو ۔ دن رات عیب لبھے کڈھدے نیں ۔ اوہ دن رات اپنی امت واسطے روندے رہے نیں ۔ اوہناں
عیباں نوں سو گل اکا کوئی نہیں ۔ ____ مناظرہ ہو گیا مولویاں دا طے ہویا جی چلو ایتھوں
تیاری کرو ۔ سویرے مناظرہ کرناں ایں ۔ علم غیب تے مناظرہ ہاں ۔ دیوبندی مولوی دی رات ساری کتاباں
ممبن تے تکارہ گیا ۔ تے عالم جیہڑا سنیاں دا ہا ۔ سویر ہوئی سپیکر لگے مناظرہ شروع ہو گیا

سنیں عالم آکھیا بھئی مناظرہ پچھے کرساں آئیں۔ پہلوں ایہہ دسو۔ رات کہندی چنگی گزری۔ بھئی اس دی رات قرآن پڑھیا اے۔ میں دی قرآن پڑھیا اے۔ اس وی تفسیراں چاہئیاں۔ میں وی تفسیراں چاہئیاں پر اس قرآن پڑھ کے سوہنے نبی پاک دا عیب کڈھن دی کوشش کیتی اے۔ بھئی اوہناں دی آمد بارے جہڑے وچ معاذ اللہ حضور نوں علم کوئی نہیں سی۔ تے میں ساری رات قرآن پڑھیا اے حضور دے علم دیاں آیتاں لبھیاں نیں۔ دسو رات کہندی چنگی لنگھی۔ یا میری چنگی رہی ۔۔۔ اوہناں آکھیا بس مناظرہ ہو گیا۔ تواڈی جتیا۔ رات جو تیری چنگی اے۔ اوہناں دی زندگی عیب کڈھدیاں گزری۔ سنیاں دی زندگی حضور دیاں تعریفاں کردے گزری ۔۔۔ بہر حال سنیوں میں ہتھ جوڑ کے بیٹھا آں پتہ نہیں کتنی زندگی رہ گئی۔ جو گزر دا حضور دے عشق وچ گزرے۔ شیر وچ کم اوہنا ایں جے سوہنے قرآن کم اوہنا ایں۔ جے فرمایا۔ بس مرداں نے ستو تے تلوار سی لی قوم کیا نکلا

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ یورپ گئے تاں اوہناں اپنے ہاں دی وکھائے جو جو اوہناں بنایا سی۔ ہوائی جہاز ریلاں جو جو ایجاد کر چکے ہاں۔ اوہ علامہ اقبال نوں وکھائے۔ علامہ ڈٹھا اے سب دی طاقت نوں۔ علامہ دی زبان جانو ایں۔ اکو گل آکھدے انہاں دی ساری طاقت تے پانی چا پھیریا۔ فرمایا کہ

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ

سرمہ ہے میری آنکھوں کا خاک مدینہ و نجف

۔۔۔ کسی معنی ایہدا اے فرماندے نہیں فرنگیو۔ انگریزو۔ تہاڈی ساری طاقت اکٹھی ہو کے مینوں حیران یا پریشان یا متعجب نہیں کر سکدی۔ جو میں مدینے دی مٹی دی طاقت ڈٹھی ہوئی اے۔ معلوم ہویا انگریز دی ساری طاقت اک پاسے۔ کملی والے دے مدینے دی مٹی دی طاقت اک پاسے۔

اج جی چشتی صاحب جو نوں کوئی سائنس پڑھیا ہویا ایں۔ میں آکھیا نہیں میں تے سکول گیا

کوئی نہیں آں۔ اچھا تے مڑ چنے تے ہن جنے ایہہ جہڑے چن تے نہیں اپڑ گئے۔ اچھا۔ ڈاڈا کمال ہویا
اے۔ چن تے اپڑن ویکھ تاں سہی۔ میں آکھیا چنا کوڑ مد شیرے نیں۔ کوئی نہیں گئے۔ ایہہ جہڑے
پڑھے لکھے لوک ہین۔ ایہہ آہندے نیں۔ تساں سے تسیں پڑھی کوئی نہیں۔ تہانوں پتہ کوئی نہیں۔ کیوں نہیں
منیندے۔ میں آکھیا۔ بس یار دوں۔ اوہ ساڈے سوہنے نبی دا معجزہ نہیں منیندے۔ حضور دا جیڑا معراج
والا معجزہ اے۔ حضور کے جسد اطہر شریف نال۔ لامکاناں تے گئے۔ اینہاں انکھاں نال رایت ابی فی احسن
صورت سوہنے رب دا دیدار کیتا۔ کیوں انگریز نہیں منیندا۔ بس تسیں جان انگریز اوہ آہندے جی
اسے کثیف شئے نہ ہے۔ لطافت توانائی نہیں سکدی۔ حالانکہ اسی ایمان نوں ایہہ پتہ کوئی نہیں۔ جو ہوری
کائنات جہیں سوہنے نبی پاک توں زیادہ لطیف شئے رب بنائی ای کوئی نہیں۔ لیکن جہڑی گل میں
کرنی چاہنا آں۔ کوئی پڑھا لکھا مینوں مندا سیوں اپنے نال اعتراض نہیں۔ لیکن میں اپنا ایہہ نہیں مندا جنی نہ
ونجنا۔ کیوں جیہڑے ویلے اوہ بے ایمان ساڈے سچے نبی سچا معجزہ نہیں منیندا۔ اساں اس کوڑے دی کوڑی
گل کیوں منیئے ۔۔۔ اگے نہیں چشتی صاحب تاں ہوئے۔ میں آکھیا توں اوکھے ہو کر دیندا وندا ہو؟
اگے نہیں گئے۔ میں آکھیا چل یار۔ تسیں ڈی منی۔ پر میری وی گل سن۔ اردو دا شعر اساں ہو ایمان
تازہ ہو سیں ۔۔۔ فرمایا ۔۔۔ ایہہ ہنیا بڑی فرمن حال دے۔

چاند پر پہنچنا بھی حقیقت سہی
پر چاند قدموں میں لانا بڑی بات ہے۔

تساڈا چن ہنا وکھیڑی بات اے

اوجی چشتی صاحب جی ویکھو جی۔ اوجی۔ 500 من لوہا۔ تے وچ سواری جہو ہوائی جہاز دا
ہوے۔ اوہدے وچ 500 من لوہا لگڑ دا پیا ہویا۔ 500 سو سواری وی ہوئے۔ فی سواری پے اوہ
وزن لا۔ ہزاراں من وزن اے۔ کیوں اڈا وندا اے۔ ویکھیا اس صاحب دا کمال۔ میں آکھیا کوئی

ہور اگاں بسا دتیا اے۔ جیہڑا ستارہ چھوڑ دیندا سائیں۔ اوہنوں تاں منہ ڈھون چلاون والا کوئی وی نہیں ہوندا۔ اوہ ریموٹ کنٹرول کیتی بلاں سد دیندے ہووے۔ اوہ زمین تے ڈگدا اے۔ جیہڑے مرضی اوہدے رخ چاہے پھیری جاندا اے۔ برکت من ہویا۔ فضا وچ اڈدا اوندا اے۔ زمین وچ ٹکیا اے۔ یعنی ڈگاری کمال۔ میں آکھیا ایہہ کیہ کمال اے۔ تو ہے تو فضا وچ کنٹرول کرن دا کمال تے پیا آہندا ایں۔ جداں سورج ڈبدا اے ستر ہزار فرشتے دی طاقت لگدی اے۔ ستر ہزار زنجیراں اے۔ اک اک زنجیر نوں اک اک فرشتہ کھچدا۔ ستر ہزار فرشتہ سورج نوں ڈھکی دیندا اے۔ غروب کرن واسطے۔ کملی والے دا جد اشارہ ہویا۔ سورج الٹی چھکیندا آیا۔ ستر ہزار فرشتیاں دی نال ای چھکیندا آیا۔ طاقت آ۱۵ اے۔ میرے اعلیٰ حضرت تے قربان جاواں

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

ایہہ ای بڑی گل اسانوں جو۔ الٹے پاؤں پلٹے = گڈی سو میل دی رفتار وچ بھجدی پئی ہووے۔ تے یک لخت بریک لاؤ کے رکدی رکدی کا۔ دا قدم اگاں کھسکی پئی اے۔ بلکہ اس توں وی زیادہ۔ ہر قربان جاواں۔ ستر ہزار فرشتے دی طاقت پئی لگدی اسا۔ حضور دا جد اشارہ ہویا۔ اگاں وگن دی بجائے پچھاں کھچیندا آیا۔ سورج الٹے پاؤں پلٹے۔

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ جنت سے کیا مطلب اے منکر دور ہو — ہم رسول اللہ جنت رسول اللہ کی۔

میرا سوہنا پیر۔ اجمیر شریف دا۔ سلطاناں دا تاجدار ۹۰ لکھ کافراں نوں کلمہ پڑھایا اے۔ اک روایت وچ ۹۹ لکھ۔ میں اوہ روایت پڑھی سی۔ جیہڑی دیوبندیاں پڑھی اسا۔ ۹۰ آلی دیوبندیاں دا لکھی اے۔ قاری محمد طیب دارالعلوم کا مہتمم ہویا اے۔ آہندے دین کتے لکھیا ہویا جیہنوں آکھیا تاں کی باب ہو گیا اے۔ ۹۰ لکھ کافراں نوں میرے سوہنے خواجہ اجمیری نے حضور دے کلمہ پڑھایا اے۔

میں مولویاں آلے پاسے ای چا پھیر دتا ۔ آہندے سانوں سدّا گیا اے جشن دیوبند ہو رہیا اے ۔ جنے سارے
مولویاں دی ٹیاں تے ان گنت ای کوئی نہ آ ۔ سولاں ہزار سدّا پھیر ہا اوتھے ۔ میں آکھیا جتھے جی مولویاں نوں
اک پاسے رکھو خاں — بتاؤ سولاں ہزار جہڑے پھیر ہا ای ۔ اک کڑی نوں تے کلمہ نہ پڑھا سکے
کڑی اندر دا ۔ اس سٹیج تے بیٹھی اے ۔ سولاں ہزار پھیر تے مولوی تے ان گنت ہای ۔ مگر کڑی
تے نکلواں ۔ ایہہ مولوی ہین — توجہ ہے — سولاں ہزار سدّا پھیر ہا ۔ میں آکھیا
حضور سولاں ہزار پھیر ہوئی اک کڑی نوں کلمہ نہ پڑھا سکے ۔ کڑی آئی تے کڑی گئی ۔ خواجہ دی قدماں
دہ لوں کروڑاں نوں مسلمان کیتا ۔ بتاؤ سولاں ہزار اک کڑی نوں کلمہ نہ پڑھا سکے ۔ اللہ دا کامل ولی حضور
داتا صاحب دا خادم ۔ اک ہو کے ۹۰ لکھ کافراں نوں کلمہ پڑھا گیا ۔ ہالی وی توں وکھدا اونا اے کہ اہل سنت
قول حق دی دلیل کیہ اے ہسا دی حقانیت دی دلیل ایہو سوہنے ولی ہین ۔ جس مذہب وچ ولی
ہوندا اے اوہو سنی مذہب ہوندا اے ۔ کیونکہ پھل اوسے درخت نوں لگدا اے جس دے درخت دا تعلق
جڑ دے نال ہووے ۔ جہڑا جڑ نالوں ٹٹ جاوے اوہنوں نال کیہ پھل لگنا اے ۔

الحمد للہ — داتا علی ہجویری سنی ۔ پاکپتن والا سنی ۔ بابا جی کشمیری سنی ۔ بارہ میں آلا سنی ۔
حضرت بہاؤالحق سنی ۔ گولڑے والا سنی ۔ چشتیاں شریف والا سنی ۔ تونسے شریف والا سنی ۔
سیال شریف والا سنی ۔ تے اہناں دا کول ایہو موتی گڑھ والا بیٹھا وتیندا ہین میں ایہہ سارے حضرت
صاحب ہین ۔ اج دھنگی ہین ولی ہین ۔ اس دی دعا نال بنے ہین ۔ ایہہ ہین سب دے تے الحق
مگر کہ نہیں ۔ جی اعلیٰ حضرت گنبد بنائے نیں ۔ میں آکھیا ہنا کہ تا گنبد بنیا گیا اے اوہ ہیں بنایا
کوئی سو سال دا گنبد اے ۔ کوئی اک سو سال دا گنبد اے ۔ اعلیٰ حضرت تے سو ڈیڑھ سو سال
ہویا اے ۔ معلوم ہویا سارے گنبد بنا کے ای آئے ۔ حق ایہو اے جو سنیاں کول اے ۔

تے جو گنبداں والیاں نوں مشرک آکھدا اے تاں تے پیر صاحب دین پناہی دا کردوں ایں ۔

بہر حال حضرت خواجہ رحیم بخش پاک ہستیاں دا شہنشاہ ۔ عشاق رسول بسوہنے ملک ملک خود گھلیا ہا

بنی جو بنج ہندوستان وچ ۔ میری سوہنی حدیث دا درس دیندا سی ۔ اسلام وی پھیلیا ۔ کسے دی کرامتی کرداں

سکھ سکھ آوسا ۔ پیر جی مہربانی کر میرا پیر دم مبارک فرماؤ ۔ اوہتھوں ذکر حمد ہو کے کلمہ پڑھ

کے شہر دا ملدن بن جاوے ۔ مندر خالی ہو گئے ۔ ولی دا ڈیرہ آباد ہو گیا ۔ پیر کھوئی راج دا حدرا ۔

دکان آکھیا اوسے سیتہ کرو ۔ بابا جون اے ۔ بابا جی جی ۔ اٹھو ادھیکو ۔ آپ زیارت بادشاہ کون ہو اکھاوتی

والے ۔ ہن تے میری ہیر ای ادیتیاں نہیں ــــــ انہاں آکھیا ایک مردوں نہ پیر والی مریداں نوں آکھ

دا تیل نہ دیو ۔ نہ راشن دیوے بلکہ نہ حدیثاں پڑھ سن ۔ نہ سوہنے نوں سنیسن ۔

مرید روون بہہ گئے ۔ حضرت زیارت خبر پہنچائی ۔ حضور دکان آئے ہین ۔ [illegible] دیندے ای نہیں تیل ۔

زیارت گھابرو ہوئیسن ۔ میں مغرب دا ٹیم ادھو کریساں ۔ میرا وضو آلا پانی دلوٹیاں وچ پا کے تیل دی تھاں دیں

پانی دیا بلدا ہو سیسن ۔

ے عملاں والے لنگھ پار جاندے اتے غافل غوطے کھاندے ۔

غلام فریدا ۔ ڈیوا نہیں مندرا اوہ کامل پیر جیہا ن [illegible] ۔ تیل دی تھاں پانی پیا بلے ۔

پیر مٹھی وار دے آکھیا اوسے ۔ کی کار کر تی جے ہیں ۔ اوہناں آکھیا ۔ دریا دے مڈھو پانی نہ بھرن دیو ۔ اناں گر

جیرا شالاب ہا اوہناں دا سیاہ بدی تنگ کر کے پیر دے مریداں نوں پانی دیونا ای تاں ہیں ۔ حضرت صاحب مریداں

غلام شوکر نوں گھلیا ۔ بنج وچ کوئی پانی دا لوٹا بھر لیائے آ ۔ پانی اوہناں آکھیا نہیں دینا ۔ آپ زیارت چلو اک لوٹا

اوہناں آکھیا چلو اک لوٹا بھا وچ پیا پیندا اے ۔ عملے دیو بند وی حضرت دی اہم کرامت عمل اے ۔

بھی آپ دا ہر مرید [illegible] گیا ۔ لوٹا جوانج پانی دا پایا ۔ دریا سک گیا ۔ [illegible] دریا اوسی بند [illegible]

اوندے ہین۔ مثال مشہور اے پئی کوزے وچ دریا بند کرنا۔ لوک مثالاں بنا کے دسدے ہین چولیہ

اجمیری نے اپنے غلام کولوں کرا کے دی چھوڑ دتی سی۔ ہن ڈھنڈورا اڈے پئی۔ مجبور ہو کے گئے پرتھوی راج

جی۔ لوٹا بھرن دی اجازت دتی۔ دریا اوس لوٹے وچ گھٹ کے گیا۔ [illegible] پانی

آپ فرمایا کہ سوچیا۔ مڑ آیا مجبور آکھی آپ فرمایا کی ہویا اے۔ اوس آکھیا شہنشاہ دا مرید لوٹے وچ سارا

پانی لے آیا اے۔ آپ فرمایا چلو ہن۔ مریداں فرمایا وچ دوبارہ لوٹ پلٹ آیا۔ مڑ جو [illegible] انہے ہو کے

وگن لگیا۔ ایہہ حضور دے غلاماں دی شان اے۔ دریا دے تھل دی جو اڈی پئی اے ڈھلوڑ۔

سوہنے ہتھ مبارک کول آگے۔ جو دھوڑ نکلی پئی اے۔ اوہ جو ٹکیاں دسا ہے دتے آپ جیں تے ساڈیوں

تیرا لوڑ کوئی ناہیں۔ ایہہ رب دے حکم نال چلدا اے تے میں رب دا بندہ ہوں کوں حکم دیندا۔ وگ [illegible] انج

ایہہ رب دا وی ہو رہا ہیں۔ آپ دا رقعہ۔ [illegible] نا سکدا ہیں انج کیری دے [illegible] پیا چلدا اے۔

فاروق اعظم شہر [illegible] رہیں۔ زمین ہلن لگ پئی۔ آپ نے کوڑا جو ماریا۔ اوہ کیا [illegible] اتے چلدا

ہیں کریندا۔ ایہہ ہلدی کیوں پئی ایں۔ فاروق اعظم دا کوڑا لگیا اے اج تائیں مدینے پاک وچ زلزلہ نہیں

آیا۔ تے نہ قیامت تک آئے گا۔ ایہہ حضور دے غلاماں دی عظمت اے۔

بہر حال پرتھوی راج آکھیا پئی ایہہ جیہڑے ہندو سادھو نال عرب وچوں آئے ہوئے۔ عورتاں دے ٹولے

حضور دا اسلام [illegible] سوہنا ناہیں۔ [illegible] اسدھو۔ ایہہ ہندی حضرت معاذاللہ [illegible] استغفراللہ

اوہ جناب سدی چھوڑ کر لگئی۔ پئی [illegible] سونے نال شوں دسے ہیں۔ ایہہ جیہڑے جواہرات سونا چاندی

ونج [illegible] حضرت مردہ کر۔ اس آکھیا کیبے ہتھ دا کھیل اے۔ ایہہ کافراں دا ہتھیار اے کہ فوراں ایمان

حوالہ۔ مڑ عورتاں دا استعمال کردا اے۔ اہ عورت لوں ذریعہ بنایا۔ مسلماناں تے ضرب [illegible] پیا ہندا اے

کہ مسلمان حوصلہ دی [illegible] دی کمی نال تے گندے کاراں دا فوکس لگیا ہوسی

(ہن ایتھاں یہ ختم ہو گیا ہے)

447

285 پروگرام

عبدالحمید چشتی F.B -

اہلِ بیت

عزیزاں اگر ایہہ ذہن وچ رکھو کہ اسیں دنیا وچ آون دا مقصد اللہ تک پہنچنا ایں۔ اللہ دی تلاش اے۔ اوہ ہر کسے نوں۔ چاہے اوہ ہندو ہے سکھ ہے۔ مشرک ہے۔ بے ایمان ہے عیسائی ہے۔ یہودی ہے۔ اور چاہے حضور دا غلام ہے۔ مسلمان ہے سب نوں اللہ دی تلاش ہے کیوں۔ اس واسطے کہ روزِ ازل وچ وعدہ کیتا اے۔ اللہ پاک پچھیا اے۔ الست بربکم کیا میں تہاڈا رب نہیں۔ ساریاں آکھیا اے۔ بلیٰ کیوں نہیں۔ یقیناً توں ساڈا رب ایں۔ تے چونکہ اوہ بھلا رہے۔ روح نے توڑ وچ ہین جس جسم وچ وی آجاوے۔ مجبور کر دی اے کہ جس کو منیا سی۔ اوہنوں تلاش ای کرے۔ پر حضور دے غلاماں دا رستہ صحیح ہو گیا۔ انہاں نوں ساری مل گئی۔ جنہاں دے رستے غلط ہو گئے۔ اوہ بھٹک گئے کوئی پتھر نوں جھک گیا۔ کوئی درخت نوں جھک گیا۔ کوئی بال نوں جھک گیا۔ کوئی تاریاں نوں جھک گیا۔ کوئی جن نوں جھک گیا۔ کوئی سورج نوں جھک گیا۔ حضور دے غلاماں نوں صحیح رستہ کملی والے دا قدم مل گیا۔ الحمد اللہ حضور دے دامن دا صدقہ حضور دے غلام بن گئے۔ —— ایہہ تہانوں وعدہ یاد اے جہڑا اساں روزِ ازل وچ کیتا اے۔ اللہ والیاں نوں اج وی یاد اے۔ —— بابا بلھے شاہ صاحب ہوریں فرماندے ہن

کہ الست بربکم دی مٹھی فرمائی۔ اسیں وی کول ہاسے۔

کہ قالو بلیٰ اسیں سن سنیا۔ کوئی گونگے ڈھور نہ ہاسے

لاہوت وطن اساڈا اسیں آ تباں وچ پھاتے۔

اوہ نفس پلید چا کیتا کوئی اصل پلیت نہ ہاسے۔

تہاڈے سینے نوں اللہ ہو دی ضرب تے جانواں — اچی آواز نال — ہور زیادہ۔ جنی آواز سینے وچ اللہ ہو دی بلند ہو جاوے۔ اوہنا ای مدینے پاک دا پیلا عنبر رنگ جاوے۔ جنی ہی آواز بلند ہو جاوے اوہنی 25 سال زندگی زیادہ ہو جاوے۔ جنی ہی آواز اچی ہو جاوے۔ اوہنی کملی والے دا دیدار نصیب ہو جاوے۔ جنی ہی آواز اچی ہو جاوے۔ پکا نمازی بن جاوے۔ جنی ہی آواز بلند ہو جاوے اوہنے گھر دا ماحول اسلامی ہو جاوے۔ جاگ رہے ہو — ایہہ مولوی لا ٹھیک تے نہیں چلیا ہویا۔

فرمایا — نفس پلیت پلیت جا کیتا۔ کوئی اصل پلیت نہ ہاے۔

کمال کیتا یار — فرمایا۔

پاک ہوویں تے پاک ہووے سجنا اوہ بناں پاکاں پاک نہ ملدا

ایہہ سارا جسم دے دھون نالوں ایہہ دھو لے ٹکڑا دل دا۔

چشتی ایہہ دل کون دھوندا اے۔ میں آکھیا اے — یا سوہنے نبی دی نگاہ دھوندی اے۔ یا حجرِ اسود دا بوسہ دھوندا اے۔ یا قرآن دی تلاوت دھوندی اے۔ یا ولی کامل دی نگاہ دھوندی اے۔ —

اک آدمی لگا چشتی صاحب۔ میں آکھیا جی۔ جنے آپ دا سسٹم اے۔ چولہا اے۔ ایہہ تہانوں بول سمجھ نہیں آندی اے۔ ایہہ دا سسٹم اے چولہا اے۔ تھلے کوئی بنیا ہویا۔ تھلے چمڑا تھلے ہڈیاں۔ ہڈیاں تھلے گوشت۔ پتا نہیں کتنیاں پردیاں وچ دل لکیا ہویا اے۔ تے ولی دی تک پہنچ جاندی اے۔ میں آکھیا ایہہ جیہڑی مشین بنی اے۔ ایسیاں مشیناں آگیاں نیں 20 ہزار فٹ تائیں۔ تھلے ونڈ کر کے دسدی اے۔ ایتھے اتنے ہزار فٹ تے پٹرول اے۔ اتنے ہزار فٹ تے ڈیزل اے۔ اتنے ہزار فٹ تے نمک اے۔ اتنے ہزار فٹ تے پارہ اے۔ اتنے ہزار فٹ تے گیس اے۔ 20 ہزار فٹ تھلے خبر دس سکدی اے۔ کیہ ولی کامل دی نگاہ دل تائیں نہیں اپڑ سکدی۔

ہنس چشتی صاحب گل ایہہ کرو۔ جیہڑی کوئی قرآن حدیث وچ ہووے۔ میں آکھیا سن اللہ دے
گھر خانے کعبے وچ پتھر موجود اے۔ حجرِ اسود شریف۔ اوہ گندا چوسدا ہے۔ اثر اپنے کردا سی
حدیث اے۔ کوئی مولوی نہیں جھٹلا سکدا۔ سرکار نے فرمایا۔ ایہہ بڑا روشن ہائی۔ اشتو دشا
تھا یا قوت بیچ آدمؑ ایہہ دس دس میل تک موڑاں ایہدی روشنی دے اندر حرم شریف دیاں آہیں۔
اینی روشن ہائی۔ لیکن دنیا دے بنی آدم دے گناہاں نے ایہنوں کالا کر دتا اے۔ ایہہ گناہ چوسدا ہے۔ اثر اپنے کردا
اے۔ خود اینا اثر رکھیا اے ایہنے اندر۔ کہ حاجی دے ہونٹ نال لگ کے۔ دل دی سیاہی نوں چوس
کے کالا ہو گیا۔ حاجی دے دل نوں نور علی نور کر گیا۔ میں آکھیا کملیا جو پتھر اپنے لگ کے۔ ایہہ ہر پیر دیاں دے
باوجود دل دی سیاہی محسوس کر دیا ہویا ہے چوس سکدا اے۔ کیا اوس پتھر نالوں ولی دل نوں
گھٹ سمجھیا ای۔ ایہدی نگاہ نہیں پہنچ سکدی۔ میرا دعویٰ ایہہ ہے۔ کہ ولی دی شان ایہہ کعبے
نالوں وی زیادہ ہے۔ چشتی دلیل میں آکھیا دلیل حدیث۔ سرکار نے خانے کعبے دا طواف کر کے فرمایا۔
واللہ اِنَّ حُرمَةَ المُؤمِنِ لَاَعظَمُ عِندَ اللّٰهِ مِنکَ۔ خانے کعبے تیری بڑی وڈی شان ہے لیکن
اللہ دی قسم اے۔ ولی دی شان تیرے کعبے نالوں وی زیادہ اے۔

پڑھیاں گلاں کر رہے سیں۔ اک آکھن لگا چشتی میں آکھیا جی۔ جیہڑے ایہہ ولیاں دیاں قبراں
اتوں تے وی چادراں چڑھدے او۔ کوئی ولیاں نوں سردی لگدی اے۔ میں آکھیا کی ہر دو گرام اے۔
کعبے نوں کوئی سردی لگدی اے۔ تے میں آکھیا۔ ایہہ جو گرد دے دا غلاف کعبے تے چڑھیا ہویا اے۔ کعبے
نوں کوئی سردی لگدی اے۔ (کہ کوئی کپڑا آئی گرمی دی لگی)

گرد دے دا غلاف کعبے تے چڑھیا اے۔ کیوں چڑھیا اے۔ کیونکہ کوٹھے تے ہور وی ہین۔ اس واسطے چڑھیا
اے۔ تاکہ پتہ لگے۔ کہ کوٹھے ہور وی ہین۔ پر ایہہ بیت اللہ اے۔ کتاباں ہور وی ہین۔ پر کتاب تے

Scanned with CamScanner

عموماً غلاف نہیں چڑھیا۔ قرآن تے چڑھیا اے۔ تاکہ پتہ لگے کلام اللہ اے۔ بسّی ولی ہر قبر تے چادر نہیں
چاہیدا۔ ولی دی قبر تے چادر چاہیدا اے تاکہ پتہ لگے۔ ایہہ عام کوئی قبر نہیں۔ ایہہ ولی اللہ دی قبر ہے۔
اگر بیت اللہ تے غلاف چڑھ سکدا اے۔ کلام اللہ تے چڑھ سکدا اے۔ ولی اللہ دی غلاف چڑھ
سکدا اے۔

بے نیاز دی اینہے سی بن اللہ دُکھ رہی تے میں ایں نیاز دی جان نہیں چھوڑنی ——

مسئلہ۔ جماعت اہلسنت دا ایہہ عقیدہ ہے کہ ایہہ دھرتی قائم ہے۔ کہ آل نبی دا صدقہ قائم اے۔ سچے
سُچے سیداں دا صدقہ ایہہ دنیا قائم اے۔ چشتی دلیل میں آکھیا حدیث۔ حضور فرماندے ہیں
النجوم امان لاہل السماء واھل بیتی امان لاھل الارض ۔ سرکار نے فرمایا۔ تاریاں دی وجہ نال آسمان
قائم اے۔ میری آل دی وجہ نال زمین قائم اے ۔ ناصر شاہ کا بیان ۔

۞ جے درود آل دے دل وچ قبیلہ نہ ہوندا۔ مقرر دا اک مسئلہ چلیا نہ ہوندا
چشم خدا دی سے ڈے تاں سواہ ای نہ لبھدی۔ جے آل نبی دا وسیلہ نہ ہوندا اے
ایہ کوئی منطق فلسفہ دی گل نہیں سوہنے نبی دی حدیث ہے میں کیتی اے۔

(1) پھر میرا حال سن کے پاس نہ ہوندی آیا —— جو پہنچے گزر گیا —— سے
حسین کا نام قرآن وچ۔ اس کا جواب کوئی خشکا ملاں نہیں دے سکدا۔ کوئی دل والا ای دے سکدا اے۔
فرمایا قدر اولاد دی ایہہ تاں پیو جانے تے کی جانے لوک بیگانہ
قدر حسین دا ای فاطمہ جانے تے یا جانے حسین دا نانا ۔

اک معراج نبی نوں ہویا تے حسین نوں چار سواری

پہلا معراج ماں دی جھولی دوجا نانے دے کندھیاں دی اسواری ۔

تیجا معراج ہنڈ گھمبر دے جیہڑے چاہی اے لذت بھاری ۔

چوتھا معراج نوک نیزے دی جیتے ویکھیا اے ۔ خلقت ساری   انگریز کھانا حسین کا نام

سبحان اللہ کہہ چھڈو ۔ جنے ہال تاشین قسم نہ ترودی ہووے ایہن ترود دیلو ۔ جنہڑی آواز اچی اوہنی

کنک زیادہ ہو جاندی ۔ اچھا ایہہ وی بڑی عجیب گل اے ۔ ایہہ جی چشتی صاحب ۔ تسی ایمان دا

ایمان وعظ کرو ۔ مرضی آہندے او جی سبحان اللہ سبحان اللہ ۔ تہانوں حضرت صاحب نے ایڈی دعوت

ملا ہویا اے ۔ وعظ کرو ساتوں کیوں کہندے او سبحان اللہ ۔ میں آکھیا سبحان اللہ دا معنی اے ۔ اللہ بے عیب

اے ۔ تسبیح ہے تقدیس ہے ۔ تنزیہہ اے ۔ کہ اللہ پاک اے ۔ تے جس ویلے توں آکھنا ایں نا

اللہ بے عیب اے ۔ تے تیرے آکھن نال اوہ تے پاک نہیں ہوندا ۔ اوہ تے ازلی ابدی پاک اے ۔ اوہ سرمدی

پاک اے ۔ جس توں آکھنا ایں نا اللہ بے عیب اے ۔ تسبیح دیاں شعاواں تسبیح دا عکس ۔ تسبیح

دا جلوہ ۔ تسبیح دا رخ مُسَبِّح دی طرف آندا اے ۔ اللہ پاک وکھاندا اے ۔ پیارے فرشتے

کی معنی ۔ وکھاندا اے میرے بندیاں نے مینوں بے عیب آکھیا اے ۔ میں یقیناً بے عیب آں ۔ میں اپنے

بندیاں دے عیب نہیں رہن دینے ۔ جنے سبحان اللہ آکھیا ۔ معافی دا قلم پھیر دو ۔ میں سارے دے گناہ

معاف کر دتے نیں ۔ ——— سبحان اللہ آکھن نال پچھلا کھاتہ دھویا جاندا اے ۔ ہور آپاں لوکاں جیہڑی چاہیدا اے

عدل کریں تے شکر کریں ۔ اچیاں شان نال والے ۔ فضل کریں تے بخشے جاویں میں ورگا منہ کالے ۔

دیون کارن دا تنا بنو ہا میں منگن کی سوال   ایہہ بادشاہ فقیراں نا کیس لئے کوئی وی نہ جانا حال

بندے آکھدے نیں ۔ پتہ نہیں چشتی صاحب کتنے گناہ لوکاں معاف کر گئے آں ۔ میں آکھیا توں گناہ چھڈ کیا

سکدا ایں ۔ (2) سلطان کی بات ——— جو ہے گزر گئی ——— سنی امد شیخ کی جلس ۔

میں آکھیا جو شے دی اہمیت سنن بیان کر سکدا اے ۔ اوہ کوئی بیان ایہہ نہیں کر سکدا ۔ مولویاں نے

کتاباں دے اندر معاذ اللہ لکھ چھڈیا اے معاذ اللہ۔ حسین باغی ہا گئے۔ استغفراللہ۔ میں اک ہور اشارہ وی حجلہ
آکھنا چاہنا آں۔ سنی ایہ شیعوں یاد رکھنا چاہی دا اے۔ کیا سرکار نے فرمایا حسین منی وانا من الحسین
حضور نے فرمایا ہر کسے دی اولاد دا سلسلہ اوہدے بیٹے توں چلدا اے۔ میری اولاد دا سلسلہ میری
بیٹی توں چلے گا۔ حسین پاک ہے رسول پاک دا خون۔ میں حدیث پیش کر دیناں آں۔ حضور پاک
دا خون ہے حسین پاک۔ جیہڑا بدبخت ملاں سرکار امام پاک نوں باغی آکھے۔ اوہنے کی اکو وچ اکو چا کے
گل کر کے بدبخت۔ کہ دنیا دے اندر رسول پاک دا خون ای باغی ہو گیا اے۔ فیر دنیا وچ مومن کون اے۔
جیہڑاں مولویاں نے کتاباں لکھیاں نیں معاذ اللہ پاک حسین دی گستاخی کیتی اے۔ ہندوستان دا شاعر
قمر جلالوی۔ ہندو شاعر۔ اوس آکھیا اے۔

ے اک ادنیٰ سا بندہ ہوں کوئی صاحب توقیر نہیں۔
تقریر میری دی قابل تحریر نہیں۔ پاکستانی ملاؤں سے اتنی گزارش ہے۔ ہندو ہوں مگر دشمن شبیر نہیں۔

میں تیرا ایمان ویکھنا چاہنا آں ؟ جنہوں پنجتن نال پیار نہیں۔ اوہنے کلمے دا اعتبار نہیں
جیہڑا چودہ یاراں دا یار نہیں او جنت دا حقدار نہیں۔ بھاویں نفل نمازاں پڑھدا ہوویں۔ لکھ لکھ کر لیاویں۔
جے دشمن ہیں آل نبی دا تیرا ہونا میرا یار نہیں ؟

کوئی مولوی لطیف و دلیر گھتے نہ آ شعر دی شاعری حدیث سن۔ حضور فرماندے نیں۔
مَنْ صَلّٰی وَصَامَ بَیْتَ الْحَرَمْ وَھُوَ مُبْغِضٌ لِاَھْلِ بَیْتِیْ دَخَلَ النَّار۔ سرکار نے فرمایا کعبے وچ نمازاں پڑھے
کعبے وچ روزے رکھے۔ اگر میری آل دا دشمن اے۔ پکا جہنمی ہے۔ کدے جنتی ہو سکدا نہیں۔
امام شعرانی فرماندے نیں کہ میں خواب وچ اللہ دی تجلیات دا دیدار کیتا۔ تے میں اللہ دے حضور عرض کیتا
مولا۔ تیرے سوہنے حسین پاک حضور پاک دے نواسے دا مقام تیری بارگاہ دے اندر کی اے۔ اللہ پاک

نے فرمایا میرے بندے شرمندگی میں حسین دا اوہ مقام اے۔ کہ اگر کوئی بندہ میرے محبوب دی آل حسین پاک
دا واسطہ دے کے دعا منگے میں تقدیر بدل دیساں۔ ایہہ حسین پاک دا واسطہ نہ ٹلدا اساں تے
آیت پاک دا ترجمہ تے اک ضروری گل تے اجازت۔ اللہ تعالیٰ فرمایا۔ انما یرید اللہ ــــــــ تطہیرا۔
اے آل نبی اللہ چاہندا اے ہر پلیدی توں انج پاک کیتا اے۔ جیویں پاک کرن دا حق اے۔ تطہیر تطہیرا کم حکم
مطلق اے۔ اور حکم مطلق برائے تاکید۔ کیویں پاک کیتا۔ ایمان تازہ ہوسی۔ بڑے بڑے علمائے کرام سنے۔
پر اس خادم دی گل وی ذرا ذہن وچ رکھو۔ حضرت امام حسن۔ حضور دے نواسے جداں پیدا ہوئے۔ تاں
سیدہ خاتون جنت پاک نے چند گھڑیاں بعد نماز دی نیت بنھ لئی۔ سوچن گل۔ ام ایمن حاضر ہوئی۔
سرکار انہاں دناں وچ تے عورت نماز نہیں پڑھ سکدی۔ جنے دن تک نفاس دا خون رہندا اے چاہے
اوہ دس دن رہویا۔ 20 دن رہوے چالی دن رہوے۔ حد چالی دن اے۔ اتنے دن تک عورت نماز نہیں
پڑھ سکدی۔ تے سرکار دی شہزادی رضوان اللہ نے لخت جگر دتا اے۔ میں ویکھیا اے۔ کہ انہاں چند گھڑیاں
بعد نماز چا نیتی۔ سرکار نے فرمایا۔ مینوں وکھن واسطے ترٹ پئی ایں۔ توں قرآن نہیں پڑھیا۔ کہ میری آل
نوں اللہ نے ہر پلیدی توں طیب و طاہر پیدا کیتا اے۔ امام نسائی نے حدیث نقل کیتی اے۔ آپ فرماندے
نیں نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا۔ اِنَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ حَوْرَاءُ آدَمِیَّةٌ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمِثْ فرمایا
میری بیٹی خاتون پاک اسی انسانیت دی حور ہے۔ رب نے انہوں حیض و نفاس دے دناں توں طیب و طاہر
پیدا فرمایا اے۔ لیکن میں چھوٹی جئی گل کرنی چاہنا آں۔ شیعہ دے ذکر دے وہم گمان وچ وی نہیں۔ کیا انہاں
دناں توں اللہ نے جنت دی خاتون پاک نوں کیوں طیب و طاہر پیدا کیتا اے۔ اس واسطے۔ کہ ایام حمل
وچ نال ڈھڈے دے ذریعے گندا خون۔ بچے دی غذا بن دا اے۔ فرمایا محبوب ہوں نہیں تیرا نواسے تے میں گندا خون لگن
دیواں۔ میری محبت گوارہ نہیں کردی۔ اگر میں اپنے پیارے خلیل واسطے اوہنوں نار وچ پھلاں

رکھ کے اوہنوں شہادت آلی انگل اوہنا اتھلی ہتھ نال کر کے ماکھی تے دودھ تے گھی تے پانی دیاں نہراں نال کر کے
جنت وچوں ایہنوں دودھ پہنچا سکدا آں۔ تیرے نواسیاں واسطے وی میں جنت دے وچوں غذا دا انتظام
کر سکدا آں ___ (جیہڑا پنجتن نال پیار نہیں ___
حدیث دس۔ میرے آقا علیہ السلام فرماندے۔ ان ابابکر و عمر کعینی فی راسی و عثمان ابن عفان کلسانی
فی فمی۔ و علی ورثتی کی لیپ کروحی فی جسدی۔ حضور فرماندے نیں۔ ابوبکر عمر میریاں اکھیاں۔ فرمایا عثمان
میری زبان اے۔ علی محمد پاک دی جان اے۔ بس نی ساریاں تے قربان اساں ___ جیہڑا پنجتن نال
اج جس ویندا اے نوں بھاجی دوبارہ گھوڑیاں نہ پیلے۔ بھاجی منگدا اے سوالی ڈوڈکھا سر وچ مرہندی اے
بچی تیتوں پالاں یا تیری اولاد نوں پالاں۔ اوہ ویندا اکلی کھلوندا اے جی۔ صحابہ تے اہل بیت لڑ پئے جی۔
لا حول ولا قوۃ ___ رحماء بینھم ___ قرآن دی نص قطعی اے کہ آپس وچ رحیم آن۔ دنیا دی تاریخ
جھوٹی ہو سکدی اے۔ قرآن دا اک نقطہ وی جھوٹا نہیں ہو سکدا۔ قرآن ضمانت دیندا اے تیتوں شیر و
شکر نیں۔ اوہناں دیاں محبتاں نیں۔ عداوت کوئی نال ___
نہ پاخون مولوی دا سکے تے چھٹانک چھٹانک تے بنا ڈاری لگنا چاہی دا اے۔ اینج ___ کجھ معاملہ تیلی نال
ہوندا اے۔ کجھ ڈبی نال ہوندا اے۔ تے جے تیلی ڈبی نال رگڑی رکھ دتی۔ ڈبی نال معاملہ نہیں تے ہو وی تاں نہیں
تاں ڈبیاں ای ایہو جیاں آگیاں نیں۔ تیلی دا معاملہ ڈھیر ہوندا اے۔ ڈبی بلن ای نہیں دیندی۔
___ جیہڑا پنجتن نال ___ خدا دی قسم اے۔ صحابہ تے اہل بیت دا کوئی جھگڑا نہیں۔
رہیاں اجتہادی خطاواں اوہناں اتے تے باقاعدہ نیکیاں ملدیاں نیں۔ کجھ علماء کولوں۔ انہاں دیاں
محبتاں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت صدیق پاک تے عمر پاک رضی اللہ عنہ تیتوں پار اکٹھے رل گئے۔
درمیان وچ علی پاک۔ سیدھے تے صدیق پاک تے اک سیدھے تے عمر پاک۔ علی پاک دا قد بظاہر چھوٹا ہائی

حسنین کریمین دا قد مبارک لمبا ہا ای۔ حضرت عمر پاک پئے آہندے ہین۔ علی پاک اُتے بشتنا گنڑیں ٹھلینا —— علی پاک توں ساڈے درمیان رنج پیا گنداہیں۔ جیویں لا دے وچ چھوٹا جیہا ن دا ڈنڈا ہوندا اے۔ بئی لام دی لمبا لکھیا گیا۔ الف جاں نال ہیں درمیان وچ چھوٹا جیہا لوں آ گیا۔ پاک علی شیر دی عظمت توں کھٹ وداں سلام فوڑا فرمایا۔ کدی ٹُوں گُکاں لگا ۔ تے جے توں نہ ہوسا ایہو ہوندا دے لام الف لا۔ ایہدا معنی کجھ ناہیں۔ میرے بعد تساں وی کجھ ناہیں جے۔ میں ہاں تے تساں وی ہاسو۔ —— جیویں پنجتن نال ——

مولا علی پاک دے کول اک بندہ آ کے پیا آکھے مولا علی پاک جی —— فرمایا میں اک بندے کولوں اکو خریدیا ہے۔ کنواں۔ کھوہ خریدیا ہے۔ تے او مینوں پانی ناہیں بھرن دیندا۔ آپ فرمایا۔ اوہنوں بلا لئے۔ اوہنوں بلا لیا۔ او تو اہنوں کھوہ فروخت کیتا اے۔ کنواں ویچیا ای۔ او کس آکھیا جی۔ پانی کیوں نہیں بھرن دیندا۔ او مر شاہدی طرح بڑا سیانا ہائی۔ او کس آکھیا جی میں اہنوں کھوہ ویچیا اے۔ کوئی پانی تے ناہیں ویچیا۔ —— عَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا۔ سرکار فرمایا جیڑا کسے نال دغا بازی فراڈ کرسی۔ میری امت وچوں کوئی ناہیں۔ اج ہتری ایہ حالت اے۔ کہ عدالت وچ گھا دیخ ایتھے لکھیا کھلوتا اے۔ الراشی والمرتشی کلاہما فی النار۔ رشوت دیون والا وی جہنمی۔ تے لیون والا وی جہنمی۔ کھلوں گھا ٹکے لیندے پئے ہین۔ جتنے دیو روپیہ پنجاہ نہ دیو۔ تاریخ ای ہتیں دیندا —— تے دین نال مذاق۔ تے توں میں کہڑے ہاسے آں۔ دکاناں وچ لکھیا کھلوتا اے یمن غشنا فلیس منا۔ جیڑا اسے نوں دھوکہ دیوے۔ او میری امت وچوں وی ناہیں۔ تے جے مثال تے طور تے ناراض ہو پیا ہے۔ چوگز کپڑا جو لئے آ ڈے۔ گھر اوندیاں تائیں ۵ میٹر تھوڑا پیا ہوسی۔ روزی جو حرام ناہے تے حرام روزی نال تہاڈا پیٹ بھرسا۔ کہ جیڑی روزی نال میں افطار کر رہیا آں۔ روزہ رکھ رہیا آں۔ ایہہ

دی کمائی اے ۔ او عقے ستکو کیتی اوڑنے ہین ۔ آہندے ہین جی ۔ تقدیراں نہیں دعاواں قبول نہیں ہوندیاں ۔
خدا دی قسم جا کے آہنا آں ۔ ولیاں دے قدم چم کے ۔ کہ ایتھے آکھے تے رب تقدیر بدل دیوے ۔ لوک تے
ولیاں دی گل کر دے ہین ۔ امام بخاری حدیث نقل کیتی اے ۔ عام مومن دعا چا منگے رب تقدیر بدل دیندا اے
ہر مومن دی آکھی نہیں موڑدا ــــ کی محمد ــ وکا تو نے ــــ توں حضور دا غلام بن
قلم پھڑے ہتھ وچ ہوسی ۔ جیہڑی لکھسیں گا ۔ مالک کرم اینجے فرمایا گا رستہ نہیں حدیث بخاری دی ــــ
کہ عمر پاک شاہ دا پاک دور اے ۔ اک شخص شراب دی بوتل کپڑے وچ ولیٹ کے ۔ گھروں نکلیا ۔ کدرے
تک کے چھپیاں ۔ اوسے گلی وچ عمر پاک آ گئے ۔ امیر المومنین ۔ جنہاں دے ناں توں قیصر و کسریٰ کانبدے پئے ہان ہر
ویندے ہان ۔ 25 لاکھ مربع میل دا حاکم ۔ ادھی دنیا دا بادشاہ ۔ گنہگار کمبن لگ گیا ۔ دلوں توبہ
کیتوسُس ۔ دلوں توبہ کیتی مولا ۔ عمر پاک دی سزا توں بچا ۔ میں کدی شراب دے نیڑے ای نہ وجاں ۔
اللہ تعالیٰ فرمایا جبریل یا رب جلیل ۔ فرمایا ۔ ہن ایہہ بندہ بندہ بن گیا اے ۔ اللہ کرے آپاں وی بندے بن جائیے ۔
نماز نہ چھوڑیں ۔ ایہہ اللہ والے جیہڑے ہوندے ہین ناں بڑے کریم لوک ہوندے ہین ۔ اینہاں نوں کوئی
گھو آکھی رکھے ۔ ایہہ بھلا ای منگدے ہین ۔ نظام الدین محبوب الٰہی پئے آہدن تے وضو آں ۔ پانی وچ ڈبدا بچھو ڈٹھا
آپ سوچیا ہن خشکی دا جانور اے ۔ پانی وچ جا کے ڈبیا مرسی ۔ آپ انگل مبارک گھتی باہر کڈھ دتا
اوس ڈنگ مار دتا ۔ آپ دی انگل ہلی ۔ اوہ ڈیہہ پیا ۔ آپ نے انگل گھتی اوس فیر ڈنگ ماریا ۔ آپ ایب پانی
دا بچھو کے باہر کڈھ دتا ۔ مریداں آکھیا سائیں ۔ تساں ای کریم لوک ہوندے او ۔ اوہ ڈنگ ماریندا اے
تساں اوہدی جان بچیندے او ۔ فرمایا اوہ اپنی عادت تے مجبور اے ۔ اساں اپنی عادت تے مجبور آں ۔
اوہ کیوں ۔ فرمایا ۔ اوہدا کم اے ڈنگ مارنا ۔ سے ڈا کم اے کہ بدیاں نوں ترا جاونا ۔ اوس اپنا کم
کیتا اے ۔ اساں اپنا کم کیتا اے ۔ اینہاں کوئی ڈنگ ای مار رکھے ایہہ دعاواں ای دیندے ہین ۔ ــــ

Scanned with CamScanner

کدے اہناں دی مخالفت نہ کرنا ۔ اہل دل نال لڑائی مل نہ لویں ۔ ایک اللہ والا مجذوب کا واقعہ ۔
چیل جتنی بانگ ہوندی ۔ کنجری دا درست ۔ بارش کا ہونا ۔ جتھے کوئی چھنڈک
بیٹھ گئی ہو سکدا اوہنوں جگہ جہنم توں بچ جاوے ۔ مجذوب دی نشانی درود شریف کا پڑھنا ۔
اس کے پیچھے ۔ ہوٹل والا (یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ)

اک بندہ اللہ والا مجذوب شہر جاندا سی ۔ چیل جتنی جتنی بانگ ہوندی ۔ اتوں بارش پئی ہوندی ۔ چھنڈکاں جدوں اگوں لوکاں دے کپڑیاں تے جا پیون اوہ سمجھن پئی چلو اللہ والا اے ۔ کوئی نہیں جتھے کوئی کوئی چھنڈک بیٹھ گئی ہو سکدا اے ۔ اوہو جگہ جہنم توں بچ ونجے ۔ اوہ ہوٹل والا بیٹھا پایا ۔ اوس سوچیا پئی ۔ پتا نہیں اس مجذوب نوں روٹی دتی اے ویکھی ہوئی اے یا نہیں ۔ ہر پاگل مجذوب نہیں ہوندا ۔ مجذوب دی علامات اک نشانی ہوندی اے ۔ کہ اوہدی لنڈ دے پچھے کھڑے ہو کے درود شریف پڑھو ۔ اوہ لنڈ ہمیشہ رہسی ۔ درود شریف پڑھن والے نوں سدے کنڈ نہ کر رہسی ۔ سچے مجذوب دی نشانی ۔ بہر حال ۔ اوہ مجذوب ہوٹل والے بیٹھا آئی ۔ تھوڑا صبر کیتا لے آندا ۔ جناب عشق دا پیالہ اوہدے وچ دعوت گھتیا ۔ وچ کھنڈ یا شکر پا دتی جتنے شئے ولائی وچ ملا گئی گتی ۔ بابا پیو ۔ بابے پورا بسم اللہ پڑھ کے سنت دے مطابق دعوت پیتا ۔ اوہنوں دیاں دیہاڑے ہوندے ۔ تھوڑا توں تلدوں لہہ گئے ۔ اگوں جو گئے ناں ۔ تے اتاں سر چا کے پیا آکھیندا اے کریم اے ۔ بتراں کرنیاں نہیں ۔ تو مالک ایں ۔ محلہ اپنے منہ دعوت دے قابل پائی سہی ۔ چشتی دی ایہو گل تے دل تے کھوہ دینے ۔ توں لوٹیاں جے لوٹے بچا جانا ایں ۔ لیکن پتہ کوئی نہیں ۔ نماز دا ٹائم کدوں ہو گیا اے ۔ بٹراں دینہ کیتے نوں سمجھا رکھو ۔ تیسرے دن مالک اوہنوں گوشت سئے اوہ کھا رہیا ہوندا اپنی مرغوب غذا ۔ مالک اوہنوں آواز دیوے تین دن دا بھکا کتا گوشت چھڈ کے مالک دے قدم چمے گا ۔ تو دیہاڑے رات پیا کھانا ایں ۔
حی علی الصلوٰۃ ۔ حی علی الفلاح دی آواز نوں توں سن توں مس نہیں کردا ۔

اک گناہ ٥ میرا ماں پیو ویکھے دیہاڑے دیس نکالا ۔ لکھ گناہ ٥ میرا مالک ڈھکیندا تے پردے پاون والا ۔
بے نیاز آ ۔ بڑا کرم کیتا ای ۔ اگاں جو گیا ناں ۔ قدرت خدا دی ۔ کنجری دا کھلونا اے ۔ اوہدا یار اوہدے
نال کھلوتا اے ۔ اوہ محفوظ ہو دے ۔ اوہ ہر ذلت و رسوائی توں ۔ ــــ اس سر کستے کھلوتے یار
جو عشق لگنیاں ناں چھنڈ تکاں اڈیاں چھوکر دے کپڑیاں تے وچ بیٹھیاں ۔ اوہدا یار لنگا آیا ۔ اوہنے زور دار
ٹھڈ گھت دتا ۔ انھا اے جیہڑا چھوکر دے کپڑے چا خراب کیتے نیں ۔ اللہ والے اوہنوں تاں کجھ نہیں آکھدا
اگوں توجہ کریں یار ۔ اگاں وچ کے ناں ۔ مڑ پھیر آتاں چا کے پیا آہندا اے ناں ۔ بے نیاز جوں ہو سکوں ۔
بشرے کولوں کوئی بچن آلا اے ۔ بھالوں ہی گرم دوہرہ پلا ۔ تے بھالوں ہی گرم تھپڑ میرا ۔ مالک جوں ہو پڑا ۔ پرشا
کولوں کوئی بچن والا اے ۔

کسی کو تاج سلطانی کسی کو بھیک در در کے ۔ میرے مولا تیری مرضی جدھر چاہے ادھر کر دے ۔
اوہ گندا کنجر جیہڑا ہائی ۔ اوہ جو پوڑیاں چڑھیا اے ۔ اوہ پوڑی توں ہیٹھ تلکیا اے ۔ تلے اوہدے تاں نکل جان
نکل گئی ۔ لوک دوڑے ۔ اوہ کنجری توں دھکا دتا سی ۔ میں نہیں دھکا دتا ۔ معلوم ہوندا اے کسے ولی دا دھکا دتا
اے ۔ اوہ کیہو ہیں ۔ اگے راہ وچ اک مجذوب اوہدا پیا ہائی ۔ اس اوہنوں تھپڑ ماریا اے ۔ پر اوہنوں تاں
کجھ نہیں آکھیا ۔ اوہ رب نال گلاں کر رہیا آں ۔ لوک دوڑے آئے ۔ بابا جی ۔ تساں ایڈے کڑ ویل ہو رہے
او ۔ ایڈا تیاں توں غصہ اوہدا اے ۔ کی ہویا ۔ بندہ مار سٹیا اے ۔ کی ہویا ۔ اوہناں آکھیا اوہنے تینوں تھپڑ مارے ۔ اوہ مکھا دلے
بابا ہسی جا رہیا ۔ اوس آکھیا سے خدا بندہ ورگا تو سینا ایں ۔ ز بابا یاراں دا معاملہ ای ۔ اوہ کیہو ہیں ۔ ز بابا
اوہنے یاراں نوں غصہ آیا ۔ مینوں تھپڑ ماریا ۔ میرے یار نوں غصہ آیا ۔ اس جان ای کڈھ لئی اے ۔

٥ جنوں تیجی نال پیار ہویا ــــــ

حضرت عمر پاک تشریف لیائے ۔ اس شریف کولوں پچھیا ۔ ماجرا کیا اے ۔ حضا بنانا شئی شئے کی قیناں ہیں

کنجریاں ہو گیا آکھیا۔ "معاذ اللہ" ایہہ دودھ اے۔ آپ فرمایا تے وت لکائی کیوں ونا ایں۔ دودھ باہر کڈھ۔ اُس
آکھیا جی گرم دودھ ہاں۔ بوتل تپ گئی اے۔ اوس واسطے کپڑے وچ ولیٹی ونا آں۔ اللہ والیاں ہور وی توجہ کرکے
پھر فرمایا میں نہیں باہر کڈھ۔ خدا دی قسم اسا شراب دی بوتل باہر کڈھی شراب نہ ہا گئی، دودھ ہا گئی۔
اوہ چیخ نکل گئی۔ گنہگار دی کہ میں روندا ایں۔ سوہنیا ایہہ دودھ نہ ہا گئی شراب ہا گئی۔ بے نیاز دی بے نیازی نوں ڈر نال
نہ جانواں۔ میرا توبہ کرن تے دیر لگی اے۔ کریم تے کرم کرن تے تے دیر نہیں لگی۔ توں آکھنا ایں دعاواں قبول
نہیں ہوندیاں۔ اودے جھک تاں سہی رب دی بارگاہ وچ۔
چشتیاں دا شہنشاہ خواجہ خواجگان سلطان الہند خواجہ اجمیری پاک ـــ خواجہ اجمیری پاک جدوں
آئے تاں۔ تاں کوٹھا کرائے۔ ہندو سکھ۔ سکھنی آئی۔ میرا پیر نظر فرماوے۔ ایہدوں کلمہ نصیب ہو جاوے حضور
دا غلام وی بن جاوے۔ شفا وی ہو جاوے۔ پرتھوی راج آکھیا ایہہ مندر خالی ہو گئے۔ اینج اسا دا ڈیرہ آباد ہو گیا۔
سمجھاؤ بابے نوں پاں کیہوں۔ بابا جی چلو۔ فرمایا میں نہیں ونجاں۔ میں تے میری قبر دی ایتھے ای بنی ایں۔
اوہناں آکھیا معاذ اللہ۔ میں اوہندی عزت مرد کرو۔ مخلوق پیر بنوایا آں۔ معاذ اللہ حملہ کرو۔ وت شکلاں
تے ایمان دی وڈا ہتھیار اے عورت۔ جیہڑے اوس دے ایمان دا وس نہ چلے۔ میں اگاں لوڑاں پیش
کردا اے۔ تے تسا ڈا مسائے تے بھائیاں گھائیاں لکھے پئے نیں۔ ملوثاں دا خود کلاں تے رزق کما رہیا اے۔ کوئی
نت پا مقعد تے چھوٹا جیہا عوجی وی بیٹھا اے۔ ایہدی دیاں ہندو جیہی ٹکوایے کنجری دا فوٹو لگیا ہوئے پر کشتیاں
تے لگا ہو یا۔ تانگیاں تے میں آکھیا۔ کیوں جے سواریاں نہیں باندھیاں ـــ بس دی گل نہیں لوڑن دی
گل اے ـــ شاید کر اثر جائے میڈے دل میں ـــ بیٹھیاں دکاناں تے بیٹریاں بیٹھکاں دے اندر کنجریاں دے
فوٹو لگے ہوئے نیں۔ جس قوم نے کنجریاں دا خوکاں دا ذریعے روزی کمائی اے برکت ہوراں کدوں آونا ایں
بس مارے حمد ہو گئے اے۔ اوہ بس کر بے یاد کر چھوڑ ـــ نماز پڑھو ـــ

[جیہڑے کہندا سن ہراں گے ناں ہٹرسے] ۸

اوہندے رہندے وچ جیہڑے خواب ویکھے۔ دا ایہہ آکھدا اوہناں دی تعبیر چنگی۔

بعض بندے دلاں دے ہندے بڑے کالے پر ہوندی اوہناں دی اُٹوں تقدیر چنگی۔

بعض پھل کھان دے ہوندے وچ کوڑے۔ پر ہوندی اوہناں دی تاثیر چنگی۔

چنگا اس نوں آکھ حافظا جس بندے دی ہووے اخیر چنگی۔

پیر ہوراں اک واری آکھیا کہ اک عورت۔ اک کراڑی بلا لئی۔ اوہنوں آکھیا۔ پیر دی عزت مرد کر۔ شوہر نوں سونے نال تول دسیا ایں۔ اوہ داہ بندے لگ گئی۔ ہتھ وچ اوہناں دے دلیں تالڑ۔ ساں لگ ہوا ایں۔ ایہہ حجرہ پیر دا دروازہ کھولیں۔ دم کرن دے بہانے ساں پیر نوں شہید کر دیوائیے۔ کوئی گل ہوئی تے آکھاں گیں بچی ہسوری۔ معاذ اللہ ساڈی عزت نوں ہتھ پیا پیندا آں۔ ایساں مار سٹیا اے خانہ جنگی کوئی نہ ہووسی۔ کیونکہ کئی سارے بندے ترٹ گئے۔ آدھی رات دا ٹائم اے۔ داہ بندے لک بیٹھے۔ میر پیر دا حجرہ اندروں بند اسا۔ پیر نماز پیا پڑھدا اسا۔ سورۃ بقرہ دی تلاوت پئی ہوندی اے۔ ایہہ سے سنیاں دا پیر۔ سنیاں دے پیر دے ہتھ وچ رنجھ کتیاں دے ڈنگلے تے جھٹکے نہیں ہوندے۔ سنیاں دے پیر دے ہتھ وچ تلوار اے۔ ہا سونا ڈاڈھا اے۔ کنڈا بندا اے۔ خواجہ اجمیری نماز پئے۔ ایہہ باہر کلوتی رہ گئی۔ جھٹ گھنٹہ ڈیڑھ لنگا۔ قرآن شریف دا اڈھاں سپ رہیا پڑھدا امد ہو رہیا کیتے۔ سر چ اتے بیڑا لے کے اوہناں اتا بھو۔ دیاں لڑ بیاں۔ ایہہ وچ باہر کراڑی دا رنداں دیاں دردراں تے سو دانواں ہو ونکے۔ بئی پیر جی اگے جھٹ لاداری۔ نماز اے۔ ہن ذکر اذکار تے شروع ہو گیا ایں۔ میرا سر نوں پیڑ وا اے۔ میں تاں دم کراون آئیں آں۔ دروازہ کھول مینوں دم کر۔ آپ نے بابا دفع ہو ونج۔ شریف زادیاں ادھی راتیں گھر دی باہر نہیں نکل دیاں۔ جا چلی جا۔ اوہنوں ٹکیاں دی لالچ ہا گئی۔ اس آکھیا پیر جی سجد گئی آں۔ پیٹ تے لگ گیا اے۔ پر کاش کہ توہ مینوں وکھیں آں۔ جو

میں شتے لیکھی آں۔ میں اوس کرارڑی نوں آکھیا اے۔ تے میرے پیر کوں آکھیا اے۔ کرارڑی دی گل تے توجہ کرو

میرے پیر دی گل تے توجہ کرو۔ کرارڑی آہندی اے۔

ہے میرا حسن میرا کردا گھوان جھگڑدا نہیں۔ میرے پیر آکھیا۔

جیہناں حسن بنی دا ڈٹھوا اوہدا عذر وی اوہ لگدا نہیں۔ توجہ کرو کرارڑی ہن آہندی اے

پیر جیہیاں آپ تے نہیں آئی۔ کوئی جبر نہیں کوئی تسلط نہیں۔ کوئی قاصد نہیں کوئی ایلچی نہیں۔ کوئی ستم نہیں۔ کوئی پیغام رساں نہیں۔ آئی تے آپے آں۔ آہندی اے

معشوق تے آپ ای آ جاندا پیا عاشق تے اوہنوں لبھدا نہیں۔ میرے پیر آکھیا۔

اسیں قیدی آں زلف محمد دے۔ اسیں جال دے اندر پھسدے نہیں۔ کرارڑی آکھن لگی اچھا پیر میں باہر ۱۰ بندے لگائے ہوئے آں۔ تلوار لے اوہدا شوہ۔ تے شوہ ساہنے ٹکر کر بیٹھدا نہیں۔ میں اسے گودھے وچ پیدا کریں۔ اک بندہ اودی گلو نہ، اوس آکھیا۔ تلوار کوئی شئے تے بیٹھکی شئے۔ میں آکھیا پتہ مینوں لگا کوئی نہیں۔ کرارڑی ہن آہندی اے ۱۰ بندے آ گئے۔

شیشے میرے کولوں نہیں ٹکراں میرا۔ شیشہ موت کولوں کیوں ڈردا نہیں۔ میرے پیر آکھیا۔

اسیں بردے بندہ بنی دے۔ کوئی ماروی دلوں تے مردا نہیں۔

کلا بلھک گئی کرارڑی دی۔ پیر جی جیہڑی تلوار لگدی اے بار ہالکشن لیجے چھوڑا چلے وہندا نہیں۔ اہ تے توں نہیں ویکھیں۔ جیہڑی تلوار ول دیہندے نیں اہ تے ویکھو۔

نہ کتابوں سے نہ کالج کے نہ مدرسے پیدا۔ دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا۔

جلسے سے قبضے آئی جا چکی ہے۔ کرارڑی ہن آہندی اے۔ ولیاں والی نظر تے ویکھو فرمایا کلمہ نہ آ۔ دس بندے نال رلا۔ ۵ ۱۰ گیارہ میں توں۔ سنو فرمایا کے کلمہ ای پڑھایا۔ عالم ای بنایا اگے

Scanned with CamScanner

Muoulana Qari Muhammad Abbas Nizame
Distt. Teh. Pakpattan

دا قاری دی بنایا ______ آمین

۶-۰۵-۲۰۰۷
۱۸-۰۴-۱۴۲۸

بروز اتوار ______ ۵ ______

سچے موتی

شانِ رسالت و نبوت احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین ۔ سامعین ذی وقار محتشم معزز
معزز ناظرین ۔ سوہنی محفل کو سجائے آپ جلوہ افروز ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سب کی حاضری کو قبول فرمائے ۔
جس محفل پاک کے تصدق سے سب حاضرین کے مال جان حال اولاد کاروبار ایمان عمر صحت عزت
شرافت سب میں برکتیں عطا فرمائے ۔ وقت کافی ہو چکا ہے۔ میں ایک چھوٹا سا مدرس ہوں۔ جو
سبق پڑھانا ہوتے ہیں ۔ یہ نہیں دیکھنا کہ کون بول رہا ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ تعریف کس سوہنے کی ہو رہی ہے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ۔ اَنَا حَظُّکُمْ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ حَظِّیْ مِنَ الْاُمَمِ ۔
اللہ کے محبوب نے فرمایا ۔ ساری امتوں میں سے تم میرے حصے میں آئے ہو۔ اور سارے نبیوں میں سے میں
تمہارے حصے میں آیا ہوں ۔ حضور فرماتے ہیں مَا رَاَیْتُ قَوْمًا مَا خُلِقُوْا اَکْثَرَہٗ سَیَکُوْنُ
بَعْدَ الْیَوْمِ ۔ اُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَنِیْ ۔ سرکار فرماتے ہیں ایسی قوم دیکھ رہا ہوں ۔ ابھی پیدا نہیں ہوئے
وہ میرے بعد پیدا ہوں گے ۔ وہ مجھ سے محبت کریں گے ۔ میں ان سے محبت کروں گا ۔
علماء جلوہ گر ہیں ۔ جو بھی بنا آیا سب نے کہا مولا ۔ گنہگار لوگوں نے نیک ہمیں دیا ہے ۔ ان

تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ ۔ یہ گنہگار تیرے بندے ہیں۔ جو مرضی آئے تو بخش دینا۔ مرضی
آئے تو عذاب دینا۔ لیکن جب حضور تشریف لائے۔ عرض کیا بے نیاز جیسے تیرے شایان شان
تھا۔ تیرے نبیوں نے عرض کیا۔ میں ہوں تیرا محبوب۔ کہ محبوبوں کی عرض نرالی ہوا کرتی ہے۔ میری عرض
بھی نرالی ہے۔ میرے حبیب تم عرض کرو۔ بے نیاز انہوں نے گنہگار تیری رحمت کے حوالے کئے۔ نیکوں
کو انہوں نے اپنے دامن میں ڈالا۔ میں عرض کرتا ہوں۔ اَلْقَبِیْحُوْنَ لَکَ وَالصَّالِحُوْنَ لِیْ۔ نیک
تو لے لے۔ برے مجھے دے دے۔ میں جانوں میری بری امت جانے۔

سرکار پیدا ہوئے تو امت کو یاد کیا۔ بوقت وصال بھی امت کی یاد کی۔ آج اگر تم چند
گھنٹے حضور کی یاد میں جاگ لوگے۔ تو کسی پر احسان نہیں ہے۔ اپنی بگڑی بنا رہے ہو۔ حدیث پاک
میں آتا ہے۔ کنز العمال شریف میں حدیث موجود ہے۔ حضرت فضل بن عباس۔ حضور کے صحابی بھی
ہیں۔ سرکار کے چچا زاد بھی ہیں۔ عرض کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جب سرکار کو لحد شریف میں رکھا جا
گیا۔ لحد بند کرنے کے قریب تھی۔ میں نے چاہا۔ کہ دوبارہ حضور کا دیدار کروں۔ میں نے سرکار کے رخ
زیبا سے کفن کا کپڑا ہٹایا۔ فرماتے ہیں۔ شَفَتَاهُ تَتَحَرَّكَانِ حضور کے ہونٹ مبارک ہل رہے تھے
فَأَلْقَيْتُ أُذُنِيْ جب میں نے اپنے کانوں کو حضور کے ہونٹوں کے قریب کیا۔ سَمِعْتُ وَهُوَ
يَقُوْلُ میں نے سنا۔ سرکار عرض کر رہے تھے۔ رب ہب لی امتی رب ہب لی امتی

ے سرکار دو جہاں لطف و عطا کون کرے گا۔

امت کی رو رو کے دعا کون کرے گا۔

مل کے پڑھو میں دعائیہ کلمات عرض کرتا ہوں۔ یہ ایسی محفلیں ہوتی ہیں۔ حضور فرماتے ہیں هُمُ الْجُلَسَاءُ
لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ ۔ ان محفلوں میں بیٹھنے والا۔ بدبخت نہیں ہوتا۔ کوئی بدبخت آ بھی جائے

تو نیک بخت بن کے جاتا ہے ۔ اور میرا ایمان ہے ۔ علماء کے قدم چوم کے عرض کرتا ہوں اہل سنت کا عقیدہ ہے ۔ رب نے محبوب کو طاقت دی ہے ۔ حضور روضے میں جلوہ گر ہو کر ہمیں دیکھ بھی رہے ہیں ۔ اور محفل کو سن بھی رہے ہیں ۔ چشتی دلیل ۔ میں نے کہا حدیث صحیح ۔ حضور فرماتے ہیں اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَ اَعْرِفُھُمْ ۔ فرمایا جو محبت کے ساتھ میرا ذکر خیر کرے ۔ سنتا بھی ہوں پہچانتا بھی ہوں ۔ کہ کون غلام میری بارگاہ میں سلام پیش کر رہا ہے ۔

مجھے ایک کہنے لگا چشتی میں نے کہا جی ۔ کوئی عقل کی بات کیا کرو ۔ میں نے کہا کیا ہوا ۔ کہنے لگا جو لحد میں بند ہے ۔ اوپر ایڈیشنز ہیں ۔ سینکڑوں من مٹی ہے ۔ وہ کیسے دیکھ سکتا ہے ۔ وہ کیسے سن سکتا ہے ۔ ہم تو ان کی زندگی کے معاذ اللہ قائل نہیں ہیں ۔ بعض مولوی ۔ جو مماتی کہلاتے ہیں ۔ معاذ اللہ حضور کے حیات النبی ہونے کے قائل نہیں ۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے ۔ کہ کملی والے کے قدموں کی دھول کا صدقہ تو کائنات آباد ہے ۔ اگر حضور زندہ نہیں تو کائنات کیسے آباد ہے ۔ نہیں نہیں چشتی صاحب بند جگہ پر کوئی کیسے زندہ ۔ کوئی باری نہیں کوئی سوراخ نہیں ۔ قبر میں کہیں سے ہوا نہیں جاتی ۔ ہوا بغیر سانس نہیں ۔ سانس کے بغیر بندہ زندہ نہیں رہ سکتا ۔ میں نے کہا مولوی جی پہلے اپنا پیدا ہونا بھی بھول گئے ۔ کہنے لگے کیسے ۔ میں نے کہا تم ماں کے پیٹ میں تھے ۔ ایک ناخن برابر بھی رحم میں سوراخ ہو جائے ۔ بچہ مر جاتا ہے ۔ تم ماں کے پیٹ میں ہو ۔ پانچویں مہینے جان پڑی ۔ نویں مہینے تم پیدا ہوئے ۔ اگر رب تجھے ماں کے پیٹ میں چار مہینے زندہ رکھ سکتا ہے ۔ تو اپنے حبیب کو بھی قبر انور میں زندہ رکھ سکتا ہے ۔ ____ دیکھو ہم چشتی لوگ ہیں ۔ کفر کا دھڑکا نہ ہو تو لیے
ای حقیر بھول جاتی ہے ۔ میں آپ کا ذوق دیکھنا چاہتا ہوں ۔ اونچی آواز سے سبحان اللہ کہیے ۔

جس کی آواز بلند ہو جائے ____ تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ ۔

جھک کے تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے ۔
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے ۔

(۱) سنپولیوں کا آنا۔ بندروں کا گرلگا کرنا پہلے گزر چکا ہے ـــــ شعر پنجابی کا۔
ــ جیڑے کہیندے یار سن مراں گا + سنو۔ حضور کی حیات کی دلیل دے رہا تھا۔ کہ سرکار
کیسے زندہ ہیں۔ ویسے تو بے شمار دلائل ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ فنبیُّ اللہ حیٌّ یرزق اللہ کا نبی زندہ
ہوتا ہے۔ اس کو رزق دیا جاتا ہے۔ ٹکٹوں قبر میں نماز پڑھتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام
کی قبر سے میں گزرا۔ میں نے معراج والی رات دیکھا۔ مررت بموسیٰ لیلۃ فی قبرہٖ۔ کہ موسیٰ علیہ السلام
قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ لیکن جو میں دلیل دے رہا ہوں بڑی عظیم ہے۔ آپ نے پہلے بھی
سنی ہو گی۔ لیکن ایمان تازہ ہو گا۔ اللہ ہم سب کی زندگیوں میں برکت عطا فرمائے۔ جب بندہ فوت ہو جاتا
ہے۔ جتنا نیک ہو اتنا روح کا درجہ بلند ہوتا ہے۔ بعضوں کی روحیں حدیث کے مطابق۔ زمزم کے کنوئیں
پر ہیں۔ حدیث ہے۔ بعضوں کی جنت میں درجہ بدرجہ۔ بعضوں کی اعلیٰ علیین میں۔ بعضوں کی عرش کے
قریب۔ جب سرکار کی روح قبض ہوئی۔ ملک الموت نے ہاتھ جوڑ دیئے۔ مولا تیرا قانون ہے۔ تو روح اعلیٰ
جگہ رکھواتا ہے۔ اب بتا محبوب کی روح کہاں رکھوائی جائے۔ فرمایا ملک الموت۔ پوری کائنات میں نے۔ محبوب کے
جسم سے اعلیٰ جگہ بنائی کوئی نہیں۔ روح دوبارہ میرے محبوب کے جسم میں رکھ دے۔ حدیث کے لفظ ہیں۔
فَاَرَدَّ اللّٰہُ علیَّ روحی۔ کملی والا آج بھی زندہ ہے اپنی قبر انور میں۔ جھولیاں بھرتے ہیں۔ جو مانگو دیتے
ہیں۔ مولوی تو کہتا ہے مردہ دیتا کچھ نہیں۔ میں نے کہا جو مانگو کملی والا دیتا ہے۔ واقعہ پیش کروں ایمان
تازہ ہو گا۔ کتاب کا نام ہے کشکول۔ لکھنے والا مفتی محمد شفیع۔ دوسرے مکتبہ فکر کا بڑا علامہ ہے
بات غلط ہو مجھے پکڑنا۔ اور اگر بات صحیح ہو تو مولویوں سے پوچھنا۔ تم کہتے ہو۔ قبر والے کچھ نہیں کر سکتے۔
بابا جی کہتے ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں۔ مفتی محمد شفیع۔ اس کے بیٹے۔ تقی عثمانی۔ رفیع عثمانی۔ کراچی میں آج
بھی زندہ ہیں۔ کتاب بھی چھاپ رہے ہیں۔ کتاب کا نام ہے کشکول۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ایک شخص یمن سے

سے آیا ۔ جس کا نام ابن طریب یمنی تھا ۔ امام مولانا نے واقعہ نکتہ سے پہلے لکھا ہے ۔ کہ جس طرح حدیث کی سند
صحیح ہوتی ہے ۔ واقعے کی سند بھی اسی طرح صحیح ہے ۔ تو ابن طریب یمنی آئے ۔ حضور کی حاضری دی ۔
عربی میں قصیدہ پڑھا ۔ پیارے صدیق پاک کی شان میں ۔ پاک عمر پاک کی شان میں ۔ جب پڑھ کے باہر نکلے
ایک رافضی کھڑا تھا ۔ کہنے لگا تمہاری دعوت ہے ۔ گھر لے گیا ۔ دو بدمعاش بلا لئے ۔ انہوں نے اس بزرگ کے
بازوؤں کو پکڑ لیا ۔ اور دعوت پر لے جانے والے نے کھینچ کر بزرگ کی زبان کاٹ دی ۔ کہنے لگا نہ تیری
زبان ہوگی ۔ نہ تو شان صدیق بیان کرے گا ۔ اگر اتنا تجھے اختیار ہے ۔ تو جا یہ زبان کا ٹکڑا دے ۔ تیرا ہیرو جو آقا
کو کہہ دے ٹھیک کر دے ۔ معاذ اللہ ۔ اللہ اکبر ۔ حضور کے غلام نے ٹکڑا لیا ۔ جیب میں ڈالا ۔ روتا ہوا کملی والے کے
دربار میں حاضر ہے ۔ دل سے آہ نکلی ۔ سوچا میں نے تو تیرے غلام کی شان بیان کی ۔ یہ حشر ہوگا میرے ساتھ ۔
آنکھ لگ گئی ۔ سرکار کا دیدار نصیب ہوا ۔ صدیق پاک بھی ساتھ ہیں ۔ عمر پاک بھی ساتھ ہیں ۔ اب حجۃ اللہ
علی العالمین ۔ پیارے علامہ یوسف نبہانی نے لکھا ۔ ان کے عالم نے بھی لکھا ۔ کہ سرکار نے صدیق پاک سے خواب
میں فرمایا ۔ پاک صدیق ۔ اِنَّ هٰذَا قُطِعَ لِسَانُهٗ فِیْ مَحَبَّتِكَ فَرُدَّ عَلَیْہِ لِسَانَهٗ ۔ اس کی زبان
تیری محبت میں کٹی ہے ۔ اور ظالم نے طعنہ دیا ہے ۔ اب اگر اس کی زبان کٹی رہ گئی ۔ تیری صداقت پر
حرف آئے گا ۔ جلدی کر اس کی زبان ٹھیک کر ۔ پاک صدیق نے خواب میں فرمایا زبان لاؤ ۔ فرماتے ہیں میں
نے ٹکڑا نکال کے دیا ۔ فرماتے ہیں منہ کھولو ۔ میں نے منہ کھولا ۔ انہوں نے ٹکڑا میرے منہ پر رکھ کر پھونک
ماری ۔ ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے زبان کو کچھ ہوا ہی نہیں ۔
یہ واقعہ دوسرے علماء نے لکھا ۔ معلوم ہوا جہاں سائنس کٹی ٹوٹی جاتی ہے ۔ کٹی ہوئی زبان سائنس
نہیں جوڑ سکتی ۔ کملی والے کے قدموں کی دھول کو گرد دے کر سلام پیش کرو ۔ سرکار کا غلام پھونک مارتا
ہے سائنس نیچے ہے ۔ کملی والے کے غلام کی پھونک اوپر ہے ۔ اب یہ دھا ایمان تازہ ہوگا ۔ فرمایا

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ۔

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی ۔

الحمد للہ حضور (درود) سنتے بھی ہیں۔ دیکھتے بھی ہیں۔ چشتی کیسے۔ میں نے کہا قرآن پڑھو۔ قرآن کہتا ہے تو کسی کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دو۔ قرآن نور ہے جب تک نبی کو نور نہیں مانو گے۔ قرآن سمجھ میں نہیں آئے گا۔ دلیل وہ جو عقل میں بھی آئے۔ قرآن کی سمجھ میں آتا ہے۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ محبوب آپ نے دیکھا نہیں ہے۔ کہ اللہ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ استفہام انکاری ہے۔ تقریر کے لیے۔ جیسے آپ کہتے ہیں۔ تو نے دیکھا نہیں کل فلانے کے ساتھ کیا بنی — یعنی واقعی دیکھا تھا۔ محبوب تو نے دیکھا ہے۔ یعنی نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ چشتی ہاتھی والوں کا واقعہ کب ہوا۔ حضور کے پیدا ہونے سے ۵۳ دن پہلے۔ سات دن کم دو مہینے پہلے۔ ہاتھی والوں کا واقعہ ابرہہ اس کا لشکر نیست و نابود ہوا۔ کملی والا اس وقت ماں کے شکم اطہر میں ہے۔ اللہ رب فرماتا ہے محبوب جب تم نے ہاتھی والوں کا واقعہ دیکھا۔ چشتی کہتا ہے قرآن کی رو سے۔ جو ماں کے پیٹ میں ہو کر۔ دو مہینے پہلے کا واقعہ دیکھ سکتا ہے وہ روضے میں بیٹھ کر نامردوں کی فعل کو بھی دیکھ سکتا ہے۔

جنہاں جنہاں آقا نال لائیاں یاریاں — آمنہ دے لال جانیاں دہن واریاں۔

پہلے پہلے منیا صدیق بن گئے — نال رہے تے مزار دے رفیق بن گئے۔

پاک صدیق نے مانا ماننے کا حق ادا کر دیا۔ غزوۂ تبوک کا موقعہ ہے۔ حضور نے فرمایا مال لاؤ جہاد کے لیے۔ عمر پاک نے سوچا۔ پہلے صدیق پاک نے سارا مال تو خرچ کر دیا ہے۔ حضرت بلال کی خریداری پر۔ اب مال تھوڑا ہے۔ میں نیکی میں آگے بڑھ جاؤں۔ آدھا مال عمر پاک نے گھر رکھا۔ آدھا حضور کے قدموں میں لے آئے۔ سرکار نے پوچھا کتنا رکھ کے آئے ہو۔ حضور آدھا لایا ہوں۔ اچھا بیٹھ جاؤ۔ صدیق پاک آ گئے۔

سارے گھر کا سازوسامان لے آئے۔ حضور نے سوال کی نوعیت ہی بدل دی۔ ایمان تازہ ہوگا اہل علم۔ عمر پاک سے پوچھا تھا یہاں کیا لائے ہو۔ صدیق پاک سے پوچھا۔ ما ابقیت لاھلیک۔ گھر میں کیا چھوڑ کے آئے ہو۔ پاک صحابہ کے نام کی انجمنیں بنانا آسان ہیں۔ عقیدہ ماننا سنیوں کا کام ہے۔ پاک صدیق کا عقیدہ سن۔ فوراً صدیق پاک نے عرض کیا حضور۔ ابقیت لھم اللہ ورسولہٗ۔ میرے گھر خدا بھی ہے۔ خدا کا رسول بھی ہے مولوی کہتا ہے کہ اللہ رسول حاضر ناظر نہیں۔ یوں کہنا یا گھر میں اللہ رسول ہے۔ یہ شرک ہے۔ یہ شرک نہیں پاک صدیق کا عقیدہ ہے۔ جو سنیوں کا عقیدہ ہے۔

نو سو سال پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ قاضی عیاض کی کتاب الشفاء۔ وہ فرماتے ہیں۔ اس وقت کی بات جب کوئی فرقے نہیں تھے۔ وہ فرماتے ہیں۔ گھر میں جاؤ۔ گھر والوں کو سلام کرو۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو۔ تو پھر فرماتے ہیں۔ ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرو۔ سوچا دلیل۔ فرمایا لِاَنَّ رُوحَ النَّبِیِّ حَاضِرَۃٌ فِی بُیُوتِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ۔ اس لئے کہ کملی والے کی روح مبارک ہر مومن مسلمان کے گھر میں موجود ہوتی ہے۔ اور یہ فرقے تو دو سو سال سے بن رہے ہیں۔ میں تو نو سو سال کی بات کر رہا ہوں۔

ابھی بھی چشتی صاحب جی۔ کوئی عقل کی بات کرو جی۔ قبر بند جگہ ہے۔ حضور باہر کیسے آسکتے ہیں۔ قبر سے کیسے باہر آجاتے ہیں۔ میں نے کہا جس رات سرکار پیدا ہوئے۔ تمہارا مولویوں نے بھی لکھا ہے۔ مواہب ابراہیمی اٹھا۔ کہ حضرت اماں حوا پاک۔ آسیہ پاک۔ مریم پاک۔ ہاجرہ پاک اپنی قبروں میں جا چکی تھیں۔ قبروں سے باہر آئیں۔ اور حضور کی اماں کی خدمت کی۔ جو سونے اماں کی خدمت کرنے پہنچیں۔ ہزاروں سال والی اپنی قبروں سے باہر آسکتی ہیں۔ کملی والا بھی تشریف لا سکتا ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی کا فرمان پڑھ دیتا ہوں۔ تمام مکاتب فکر کا مسلمہ بزرگ ہے

فرماتے ہیں۔ وَرَسُوْلُ کَالْمُخْتَارِ فِیْ طَوَافِ الْعَالَمِ وَاَرْوَاحِ الصَّحَابَةِ لَقَدْ رَاٰہُ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَوْلِیَاءِ

فرمایا رب نے محبوب کو طاقت دی ہے۔ حضور قبر انور سے باہر تشریف لاتے ہیں۔ بے شمار اولیاء اللہ نے سرکار کو صحابہ کے ساتھ دیدار کیا ہے۔ دیکھو معراج والی رات سب مولویوں نے لکھا ہے کہ سارے انبیاء قبروں سے باہر آئے۔ اور انہوں نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی۔ نماز روح نہیں پڑھتی۔ جسم پڑھتا ہے۔ اگر مقتدی قبر سے باہر آسکتے ہیں۔ تو امام بھی باہر آسکتا ہے۔ مقتدیوں کا اگر قبروں سے باہر آنا مانتا ہے تو محبوب کا آنا نہیں مانتا۔ نہیں نہیں ان کے گھر کی بات کرتا ہوں۔ مجھے نہیں مسئلہ سمجھانے بیٹھا ہوں۔ دوسرے مکتبۂ فکر کا کوئی ہو۔ تو جا کے اپنے مولوی سے پوچھنا۔ کہ چشتی نے حوالہ دیا ہے۔ اگر غلط دیا ہے تو چشتی کو گریبان سے پکڑتے ہیں۔ صحیح دیا ہے تو پھر ذرا سوچ تو سہی۔ تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔ کتاب کا نام اشرف السوانح۔ اور اس کی پہلی جلد 15 صفحہ میں نے خود پڑھا ہے۔ کوئی دیکھنا چاہے میری ذمہ داری ہے دکھانا۔ تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میرے دادا چوروں نے مار دیا۔ ہمیں اطلاع آگئی کہ تمہارے دادا جی فوت ہو گئے۔ پھر رو دھو بیٹھے۔ رات سو گئے۔ صبح اٹھے تو دیکھا۔ ہماری دادی جو بیوہ ہو چکی تھی۔ مٹھائی کا ڈبہ لیے ہوئے ہے۔ کہاں سے آیا۔ کہنے لگی وہ جو تمہارا دادا مار دیا گیا ہے۔ رات خواب میں آگیا۔ ڈبہ دے گیا ہے۔ اور کہہ گیا ہے کہ اگر کسی بتاؤ گی تو پھر رات ڈبہ دینا رہوں گا۔ میں نے کہا مولویوں جی حوالہ میرا ذمے۔ غلط ہو چوراہے پر لٹکا دینا۔ اگر صحیح ہو۔ اگر مولویوں کے دادے ڈبہ دینے کیلئے دادیوں کے پاس آسکتے ہیں تو مکی مدنی والا۔ وہی کرم فرمانے آسکتا ہے۔

فرمایا۔ تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے۔

پا خون مولوی دا! باقی چپ کر کے بیٹھے میں گزارہ تو ہو رہا ہے۔ بجلی اور شلی کی مثال۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے۔ میرا دل والا چمکا دے چمکانے والے۔

حضور کے علم کو کیسی کے ورڈ میں سمیٹ کروں۔ بس سرکار معراج سے واپس آئے۔ کافروں نے کہا۔ جی ہمیں یہ تو پتہ نہیں ہے۔ کہ آپ اوپر والے آسمانوں پہ گئے ہیں یا نہیں۔ یہ ہمیں پتہ ہے کہ جب سے آپ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے۔ آپ بیت المقدس نہیں گئے۔ آج آپ نے دعویٰ کیا ہے جانے کا۔ کہ وہاں تم نے نبیوں کی جماعت کرائی ہے۔ بس ہمیں یہ بتا دو۔ کہ مسجد اقصیٰ جو ہے۔ اس کے دروازے کتنے ہیں۔ اس کے ونڈو کتنے ہیں۔ کھڑکیاں کتنی ہیں۔ چھتیں کتنی ہیں۔ لمبائی چوڑائی کتنی ہے۔ ہم سمجھ جائیں گے۔ کہ آپ گئے ہیں۔ حالانکہ یہ سوال غلط تھا۔ اصولی لحاظ سے یہ سوال غلط تھا۔ میں آپ کی زیارت کرنے جاتا ہوں۔ جیسے سیفی بزرگوں کے ہاں بیٹھوں۔ لوگ پوچھیں طالب علم پوچھیں کہ جی ناظم آباد آپ گئے تھے۔ نورانی جامع مسجد کیسی ہے میں کہوں گا بھئی بزرگوں کی زیارت کرنے کے لئے گیا تھا۔ کوئی مسجد کی پیمائش کرنے تھوڑی گیا تھا۔ جواب معقول ہے لیکن کافر تھے موقع کی تلاش میں۔ کہ کوئی موقع ملے۔ اعتراض کرنے کا۔ سرکار فرماتے ہیں انہوں نے پوچھا میں نے بیان کرنا شروع کر دیا۔ یہ ونڈو کھڑکیاں چھتیں بتا رہا ہوں۔ اچانک میرے دل میں خیال آیا۔ اگر کوئی بدبخت کافر تھوڑے ہوں گے ہو سکتا ہے کہ جتنے تم نے دروازے ونڈو چھتیں لمبائی چوڑائی بتائی ہے۔ اتنی نہیں ہے۔ تو میں اس کی تسلی کیسے کراؤں گا۔ اگر یہ کہہ دے کہ مجھے تسلی کرا دو۔ مجھے دکھاؤ۔ تو میں کیسے دکھاؤں گا۔ فرماتے ہیں حضور۔ میں نے سوچا ہی تھا۔ اللہ نے فرمایا جبریل۔ جی یا رب جلیل۔ فرمایا جلدی کرو۔ بیت المقدس کو مسجد اقصیٰ کو اٹھاؤ۔ مکہ میں عقیل بن ابی طالب کے گھر کی دیوار پر رکھ دو۔ اگر کوئی بدبخت پھر جب پھر اعتراض کرے۔ اس بیت المقدس جانا نہ پڑے۔ تو مکے میں بیٹھ کر مسجد کی کھڑکیاں بھی گنوا دے چھتیں بھی گنوا دے۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے۔

اک سین گیا چشتی میں نے کہا جی — B کہنے لگا کہ بنی کھاتا تھا۔ اس لئے نور نہیں تھے۔

میں نے کہا۔ یہ اصولی بات ہے۔ کہ نور نہیں کھاتا۔ لیکن ایمان تازہ کر دوں جو جواب میں پیش کر رہا ہوں۔ سوٹا سانپ نہیں کھاتا۔ ٹھیک ہے۔ کہ تمہاری طرف سوٹے سانپ کھاتے ہیں یا نہیں۔ پر قرآن پڑھئے۔ فرعون کے جادوگروں نے رسیاں سوٹیاں ڈالیں۔

ایسے محسوس ہوتا تھا۔ سانپ دوڑ رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ سے رب کریم نے فرمایا۔ میرے کلیم لا تخف تو بھی اپنا سوٹا ڈال۔ کلیم اللہ نے سوٹا ڈالا۔ وہ بڑا اژدہا بن گیا۔ تلقف کے الفاظ قرآن میں موجود ہیں۔ اتنے سانپ پھر رہے تھے۔ سینکڑوں کی تعداد میں۔ کلیم اللہ کا سوٹا جو سانپ کی صورت میں تھا۔ چڑھ کے کھا گیا۔ حالانکہ سوٹا سانپ نہیں کھاتا۔ قرآن نے کہا کھا گیا۔ میں نے کہا وجہ کیا ہے۔ ماننا پڑے گا۔ سوٹے سوٹے کی کیفیت میں۔ سانپ نہیں کھاتا۔ اگر سوٹا سانپ کے روپ میں آئے۔ تو سانپ کھاتا ہے۔ قرآن نے جواب دے دیا۔ نور نہیں کھاتا۔ لیکن اگر نور لباس بشری میں آئے۔ اس لئے کھاتا ہے۔ بشروں کو کھانے کا طریقہ آجائے۔

چشتی میں نے کہا جی۔ سن لیے نور بشر میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ بڑی بڑی دلیلیں دیتے ہیں جناب ایک کہنے لگا چشتی میں نے کہا جی۔ کہ قرآن میں نہیں آگیا۔ انما المومنون اخوۃ۔ کہ مومن بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ میں نے کہا۔ مسئلہ کیا ہے۔ کہنے لگا جب مومن بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ تو حضور بھی مومن ہیں۔ ہم بھی مومن ہیں۔ لہذا بھائی بھائی ہو گئے یہ تو قرآن سے ثابت ہے۔ ہاں ہاں میں نے کہا سودا مہنگا پڑے گا۔ کہنے لگا وہ کیسے میں نے کہا۔ میں بھی قرآن پڑھتا ہوں۔ ھو الذی ـــــ الاھو الملک اللہ فرماتا ہے میں بھی مومن ہوں۔ اور مومن کو کہا ہے۔ انما المومنون اخوۃ۔ اللہ کہتا ہے میں بھی مومن ہیں تو خدا کے بھی بھائی بنے پھرتے ہیں۔ اور سے کیا ماننا پڑے گا۔ ایک ہے مومن الایمان

دینے والا۔ ایک ہے مومن ایمان لانے والا۔ اللہ ہے ایمان دینے والا۔ ہم ہیں ایمان لانے والے۔ ایمان دینے والے کے برابر ایمان لانے والا نہیں ہو سکتا۔ کملی والا بھی ایمان دینے والا ہے۔ تو اس کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

ایک کہنے لگا چشتی میں نے کہا جی۔ کہنے لگا قبر پر جانا شرک ہے۔ میں نے کہا کیوں ہماری کملی کس لے بتا۔ مجھے کہنے لگا تو بتا۔ میں نے کہا۔ اگر قبر کے اوپر جانا شرک ہے۔ تو پھر اندر جانا کیا ہے۔ اگر قبر کے اوپر جانا شرک ہے۔ تو پھر بتا قبر کے اندر جانا بدرجہ اولی شرک ہوگا۔ شرک والی جگہ بناتے کیوں ہو۔ کوئی توحید پر ہی جائے لٹکا دو۔ پتہ چلے توحید پہ لٹکا ہوا ہے۔ کملیا قبر بنانا بھی حضور کی سنت ہے۔ قبر پر جانا بھی حضور کی سنت ہے۔

چشتی میں نے کہا جی۔ ختم کہاں لکھا ہوا ہے۔ میں نے کہا قرآن میں لکھا ہوا ہے۔ بسم اللہ قرآن ہے یا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دم کہنے ہیں بریلوی قرآن نہیں پڑھتے۔ سن قرآن ایمان کی گلیاں کھلتی ہیں۔ بسم اللہ قرآن ہے۔ اب مولوی سے پوچھو۔ کہے گا کہ روٹی سامنے رکھ کے قرآن پڑھو گے تو حرام ہو جاتا ہے۔ میں نے کہا میں سادی باتیں کر رہا ہوں۔ چانن روشنی کر رہا ہوں۔ ہدایت میرے رب کے پاس ہے۔ اور اسے اندازہ میں کھول رہا ہوں کہ بات ذہن میں اتر رہی ہے۔ روٹی پڑی ہے سامنے۔ مولوی کہتا ہے قرآن پڑھو گے حرام ہو جاتی ہے۔ شرک ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا اب بتاؤ۔ تمہارے سامنے آئی روٹی تم لگے اور کھانے حضور فرماتے ہیں بسم اللہ نہیں پڑھو گے۔ تو شیطان شریک ہوتا ہے۔ بسم اللہ نہ پڑھو تو شیطان مولوی کھائے ساتھ۔ اور اگر بسم اللہ پڑھتے ہو تو بسم اللہ بھی قرآن ہے۔ جی کھانا حرام ہو گیا۔ اٹھا لو۔ تیسرے دن پتہ لگ جائے گا۔ کہ ختم جائز ہے۔ اسے چھلے اگر ایک

آیت پڑھنے سے حرام نہیں ہوتا۔ تو زیادہ آیتوں کے پڑھنے سے کیوں حرام ہوتا ہے۔
نہیں جی چشتی صاحب صریحًا قرآن سے دلیل۔ میں نے کہا لو دلیل۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا
ہے۔ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بآیاتہ مؤمنین ـــ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس چیز پر
اللہ تعالیٰ کا نام آ جائے۔ اگر ایمان ہے تو کھا لیا کرو۔
چشتی میں نے کہا جی۔ ابھی بنی ولی تو مکھی کا پر ہی نہیں بنا سکتے۔ لاحول ولا قوۃ ـــ
بنی ولی تو مکھی کا پر بنا نہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ ایسی گندی چیز نبیوں ولیوں کو بنانے کی ضرورت ہی کیا
ہے۔ نہیں جی۔ میں نے کہا بخاری اٹھا۔ حضرت عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ شر خلق اللہ
دنیا میں بدترین وہ لوگ ہوں گے۔ جو بتوں والی آیات نبیوں ولیوں پر چسپاں کریں گے یہ
بتوں کے متعلق ہیں۔ ان الذین تدعون من دون اللہ ـــ مکھی بت نہیں بنا سکتے۔ مکھی کا پر
نہیں بنا سکتے۔ اللہ والے تو کبوتر بنا لیتے ہیں۔ چشتی کہاں لکھا ہے۔ میں نے کہا قرآن میں لکھا ہے۔
عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ انی اخلق لکم من الطین ـــ فرمایا مٹی کے پرندے بناتا ہوں پھونک
مارتا ہوں۔ وہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاتا ہے۔ مجھے کہنے لگا چشتی میں نے کہا جی۔ کہنے لگا پھونک
میں کیا پڑا ہے۔ میں نے کہا تیرا بابا بھی پھونک سے بنا تھا۔ اے انداز میرا سادہ ہے بات
پکی ہے۔ ونفخت فیہ من روحی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے آدم کا جسد بنا کے۔ تم سے بھی
ایک دم یا بش کر لو میرے خیال میں۔ (بڑا ہی بادر ہوں۔ اڑھائی مناں پوری ڈیڑھی کی بات
قیامت کے دن جس داکھ کا صدقہ جھوٹے جا گا ـــ

چنیاں جنہاں آتا نال لا نکایا بار بار ـــ بجدار ثناں بجدار یار ـــ
اک کہنے لگا چشتی۔ عمر بے وفا ہے۔ میں نے کہا کیوں بھئی۔ ابھی عمر زندگی کو کہتے ہیں۔ زندگی بے وفا ہے سلطان

میں نے کہا۔ لو پھر ہمارا جواب بھی سنو۔ تم سناؤ۔ میں نے کہا۔ عمر تو اتنا باوفا ہے۔ جب تک عمر نہ آئے۔ تیرا جنازہ ہی جائز نہیں۔ مشکوۃ شریف اٹھاؤ۔ جو بچہ مردہ پیدا ہو سانس نہ لے۔ چیخے چلائے نہیں۔ زندگی کے آثار نمودار نہ ہوں۔ اس کی زندگی۔ یعنی عمر نہیں آئے۔ جنازہ ہی جائز نہیں عمر تو ایسا باوفا ہے۔ ایک سیکنڈ کیلئے تیری زندگی میں آجائے۔ تو تیرا جنازہ جائز ہو جاتا ہے۔ اس کے بغیر تو تمہارا جنازہ ہی جائز نہیں۔

جے رب کولوں پھر کوئی حضور منگیا ۔ رب دے حبیب رب کولوں عمر فاروق منگیا ۔

عمر حضور دیاں اکھاں ٹھاریاں ۔ سرکار کی عظمت کو کروڑوں سلام کروں جہاں جلوہ گر ہیں۔ میں تو انکا خاک پا ہوں۔ سرکار بیٹھے ہیں ایک شخص آگیا۔ حضور کلمہ پڑھنے آیا ہوں۔ پڑھ لو۔ اوہ جی پہلے شرائط طے کرو۔ بولو کیا شرط ہے۔ کہنے لگا جی دین میں نمازیں کتنی ہیں اسلام میں۔ حضور نے فرمایا پانچ۔ کہنے لگا میں کلمہ نہیں پڑھتا۔ کیوں۔ حضور میں تو ہوں یہودی۔ میں نے سوچا میرے دین میں دو نمازیں ہیں۔ کوئی ایسا دین تلاش کرو جس میں یا تو نماز ہو نہ اگر ہو تو ایک آدھی ہی ہو۔ آپ پانچ فرما رہے ہیں۔ سرکار کی بھی عظمت کو کروڑوں سلام۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چلا ہی جا رہا تھا۔ حضور نے صحابی کو بھیجا۔ بلا لاؤ۔ بلا لائے۔ حضور نے فرمایا میری بارگاہ سے خالی کوئی نہیں گیا۔ میرے دین میں تو پانچ ہیں۔ تو کتنی پڑھ سکتا ہے۔ یہ بتا ہے اختیار نہیں۔

مسند امام احمد بن حنبل ۵ جلد ۲۵ صفحہ۔ اب مولوی خلیل احمد سہارنپوری نے شرح ابی داؤد میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کتنی پڑھ سکتا ہے۔ اس نے کہا جی ارادہ تو ایک آدھی کا تھا۔ میرا دل بھی نہیں کرتا خالی چلا جاؤں۔ تمہارا دیدار کیا جی چاہتا ہے تمہارے قدموں میں رہوں۔ مہربانی کرو۔ کچھ کتنی پڑھ سکتا ہے۔ اجی جوڑا ای۔ اب حدیث کے الفاظ

ہیں۔ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّي اِلَّا صَلٰوتَيْنِ فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ۔ سرکار نے فرمایا۔ کلمہ پڑھ لو
ساری کائنات پانچ نمازیں پڑھے گی۔ تو دو پڑھتے رہنا۔ یعنی دو ہی پانچ کے قائم مقام قرار
دے دی ہیں۔ اور یہ کہتا ہے کہ جس کا نام محمد ﷺ کامل ہو۔ وہ کر کچھ نہیں سکتا۔ کملی والے نے تو
تین نمازیں ہی معاف کر دی ہیں۔ ——— سرکار پیدا ہوئے۔ میں ریہنی ہولی وچ آ میندا اے آکھدا
مولوی سیدھیں جیہے ہیں۔ بھاویں مولوی ہووے بھاویں غیر مولوی۔ او تھوڑے ڈاہو تھوڑا۔ ڈاڈی چاپا۔ ادھا
مولوی ایدھرے لشکیا وندا اے۔ ادھا ایدھرے لشکیا وندا ہاں۔

سرکار کی عظمت کو کرو میں سلام۔ حضور پیدا ہوئے۔ اٹھ کر التحیات میں بیٹھ گئے۔ سجدہ کیا
علماء سے پوچھئے۔ جب تک چھ چیزوں کا علم نہ ہو سجدہ نہیں ہو سکتا۔ سجدہ کرنے والے کو پتہ ہو۔
کہ میرا جسم پاک ہے۔ یہ بھی پتہ ہو کپڑے پاک ہیں۔ یہ بھی پتہ ہو جہاں میں نے سجدہ کرنا ہے۔ وہ جگہ پاک
ہے۔ یہ بھی پتہ ہو کہ سجدے میں کیا پڑھنا ہے۔ یہ بھی پتہ ہو کہ سجدہ کرتے وقت چہرہ کدھر کرنا ہے۔
یہ بھی پتہ ہو کہ سجدہ کس ہستی کو کرنا ہے۔ جھوم گئے ہو سبحان اللہ۔

ذکر نبی دا کر دیاں رہنا چنگا لگدا اے۔ اس بہانے رل مل بہنا چنگا لگدا اے۔
مسجد نبوی دا ویہڑا جانا نہ کرسی لگ کے بہہ جانا روضے پاک توں نظراں لا رہنا چنگا لگدا اے۔
میں تیڈی سنگتاں توں اگے ٹپ گئی اے میرا خیال اے بس کریے۔

چشتی میں نے کہا جی۔ ابھی سحر کی ہو گیا ہے۔ کیا جی۔ جی اللہ ای حافظ ناظر حضور ای حاضر ناظر۔
اللہ ای مختار کل۔ حضور ای مختار کل۔ اللہ تعالیٰ بھی عالم الغیب حضور بھی عالم الغیب۔ اور شرک
کیا ہوتا ہے۔ میں نے کہا مولوی جی۔ مانگا سودا اے۔ جی بتاؤ۔ میں نے کہا اللہ کریم اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ
اللہ سمیع بھی ہے بصیر بھی ہے۔ اور انسان کے متعلق فرماتا ہے۔ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ ہم نے انسان کو

سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ وہ بھی دیکھتا ہے۔ مولوی کی ٹولی دیکھتا ہے وہ بھی سنتا ہے۔ یہ بھی سنتا ہے،
پہلے آنکھیں نکلواؤ۔ اور لفظوں سے شرک نہیں۔ حقیقت ہے۔ ورنہ قرآن میں کیا ہو گئے۔
بڑی علمی بات کر رہا ہوں۔ گہری۔ عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ہے بے نیاز تو کیا بناتا ہے۔ اللہ نے فرمایا میں
بندے بناتا ہوں۔ عیسیٰ پاک تو کیا بناتا ہے۔ میں پرندے بناتا ہوں۔ بے نیاز تو کس سے بناتا ہے۔ ولقد
خلقنا الانسان من صلصال من طین۔ عیسیٰ پاک میں پرندے مٹی سے بناتا ہوں۔ تو پرندے کس سے بناتا ہے انی
اخلق لکم من الطین۔ میں بھی مٹی سے بناتا ہوں۔ یا اللہ تو کیا کرتا ہے۔ ونفخت میں پھونک مارتا ہوں۔ عیسیٰ تو
کیا کرے گا۔ فانفخ میں بھی پھونک ماروں گا۔ انی خالق۔ یا اللہ تیری شان انی خالق۔ عیسیٰ تو انی اخلق
اتنی بڑی غلطی میں زندہ کرتا ہوں۔ عیسیٰ پاک تو احی الموتیٰ۔ میں زندہ کرتا ہوں۔ اب مولوی جی سے
پوچھو قرآن میں شرک رکھا ہے۔ ماننا پڑے گا۔ ذاتی صفات میرے رب کی ہیں۔ حضرت عیسیٰ پاک کو مظہر
بنایا۔ بلا تشبیہ و تمثیل ذاتی طور پر وہ عالم الغیب ہے۔ نبی کو اس نے علم غیب دیا ہے۔
سرکار کے علم کو بے شمار سلام۔ میں ایک بات نورانی کرتا ہوں۔ ابھی کیسے پتہ چلتا ہے کہ کون محفل میں
آ رہا ہے۔ کون جا رہا ہے۔ میں نے کہا میں تمہارے زندہ مولوی کی بات کرتا ہوں۔ مولوی عبدالرحمان اشرفی۔
مدرسہ عشق ہے دوسرا مکتب فکر کا۔ ہمارا نہیں۔ اپنا مسلک دیکھو کتنا بڑا سچا ہے۔ لاہور میں مولوی
جی ابھی بھی زندہ ہیں۔ مولوی عبدالرحمن اشرفی۔ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور کا مہتمم ہے اس
سے کسی نے سوال کیا۔ صحافی بڑے سیانے ہوتے ہیں۔ میرے پاس اخبار موجود ہے۔ سوال کیا مولوی جی۔
کبھی داتا دربار بھی گئے ہو۔ اب مولوی جی کہتے ہیں۔ ہر مہینے جاتا ہوں۔ کسی مہینے نہ جاؤں۔ داتا صاحب
زیارت کرواتے ہیں۔ کہتے ہیں دیر کیوں کر دی ہے۔ میں نے کہا آج تک تو کہتے تھے۔ قبروں والا کچھ
نہیں جانتا۔ داتا صاحب کو کیسے پتا چلا کہ کون آ رہا ہے کون جا رہا ہے۔ اگر داتا صاحب کو آنے جانے والوں کا

Scanned with CamScanner

پتہ چل سکتا ہے. گلی والے کو بھی پتہ چل سکتا ہے کہ کون محفل میں آ رہا ہے کون جا رہا ہے.
ہمیں ہمیں بار بار بات کو اور مضبوط کرتا ہوں. ایمان تازہ ہوگا. ابرہہ آیا لشکر
لیکر. ایک لاکھ بندہ لے کر آیا خانہ کعبہ کو گرانے اللہ نے چڑیاں بھیج دیں. ہر چڑیا کے پاس تین
کنکری ایک چونچ میں دو دونوں پنجے میں. طیرا ابابیل. من سجیل. سجیل سجیل
سے. چک رسید. ہر کنکری پر کافر کا نام لکھا ہوا ہے، اور ہر چڑیا نے ہر کنکری کو اسی پر
ڈالی ہے. جسکا نام لکھا ہوا ہے. کنکری گری. اسکو آگ لگ گئی. جہنم میں جاتا ہے. اگر لاکھ بندے
میں. چڑیا کو پتہ لگ سکتا ہے کہ فلاں نام والا بندہ فلاں جگہ کھڑا ہے اور بندے کا علم
چڑیوں سے بھی کم جانا. کہ نبی کو پتہ نہیں لگ سکتا.

سرکار ڈاچی پر جلوہ افروز ہیں. مدینہ طیبہ ہجرت کر کے آ رہے ہیں. سب نے ہاتھ جوڑ دیے
سوہنیا ہمارے گھر میں جلوہ گری کرو. سرکار ہمارے گھر میں جلوہ افروزی. حضور نے فرمایا. خاتما
ماموره میں ہے. ڈاچی کی مہار اسکی گردن پر ڈال دو. اس ڈاچی کو پتہ ہے اس نے کہاں جانا
ہے. یہ کہتا ہے ہم کو علم نہیں. حضور فرماتے ہیں. میری ڈاچی کو پتہ ہے. اچھا کہاں گئی.
حضرت ابو ایوب انصاری کے در دولت پہ بیٹھی. ایک آدمی کہتا ہے میں تھوڑی جو ونڈی پائی. کبھی
سمجھاتا ہوں. میں نے کہا چلے. معاملہ یہیں ہے. چار سو سال پہلے کا رقعہ تبع ابن
حمیری کا لکھا ہوا. اس گھر میں موجود تھا. ڈاچی وہیں رکی. حضور نے سلام کے بعد فرمایا.
ابو ایوب وہ تبع حمیری کا رقعہ لاؤ. تم کہتے ہو نبی کو پتہ نہیں. جو چار سو سال پہلے کے رقعے کا
ڈاچی کو علم ہے.

PM
منگل ٣:٤٢:٢٨
٨-٥-٢٠٠٧
٢٠-٤-١٤٢٨

Muhammad Abbas Nizami Qari ... Dist. Teh.

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر روز سو بار
میری ذات پر درود سلام پڑھے ۔ صَافَحْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت میں اس کے ساتھ مصافحہ کروں گا یعنی ہاتھ ملاؤں
گا ۔ سرکار کا کرم ہے ۔ یہ بھی فرما سکتے تھے ۔ کہ جو پچاس مرتبہ درود سلام پڑھے ۔ وہ قیامت والے دن مجھ سے
مصافحہ کرے ۔ نہیں فرمایا میں مصافحہ کروں گا ۔ فَصَافَحْتُهُ میں اس سے مصافحہ کروں گا ۔ میں اس کا
ہاتھ ملاؤں گا ۔ وجہ ۔ حضور عظیم تر ہیں ۔ بلند ترین مقام پر ہوں گے ۔ غلاموں کی رسائی شاید نہ ہو سکے
تو فرمایا یہ تمہارا کام نہیں ہے ۔ بس تم درود سلام پڑھو ۔ ہزاروں کروڑوں کے مجموعوں میں تمہیں تلاش کر کے تم سے
مصافحہ لینا یہ میرا کام ہے ۔ الحمد للہ اللہ نے عقل و شعور دیا ہے ۔ فہم و فراست دی ہے ۔ ہر معاملے میں سوچتے
ہیں ۔ ان دینی معاملات میں بھی تو سوچا کرو ۔ خدانخواستہ اگر حضور کو آج ہی پتہ نہیں ہے ۔ کہ کون پڑھ رہا
ہے ۔ کون نہیں پڑھ رہا ۔ تو قیامت میں معرفت
کیسے ہے ۔ تیاڈی جیب توں وی صدقے
جانواں میں ۔ ساڈے چاہے زبان نال سبحان
آہندے نیں ۔ تسی سر نال ای آکھی جاندے او ۔
اونچی آواز سے (سبحان اللہ) جس کی آواز

شان نبی ﷺ شان رسول ﷺ

میلاد النبی ﷺ

۳۶۱ بمبر B برابر الم

علامہ عبدالحمید چشتی

بلند ہو جائے اس کو میرے کا پہلا پتہ لگ جائے + —— اگر سوچیں کہ آج ہی پتہ نہیں ہے
کہ کون پڑھ رہا ہے کون نہیں پڑھ رہا ۔ تو قیامت میں مصافحہ کیسے کریں گے ۔ سرکار جو فرماتے ہیں ۔ حضور کا
ارشاد عالی ہے ۔ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي ۔ جس نے میری قبر انور کا دیدار کیا ۔ مجھ پر واجب ہے لازم
ہے ضروری ہے ۔ کہ میں اس کی سفارش کروں ۔ اگر پتا ہی نہیں ہے کہ کون آ رہا ہے ۔ کون جا رہا ہے ۔ پھر
شفاعت کریں گے ۔ اور ان مولویوں کی جو ایسی بات مار گئے ۔ کہ جس کا تو حساب نہیں ۔ کہ بیچارہ

Scanned with CamScanner

متعلق عقیدہ رکھیں گے کہ جی قیامت والے دن یہ تو پتھر ہے نا، اس کی آنکھیں ہوں گی۔ جس نے اس کو
خلوص نیت کے ساتھ چوما ہوگا۔ یہ اس کے لئے شہادت دے گا۔ پتھر کے متعلق جانتا ہے کہ جو
یہ پتھر جس کو یہ چوم رہا ہے۔ قیامت والے دن اس کے دل کی گواہی دے گا کہ اس نے دل سے مجھے
چوما تھا۔ جس کی آنکھیں نہیں ہیں۔ اس کا علم جانتا ہے۔ کملی والے کا علم نہیں مانتا۔ لیکن استلام
کہ جس نے اس کو چوما ہوگا۔ استلام کیا ہوگا۔ اس کی یہ شہادت دے گا کہ قیامت والے دن پتھر
اس کی آنکھیں ہوں گی۔ زبان ہوگی یہ بولے گا۔ وتکلم لسانہ ینطق جس کی آج آنکھیں نہیں ہیں۔ قیامت میں
ہوں گی۔ اس کو پتہ ہے کہ اس نے دل سے چوما ہے کہ دل سے نہیں چوما۔ پھر بھی شرم نہیں آتی۔ پتھر کا علم
مانتا ہے۔ کملی والے کا علم نہیں مانتا۔

حضور فرماتے ہیں میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اور فرمایا اس کی بخشش کا ضامن ہوں گا۔ اس کے ساتھ
مصافحہ کروں گا۔ جس کے ساتھ حضور مصافحہ کر لیں وہ جہنم جا نہیں سکتا۔ اوجی چشتی صاحب جی۔
دیکھو نا۔ چونکہ جانتے کس کیسے پتہ چلتا ہے۔ کہ کون غلام پڑھ رہا ہے۔ ہم تو سرے سے مولوی کہتے
ہیں۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ ہم تو سرے سے ہی حضور کی حیات کے قائل نہیں ہیں۔ معافی چاہتا ہوں۔
اپنی قبر میں لحد شریف میں حضور ہیں۔ ادھر دیکھیں ہیں۔ سنتے ہیں درود سنتا ہے۔ اجی یہ زندہ ہیں
مولوی کی پیدائش ___ نبیوں کو زندہ قبر میں رکھنے پر مادہ ہیں۔
(1) سنتے دیکھتے ہیں۔ ___ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل ___ ۴۰ دن ہے ___
+ افسوس تو یہ ہے کہ بچہ ماں باپ سے بھی دلیل دیکھے۔ حالانکہ تمہارا گھر دلائل سے نہیں۔ اپنی مٹی
تیل کے ڈنگورا پھیر بیا کر دے۔ جو دلائل جو ہم سے مانگتا ہے۔ وہ دلائل تیرے گھر میں ہیں مولوی جی۔ اور حضور کا
یہ جلوس۔ حضور کی آمد کا جشن یہ خوشیاں۔ یہ میلاد شریف۔ یہ تو کوئی اختلافی مسئلہ تھا

ہی نہیں۔ یہ تو ایک متفق علیہ مسئلہ تھا۔ اس کو انہوں نے الجھا دیا۔ اس میں تو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بھی جو آدمی پیر ہے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جتنے بڑے علمائے دیوبند ہیں سب کے وہ پیر ہیں۔ انہوں نے فیصلہ ہی کر دیا۔ کہ میلاد شریف مناتا بھی ہوں۔ شامل بھی ہوتا ہوں۔ قیام بھی کرتا ہوں۔ سلام بھی پڑھتا ہوں۔ عقیدہ رکھتا ہوں۔ کہ نبی والا چاہے تو محفل میں جلوہ افروز بھی ہو سکتا ہے۔

اور ایسے مسئلے تو پیر پیران حل کر دیتا ہے۔ جو حل شدہ مسئلہ ہے اس کو تو نہ چھیڑو۔ تاکہ کم از کم لوگ یہ تو نہ کہیں کہ یہ پیر کے بھی منکر ہیں۔ آپ نے پیر نال پیران دا پٹیا ہویا۔ جو بات غلط ہو اسکا میں ذمہ دار ہوں ___ ڈیرہ اسماعیل خان میں کتنا درد ہے۔ پاکستان کا حصہ ہے۔ ہر سال جلوس عید میلاد النبی کا نکلتا ہے۔ مولوی حاجی صدارت قیادت کرتے ہیں۔ سیٹیوں پر پابندی لگاتے ہیں۔ ان کو نکلنے ہی دیتے۔ ہم نکالیں گے۔ شارعے کیوں نہیں نکالیں گے۔ اور جو چیز شرک ہوتا ہے۔ وہ ہر جگہ ہی شرک ہوتا ہے۔ یہ کیا ہو گیا۔ کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں اور ربوے میں جائز ہو گیا۔ اور یہاں شرک ہو گیا۔ خدارا حیا کرو۔ اور حضور کے غلاموں کو لڑاؤ نہیں۔

سے جناں جناں آتاں نال لا لئیاں یاریاں ___ آ منزے لال چائیاں ذمہ واریاں۔

شان صدیق ___ غزوہ تبوک کے موقع پر ___ صحابی کا عقیدہ۔ اور بڑا عقیدہ لیا ہے ___ قبر میں لیٹے ہوئے بھی سنتے ہیں۔ ___ صدیق کا جنازہ ___ سیدنا صدیق اکبر امیر المومنین افضل الخلق بعد الانبیاء کی تحقیق یہ ہے۔ آپ کا عقیدہ یہ ہے۔ کملی والے کو عرض کرنا۔ معلوم ہوتا ہے صدیق پاک کا عقیدہ یہ تھا۔ حضور قبر میں بیٹھے ہوں گے۔ غلاموں کی عرضیں سن رہے ہیں۔ اگر نہیں تھا تو یوں حکم دیا کہ حضور کی بارگاہ میں عرض کرو۔ بعد اس عقیدے پر تو صحابہ کا اجماع ہو گیا ہے۔ کسی صحابی نے اعتراض نہیں کیا۔ کہ سوہنا وہ تو سنتے نہیں ہیں۔ سب نے جنازہ پڑھنے کے بعد اس پر عمل کرکے اس کا م

اجماع کر دیا۔ تھا میں لفظی غلطی ہو گئی۔ چار چیزوں سے۔ قرآن حدیث اجماع قیاس۔ اجماع صحابہ
پاک کا ـــــــ یہ حضور سن رہے ہیں۔ اور پھر حضور نے بھی سنا۔ کرم کیا۔ دروازہ بھی کھلا۔
آواز آئی۔ اَوْصِلُوا الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ۔ اِنَّ الْحَبِيْبَ مُشْتَاقٌ۔ اسے تاں تھانوں بھی پوری ملنی
چاہیے نہیں۔ بابے تہاڈے۔ میں آکھنا آں سے ڈی نہ منو۔ بابے ہوراں دکاتے منو۔ اے مرشد
روحانی باپ ہوتا ہے ان کا۔ ہمارے جو رہنما ہیں ہمارے روحانی باپ ہیں۔ ما شاء اللہ اللہ اکبر)
دروازہ بھی کھلا۔ مزار پاک سے آواز بھی آئی۔ جیسے اتنا بتا دو کہ دروازہ کس نے کھولا تھا۔
اور یہ آواز کس نے دی تھی۔ مفتی محمد شفیع صاحب چوٹی کا مدرسہ ہے۔ اس کی اولاد تقی عثمانی رفیع عثمانی
آج بھی زندہ ہیں۔ کتاب بھی چھپ رہا ہے۔ تفسیر معارف القرآن۔ اس نے تفسیر بحر المحیط کے حوالے
سے لکھا ہے کہ سرکار کے وصال پاک کے تدفین کے بعد ایک بدو کا آیا۔ اور قبر سے آواز ـــ قد
غفر لک۔ جا تیرا گناہوں کو معاف کر دیا گیا ہے۔ یہ تمہارے بابا جی کہہ رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں قبر سے جو
کس نے آواز دی تھی ـــــــ تو کہتا ہے سنتے نہیں۔ بابا جی کہہ رہے ہیں سنتے بھی ہیں۔ رب کی
بارگاہ میں سفارش پیش کر سکے۔ بخشش کروا سکے تھا یہ سفارش سے ٹیکنیک بھی عنایت کرتے ہیں۔ یہ جا تیری
بخشش ہو گئی ہے۔ ـــ

جناں جناں آقا نال لائیاں یاریاں ـــــ

[رب کولوں ہر ویلے حضور منگیا۔ مدینے دیاں گلیاں مصطفیٰ نال رج منگیا۔ عمر حضور دیاں گلیاں وچ گزاریاں

عمر بے وفا ہے ـــــ مشکوٰۃ مدرسے کی کتاب ہے ـ ۵۰

ابھی میں بات کر رہا ہوں کہ یہ سرکار الحمد للہ سن رہے ہیں۔ مولوی عبد الحی لکھنوی پہلے مفتی مکہ کا
چوٹی کا عالم ہے۔ شاہ عبد الحی اس کا شاگرد۔ ایک لاکھ سے سال امام حسین کی ... امام جلال الدین سیوطی

نے بھی لکھا۔ کہ حضرت عباس رضی نے حضور سے عرض کیا۔ سوہنیا آپ بچے تھے۔ جدھر آپ کی انگلی حرکت کرتی چاند بھی ادھر۔ فرمایا۔ وہ تو میرا کھلونا بنا ہوا تھا۔ مولوی ہوریں دے کھڈاونے۔ غوغو۔ مثلیت کے دعوے کرتا کرتا ہے۔ اجی چشتی صاحب جی۔ اجی قرآن شریف میں نہیں آگیا۔ انما المومنون اخوۃ ——— میں آکھیا صدقے تیرے قرآن سمجھن توں۔ قرآن پیا سمجھدا ایں۔ اجی قرآن شریف میں آگیا ہے انما المومنون اخوۃ مومن بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ لہذا حضور بھی مومن ہم بھی مومن۔ تو قرآن کی نص قطعی سے جب بھائی ہونا ثابت ہوتا ہے تو تم قرآن کیوں نہیں مانتے۔ علماء کا دامن تھام کے جواب عرض کر رہا ہوں۔ ذرا توجہ کرو۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے۔ ھو اللہ ——— المومن۔ اللہ فرماتا ہے میں بھی مومن ہوں۔ ہن مولوی نوں آکھو پڑھے آیت۔ اللہ فرماتا ہے میں مومن ہوں ——— بدبخت خدا دا وی بھرا بنیا وندا آہوں۔

ایک ہے مومن دینے والا۔ ایک ہے مومن ایمان لینے والا۔ نبی اکرم بھی ایمان دینے والے۔ جس طرح اس آیت کی رو سے تو خدا کا بھائی نہیں بن سکتا اسی طرح تو مصطفیٰ کا بھی بھائی نہیں بن سکتا۔

اے جیہڑی مثر پیرانی گردان پڑھدے ہیں۔ تے سادے عالماں نے جیہڑا جواب دتا اے۔ جواب یاد رکھی ونڈے ہیں اماں تاں دسیا اے۔ او جی سادے وی دو ہتھ۔ حضور دے وی دو ہتھ۔ سادے وی دو کن۔ حضور دے وی دو کن۔ سادیاں وی دو انکھاں۔ حضور دیاں وی دو انکھاں۔ حضور دے وی دو پیر۔ سادے وی دو پیر۔ مثر فرق کیہڑا رہ گیا ہیں آکھیا اوہو جیہڑا سادے عالماں دسیا اے۔ اے کیویں۔ میں آکھیا وضاحت کردے۔ کہ اک سندا بیٹھا آہیں تے اوہنے گھر تشریف لے جاویں۔ کنڈا کھڑکا دیں۔ دروازہ کھلے۔ سوال آوے۔ اوہنے سر تے ہتھ رکھ کے آکھی وارے آکھیں اماں کس حال ای۔ اے جی سوال نوں اماں آکھاں چشتی صاحب جی۔ تسیں آکھیا کیہڑا فرق اے۔ اماں دے وی دو ہتھ۔ سوال دے وی دو ہتھ۔ اماں دے وی دو پیر۔ سوال دے وی دو پیر۔ اماں دے وی دو کن۔ سوال دے وی دو کن۔ اماں دیاں وی دو انکھاں۔ سوال دیاں وی دو انکھاں۔ فرق تاں کوئی نہیں رہ گیا۔ ہاں جی چشتی

اماں اماں ہو گئی ۔ میں آکھیا گھر نال لگی سسر ای آ گئی ۔ چنگے اماں اماں ہوئی سوالی ہو گئی ہیں
آکھیا ہن سسر لگ گئی ۔ جیسے ماں بیوی نہیں ہو سکتی ۔ بیوی ماں نہیں ہو سکتی ۔ یعنی امتی نبی نہیں ہو سکتا
امتی نبی نہیں ہو سکتا ۔

ذکر نبی دا کر یار نہ پنگا گلدا اسا ۔ ـــــ اوجیکر چشتی صاحب جی

اگر حضور نور ہیں تو روٹی کیوں کھاتے ہیں ۔ میں نے کہا نہیں ۔ پھر حضور نے تو کھانا بھی کھایا ۔ میں آکھیا ونڈ دے
شریف سنو ۔ اگر حضور نے کھانا کھایا ہے ۔ تو دو دو مہینے ایسے بھی گزرے ہیں ۔ گھر میں چولہا نہیں جلا دیکھاں
کے بعد یا حضور نے کھانا کھایا ہی نہیں ہے ۔ ایہو دو دن کھان پین چھوڑ کے دیکھو ۔ پتہ لگ ویسی شیطان
ہو ہیں کتنی ونڈیاں نہیں ۔ میں نے کہا قرآن بتنی مثالیں بعبارۃ النص لفظ مصطفی کی دلالۃ النص سے عطا کرتا
ہے ۔ حضرات علمائے کرام تشریف فرما ہیں ۔ بعض مسائل اشارۃ النص سے عبارۃ النص سے ۔ دلالۃ النص سے ۔
متقضاء النص سے ـــــ سوئی سب کھوندا اسا ۔ نہیں ـــ پر قرآن کیا ہے کھاتا ہے ۔
۹ پ ۔ ۱۶ ۔ ۱۴/۲ ۔ انشالو ۔ جا مگر دہ اند مومن کا ۔ الغنی عصاہ ۔ تلقف کے
معنی لفظ موجود ہیں ۔ (بعض بیر بت بیاں آئے)

چشتی صاحب میں آکھیا جی ۔ جے نور بشر اکٹھے ہو سکتے ہیں ۔ میں آکھیا تساں علماء کرام دے پنے ہیں
نور و بشر میں تضاد ہی نہیں ہے ۔ ضدین جو ہیں ۔ وہ تو ہیں ۔ ظلمت اور نور ۔ ظلمت نور کی
ضد ہے ۔ نور کی ضد بشر ہے ہی نہیں ۔ ضد ہی نہیں ہے ۔ اجتماع متضادین چلے اکٹھے نہیں
نہیں جیسے مرغی کی پیدائش اکٹھے ہو ہوتے ہیں ۔ میں آکھیا جبریل پاک کو ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ فارسلنا الیھا
روحنا ـــــ بشرا سویا ۔ چشتی صاحب آج کی بات کرو ۔ کیسں آج اکٹھے ہو رہے ہو
آج بھی اکٹھے ہیں ۔ مولوی جی کیہاں ۔ میں نے کہا ۔ تمہارے اندر ۔ تم نور بھی ہو بشر بھی ۔ یا یہ کیسے میں نے

سارا جسم بشر کا، آنکھیں نور کی۔ اگر نور بشر اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ تو پہلو اکٹھا کیوں ڈھونڈو
پھر مناظرہ کرو کہ نور بشر اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اگر تم کو سارا بشر بنا کے نور کی جھلک رہ سکتا ہے جبکہ
نور کو بھی لباس بشر پہنا سکتا ہے۔ بشریت اللہ اسی لئے نہیں ہے۔ تجھے دیا اسی نے نظر آتے ہیں۔

۵ جنہاں جنہاں اکھاں نال لائیاں یار دیاں

مولانا عبدالحی لکھنوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ سرکار کا بچپن کا عالم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بچپن کا واقعہ پوچھا۔ حضور کے اعلان نبوت کے بعد پوچھا۔ آپ بچے تھے۔ فرمایا چاند میرا کھلونا بن گیا۔ حضور کو کیسے پتہ ہے ایسے کہ ارشاد فرمایا۔ ہم تو ولادت کے بعد کی بات کرتے ہیں۔ جب میں ریتی ماں آمنہ طیبہ طاہرہ راشدہ پیرشدہ کے شکم میں تھا۔ جو آقا کے بطن اقدس میں تھا۔ اس کی بنائی ہوئی جو لوح پر قلم چلا کرتی تھی۔ ماں کے پیٹ میں بھی اس آواز کو سنا کرتا تھا۔ اللہ کے عرش کے نیچے جو فرشتے تسبیح بیان کرتے تھے۔ ماں کے پیٹ میں اس آواز کو سنتا تھا۔ مولوی ہمارا حدیث نقل کر دیتا ہے۔ جو آقا والدہ کے شکم اطہر میں ہو کر عرش کے نیچے فرشتوں کی تسبیح اور لوح پر چلنے والی قلم کی آواز کو سن سکتا ہے۔ وہ مدینے میں ہو کر غلاموں کو کیسے نہیں سن سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا۔ بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حاضر ناظر بنا کر۔ خوشخبری دینے والا ڈرانے والا۔ لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا۔ تاکہ تم اللہ اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔ اور اس سے پہلے فرمایا اس کی تعظیم و توقیر کرو۔ تین چیزوں کا بیان ہوا۔ سیانے لوگ موجود ہیں۔ ایک اہم مسئلہ دینا چاہتا ہوں۔ کسی مکتبہ فکر سے تعلق ہے۔ ذرا دل کی گہرائی سے اس مسئلے کو سنو۔ تین چیزوں کا ذکر کیا۔ ایمان۔ اس کے بعد وتعزروہ وتوقروہ۔ حضور کی تعظیم کا ذکر۔ تیسرے نمبر پر وتسبحوہ بکرۃ واصیلا۔ پانچ نمازیں اپنی عبادت

کا ذکر کیا۔ بے نیاز ہستی کی بے نیازی کو قرآن کی نص سے تسلیم کرتا ہوں۔ ایمان کے بعد پھر عبادت کا ذکر نہیں
حضور کی تعظیم کا ذکر ہے۔ قرآن کی نص قطعی ہے۔ شاید کوئی کہے یہ بھی اتفاقی حادثہ ہے جی۔ باقی چانس ہے
اگر قرآن ان باقی چانسوں سے پاک ہے۔ تحقیق تاکید کے لئے ایک اور آیت پڑھ دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتا ہے۔ فالذین آمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون۔ میرے
محبوب پر ایمان لاؤ۔ اس کی تعظیم و توقیر کرو۔ اس کے بعد حکم دیا کہ قرآن کی یا احکام شرعیہ کی نور
کی تابعداری کرو۔ ترتیب دیکھیے۔ یہاں بھی تین چیزیں ہیں۔ ایمان کے بعد اتباع احکام شرعیہ نہیں۔
ایمان کے بعد حضور کی تعظیم و توقیر ہے۔ قرآن کی دو نص قطعی عطا کر رہا ہوں۔ تعظیم مقدم ہے۔ جو دین
نے رکوع تک پڑھی کہ عبادت خدا بعد میں ہے۔ تعظیم مصطفیٰ پہلے ہے۔

اب جی حشر صاحب میں آ گیا جی۔ پریکٹیکل دور آ جی۔ کوئی پریکٹیکل پیش کرو۔ سرکار کا عقیدہ میں
کی عظمت کو حدیث میں تسلیم پیش کرتا ہوں۔ حدیث اگرچہ ظاہراً خبر واحد ہے۔ اصطلاحاً خبر واحد ہے
لیکن عرفاً درجہ تواتر میں آ گئی۔ مولا علی کی نماز کے لئے جو سورج واپس آیا۔ خبر واحد سہی۔
لیکن آپ عرفاً دیکھیں گے۔ تو بچے بچے کو پتہ ہے کہ علی پاک کی نماز کے لئے واپس آیا تھا۔ یہ درجہ تواتر
ہے۔ عرف کے لحاظ سے سرکار کا ریکارڈ کہ عصر نہیں پڑھی۔ حضور نے پڑھ لی تھی۔ سرکار نے زانو پر سر رکھا
آرام فرما ہو گئے۔ ایمان سے بتانا سب لوگ موجود ہیں۔ عصر کا عبادت کا وقت ہو گیا کہ راحت کا وقت ہو گیا
سورج ختم ہو گیا۔ کنارہ گزرتا قریب ہو گیا۔ علی پاک کا حوصلہ نہیں تھا کہ اٹھاتے۔ زمین پر نماز پڑھی ہے۔
یہ تقاضائے عقل مولویاں چاہیے یہ تھا۔ کہ مولا علی پاک عرض کرتے۔ سو گئے۔ میری عصر جا رہی ہے۔ اب
اٹھو میں عصر پڑھوں۔ بیدار کیا۔ نہیں۔ کیا نتیجہ نکلا۔ مولوی کو تو تکلیف آئے گا۔ لیکن عام شخص بھی سمجھ
سکتا ہے۔ کہ مولا علی پاک نے نماز عصر قضا کر کے پڑھی بتا دیا۔ فرائض بعد میں ہیں۔ عبادت بعد میں ہے۔

تعظیم مصطفیٰ پہلے ہے۔ ورنہ میرا سوال ہے کہ مولا علی پاک نے کیوں بیدار نہیں کیا۔ یہی وجہ تھی کہ دنیا کو بتانا چاہتے تھے۔ آرام مصطفیٰ پہلے ہے۔ فرائض بعد میں ہیں۔ زمین قربان ہو سکتا ہے۔ حضور کے آرام میں خلل نہیں آ سکتا۔ چلو مولوی جی۔ علی پاک نے اٹھایا۔ سو رہا رب کہتا ہے۔ پاک جبرئیل جگہ جگہ دیکھ میرا فرض پیارا بیدار ہی۔ پاک جبرئیل جاؤ۔ میرے محبوب سے جا کر کہو۔ اٹھو کھڑے ہو کر۔ میرا فرض رہ رہا ہے۔ اللہ نے بھی جبرئیل کو بھیجا نہیں مولا علی پاک نے بھی اٹھایا نہیں۔ حضور خود اٹھ کھڑے ہوئے۔ سرکار کو تو سب کچھ بتا تھا۔ امام الانبیاء نبی پاک فرماتے ہیں تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔ فرمایا جب میں سوتا ہوں۔ صرف آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ دل تو میرا بیدار ہوتا ہے۔ جو ایسا صاحب دل بیدار کیوں ہو تو پھر کیا فرق پڑتا ہے۔ میں نے کہا چلئے اگلی حدیث پڑھو۔

جبرئیل اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ مِنَ اللهِ قِيْلاً۔ جس کا کلام سب سے اصدق ہے۔ اس کا کلام پہنچانے والا جبرئیل امین ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا صحابی ہے۔ اور رسول الملائکہ۔ حالانکہ الملکوت۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ تو میرے پاک جبرئیل۔ حضور کا قلب اطہر شریف جب معراج والی رات نکال کے جب دھو رہے ہیں۔ کہتے ہیں قلب۔

ایسا سونہا دل ہے جس میں دو آنکھیں موجود ہیں

ایسا سونہا دل موجود ہے جس میں دو کان موجود ہیں۔ اچھی دل دیاں آنکھاں کھولن نکلیاں نیں۔ میں آکھیا جبرئیل بیان فرما رہا ہیں۔ اگر تجھے جبرئیل کے بیان پر اعتماد نہیں ہے۔ تو پھر تیرا قرآن پر بھی اعتماد نہیں ہے قرآن تو جبرئیل لایا ہے۔ جبرئیل کا بیان یہ ہے کہ حضور کے قلب اطہر میں آنکھیں ہیں جو کائنات کو دیکھ رہی ہیں۔ کان ہیں جو کائنات کی آوازیں سنتا ہے ہیں۔ بخاری پاک کے لفظ موجود ہیں۔ تم صرف

انی ارکم من امامی ومن خلفی تم صرف آگے دیکھتے ہو۔ میں آگے بھی دیکھتا ہوں پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

جابر کی دعوت۔ حضور کی بارگاہ میں۔ 500 بندہ — سرکار نے ٹھوک

شریک۔ صحابی جابر ای رہے ہو۔ آئے ہوئے ہیں۔ کھانا کھایا۔ 1600 بھی کھا گیا۔

میں چیتی گل کر رہیا ہاں ۔ جیہڑا موری آ گئے ۔ میں ایہناں دی شکل آں ۔ اوہناں آکھ سوہنے بھا جی گھر چلے ۔
ٹھیک سمجھ چ ڈوڈھی سمجھ وچ آئی ۔ تے میرا ای نال وٹا دیوو ۔ میں توجہ کر دیو تے نوراں گل پیار کر ریہاں
آں ۔ جیکر اینا شوق سنیا ہوئے ۔ ایہہ خود نہ کھا دے ۔ سوائے آکھیں کملا ہو گیا ۔ کئی واری اونہوں باہر کڈ کے مار دے
تک رہیا ہوں ویکھن اوس نوں دیو ۔ پاگل ہو گیا اے ۔ تیرا شوق ڈاڈھا اے تو خود نہیں کھاندا ۔ عورت نفرت کھائی جے
بیمار ہو گئے ۔ سرکار دے قدماں نوں کوئی سمجھ نہ کر سکیا ۔ صحابہ شفا سمجھ کے کھاتے ہیں ۔ انہاں دولہاں
گھر نہیں آونا سو تے کمل والا کم آونا ایں ۔ انہاں دیاں گلدستاں کو پیاں دیکھ کے ڈر گیا ترک ۔ انہاں دیاں
گلدستاں کو پیاں انہاں نوں تے آپ ہی لئی وچ بنایاں تیں ۔ آپ ہی بیٹے مرد نیں گلدستاں کو پیاں نال ۔
حضور دے قدماں نوں کیا ۔ جیہڑا دیہاڑ اکبر دا لکھیا ہویا ۔ اوہ تے آونا ای آونا ۔

سرکار جیاں لطف و عطا کون کر سکدا ۔ امت لئی رو رو کے دعا کون کر سکدا ۔
جے تینوں پتہ نہیں شان محمد دا نہیں لگدا ۔ وچ حشر دے تیرا پتہ کون کر سکدا ۔

مولا علی پاک نے وی بیدار نہیں کیا ۔ سرکار خود ہی بیدار نہیں ہوئے ۔ اللہ پاک نے وی جبریل کو
نہیں بھیجا ۔ علی پاک کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ۔ تیسا تو وں دی گھڑی نماز قضا ہوون تے انگلیاں چوں آنسو
آ گئے ۔ حضور بیدار ہوئے ۔ بھائی کی ہویا کیوں رو رہے ہو ۔ عصر رہ گئی ہے ۔ سرکار نے آپ نوں
اللہ کو بھی پڑھو ۔ اللھم ان علیا کان فی طاعتک و طاعۃ نبیک فردد علیہ الشمس ۔
بے نیاز رب علی تیری زبان مبارک میں تھا ۔ حضرت حبیب کی فریاد کی میں تھا ۔ اب سورج نوں واپس کر ۔ جلوہ اب بھی
بول پڑھتے سونے نالی ۔ سوہنیا تیری خاطر سابق دا اس نوں بیٹا کر میں نے تیرے آرام کا خیال کیا ۔ رب کی نماز دا
کیسے بنا ۔ اس کا تو میں نے قبول کر دیا ۔ یا چلو اشارہ فرما دینا ۔ جبریل نہیں بھیجا سورج ۔ میرا فرض رہا دیا
نہ فوتا یا حکم دعا ۔ جبریل سورج واپس کر دو ۔ سبھی لگا دیکھا ۔ بے نیاز نے بھی بتا دیا ۔ کہ میری عبادت لئی

Scanned with CamScanner

میں ہے۔ نبی کا آرام اور تعظیم پہلے ہے۔ پاک علی نے کہیں مہر لگا دی کہ فرائض بعد میں ہیں تعظیم مصطفیٰ
پہلے ہے۔ سنو سنو قرآن۔ نعتو فعتو کی بات ہی نہیں۔ پہلے قرآن کی آیت پڑھی پھر حدیث پڑھی۔
اب پھر قرآن پڑھ رہا ہوں۔

کچھ لوگ آئے سینکڑوں کی تعداد میں حضور کی بارگاہ میں کلمہ طیبہ پڑھنے کے لیے۔ حضور کے آرام کا وقت
تھا۔ انہوں نے آکر سرکار کو بیدار کر دیا۔ حجروں کے باہر کھڑے ہو کر آوازیں دیں۔ سرکار تشریف لائے۔
کلمہ طیبہ پڑھایا۔ بہت اچھا کام ہوا۔ انہوں نے اسلام قبول کیا۔ لیکن رب کو اچھا نہیں لگا۔ پڑھو قرآن۔
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ان الذین ینادونک ——— لا یعقلون۔ محبوب جنہوں نے حجروں کے باہر
کھڑے ہو کر تمہیں آوازیں دی ہیں۔ میں خدا کہہ رہا ہوں بے عقل ہیں۔ ولو انہم صبروا حتی تخرج الیہم۔
اگر یہ صبر کرتے تو خود ان کی طرف آتا۔ ان کے لیے بہتر ہوتا۔ بے نیاز ہے کہ بے نیازی کو کرے گا مسلمان
وہ اسلام قبول کرتے ہیں۔ تو ان کو بے عقل کہتا ہے۔ فرمایا ان کے اسلام کو دیکھوں یا اپنے محبوب کے آرام
کو دیکھوں۔ اب بھی اگر کسی بدمذہب کو قرآن کی رو سے مسئلہ سمجھ میں نہ آئے۔ تو اس سے بڑا بدبخت
اور کوئی نہیں۔ قرآن ان کو عقل سے بے بہرہ بتا رہا ہے۔ وہ اسلام لا رہے ہیں۔ بے نیاز ان کو لا یعقلون کہہ رہا ہے
قرآن نے بتا دیا۔ ساری عبادتیں بعد میں ہیں۔ نبی کی تعظیم اور آرام پہلے ہے۔

سوال کا جواب۔ غائبانہ نماز جنازہ کیسا ہے۔ جواب۔ انسان کے باپ دادا دین اسلام پر [illegible]
وقت ——— اہل سنت کے نزدیک نماز جنازہ غائبانہ جائز نہیں ہے۔ سرکار نے نجاشی کا پڑھا۔
سرکار کی تخصیص ہے۔ نہیں — میں آگے جا رہا۔ نبی دو ہزار [illegible] نماز پڑھ کر آئے لکھا
یہی دو ہزار پر جا رہا ہوں ——— یہ پاک کیوں نہیں پڑھتے ——— (۲) امام کے پیچھے
سورۃ فاتحہ پڑھنا کیسا ہے ——— آمین کا مسئلہ ——— محدثین۔ فقہائے کرام ———

آدمیوں کے متعلق دعوے پڑھتا ہے۔ ایک بچے ہوڑ کی کہانا۔ وکلو واسٹریلیا۔ جاپان قید نہیں۔

صفحہ متعلق ہے

Mabbas

pm

۹-۵-۲۰۰۷
۲۱-۴-۱۴۲۸

بروز بدھ ۲۰: ۴۲: ۳

Muhammad Abbas Nizami
Muqu atta Qari
Distt. Teh. Pakpattan

شانِ رسالت ﷺ

علامہ عبدالحمید چشتی خانیوال والے

(۱) نبی کی ذات بے عیب ہے۔ عیب دار چیز کی قسم ہی نہیں۔ چشتی دلیل میں نے کہا سبحان اللہ کہے۔ حضور نے دعویٰ توحید کیا۔ کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ کافروں نے کہا دلیل۔ اس کی توحید کی دلیل دو۔ اب سرکار نے کیا جواب دیا۔ امام الانبیاء نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ یہ قرآن ہے سوہنا قرآن۔ اور تیری میں حدیث پڑھا کرتا ہوں۔ ایمان تازہ ہوتا ہے۔ امام الانبیاء نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا۔ اِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ قَبَّلَ الْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ جب قاری قرآن پڑھتا ہے جبرئیل آ کر قاری پڑھنے والے کا ماتھا چومتا ہے۔ لبثت فیکم عمرا ــــ تعقلون۔ میں تمہارے اندر عمر کا ایک حصہ ٹھہرا ہوں۔ تمہیں عقل نہیں ہے۔ تم نے میرا بچپن دیکھا ہے۔ حضور فرما رہے ہیں کافروں سے اے تم نے میرا بچپن دیکھا ہے۔ جوانی دیکھی ہے۔ چالیس سال کی عمر کو پہنچا ہوں۔ یہ عمر تم نے دیکھی ہے۔ میری پوری زندگی میں ہر طرح سے عیب دیکھا ہے۔ ایسا زندگی تو بندہ اپنوں کے سامنے پیش نہیں کر سکتا

فرشتے جیہڑے ویکھو علم بنائی بیٹھے ہین۔ اپنی زندگی دے دن پورے ہوئے تاں پتہ نہ لگسی بیٹی ہاری ہاری کر تو مکتے
ہان۔ یہ علم نبی ہو گئی ہے۔ تیرے بچپن سے لیکر تیرے لحد تک جانے کا سب کچھ محفوظ ہو رہا ہے۔ ۲۰۱
چل جاتے پتہ نہیں کتنے سر جھک جائیں۔ جو علماء جبے قبے والے ہیں۔ لیکن سرکار نے اپنی زندگی کا دن
کے سامنے چالیس کا، تم نے میرا چالیس سالہ دور دیکھا ہے۔ بتاؤ نہیں عیب نظر آتا ہے۔ سب کا سر
جھک گئے۔ ان کے کہا کہیں عیب نظر نہیں آتا۔ جس کی شاہد ہے جس کی اعلان مبعوث کی پہلی زندگی بے
عیب ہے۔ اس کی بعد والی پیشگی بے عیب ہے۔ وہاں کافر عیب نہیں نکال سکتا۔ تو ان کی زبان
سے کہہ پڑھ رہا ہے کہ یہ عیب نکالنا نہیں۔ پنجابی کا شعر ہے

— محبوباں تے نکتہ چینی جیہڑا کرن نوں باز نہیں آوندا
اصل منافق جانیے اس نوں اوہ تے جھوٹا پیار جتوندا۔

— نوں دسیا اے عشق دے مفتی نے اوہ جیہڑا اہم مسئلہ ایہہ فرماندا۔
اہ علم جتھے دل لگ جاوے۔ اوتھے عیب نظر نہیں آوندا۔

سرکار بے عیب ہیں۔ معیار الوہیت جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم فرمایا وہ کیا تھا۔
سنو قرآن۔ فرمایا۔ ان اللہ یاتی بالشمس ـــــ من المغرب۔ اللہ وہ ہے جو سورج کو مشرق سے
طلوع کرتا ہے۔ مغرب میں غروب کرتا ہے۔ تو بھی تو لے آ سورج کو مغرب سے۔ بتا کہ کر مقتدی کر دیا
لے آ۔ یہ نہیں کہا کہ طلوع کر کے لے آ۔ معلوم ہوتا ہے پاک نبی کے علم میں تھا۔ کہ کوئی شخصیت ہے جو لائے
گی سورج کو مغرب سے۔ طلوع کا نہیں کہا۔ فاتِ بھا۔ لا۔ جو معیار ابراہیم علیہ السلام نے قائم
کیا تھا۔ پاک نبی کا علم تو دیکھو۔ لے آ۔ وہ کہاں لا سکتا تھا۔ بے ایمان۔ لیکن اللہ کے نبیوں کے علم کو
بھی کروڑوں سلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام بھائی لے گئے۔ پہلے آئے ابا جی کے پاس۔ کیا کہا۔

قالو یا ابانا مالک لا تامنا ———— لناصحون ۔ ———— لحافظون ۔ —— اخاف ان یاکلہ الذئب

—— غافلون ۔ بھیج تو دوں مجھے خطرہ ہے۔ کہیں بھیڑیا نہ کھا جائے۔ الذئب پر الف لام ——
ذئب ہی کہا ۔ جس کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مخاطب کی طرف۔ انہوں نے جو پروگرام بنایا تھا۔ یہی چولا
اتار کے بکرا ذبح کر کے اس کا خون لگا کے باپ کے پاس لے جائیں گے۔ اور کہیں گے یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا
کھا گیا ہے۔ اس کی طرف یعقوب علیہ السلام نے پہلے ہی اشارہ کر دیا۔ چلو گرامر کی طرف ہی آجا۔ لغت کی طرف
ہی آجا۔ لفظ ذئب کا معنی ہی کر کے دیکھ لے۔ علمائے لغت نے آٹھ معنے کیے ہیں لفظ ذئب کے۔ ——
مُخْبِر۔ مُخْبَر۔ خَارِج۔ مُخْرَج۔ اَلطَّرِیْقُ الْوَاضِعُ۔ اَلْمَکَانُ الْمُرْتَفِعُ۔ السَّامِعُ لِصَوْتِ الْخَفِیِّ۔
اَلْمُظَاہِرُ۔ آٹھ معنے کیے ہیں ۔ کہ ذئب وہ ہوتا ہے۔ جو پست سے پست ہلکی سے ہلکی۔ آہستہ سے
آہستہ۔ آواز جس کو دنیا کی کوئی طاقت نہ سن سکے۔ کملی والا اس آواز کو بھی سنتا ہے۔ چشتی صاحب
پست سے پست آواز ۔ میں نے کہا قرآن بتاتا ہے۔ چیونٹی کی آواز حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام
نے تین میل کی بلندی پر ہلکی پرواز سے سن لی۔ تے پوٹلی بنھ کے نال۔ کپڑ پال دی تے مولوی کہندے کن وچ گھسوں
دسوں تیرے بال کی پیچھلی آہندہ بال بیں۔ چشتی کوئی حدیث پاک سے دلیل۔ میں نے کہا حدیث پاک سے دلیل
لے کے۔ امام الانبیاء نبی پاک علیہ السلام معراج سے واپس تشریف لائے۔ پاک بلال کیا عمل کرتے ہو۔ تم زمین
پر چل رہے تھے۔ تمہارے چلنے کی آواز مجھے جنت میں سنائی دے رہی ہے۔ یہ تو بخاری ہے۔ اب تین میل پر
جا رہی ہے یا ہوا کی آواز۔ کملی والا تیری سماعت پہ قربان جاؤں۔ تیری سماعت کو ہر وقت سلام پیش کرتا
ہوں۔ جنت میں ہو کر۔ جو آقا زمین پر چلنے والے۔ بلال کے قدموں کی آواز سن سکتا ہے۔ وہ مدینے میں
ہو کر اپنے غلاموں کا درود و سلام بھی سن سکتا ہے۔ کاظمی علیہ الرحمۃ بڑی بات فرمایا کرتے تھے۔

معراج والی رات توں کوئی جلدی نہیں۔ ———— حضور رو کے دو عالم ہیں ۔ جب رو کے نکل جائے۔

کنڈی نے ہلنا شروع کر دیا۔ پانی نے چلنا شروع کر دیا۔ قیامت کے بعد۔ جنت میں حضور کی گلی۔

چار حضرت بلال ___ ۔ گلی والا اس آواز کو سن رہا ہے۔ یہ اللہ والے ان کی زبان سے جو کچھ

حضور کی شان میں نکلتا تھا۔ حضوری نکلتا تھا۔ کہ نبی علیہ السلام رسول ہیں۔ خانہ کعبہ کی

طرف منہ۔ مشرط آ گیا۔ آپ پھر اس طرف۔ پکڑ کے لے گیا قاضی کے پاس۔ پوچھو اس سے میں اس کو پیغمبر

مانوں کعبے کی طرف۔ یہ حضور کی طرف رخ کرتا ہے۔ لیکن علماء موجود ہیں پہلے مسئلہ بھی بتا دوں۔

شاید کوئی بعد میں اعتراض کرتا پھرے۔ خدا کی قسم اٹھا کے کہتا ہوں۔ یہ مسئلہ تو آج سے کم و بیش

۱۲ - ۱۳ سو برس پہلے حل ہو چکا ہے۔ یہ جب حضور کی بارگاہ میں حاضری ہو گی۔ تو پشت کعبے

کو ہو گی۔ رخ حضور کی طرف ہو گا۔ جتنی دلیل۔ میں نے کہا کون نہیں جانتا۔ خدا بنتے کرتے پھریں

تو کریں۔ لیکن کون نہیں جانتا۔ کہ ابو جعفر منصور نے جب امام مالک جو امام مدینہ پاک تھے۔ ان

سے پوچھا کہ حضرت میں نے دعا مانگنی ہے۔ بتاؤ۔ رخ کعبے کی طرف کروں یا گلی والے کی طرف پھیروں

امام مدینہ پاک نے فتویٰ دیا۔ کَیْفَ تَوَلِّیْ عَنْہُ وَھُوَ وَسِیْلَتُکَ وَوَسِیْلَۃُ اَبِیْکَ آدَمَ

علیہ السلام۔ تو اس ہستی کو پیٹھ کیسے کر سکتا ہے۔ جو قیامت میں تیری بھی نجات کا وسیلہ ہے۔

اللہ جیسا باپ آدم علیہ السلام کی بھی نجات کا وسیلہ ہے۔ یہ تو ۱۲ سو سال پہلے مسئلہ امام مدینہ

نے حل کر دیا۔ فرقیاں فرقے آج بن رہے ہیں۔

خدا کی قسم ادب سنت ہے۔ سنت ادب ہے۔ ادب کے بغیر سنت نہیں۔ سنت کے بغیر ادب نہیں۔

اجمیر یا پوری میں بہت مزارات ہوتا تھا۔ ہمارے دوست ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے پاس آیا۔ حضرت میں نے مسئلہ پوچھنا

ہے۔ سنو تو سہی۔ میرے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا بڑی مزے کی بات ہے سنائی گی۔ اب اس نے جو مسئلہ سنایا

اپنے ذہن میں وہ مل گیا کہ سجدہ بنانے کے لئے دیا تھا۔ بہت بڑا منظر ہے ارشاد۔ اس کا رسالہ لکھا

کا نقشہ کھینچ رہا ہے۔ اس وقت ارد گرد کھجوروں کے درخت تھے۔ کہتا ہے۔

کب ہیں درخت کھڑے روضہ اطہر کے سامنے۔ مجنوں ہیں کہ کھڑے لیلیٰ کے سامنے۔

کہتا ہے یہ درخت نہیں ہیں۔ یہ مجنوں ہیں۔ جو ہاتھ باندھ کے محبوب کے سامنے کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو نے بے ادبی کر دی۔ اس نے کہا جی میں نے کیا کر دیا۔ آپ کہتے ہیں بے ادبی کر دی ہے۔ فرمایا۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ کہاں چشمہ لیلیٰ۔ کہاں یہ در اقدس۔ سنا پھر یہ شعر پڑھنا چاہیے فرمایا یوں کہو۔

کب ہیں درخت کھڑے روضہ اطہر کے سامنے۔ قدسی ہیں کھڑے عرش معلیٰ کے سامنے۔

یہ ہے ادب کی دنیا۔ قادری نے کہا حضرت کیا ہے آپ کعبے کو پیٹھ کر رہے ہیں۔ حضور کی طرف رخ کر رہے ہیں۔ کیا تم کعبے سے اس جگہ کو افضل سمجھتے ہو۔ فرمایا تم کعبے کی بات کرتے ہو۔ میں تو عرش سے بھی افضل سمجھتا ہوں۔ روضہ پاک کو۔ حنفی دلیل۔ میں نے کہا۔ انور شاہ کشمیری۔ عرف الشذی۔ ترمذی شریف کا حاشیہ۔ علامہ انور شاہ کشمیری دارالعلوم دیوبند کا شیخ الحدیث لکھ رہا ہے۔ کہ جس جگہ کملی والے کا جسد اقدس لگا ہوا ہے۔ وہ جگہ اللہ کے عرش سے بھی افضل و اعلیٰ ہے۔

قاضی مجد نے کہا۔ حضرت کوئی دلیل ہے۔ تم جو کہتے ہو کہ اللہ کے عرش سے بھی اعلیٰ ہے۔ حضور کا روضہ کوئی دلیل ہے۔ فرمایا دلیل ہے۔ کہا۔ فرمایا دیکھو۔ اللہ کریم کا ارشاد ہے۔ لئن شکرتم ۔۔۔ اگر تم اللہ کا شکریہ ادا کرو گے۔ اللہ تمہیں اور زیادہ عطا کرے گا۔ فرمایا یہ بتاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں۔ کہا جی چوتھے آسمان پر۔ اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ جی کر رہے ہیں۔ پھر جب انہوں نے زمین پر اللہ کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ ان کو چوتھے آسمان پر لے گیا۔ اب وہاں شکریہ ادا کر رہا ہے۔ تو ہمارا گمان ہے اللہ۔ ان کو کہاں لے جائے۔ چاہیے ہوتا۔ کہ اللہ ان کو عرش کی طرف لے جاتا۔ لیکن نہیں۔ محبوب کے قدموں میں لائے گا۔ قبر

یہاں بتائے گا۔ معلوم ہو گیا کہ اللہ کے ہاں۔ عرش سے بھی اعلیٰ ہے۔ اسی لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روحِ پاک میں اتار رہا ہے۔ یہ جو دلیل تھی قاضی مجد کو بھی مبہوت ہونا پڑا۔ کہ کا طبعی حرج کر رہا ہے۔

نور اور جسم دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہیں۔ روح نور ہے۔ جو سارا جسم میں ہے۔ اگر اس پر اعتراض ہے۔ تو پھر تجھے جینے کا حق نہیں ہے؟

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ۔ مولانا سردار احمد صاحب۔ مولوی ایک آیا۔ کہنے لگا حضرت جی۔ اچھی تم کہتے ہو کہ سرکار کو ہر چیز کا پتہ ہے۔ تنکا اٹھا لیا کہا۔ کہنے لگا یہ بتاؤ۔ یہ جو تنکا ہے۔ اس تنکے کا حضور کو علم ہے۔ تو اعتراض دیکھو۔ حضور کو اس تنکے کا علم ہے۔ محدث اعظم نے فرمایا۔ علم ہے۔ دلیل کیا ہے۔ فرمایا حدیث پاک ہے کیا۔ نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا۔ تجلی لی کل شیء وعرفت حضور فرماتے ہیں ہر چیز مجھ پہ تجلی ہے۔ بتاؤ یہ شئے ہے یا نہیں۔ بتاؤ شئے کی تعریف کیا ہے۔ کہنے لگا کہ الشئ ھو الموجود۔ جو شئے موجود ہو۔ یہ تنکا شئے ہے یا نہیں۔ پھر۔ حدیث میں کل شئ اس تنکے میں داخل ہے یا نہیں۔ داخل ہے۔ تو پھر ثابت ہوا۔ یہ تنکا حضور کو جانتا ہے۔ کہنے لگا جی میں نے تو یہ پوچھا ہے۔ کہ یہ حضور اس کو جانتے ہیں۔ فرمایا پھر عقل کا علاج کراؤ۔ اگر تنکا کملی والے کو جانتا ہے۔ تو نے نبی کا علم تنکے سے بھی کم جانا۔ تنکا جانتا ہو اور نبی نہ جانتا ہو۔

ایسے نہیں جی قرآن شریف پڑھا آپ جی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر بتائی۔ پھر تعبیر بتائی۔ یہ بات ہے موضوع سے متعلق۔ ثم یأتی من بعد ذلک ______ یعصرون۔ فرمایا سات سات آئیں گے قحط سالی کے۔ پہلے سات سال خوشحالی کے۔ پھر سات سال قحط سالی کے۔ فرمایا چودہ سال گزر جائیں گے۔ پھر ایک سال آئے گا۔ جس میں بارش برسے گی۔ خدا را کسی کی روایت ہے بعض مولویاں نے قبر میں کام نہیں آنا۔ کملی والے نے کام آنا ہے۔ ترجمہ گھر میں موجود ہو۔ کسی مکتبہ فکر کا موجود ہو۔ خود

اٹھا کر پڑھو۔ یوسف علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ چودہ سال گزر جائیں گے۔ پندرہویں سال بارش ہوگی۔ مولوی کہتا
ہے کل کا پتا نہیں۔ قرآن کہتا ہے جو پندرہویں سال بارش ہو۔ نبی کو اس کا بھی پتہ ہے۔ مولوی جھوٹا۔ قرآن سچا۔
(۳) قبروں پر جانا کہتا ہے۔ (۴) نبی کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ مثال
دنیا میں کوئی ایسی دیوار ہے ہی نہیں جس کے پیچھے کا حضور کو پتا نہ ہو۔ چیلنج ہے دکھاؤ کونسی دیوار ہے
حدیث کو توں ضعیف کہتا ہے۔ حدیث ضعیف نہیں ہوتی۔ تیرا ایمان ضعیف ہوتا ہے۔ خدا کی قسم اہلسنت کا
جو مسلک ہے۔ حدیث کا راوی۔ بات ذرا اہم ہے توجہ خصوصی۔ علماء کو سبق سنا رہا ہوں۔ جناب حضور
کی عظمت کا معاملہ ہو۔ راوی چاہے کافر ہی کیوں نہ ہو۔ اس کا سورس نہ دیکھو۔ نبی کی عظمت دیکھو۔ چشتی دلیل میں نے
کہا حدیث۔ ابوجہل جلدی جلدی صدیق کے پاس آگیا۔ صدیق پاک۔ [illegible]۔ جیسے
پتا چلا حضور کی عظمت کا معاملہ آگیا۔ پاک صدیق نے سرکار کی تصدیق نہیں کی۔ کافر سے سن کر کہہ دیا۔ قیامت تک
اصول دے دیا۔ حضور کی عظمت کا معاملہ ہو۔ راوی کافر بھی ہو۔ اس کا سورس نہ دیکھو۔ نبی کی عظمت دیکھو قبول کر لے۔
توں صحیح حدیث کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ ضعیف حدیث فضائل میں تو معتبر ہوتی ہے۔ ہنسی کی بولی
ہے۔ حدیث نمبر 2 مانی۔ کوئی قرآن شان پڑھو نال۔ خضر علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات۔
(عبدالغفور ہزاروی کا بیان میں نے موسیٰ علیہ السلام پیش لیا۔ رات کو کلی والے کا دیدار نصیب ہو گیا۔ دو ہزار
کہتا سترہ سال کر دیا۔ مچھلی بھونی ہوئی تھی۔ مچھلی کو زندہ۔ ولی کا [illegible]۔
بیڑی پر سوار۔ اتنا بڑا سوراخ۔ پانی کا قطرہ بھی۔ بچوں کا کھیلنا۔ بارہ میں ولی کا ایک
قبر پر پڑھنی۔ قرآن کو پڑھنا۔ قرآن سے روشنی۔ معتکف ہونے سے پہلے۔ والوں سے
پوچھے بغیر تبلیغ پر جانا۔ حدیث نبوی۔ [illegible]۔ دیوار کو سیدھا کرنا۔
300 سو فٹ لمبی۔ سو فٹ چوڑی۔ سو فٹ اونچی۔ ہاتھ پھیرنا۔ شہر کا نام۔

حضرت خضر علیہ السلام کا علم دیوار کے متعلق۔ نبی کا علم۔ کوئی دیوار نہیں۔ ہمیشہ علم کا علم۔
وہابی تو خود ہیں ہی۔ مگر دیوار میں سے بغض ہوتے ہیں۔ مانے گا وہی جو مومن ہو گا۔

Abbas

15-5-2007 AM 9:24 بروز منگل
28-4-1428

Muoulana Qari Muhammad Abbas Nizame
Distt. Teh. Pakpattan

شانِ حبیب ﷺ

علامہ عبدالحمید چشتی

حضرات محترم اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت عزت و عظمت عطا
فرمائی۔ سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم فرشتوں نے کی
اس تعظیم میں اللہ کریم شامل نہیں تھا۔ فرشتوں نے نبی اکرم
کی تعظیم فرمائی۔ آدم علیہ السلام کو سجدہ درحقیقت نور مصطفیٰ ﷺ کو سجدہ
تھا۔ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالسُّجُودِ لِأَنَّ نُورَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانَ فِي جَبْهَةِ آدَمَ علیہ السلام۔ اس تعظیم
میں فرشتے شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ شامل نہیں تھا۔ اور آپ کو پتہ ہے۔ کہ اس تعظیم کا نہ کرنے والا
شیطان قرار پایا۔ اب جو قابل غور بات ہے وہ یہ ہے۔ کہ جس تعظیم میں اللہ تعالیٰ شریک نہیں
اس تعظیم کا منکر شیطان ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم جو درود والی ہے۔ اس میں
خود خدا بھی شامل ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ۔ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود پڑھتے
ہیں۔ وہ درود کیا ہے؟ بخاری شریف میں موجود ہے۔ (ابو العالیہ کا قول) صَلَاةُ اللّٰهِ ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ اللہ
تمام فرشتوں کے سامنے اپنے محبوب کی تعریف فرماتا ہے۔ اب جس تعظیم میں اللہ شریک نہیں اس
تعظیم کا منکر شیطان ہے۔ جس تعظیم میں خدا شامل ہے اس تعظیم کا منکر کون ہو گا۔

درود نبی پاک علیہ السلام کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ اور جو اس درود پاک کا کسی وقت قائل
منکر ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے وقت کا تعین نہیں فرمایا۔ اگر کلوا واشربوا۔ کھاؤ پیو۔ کوئی وقت
کی قید نہیں۔ مولوی رات کے وقت آدھی رات کھڑے ہو کر بیٹھ کر اٹھ کر کھانا کھاتا ہے۔ کوئی روکنے
والا نہیں ہے۔ کلوا واشربو۔ تفسیر نہیں ہے۔ عام ہے۔ تو کیا خیال ہے۔ درود پر بھی تو رب
نے کوئی پابندی نہیں لگائی۔ اگر تیرا آدھی رات کو اٹھ کر کھانا۔ اس پر کوئی پابندی نہیں۔ تو درود پہ
بھی کوئی پابندی نہیں ہے۔ چاہے اذان سے پہلے پڑھ جائے اذان کے بعد پڑھو اور پھر اب تو جن کے
رسالوں پہ چل رہا ہے۔ سعودی عرب کے چیف جسٹس نے فتویٰ دے دیا ہے۔ کہ اذان کے بعد صلوٰۃ
وسلام پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ سنت مؤکدہ کا تارک گنہگار ہے۔ جو نہیں پڑھے گا وہ گنہگار ہے
اگر ہماری نہیں مانتا جن بابا جی کے رسالوں پہ چل رہا ہے ان کی تو مان۔ اور سن حدیث سرکار
فرماتے ہیں۔ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ جب مؤذن اذان دے۔ جو لفظ مؤذن کہے۔
تم بھی وہ کہو۔ جب اذان ختم ہو جائے۔ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فرمایا۔ اللھم رب ھذہ
یہ وسیلہ والی دعا اذان کے بعد بعد میں مانگنا۔ میری ذات پہ درود پہلے پڑھنا۔ اب اس وہابی مولوی
کی آنکھ میں آنکھ ڈال کے پوچھو۔ کہ تو نے اپنا نام اہل حدیث رکھا ہوا ہے۔ حدیث چشتی نے پڑھی ہے
اگر حدیث نہیں۔ جو سزا چور کی۔ وہ چشتی کی۔ اور اگر حدیث ہے تو کیوں نہیں اذان کے بعد درود پڑھتے۔
یا اہل حدیث کہلوانا چھوڑ دو۔ یا صبح سے اپنا مسجد میں اذان کے بعد صلوٰۃ شریف والسلام پڑھو۔ اللہ کے گھر
میں بیٹھ کر چیلنج کے ساتھ بار بار کہہ رہا ہوں۔ اگر صبح وہابیوں کی مسجد سے اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے
کی آواز نہ آئی تو سمجھ لینا یہ اہل حدیث نہیں ہیں۔ جھوٹے ہیں۔

اکھے جی چشتی صاحب میں آگیا جی۔ تسی حضور نوں نور منندے او۔ میں آکھیا تہاڈے ہیوٹے دا جیا اے

حکیم الامت ان کا۔ علامہ اشرف علی تھانوی۔ دیوبندیاں دا حکیم الامت اپنی کتاب لکھی اے نشر الطیب فصل
پہلی اے حضور دے ناں دی۔ حضور سوہنے دے نور دی۔ نور دیاں حدیثاں نقل کیتیاں ہین۔ اگر نور منناں شرک
اے تے وڈا مشرک تیرا پیو بندا اے۔ ایہہ کتاب امام احمد رضا نے نہیں لکھی۔ تیرے پیو نے لکھی اسے۔ مولوی
رشید احمد گنگوہی چوٹی دا عالم اے دیوبندیاں دا۔ اوس لکھیا اے کہ ایہہ سرکار دا سایہ مبارک کوئی نہ آئی۔
آہندا اے نور ہون علاوہ ہر شئے دا سایہ ہوندا اے۔ ایہہ اسلام ہوندا اے سرکار دا سایہ جو کوئی نہ
آئی۔ حضور نور آن۔ پہلاں پیو تے فتوے لاؤ۔

جاگدے بیٹھے او ہتھ کھڑا کرو جیہڑا جیہڑا سن رہا اے۔ اج چشتی صاحب۔ قبروں والے
کیہ دیندے ہین۔ خدا دی قسم اے اہلسنت دا عقیدہ اے سرکار اج دی روضے پاک وچ ٹکڑیاں دیاں
جھولیاں بھر دے ہین۔ اللہ معطی وانما انا قاسم۔ کوئی حدیث مقید نہیں اے۔ قیامت تک حضور
تقسیم کر دے ہین۔ اے حدیث دے لفظ ہن۔ اللہ یرزق وانما انا قاسم۔ شیخ محقق عبد الحق محدث
دہلوی۔ تمام مکاتب فکر دا مسلم بزرگ اور محدث۔ اوہ فرماندے ہین۔ اک با کمال بزرگ سرکار
دے روضے تے حاضر ہویا۔ 3 دن کھانا نہیں نصیب ہویا۔ امتحان آگئی۔ تیسرے دن حضور نوں عرض
کیتا۔ سوہنیا۔ میں تیہاڈا مہمان آں۔ نیند آگئی۔ ستے نوں سرکار دا دیدار نصیب ہویا۔ سرکار
نے فرمایا۔ بھکھ لگی اے۔ سرکار نے روٹی عطا فرمائی۔ فرماندے ہین میں خواب وچ ای کھانی شروع کر دتا
اکھ جو کھلی۔ معاملہ واللہ خواب تے نہ ہا کہ۔ ادھی روٹی کھا چکا آں۔ ادھی روٹی ہتھ دے اندر موجود اے

(1) رسول کی عطا رب کی عطا ہے۔ (ما اغنٰهم اللہ ورسولہ)۔ 10 پ۔
منافقوں کو رسول کی عطا اچھی نہیں لگتی ____ صحابہ کا عقیدہ۔ سیؤتینا اللہ من فضلہ
قرآن کا عقیدہ۔ اہل سنت کا عقیدہ ____ قرآن کو چیلنج ____

Scanned with CamScanner

۵ قولِ محمد ہے قولِ خدا فرمان نہ بدلا جائے گا
بدلے گا زمانہ لاکھ مگر قرآن نہ بدلا جائے گا

(۱) ہاتھوں کو چومنا ۔ دیوار پر لکھے کاغذ پڑھنا ۔ ہم چومیں گے ہمارے ہاتھ پلستر میں
میں آ گیا ۔ قرآن کو ہاتھ لگاتے ہوئے تو ہاتھ پاک ہوتے ہیں ۔

(۲) قبروں میں کس طرح زندہ ہیں ۔ ماں کے پیٹ میں زندہ کس طرح ہے ۔
۵ تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ ۔ مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے ۔
دیابیوں کا مولوی جاوید اقبال ۔ سنی ہو گیا ۔ معراج کی رات قبروں سے باہر آئے ۔
اس طرح سکالر بھی آ سکتے ہیں ۔ مولوی اور جٹ کا مسجد میں مانگنا ۔
مولوی ایمان مانگتا ہے ۔ جٹ دانے مانگتا ہے ۔ ۵ ۔ ولادت والی رات
حوا ۔ آسیہ مریم پاک قبروں سے باہر آئیں ۔ ستر ہزار سال بعد آئیں ۔ سرکار نے فرمایا
خواب میں زیارت ۔ من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظہ ۔ جنات ۔ اشرف علی تھانوی
کا دادا قبر سے باہر آیا ۔ ۵ چھپ کے مجھ سے یہ جاتے ہیں سب جانے والے ۔

(۳) کھانے پر ختم پڑھنا ۔ ایک آیت بسم اللہ ۔ پورا قرآن ۔ ∴

(۴) نبی کو کل کا پتہ نہیں ۔ جنگ بدر کے اعلان ۔ اور کافروں کی جگہ مقتل ۔
الوہ تحقیق ۔ عمر خاموش ۔ ابوبکر پاک کو اکٹھے قبروں سے اٹھنا ۔ حضور کریم کا خبر دینا ۔
بارش کی ۔ نبی کا خبر دینا ۔ سائنس دی کرشنات کا علم مانتا ہے ۔ رب نے محبوب کو علم دیا ہے

۵ نماز کے بارے میں ۔ پیر کو دیکھنا ۔ نماز حاجی کوئی نہیں ۔

(۶) پیٹ میں کیا ہے ۔ الٹرا ساؤنڈ مشین لگا کر ۔ بچے کا علم نہیں بتا سکتا ۔

Scanned with CamScanner

میدان کربلا میں حسین نے علیحدہ جماعت کرائی۔ وہاں بڑے بڑے علماء موجود تھے۔ جو حسین

کو باغی کہتے اس کے پیچھے نماز نہیں۔ دیوبندیوں کا علم [illegible] بنانا کون ____ موضوع۔

(ب) علی مشکل کشا ہے۔ اسے بھی مشکل کشا کہتے ہیں۔ یہ شرک ہے۔ سورۃ [illegible] فرمان۔

اس کا ترجمہ والذین ____ راکعون۔ مولا علی کی نماز بعد میں کو دینا۔

مدرسے میں مولوی کا علم حاصل کرنا۔ مولانا صاحب۔ [illegible]۔

[illegible] کا علم۔ جوتی کے تسمے کا کھولنا۔ [illegible] کا علم ____

سوال کیا وہابیوں کے پیچھے نماز ____ یزید کی تعریف کرتے ہیں۔

گھر میں تصویر رحمت کا فرشتہ۔ جنازہ لمبا پڑھنا۔ خانہ کعبہ مسجد نبوی

میں جنازہ ____ غائبانہ نماز جنازہ ____ سے یہ [illegible] نہیں۔

وہابیوں کے مدرسوں میں پڑھنا ____ خانہ کعبہ کا امام۔ امام احمد بن حنبل کا کہنا تھا

مشرک کے پیچھے نماز ____ تقلید شرک ہے۔

معین الدین چشتی اجمیری ____ انا سے گھر کے حالات شادی بیاہ [illegible]

مگر ____ + شادی کو [illegible]۔ اپنے قلم سے بول رہا ہے۔

۱۴-۵-۲۰۰۷

۲۸-۴-۱۴۲۸

بروز بدھ

AM : 11 : 14

Muoulana Qari Muhammad Abbas Nizame Distt. Teh. Pakpattan

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیان شان علمائے کرام

خطابات

حضور اکرم ﷺ کی شان گرامی میں

اہل سنت والجماعت بریلوی حنفی مسلک کے

۱۷ - ۵ - ۲۰۰۷

۲۹ - ۴ - ۱۴۲۸

بروز جمعرات ۴:۳۶ AM

علامہ سعید احمد اسعد

فیصل آباد

نبی کی نورانیت صلی اللہ علیہ وسلم

صلوٰۃ وسلام علیک یارسول اللہ۔

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین ـــــ

اللہ نے ساری کائنات توں پہلے نبی پاک علیہ السلام دا نور
پیدا فرمایا اے۔ ہو سکدا اے ایہہ کوئی سوچدا ہووے۔ کدی ساہنوں پہلے
پتہ لگ جاندا۔ اسی وی تیاری کر کے آندے۔ میں تہاڈے سامنے۔ چھیواں سپارہ۔ سورۃ مائدۃ آیت نمبر 15
دا ترجمہ تلاوت کیتا اے۔ رب نے فرمایا۔ قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین۔ بے شک آگیا اے تہاڈے کول
اللہ ولوں اک نور تے اک روشن کتاب۔ کنیاں چیزاں آئیاں نیں۔ دو۔ اک نور تے اک روشن کتاب۔
نور کون اے۔ روشن کتاب کیہڑی اے۔ میں نہیں کہندا۔ خود نبی کریم علیہ السلام دے جلیل القدر صحابی تے قرآن
شریف دے مفسر حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ توں لے کے تفسیر جلالین تک۔ سارے معتبر مفسرین گزرے نیں
سب نے ایہو لکھیا اے۔ کہ نور توں مراد نبی پاک نیں۔ کتاب مبین توں مراد قرآن شریف اے۔ میں ایتھے ایہہ گل کہنا
آں کہ ایہہ نور بشر دے مسئلے۔ تے اج کل بہتی بھنڈی کیتی مولویاں پائی اے۔ ایہہ ضد دا کوئی حل نہیں
نہ چلدا۔ ورنہ اج توں سو سال پہلے وی تقریباً ساریاں دا عقیدہ ایہو ای سی کہ نبی پاک نور نیں۔ مثلاً
علمائے دیوبند دے قطب الاقطاب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنی کتاب امداد السلوک دے اندر۔ علمائے
دیوبند دے حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی تھانوی صاحب تھانوی نے اپنے رسالہ النور دے اندر۔ جسٹس تقی
عثمانی دے والد جیہڑے کدی دیوبند دے مفتی رہے نیں۔ بعد وچ کراچی آ گئے۔ مفتی محمد شفیع صاحب انہاں اپنی تفسیر
معارف القرآن دے اندر۔ جامعہ اشرفیہ لاہور دے اک سابق شیخ الحدیث جناب مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔
اوہناں وی اپنی تفسیر معارف القرآن دے اندر۔ تے وہابیاں غیر مقلداں دے اک بڑے مشہور عالم جنہاں
نوں علامہ احسان الٰہی ظہیر شیخ الاسلام دے ناں نال یاد کردے نیں۔ اوہناں اپنی تفسیر ثنائی
دے اندر۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ اوہناں لکھ دتا اے۔ کہ اس آیت دے اندر نور توں مراد نبی پاک

Scanned with CamScanner

تے کتاب مبین توں مراد قرآن شریف اے ۔

تھانوی صاحب نے ایس آیت دی تفسیر کرن توں پہلے اک شعر لکھیا اے اوہ وی سن لو ۔

بنی خود نور اوہ قرآن ملا نور ۔ نہ ہو پھر ملے کیوں نہ نور علی نور ۔

ہو سکدا اے دس پندرہ منٹ تہاڈے ذرا اوکھے گزرن ۔ کیونکہ گل تھوڑی جیہی اوکھی آکے گی ۔ لیکن ایہہ میں کرنا ضروری سمجھدا آں ۔ کیونکہ پڑھے لکھے لوگ جلسے دے وچ موجود ہوندے نیں ۔ گل آوے گی تھوڑی جیہی گرامر دی صرف نحو دی ۔ امید اے کہ توجہ فرماؤ گے ۔ تے کجھ نہ کجھ گل ان شاء اللہ پلے پئے گی ۔ ایس توں بعد سوکھی گل آپاں پھیر شروع کراں گے ۔ ایس جگہ اک طالب علماں سوال اے ۔ کہ ایس آیت دے اندر دو چیزاں دی آمد دا ذکر نہیں ۔ صرف اک چیز دی آمد دا ذکر اے ۔ رسول دی آمد دا ذکر نہیں ۔ قرآن دی آمد دا ذکر اے ۔ رب نے رسول نوں نور نہیں کہیا ۔ قرآن نوں آکھیا اے ۔ کیوں ۔ ایس واسطے کہ کدی کدی بطور مجاز ۔ و تفسیر واسطے دی اوہدی اے ۔ تشریح ہے گی ۔ بے شک آگیا تہاڈے کول اللہ ولوں اک نور یعنی قرآن شریف اینہاں دی دلیل کی اے ۔ کہ ایس دے فوراً بعد اللہ نے فرمایا اے ۔ یہدی بہ اللہ ۔ ہدایت دیندا اے ۔ ایس اک دے ذریعے اللہ ۔ جے پہلے ذکر دوہناں دا ہوندا ۔ تے اللہ ضمیر تثنیہ دی بیان فرماندا ۔ تے فرماندا یہدی بہما اللہ ۔ رب نے تثنیہ دی ضمیر نہیں بیان فرمائی ۔ پتہ لگا ۔ ذکر اک دا اے ۔ دوہناں دا نہیں تے اوہ اک رسول نہیں ۔ قرآن اے ۔ تے ایہہ نور رسول نہیں قرآن اے ۔ توں ہور دلیل پڑھ ۔ اک سوال رہ گیا ایہہ پیدا ہوندا اے ۔ ایہدا جواب میں دو طریقیاں نال عرض کراں گا ۔ پہلا ایہہ کہ جے کہیں آیت دے اندر دوہناں دا ذکر نہیں ۔ صرف اک دا ذکر اے ۔ اوہ اک صرف رسول دا ذکر اے ۔ قرآن دا نہیں ۔ کیوں ۔ ایس واسطے کہ آیت قد جاءکم من اللہ نور ۔ ایتھوں شروع نہیں ہو رہی ۔ ایتھے ہور جگہ توں شروع ہو رہی اے ۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا —— یا اہل الکتاب اے اہل کتاب

قد جاءکم رسولنا۔ بے شک آ گئے تہاڈے کول رسول۔ کہندے نیں آمد دا ذکر ہو رہیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دی تشریف آوری دا
یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب ویعفوا عن کثیر۔ لو مفتی صاحب تشریف فرما نیں، انہاں کولوں پچھ لو۔ نبی پاک
نے فرمایا اے۔ جیہڑا اینج پیار نال اک عالم دی سبحان اللہ رب اینہاں نال دی صفت دا وچ اک نبوگا لا دیندا اے ـــــ
ایہ فرماندا اے اے اہل کتاب بے شک تہاڈے کول ساڈے رسول آئے نیں۔ تے کردے کی نیں۔ جو کجھ دسدے نیں۔
اس توں پہلے اک گل سن لو۔ یہودیاں دی اک شادی شدہ عورت نے بدکاری کرائی۔ زنا کرایا۔ یہودیاں
آکھیا، اس کیس دا فیصلہ مسلماناں دے نبی کولوں کراؤ۔ نبی کریم علیہ السلام دی بارگاہ وچ فیصلہ آیا۔ سرکار نے
ارشاد فرمایا، ایہ تہاڈا فیصلہ اساں شاہ کراؤ۔ انہاں کیہا نہیں جناب ایہہ ہر قوم دا وڈا بزرگ ساڈیاں دا
بزرگ ہوندا اے ناں۔ ایہ شریں فیصلہ کراؤ۔ سرکار نے ارشاد فرمایا اچھا پھر فیصلہ میں کرنا ایں ناں سچے میرا فیصلہ
ایہ اے کہ جیہڑا جارحانہ کر اینہاں دی جان کڈھ دیو۔ یہودیاں سنیا تے کہن لگے توبہ توبہ۔ ایڈا ظالمانہ فیصلہ۔
ایڈی وحشیانہ سزا۔ نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا اس گل توں تے ہن ڈلو ناں۔ کہ سزا ظالمانہ اے یا عادلانہ
اے۔ ایہ فیصلہ تے اوہ اے جیہڑا تورات وچ دی اے۔ آکھن لگے جی تورات وچ کوئی نہیں۔ نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا
لیاؤ تورات۔ تورات آ گئی۔ سرکار نے تورات کھول کے فرمایا پڑھو ایتھوں۔ نے جس یہودی مولوی نوں آکھیا
ناں پڑھو ایتھوں۔ بڑا ایمان سوکھا سی۔ اوہنے اس آیت دے اتے رکھی انگل تے اگوں تھلے پڑھنا شروع
کر دتا۔ سرکار نے یا عبداللہ بن سلام ایتھوں ہتھ ماریا۔ چک کے پڑھ ناں۔ ہتھ چک کے پڑھ لگا تاں جانا
اے ناں۔ لو اس گل نوں سن کے ہن قرآن سنو۔ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا۔ یا اہل الکتاب ـــــ
اے اہل کتاب تہاڈے کول ساڈا رسول آ گیا اے۔ یبین لکم کثیرا ـــــ ویعفوا عن کثیر۔ اللہ دی
کتاب تورات دے اندر جیہڑا شان اے کجھ لکو چھڈیا اے۔ ساڈا پیارا رسول آ کے کی کجھ لوکاں کول دسدا اے۔
تے کئیاں توں درگزر فرماندا اے۔ اس واسطے ساڈے رسول نوں معمولی نہ سمجھیا جے۔ اپنے ورگا نہ سمجھیا جے۔

Scanned with CamScanner

صرف قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین ۔ بے شک تہاڈے کول اللہ ولوں اک نور آیا اے ۔ تے اک روشن کتاب آئی اے ۔ امام ملاں علی قاری نے شرح شفا دے اندر ۔ علامہ محمود آلوسی نے روح المعانی دے اندر لکھیا اے ۔ سرکار کتاب وی نیں نور وی نیں ۔ کتاب بہتری ہوندی اے ۔ جہدے وچ اسرار ہوندے نیں ۔ تے مصطفیٰ دے سینے نوں ویکھو کہنے اندر اسرار ہو سکدے سن ۔ اس واسطے نور وی سرکار نیں ۔ تے کتاب مبین وی سرکار نیں ۔ دوجے ایہہ ذکر دوہاں دا ۔ رسول دا وی تے کتاب دا وی ۔ ہن ایتھے اک سوال پیدا ہندا اے کہ ذکر دوہاں دا اے ۔ تے بعد وچ ضمیر واحد دی کیوں اے ۔ ایہہ تے ساڈے حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ڈیرہ حجرہ منڈیاں نوں جدوں نحو پڑھاندے ہوندے سن تاں ۔ تے اک اک جملے دیاں کئی کئی ترکیباں کردے سن ۔ تہانوں ساریاں تے میں نہیں سناندا ۔ تہانوں سمجھ لینا ۔ اک ترکیب ایہہ وی بن سکدی اے ۔ نورٌ معطوف علیہ ۔ واؤ عاطفہ کتابٌ موصوف ۔ مبینٌ صفتِ اوّل ۔ یہدی بہ اللہ ۔ پورا جملہ صفتِ ثانی ۔ موصوف اپنیاں دوہاں صفتاں نال مل کے معطوف تے معطوف علیہ اپنے معطوف نال مل کے جار دا فاعل ۔ اک ترکیب ایہہ وی ہو سکدی اے ۔ پر ہن کوئی گھاٹا پیندا اے ۔ خیر میں لمیاں گلاں نہیں کردا ۔ گل میں سوکھی دا آں اک ہدایت دیندا اے نبی اکرم علیہ السلام تے اک ہدایت دیندا اے قرآن ۔ دوہاں دی ہدایت اک اے یا وکھ ۔ (اک) جہڑی ہدایت نبی کریم علیہ السلام نے عطا فرمائی ۔ اوہو ہدایت قرآن نے عطا فرمائی ۔ جہڑی ہدایت قرآن نے عطا فرمائی ۔ اوہو ہدایت نبی کریم علیہ السلام نے عطا فرمائی کیونکہ دوہاں دی ہدایت اک سی ۔ اس واسطے اللہ نے بعد وچ ضمیر واحد دی بیان کر دتا ارشاد

(اک گل سن لو)

فرمایا ۔ یہدی بہ اللہ ۔

ایہہ جہڑا آہندا سی نال لفظ دا ورد بناندے نال دسو ۔ ایہہ پتہ اے کہ ایہہ ساڈے واسطے آکھی دی اے ایہہ وکھالا ملکاں وچ گزر دیاں ساڈے ۔ تے لوکاں وچ چا گلیاں منگیاں ۔ کہ سے میاں نواز شریف کولوں ۔

کسے بے نیل کولوں ـــــ تے جنے دی جا کے ٹکٹ منگی اے۔ اک گل ضرور آکھی اے۔ گل ایہو آکھی اے۔
اسیں تیرے نال دے نعرے بڑے مار دے رہے آں۔ ٹکٹ سانوں دے۔ جیہڑا میاں کول گیا اوہنے وی گل ایہو جا کے
آکھی اے۔ تے جیہڑا بے نیل کول گیا اے۔ اوہنے وی گل ایہوای جا کے آکھی اے۔ اوہناں آکھیا اے جو
تیرے خلاف گالاں کڈھ دے رہے آں نال۔ سینیاں ڈاڈھے کہ اسیں اگے اوہنے سانوں ٹکٹ دے۔
توں تحریک چلائی۔ اسیں اس تحریک وچ اگے اگے رہے۔ ایہہ سیاستداناں ساڈے مجبور ہو کے ہیں
اک حلقے وچ جو صرف اک بندے نوں ٹکٹ دے سکدا اے۔ دوہاں نوں نہیں دے سکدا۔ تے ہمیر جیہڑوں ٹکٹ
دے دیو تے ضرور اینہیں اسمبلی وچ اپڑ دی جائے۔ تو سن لو بوہتے آپے دے غفور مسلمانوں
۲۰۱ ٹکٹاں ونڈیاں ہن اسمبلی دیاں نواز شریف تے بے نظیر۔ تے جدوں گل قیامت دا
دیہاڑا اونا اے نال۔ قیامت والا ذہن رہے۔ ٹکٹ جیہڑے مطلب دے وی ونڈنی اے۔ سرکار نے ٹکٹ ونڈی
اے شفاعت دی جنت دی۔ تے ان شاء اللہ اسیں سارے جانواں گے۔ جا کے آکھاں گے سوہنیا سانوں ٹکٹ
دے۔ کیوں آقا تیرے نال دے نعرے مار دے رہے آں۔ آقا جدوں تحریک چل رہی سی بڑی غلط لوکاں دی
آقا اسیں اودھوں وکھے نہیں ہٹے۔ لوکاں آکھیا میلاد مناؤ نال بدعت اے۔ اسیں بدعتی آکھوانا منظور کیتا۔
آقا اسیں مشرک سد جائے۔ اسیں پاگل آکھوائے۔ آقا اسیں مطعون ہوئے۔ لوکاں دے نشتر سہے۔ پر سوہنیا
تیرا میلاد نہیں چھڈیا۔ ٹکٹ عطا کر دے۔ (B) لوکی جلسے کر دے نیں اپنے ووٹاں واسطے۔ اسیں وی جلسے
کر دے آں اک لالچ واسطے۔ اوہ اسمبلی وچ پہنچن واسطے جلسے کر دے نیں۔ اسیں جنت جان واسطے
جلسے کر دے آں۔ تو ہن میں تہاڈے دو مثالاں قرآن چوں پیش کراں گا۔ تے پہلے ذکر دوہاں دا۔
(B) بعد وچ ضمیر تے صیغہ واحد دا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ
اللہ تے اللہ دا رسول اس گل دا زیادہ حقدار اے۔ کہ اس اک نوں راضی کیتا جاوے۔ پہلے ذکر دوہاں دا

دوراں دا۔ بعد وچ ضمیر واحد دی۔ کیوں۔ اس واسطے کہ اللہ دی رضا تے نبی پاک دی رضا کوئی وکھ نہیں جیہڑے
اللہ نوں راضی کیتا اوہنے رسول نوں راضی کیتا۔ جنہے نبی پاک علیہ السلام نوں راضی کیتا۔ اوہنے اللہ نوں راضی کیتا۔ کیونکہ
دوہناں دی رضا اک سی۔ اس واسطے بعد وچ ضمیر واحد دی بیان فرمائی۔ ایسے طرح آیت نور دے اندر کیونکہ
نبی پاک دی ہدایت قرآن دی ہدایت اے۔ اس واسطے اللہ نے ارشاد فرمایا یہدی بہ اللہ۔

لو جی دوسری آیت کریمہ۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یاایہا الذین امنوا استجیبوا للہ والرسول اذا۔
ایمان والیو حاضر ہو جاؤ۔ یا اللہ کہتے۔ اللہ دی بارگاہ وچ۔ تے رسول اللہ دی بارگاہ وچ۔ بارگاہواں کتنیاں
ہین۔ دو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یاایہا الذین امنوا استجیبو اذا دعاکم۔ جدوں اوہ اک تہانوں
بلائے۔ پہلے ذکر دوہناں دا بعد وچ صیغہ واحد دا۔ اذا دعا دعاوا نہیں۔ تثنیہ دا صیغہ نہیں۔ کیوں
اس واسطے کہ اللہ دا بلانا۔ نبی پاک دا بلانا۔ وکھ وکھ کوئی نہیں۔ نبی پاک دا بلانا۔ اللہ دا بلانا۔ کیونکہ
دوہناں دی زبان اک سی۔ اس واسطے بعد وچ صیغہ واحد دا بیان فرمایا۔ ایسے طرح آیت نور دے اندر کیونکہ
نبی پاک دی ہدایت اور قرآن دی ہدایت اک سی۔ اس واسطے ارشاد فرمایا۔ یہدی بہ اللہ۔

لو جی فیر آیت نوں دوبارہ پڑھ لیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ قد جاءکم رسول من
بے شک آ گیا اے تہاڈے کول۔ کدی سوچیا اے۔ اوہدا کون اے۔ جیہڑا پہلے ہو رہے۔ سعید اسد 12 آیا
تہاڈے کول۔ آیا تاں اوہ ناں۔ جے اوہناں نوں پہلے ہور تھاں موجود سی۔ تاں اوہ آیا اے ناں۔
ستی سال دے اج جلسہ سن آ گئے۔ آئے تاں اوہ جناں۔ جے اوہناں نوں پہلے گل سمجھ آئی اے ناں۔ لو سارا زور لائی
پڑھ لو۔ سب نے کسے جگہ نہیں آکھیا۔ کہ 12 ربیع الاول نوں ہن نبی دا میلاد منایا اے۔ ایہہ نہیں جے آکھیا۔ سارا
قرآن پڑھ لو۔ کدی آکھیا اے آ گیا ہے۔ تے کدی فرمایا میں بھیج چھڈیا اے۔ تے بھیجن دی اک تھاں تے
اے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا

یا ایھا الناس قد جاءکم برھان من ربکم ــــ جیناں اک جگہ تے نبی پاک علیہ السلام دی تشریف

آوری دا ذکر کردیاں ہویاں ارشاد فرمایا۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم ــــ رحیم ۔ اہناں تیناں آیتاں

وچ ذکر اے امن دا۔ یعنی آپ امان سن۔ بھیجن والیاں اک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ لقد من اللہ علی المؤمنین

اللہ نے مومناں تے بڑا ای احسان فرمایا اے۔ اہناں دا وچ شاناں والا رسول ــــ اک جگہ فرمایا۔ وھو الذی بعث

فی الامیین رسولا ــ اک جگہ فرمایا ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ۔ تے اک جگہ فرمایا وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

لو قرآن توں پتہ لگا اے نبی آیا اے۔ رب نے بھیجیا اے۔ تے آیا تاں ای اے جے اوہ توں پہلے ہے سی تاں۔

صحابہ نے نبی پاک توں پچھیا ۔ آقا نبوت والی سعادت تسی کدوں تو جب ۔ پہلی وحی کدے آئی سی غار حرا

وچ ۔ نبی عمر وچ چالیس سال ۔ ایہہ تسیں پتہ اے تے صحابیاں نوں نہیں سی پتا ۔ پر ایہدی پتا سی کہ سونہا

اعلان اج بیان کردا اے ۔ ہاں پہلے دا اے ۔ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کنت نبیا و آدم بین

الروح والجسد ۔ فرمایا میں تے ایہنوں ویلے ایس سعادت تے جلوہ فرما سی جدوں آدم دے جسم دے

وچ روح وی نہیں آئی ۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جاءکم من اللہ نور ــ مبین ۔ تہاڈے کول اللہ دا

نور آگیا اے ۔ پتہ لگا اوہ اللہ دے نور نوراں سی تے کتاباں وچ پہلے سی ۔ حدیث توں پتہ لگا میرا نبی آدم توں

وی پہلے سی اے دوجی حدیث سنو ۔ ہے تے روح ایماں تشریف لے دیاں ۔ الیوں منہ اگے صنیفہ کہہ

دیویں ۔ (۱) جبریل سے نبی اکرم نے پوچھا عمر کے بارے میں ــــ 72000 ــ 70 ــ

کے اب 7 ستارہ ۔ 4-5 سال ۔ ــــ نبی پاک پہلے آدم بعد وچ ۔ نبی پاک

پہلے جبریل بعد وچ ۔ جبریل تے اک ہاے ۔ ساری کائنات بعد وچ میرا نبی پہلے ۔ ایہہ عقیدہ حق

میرا نہیں ایہہ عقیدہ فرشتیاں وی نہیں ۔ ایہہ عقیدہ اللہ دے نبیاں دا وکھا اے ۔ کہ ساری کائنات

بعد وچ مصطفیٰ پہلے ۔ تفسیر ابن کثیر ۔ دلائل النبوۃ ۔ مولانا لکھنوی ۔ نشر الطیب میں پاک

معراج والی رات نبی پاک علیہ السلام دا طیارہ بُراق جدوں بیت المقدس دے رستے تے ٹکیا تاں نبیاں ۔ اللہ دے سارے نبی اگے آئے ہوئے سن ۔ استقبال واسطے ۔ اللہ دے سارے نبی اگے وچھے آگے ۔ ابراہیم ع موسیٰ ۔ عیسیٰ ۔ نالے ہارون ۔ سب ہوئے تے نال پڑھیا سلام ۔ ابراہیم علیہ السلام وی بولے ۔ تے موسیٰ علیہ السلام وی بولے ۔ عیسیٰ علیہ السلام بولے ۔ السلام علیک یا اول و آخر ۔ ساریاں توں پہلے پیدا ہون والے نبی تے سلام ہووے ۔ ساریاں توں پچھوں آون والے نبی تے سلام ہووے ۔

نبیاں دا عقیدہ اے ۔ نبی اول وی نبی آخر وی ۔ سرکار اول وی سرکار آخر وی ۔ ہے

ہے نگاہ عشق و مستی وچ وہی اول وہی آخر ۔ وہی قرآن ۔ وہی فرقان ۔ وہی یٰسین وہی طٰہٰ ۔

اُمتیاں توں ایہہ گل نہیں سمجھی ۔ نبیاں دا عقیدہ روشن ہیگا اسا ۔ گل کوئی سمجھ نہیں آ رہی ۔ نالے اول تے نالے آخر ۔ ایہہ کیویں ہو گیا ۔ اگر بندہ اول ہووے ۔ آخر نہیں ہووے گا ۔ ایہہ منڈے سکولاں وچ پڑھدے ہین تاں امتحان تے اک اول فرسٹ تے اک تھلیوں ورسٹ ۔ جہڑا اول اسا او آخر نہیں ۔ جہڑا آخر اے او اول نہیں ۔ لوکاں سمجھیا اے ناں ۔ گنتی شروع کر دیئے تاں کدھروں مرضی گن لیئے ۔ ایدھروں گنیے ۔ ایہہ کھبائی اول تے او سجائی آخر ۔ اوہو اول اے آخر ۔ جے اودھروں گنیے تے او اول تے ایہہ آخر ۔ جہڑا اول اسا آخر نہیں جہڑا آخر اسا او اول نہیں ۔ پر نبی پاک دے متعلق حدیثاں متضاد نال کیویں رل گئیاں ۔ اول وی ہین تے آخر وی ہین ۔ خط دا ویں مثال کے ثبت ہین ۔ اج تھوڑی جہی جیومیٹری وی پڑھا دیاں ناں ۔ اک ہوندا اے بالکل سدھا ۔ اوہنوں کہندے ہین خط مستقیم ۔ اک خط ہوندا موڑ اوہنوں کہندے اے ٹیڑھا ۔ اک خط ہوندا اے گول ۔ اوہنوں کہندے اے دائرہ ۔ ایہہ جہڑا سدھا خط اے ناں مستقیم ۔ ایہہ شئے نوں اپنے گھیرے وچ نہیں لیندا ۔ لیکن جہڑا گول خط اے ناں ۔ ایہہ شئے نوں اپنے گھیرے وچ لے لیندا اے ۔ اچھا دائرہ بن دا کیویں اے ۔ نقطہ جدوں چلدا جاندا اے گول

انبیاں دے رشتے دیکھو ـــــ سرکار دی مثال۔ جتھوں دائرہ شروع ہوندا اے۔
اوہ ہوندا اے نقطہ اول۔ دائرہ مار کے جاؤ۔ تے دائرہ مکمل کردوں ہوندا اے جدوں۔ اوہی نقطہ
آخر بن جاندا اے۔ جدوں اللہ نے نبوت دا دائرہ کھچنا شروع فرمایا۔ اس دائرہ دے نقطہ اول نوں
دی اللہ نے پیارے مصطفیٰ نوں بنایا۔ تے جدوں نقطہ آخر نبی کریم علیہ السلام نوں بنایا۔ تے فرمایا۔ الیوم اکملت
لکم الاسلام دینا ـــــ سید دے گھر وچ نہیں لبھدا۔ لیکن دائرہ اے جیہڑا ایہہ رشتے نوں اپنے
گھر وچ لبھدا اے۔ نقطہ اول سرکار نیں۔ نقطہ آخر سرکار نیں۔ تے باقی سارے نبیاں نوں سرکار
نے اپنے گھر وچ لیا ہویا اے۔ تاں ای اللہ آسمان چھت دا بنایا تے تاریاں دے نال اک سورج
دی بنایا۔ محبوب نوں سراج منیر بنا کے بھیجیا۔
آدم بعد وچ۔ جبریل بعد وچ۔ تے ہور نبیاں۔ عرش بعد وچ۔ لوح بعد وچ۔ قلم بعد وچ۔ میرا
مصطفیٰ سب توں پہلے۔ تے سرکار نے آپ وی تاں ارشاد فرمایا ناں۔ ساریاں مخلوقات توں پہلے
اللہ نے میرا نور بنایا اے۔ (مولوی سے مناظرہ) اول ما خلق اللہ القلم۔
کسے ناں شیخ پیسے سی جیڑی گل ـــــ
سوال ہے کہ پہلے ہوا جن کا نور ـــــ اس نور نوں اللہ نے نبیاں توں پہلے پیدا
فرمایا۔ تے ساریاں نبیاں توں بعد دنیا وچ مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔
اٹھواں سپارہ قل ان صلاتی ـــــ سب اللہ تعالیٰ دا سکے اے۔ وانا اول المسلمین۔ میں مسلم
سب توں پہلے مسلم۔ (ح) اک بیلی کہن لگا۔ اگے مسلم کردوں دے چلے ہیں۔ میں آکھیا اللہ دے
سب نبی مسلم۔ اللہ دا قرآن فرماندا اے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اللہ دی بارگاہ وچ عرض کیتا۔
توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔ یا اللہ جدوں میری وفات تشریف آوے میں مسلم رکھیں۔

پتہ لگا حضرت یوسف مسلم۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نوں رب دا آڈر ملیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام
حضرت اسماعیل علیہ السلام رب دا کعبہ بنا رہے ہین۔ نالے دعا منگدے جا رہے ہین۔ اک دعا
ایہہ وی منگی۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک۔ یا اللہ ابراہیم
علیہ السلام نوں وی مسلم رکھیں۔ اسماعیل نوں وی مسلم۔ پتہ لگا نبی سارے ای مسلم ہین۔ یا اللہ
نبی مسلم ہین تے آسماناں دے فرشتے کی شئے ہین۔ ایہہ مسلم ہین کہ نہیں۔ اللہ فرماندا اے
ولہ من اسلم فی السموٰت۔ جنے آسماناں دے وچ موجود ہین سارے مسلم نے مسلم۔ قرآن
توں پتہ لگا۔ جبریل مسلم۔ میکائیل مسلم۔ اسرافیل مسلم۔ عزرائیل مسلم۔ حضرت آدم مسلم
حضرت ابراہیم مسلم۔ اوہ اللہ فرماندا اے۔ حبیب پیارے ایہہ توں دس دے۔ رب نوں سجدہ یعقوب
وی کیتا اے۔ رب نوں سجدہ یوسف وی کیتا اے۔ رب نوں سجدہ ابراہیم وی کیتا اے۔ رب نوں سجدہ آدم
وی کیتا اے۔ رب نوں سجدہ حضرت جبریل وی کیتا اے۔ وانا اول المسلمین۔ مُسْتَسْلِمِیْن
تے کوئی ایہہ نہ آکھے۔ تفسیر اپنے کولوں بنا کر دا اے۔ تفسیر نیشا پوری۔ انا اول المستسلمین بُدًّا
الایجاد لامر کل کما قال علیہ السلام اول ما خلق اللہ نوری۔ تے جاوداں حضرت سرکار
کہ بولے۔ جسٹس تقی عثمانی دے والد اوہناں دی تفسیر معارف القرآن دا پہلا ورق ایت چک کے
ویکھو۔ صاف لکھیا اے۔ اس ایت میں اشارہ اس حدیث کی طرف ہے۔ جس میں نبی پاک نے فرمایا
اول ما خلق اللہ نوری۔ ساری کائنات سے پہلے اللہ نے میرا نور بنایا ہے۔
ساری کائنات توں پہلے بنیا اے نبی پاک دا نور۔ تے سرکار کول کی ہاں ساڈے بشر
توں تے میں وی بشر۔ تے نبی پاک دا ہیں سی آکھے بشر۔ ایہہ کی فرق اے۔ سچ غلطی ہو جاندی اے تعصب
نوں درخواست اے۔ میرا جسم وی ساڈے رب نے مٹی چوں بنایا اے۔ تہاڈا جسم وی رب نے مٹی چوں بنایا

اے۔ تے جسم پاک وی نبی پاک دا مٹی چوں ای بنیا اے۔ حدیث ایہہ اعلیٰ حضرت نے وی نقل کیتی اے
فتاویٰ افریقیہ دے اندر۔ میں تے ابوبکر عمر تے میں اسی تِنّوں ای اکو مٹی چوں بنائے گئے آں۔
بیبیاں آٹے گنڈھدیاں ہین۔ گھراں دے اندر۔ کوئی آٹے گنڈھے جاندے ہین پانی وچ۔ تے کجھ آٹے گنڈھے جاندے
ہین۔ دُدھ وچ۔ تے جیہڑا آٹا دُدھ وچ گنڈھیا جاوے اوہدا سواد ہور ہوندا اے۔ تے جیہڑا پانی وچ
گنڈھیا جاوے اوہدا سواد۔ اللہ نے نبی پاک دا جسم بشری بنایا تے گنبد خضریٰ والی جیہڑی آل مٹی چوں
مٹی مٹی وچ فرق اے سانوں۔ پر فرق اے۔ ساڈی مٹی رب نے پانی وچ گنڈھی اے۔ تے مصطفیٰ
دا جسم بشری رب نے نور وچ گنڈھ کے پیدا فرمایا۔

اک کہندا اے۔ نہیں اوہ تے ساڈے ورگا ای اے۔ میں کیہا اوہ ساڈے ورگا کتھوں آ گیا۔
آکھے قرآن کہندا اے۔ قل انما انا بشر مثلکم۔ سوہنیا اعلان کر دے میں بشر آں۔ تہاڈے ورگا۔
میں آکھیا ظالماں کدی تینوں مثلکم دی سمجھ آ جاندی تے گل کر دا ای ناں۔ آکھے ایہہ لکھو ہین۔
میں آکھیا چل تینوں سنیندا واں اک واری کسے آکھیا ساڈا مولوی شیر ورگا۔ آکھے میں آہنداں۔
میں کیہا جدوں تُوں کیہا ساڈا مولوی شیر ورگا اے۔ تے شیر دے پچھے لگی اے پوچھ۔
تے تہاڈے مولوی دے پچھے وی پوچھ لگی اے۔ شیر دیاں چار لتاں ہین۔ تے چوہنہ لتاں نال ٹردا اے۔
تہاڈا مولوی وی چوہنہ لتاں نال ٹردا اے۔ شیر کچا گوشت کھاندا۔ تہاڈا مولوی وی کھاندا اے۔ تُوں
تے ہیں جاہل۔ ایہہ وی تشبیہ اے۔ اک ہوندا اے مشبہ۔ اک ہوندا اے مشبہ بہ۔ تے اسی
جدوں ایہہ دسیا اسانوں کہ ساڈا مولوی شیر ورگا اے۔ شیر وی بہادر ساڈا مولوی وی بہادر۔
شیر ورگا کیہا جا سکدا اے۔ میں آکھیا ظالماں جیہڑی گل ہر شے نوں اپنے مولوی والی ملدی اے۔ اوہ میرے
مصطفیٰ وال نہیں ملدی۔ جدوں آکھے شیر ورگا۔ اک شیر وی شیر ورگا۔ ایہہ وی نبی نے آ

میں تہاڈے ورگا ہر شئے وچ ہاں نہیں۔ اس شئے وچ۔ او ہا کہڑی اے۔ یوحیٰ الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد۔ نہ
بشری خدا۔ نہ میں خدا۔ عدم الوہیت وچ۔ بشری تے میں برابر آں۔ مگر بشری ہور شئے ہے۔ میں ہور
شئے واں۔ نہیں توں کجھ گل کیتی اے۔ نہیں توں قرآن پڑھ۔ میں آکھیا اے سن قرآن
تینوں قرآن منگیا بیندا ای۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ
امثالکم۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے۔ جیہڑا کوئی جانور زمین تے اپنے پیراں نال ٹردا اے تے جیہڑے کوئی اپنے
پراں نال اڈدا اے سارے تیرے ورگے نیں۔ (ایہدا کی مطلب) میں آکھیا سور جیہڑا
پیراں نال زمین تے چلدا اے۔ تے تیرے ورگا۔ باندر وی تیرے ورگا۔ کتا وی تیرے ورگا۔ قرآن آکھدا
امثالکم توں پڑھیا اے مثلکم۔ میں پڑھیا اے امثالکم۔ جو پراں نال اڈدی اے۔ ایہ تیرے
ورگی۔ کاں تیرے ورگا۔ ~~کجھ~~ آکھے ایہ کی۔ رکھ رب آکھدا اے جیویں تیرے کنٹرول وچ ہوناں ایویں
ای ایہہ جانور وی تیرے کنٹرول وچ نہیں۔ ایویں پرندے وی تیرے کنٹرول وچ نہیں۔ میں آکھیا ایہدے افسوس اے
ایہناں واری تینوں قانون یاد آوندا اے تے مصطفیٰ ورگی ہستی کیوں بھل جاندا اے۔ ایہ ہن دسیا نال تسی
ذرا۔ ظالماں۔ نبی ہور۔ توں ہور۔ پسینہ اصفیاء تینوں کدی۔ تسی تیرے
پسینے وچ بو۔ میرے پسینے وچ بو۔ پسینہ تے نبی پاک نوں وی آوندا اسا۔ میرے نبی تے امراں
کرن والیا۔ میتھوں پسینہ آوے تے بو آوے۔ تینوں پسینہ آوے تے بو آوے۔ پر نبی دے پسینے دی شان
کی اے۔

ایسی خوشبو نہ پائی کسی پھول میں — جیسی میرے نبی کے پسینے میں پائی۔
انبیاء نبی دی بارگاہ وچ دیکھدا آیا۔ — ایہی کہے لئے خوشبو گیا۔ نبی کا پسینہ —
جتنی اچھی خوشبو ہو خوشبو کا وشت۔ — بلاتنگ وال شانی —

(دعوت کی)

بنتِ المطلبین سے ... سوچ ۔ تیرے میرے پسینے وچ بو کیوں ۔ تے مصطفیٰ دے پسینے وچ خوشبو
کیوں ۔ فرق سوچ ۔ مولویاں دے پچھے نہ لگ ۔ مسجد وچ کم نہیں اون گے ۔ مصطفیٰ دے اسوہ نا کم
اونا ایں ۔ دسن ۔ شیشوں دی تھک ایندا اے تے میتوں ماں دی تھک ایندا اے تیرا میرا تھوک
وچ بو اوندی اے تے بیماری اسیں ایڈے برکت والے لوگ آں ۔ کدی ہسپتال وڑ جا کیہ نال تے سانے
تھکیا لیوندا اے ۔ تھوک کیہ دیندا ۔ اوہناں نوں پتہ اے اینہ اتھک کیہ بیمار نوں لگ گیا نال تے لڑ بیں تھوڑا
تھکلے تے اوناں دی نہیں ۔ جراثیم ایڈے بڑے نہیں ۔ تھک دا اندر ۔ تھک مبارک تے میرے آقا دا وی سی۔
صدیق اکبر صدیق دی اڈی تے سپ نے وڈھیا سی ۔ تے سرکار نے لا دتا ۔
خیبر دے دیہاڑے حضرت علی دیاں اکھیاں دکھیاں تے سرکار نے لا دتا سی ۔ دس تیرا میرا
تھک دے وچ بیماری تے بو کیوں ۔ میرے مصطفیٰ دا تھک مبارک دے وچ خوشبو تے شفا کیوں اے
ایہ کہ تیرے میرے جسم نوں رب نے نور وچ نہیں گنھیا ۔ میرے مصطفیٰ دا نوری جسم نوں رب نے نور وچ گنھیا ۔
تے اتاریا اے ۔ حضرت جابر آئے گھر ۔ دعوت کی ۔ نبی پاک نے تمام نوں دعوت ۔
شیشوں شرم نہیں اوندی میں تے نبی اکو جئے ۔ نبی لب پاک نے ہزاراں رج گئیاں ۔ تے تیرے تاں ویں
اعتبار نہیں اوندا اے ۔ اک گل میں دسدا آں گھر جا ۔ ہانڈی پک رہی ہووے تاں ۔ کول کھلو ۔ ڈھکن چک
کے نال وچ تھک دے ۔ تے نال شیشوں دو تیاں پیسیاں تے پیر آ کیں ۔ فیر شیشوں کھونا آئے گا ۔
تے بھائی نوں آکھے گی ۔ ابا جی آ گئے ۔ تھکیا ۔ کیہ پنگے جے ڈاکٹر کولوں علاج کراؤ ۔

میرا نبی سب توں اعلیٰ بنایا گیا

سب توں اوچا تے اعلیٰ ہمارا نبی ۔ سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی ۔

اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی ۔ دونوں عالم کا مالک ہمارا نبی ۔

سوال و جواب

(۱) جنہاں استدلال - اور انا اول المسلمین - تے اسی موسیٰ کا نے آکھیا انا اول المومنین

۸ حضور نے کہا - اپنی امت وچ میں مسلم - نبی نے فرمایا - میں اول - رب نے فرمایا - نذیرا للعالمین

تکیوں نذیر - ارسلت الی الخلق کافۃ - امت بارگاہ رسالت وچ سجدہ کیا

اصحاب نے عرض کی سہیا اجازت - مرکزی ہستی دی کائنات دا ہے - سجدہ دا ہی حقدار

نہیں - میرا نبی ساریاں نبیاں دا نبی - میرا آقا فرشتیاں دا وی نبی - ہن پڑھو وانا اول المسلمین

(۲) احمد رضا دے نام دے نال رضی اللہ کیوں کہتے ہیں - رضی اللہ صرف صحابیاں کو تاکہیں دا

غوث پاک کو رحمۃ اللہ - شیخ الاسلام بابا فرید الدین دا نام لیتا آگے رضی اللہ عنہ -

اک آیت توں پڑھو صرف صحابی رضی اللہ عنہ - دو صحابیاں - اک حدیث توں پڑھو - پہ جیہوں

آکھد - رضی اللہ دا سرٹیفکیٹ کس کا لیا - (رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ)

(۳) غائبانہ نماز جنازہ کیسا ہے - (مفصل جواب) غائبانہ نماز جنازہ

پہلے نبی دا غائب - ستر وار نے پڑھیا - ستر وار پڑھی گئی ——

دو دی وار جنازہ - علم فاروق کو رد کا - (۴) دنیا میں مسجد بن جانے سے قبر میں

اپڑھلیا ہوندا ہے - رب کی نعمت کو یاد کرتا رہے گا ——

(۵) دیوبندی نبی کو بھائی کہتے ہیں - رشتہ دار نبی کی - کسے نے نبی کو بھائی نہ کہا

بھائی کی بیوی سے نکاح - لیکن نبی کی بیوی - ازواجہم - بھائی سے جھگڑا ہے

تے نبی کی طرف گھور کر دیکھنے سے ایمان کی خارج - کسے نے کہا نبی کا غلام ہیں

نوٹ

Abbas

۱۲:۵-۲۰۰۷ PM

۲۹-۳-۱۴۲۸ ۵:۰۰

Muezzin and Qari Muhammad Abbas Nizami Distt. Teh. Pakpattan

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ۔

(۱) ہم نبی کو شریک نہ مانتے ہیں ۔ حبیب مانتے ہیں ۔

ذلک ومن یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب ۳۲ الحج ۔ اللہ دیاں نشانیاں دا ادب کرنا
شرک نہیں ۔ اللہ دیاں نشانیاں دا ادب اوہو کرے گا جیہدے دل دے اندر تقویٰ دی دولت موجود ہووے گی۔
شرک سارے شئے دا ۔ شرک جھوٹ اے ۔ شرک پلیدی اے ۔ تے رب دیاں نشانیاں دا ادب کرنا ایہہ
دل دا تقویٰ اے ۔ یا اللہ در چار نشانیاں توں ساہنوں آپے ای دس دے ۔ تا کہ رولا نہ پے جائے۔
ہر بندہ آکھے گا میں رب دی نشانی میرا ادب کرو ۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ۔ دوسرا سپارہ ۔ ان الصفا
والمروۃ ــــ سبحان اللہ کہنا ۔ ہر بندہ لالچی اے ۔ گھٹ کوئی ہنس کر دا جیہڑا دا نگے
نیکی کمانی ۔ قرآن کا ایک حرف پڑھنا ۔ سبحان دے حرف ۹ ۔ ۹۰ نیکیاں
نیکی کمانی آسان کسے دے کہن تے نیکی کرے ۔ انہاں نوں ثواب ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمایا ۔ ان الصفا

اللہ کی نشانی ــــ (۱) حاجی کرام نے دیکھا ہوگا ۔ ساریاں دنیا دے پہاڑاں وچوں اچیاں ہیں۔
کیا لگتا ہے زیادہ اونچا ہے ۔ حضرت ابراہیم کی حکم الہی ۔ بیوی اور بچے
آگ میں ۔ چھری چلانا ۔ اللہ کی رضا پر راضی ۔
جبرئیل کا آنا ۔ مکے میں چھوڑنا ۔ ہاجرہ کی آواز
صفا مروہ پہ چکر لگانا ۔ صفا پر چڑھنا ۔
پیاسے ـــ چشمہ جاری ۔ ہونا ۔
ان الصفا والمروہ من شعائر اللہ ــــ
حالانکہ نشان کوئی نہیں ۔ ومن یعظم شعائر اللہ ــــ القلوب ۔ (۲) مثال
حاجی کعبے کا طواف ۔ ــــ لاکھوں کا ثواب ــــ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی ــــ سر کو جھکاؤ

اللہ دی نشانیاں

کوہ نور

یا خلیل اللہ

کسی کو دینے کے

پہاڑیوں سے پیار ۔

پیار کا سا پاؤں تکے ۔

تو تجھے پیارا بنا لوں گا ۔ مقام ابراہیم کا بیان ۔ میں تمہارے سامنے گزشتہ تین ہیں ہیر رانجھا میں
اللہ کا قرآن نبی کا زبان ۔ جس کے نشانات کا ایک مقام ۔ ہیرا کا نشان مقام کیسا ۔
کیسے دکا نسبت کر کے جاؤ ۔ مسجد نبوی کی نسبت کر کے نہ جاؤ ۔ ابراہیم کی نشانی ۔ جہاں ابراہیم کھڑا
ہے ۔ اس مقام کی نشانی ۔ پیار کی ہوائیں نہ لگی ۔ دو مینڈک کی باتیں ۔ ایک دریا
کا مینڈک کیسا دوسرا کنویں کا مینڈک ۔ دریا میں سیلاب ۔ نبی کی نشانی کا تیرہ پچا
(۱) عبداللہ بن عمر کا منبر رسول کو بوسہ دینا ۔ یہ کہتے ہیں نبی پاک کے بیٹھنے کی نسبت کر کے نہ جا ۔
(۲) مروان کا زمانہ گورنری کے زمانے میں ایک آدمی کو دیکھا ۔ نبی کی قبر پر سبز رکھ کے پڑا
ایوب انصاری تھے ۔ پتھر کے پاس نہیں آیا ۔ میں اللہ کے حبیب آیا ہوں ۔
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ میری چشم عالم سے چھپ جانے والے ۔
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے ۔ میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے ۔
سورج چمکتے تیرے سے ۔ چاند ۔ ستارے ۔ جبریل ۔ رہنما کی ۔ ابوبکر ۔ عمر ۔ صحابہ کرام
ولیوں کو چمکتا ۔ چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے ۔
جس جگہ سے اللہ والوں کی نسبت ہو جاتی ۔ بڑے خانہ کعبہ سا بن جاتا ملتان ہیں ۔ حاجی مدنی مسجد
وہاں سے [illegible] غار کی طرف بھیجا ۔ ولی کا مسلک [illegible] ۔
ہر جگہ جلوہ ۔ اللہ ہر جگہ ہے ہر اس کو ملتا ہے جو اس کی جستجو
کا ہو جائے ۔ رنگ کا سفید ہونا ۔ بندہ کو پیار ہیں ۔ بلال ۔ حالی ولی
کالا نہ کریں ۔ وہ جنت میں گیا جو اللہ سے مستفیض ہوا ۔
یہ خلیل اللہ کا جا رسول اللہ کی ۔

لا ورب العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا ۔ بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ ۔

قیامت دے دن میں سینے میں ڈر رہا ۔ گنہگار رے ساری عمر نا نگیں گے ۔

ایک سال ۵ سال تک کوئی پرواہ نہیں ۔ ؟ آدھا دن گزرے سا گا ہے

(دوسرا اہم شانِ ولایت)

الحمد للہ رب العالمین حمداً شاکرین ۔ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم علی حبیبہ ونورہ ورسولہ سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین ۔ والکھیں صدیق اکبر دے آقا فاروق اعظم دے مولا عثمان غنی دے ملجا ۔ حیدر کرار دے ہادی ۔ سیدہ فاطمۃ الزہرا دے ابا جانی ۔ امام حسن حسین کریمین دے نانا جان دی شفاعت نصیب ویلا ۔

(۱) اللہ دے پیارے بہت کچھ کر سکتے ہیں ۔ بہت طاقت دی ہے ۔ مخالفین کا المنزلین ۔ کہ سلیمان دا ہمیشہ ۔ کہ رب توں نبی نفع نہیں ملے ۔ مولانا محمد شفیع کا فرمان سرپا حامد مولوی کو دربار عالیہ ۔ رب توں نبی کوئی نقصان نہیں ۔ رب دا محبوب کوئی نفع نہیں دے سکدا ۔ خارجی کو سب مخلوق سے برا سمجھتے تھے ۔ عبد اللہ بن عمر ۔ اِنَّھُمْ اِنْطَلَقُوْا اِلٰی اٰیَاتٍ نَزَلَتْ فِی الْکُفَّارِ فَجَعَلُوْھَا عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ کہ خارجی کافر شان والیاں آیتاں پڑھ پڑھ کے رب دے پیاریاں تے فٹ کر دیندے سن ۔ کہ شانِ کائنات دے سب توں سرکار دی بندہ اے ۔

کسی آیت میں یہ نہیں آئے گا یہ ایمان والوں کے لئے کچھ نہیں ۔ قرآن میں من دون اللہ جب بھی کہیں پڑھے گا من دون اللہ کا لفظ آئے گا ۔ صم بکم عمی ۔ ابوجہل کا سننا ۔ دیکھنا ۔ قرآن کا تعلق سرکار ۔ قرآن دا مطلب کتا سوہنے دی شان میں اللہ دور ای ۔

۳ پاپشنا ۔ عبد الفتح ہزاروی ۔ وزیر آبادی ناپنے مولوی کے مناظرہ ۔ قرآن کا ہے

قرآن کی آیات - من کان فی هذه اعمیٰ فهو فی الآخرة اعمیٰ - جو یہاں اندھا رہا وہاں بھی اندھا ہے

من دون اللہ کا لفظی ترجمہ - وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر - پیر سیالوی - نہ سمجھ سکے

توجہ ثواب سے پہلے گا سے - اللہ شوق بیت شاہ؟ کوئی حال نہیں - اور جبرائیل سیاہ [illegible]

اللہ والذین امنوا - دونوں آیتوں میں سمجھ آیت کو کیا ہے - اور ان کا ذہبیات وما لکم من

دون - سنی عالم کے پاس - دونوں آیات سمجھا نہیں - پہلی آیت میں بت - حضرت کی

حضرت ابراہیم اور قوم کا جواب - من دون اللہ کے متعلق - بت خانے کا قصہ - سوکھا پانی

کھانے - اللہ والے کے سمجھانے کے طریقے - ۱۷ پارہ ـــ

۹/۲ سورۃ الاعراف میں والی یہی سنی وہاں ثبوت - ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم

سنی علماء یہ بات کہتے ہیں -

سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی - سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی -

مولوی ان پڑھ میں گورے مریض جس میں سوئی کی تعریف ہو گا - اور ان کا پیر ابو العلا

ہو گیا - مصدر شاہ - بنا کی بیت [illegible] - سورۃ فاتحہ کو پڑھ کے

کھو رہے سکتے [illegible] - بنی پاک کا تعلق انا اعطینک الکوثر

(۱) داؤد دیکھے لیے لوہا (۲) سلیمان کی لیے ہوا - محبوب کیلئے - سمجھ کر بیان الکوثر

وما فی السماوات - پہلے سورہ کی تعریف ہیں کو نہیں ہیں - شہر میں سر کھٹکا سکے - قرار

قرآن جھوٹا - ہم نے تو کچھ بنا لیا - ہم نے جو کہتے تھے - عیسیٰ علیہ السلام کا کمال

اشرف علی تھانوی کی - امداد عبرت کتاب - باب الکرامات کرامات ۲ - جنید بغدادی پر بادشاہ

ناراض - شیخ شبلی نے کہاں تا لشکر [illegible] بنا رکھا تھا - تصویر [illegible]

شیخ شبلی کی طرف دیکھا - جنید بغدادی نے ہاتھ لگایا - بادشاہ نے کہا بنایا -

شانِ رسالت ۴

قاضی محمد وہاج

قادری نوری دیا گری ۔ ۲۸۹ / ۷ ھو اللطیف دلا کر ــــــ علیم ۔

سب مل کے محبت نال درود پاک پڑھو ۔ میرے نہایت ہی صد احترام برادران اسلام ۔ محترم بزرگو ۔ دوستو ۔ بھائیو ۔ عزیز بیٹو ۔ مجھ سے قبل میرا اعلان کرتے ہوئے ۔ نوجوان عالم دین حضرت علامہ مولانا قاری محمد اسلم صاحب نے دینی مشن کی نسبت کے حوالے سے میرے بارے حسن ظن کا اظہار کیا ۔ دعا کیجئے کہ رب کائنات جل وعلا اسے زیور حقیقت عطا فرمائے ۔ سے یہاں میرے خیال پہنچے ہیں ۔ ہے ۔

سر خاص محمد میں کمال رکھا ہے ۔ تیری مصلحت نے سنبھال کیا ہے ۔

ذرا سینے کا نعرہ لگاؤ ۔ زبان سے اقرار کرکے دل سے تصدیق کرکے ۔ ذرا ہاتھوں کو فضا میں لہرا کے کہو سب مل کے ۔ جس نے نہیں پڑھا اس کو ایمان کی قسم ہے ۔ یہ شعر میں نے ابتدا میں کیوں پڑھا دو حوالوں سے آپ نے سورۃ فاتحہ شریف کی ابتدائی آیت کو بار بار پڑھا ۔ الحمد للہ رب العالمین ۔ اسی طرح کی ایک آیت جس کا اختتام اسی طرح ہوتا ہو ۔ قرآن کے رنگ شامل ہیں ہے اور اس کو پڑھتے ہیں وہ سارے سبحان اللہ ۔ آ رہا ہے سبحان اللہ دفعہ ۱۱ لگی ہوئی ہے ۔ اپنی ذمہ داری پر آپ نے کہنی ہے ۔ اگر سبحان اللہ کہتے ہوئے کسی کو کوئی ریکارڈ کیے جانے کا خطرہ ہے ۔ یہ پکڑے جانے کا ڈر پولیس کے پکڑے جانے سے ہے ۔ اللہ اس کو شک ہو کہ اس کی رحمت مجھے پکڑ لے گی ۔ وہ پڑھ دے کہ سبحان اللہ ۔ میرے رب کائنات فرمایا ۔ الحمد للہ رب العالمین رب کائنات اور وہ فرماتا ہے ۔ میں رب ہوں سب کا ۔ میں دینے آپ کو بہتر جانتا ہوں ۔ کہ کائنات میں میری کوئی حمد اس طریقے سے کر کوئی نہیں سکتا ۔ جس حمد کے لائق میں ہوں ۔ تبھی تو میرے حمد کے بارے میں میرے رسول نے کہا ۔ میرے رب کی حمد ایسی ہے ۔ کما حمد نفسہ ۔ اسی طرح کی حمد جس طرح کہ رب نے اپنی حمد کی ۔ مولا کیسے کی ۔ فرمایا میں کہتا ہوں ۔ الحمد للہ رب العالمین ۔ ذوق اپنا اپنا ۔ مزاج اپنا اپنا ۔

Scanned with CamScanner

جس کو قرآن سننے کا سرور آ گیا۔ اور من میں نور آ گیا۔ دل کو سرور آئے۔ وہ کہہ رہا ہے سبحان اللہ۔
الحمد للہ رب العالمین۔ فرمایا سارے زمانے کا سارے حامدین کی حمد میں اس اللہ کیلئے ہے جو سارے
جہانوں کا پالنے والا ہے۔ تعریف کرنے والے سارے زمانوں کے ساری تعریفیں اس کے لئے۔ احمد کے لئے میں
نے کہا کیوں۔ کہا اس لئے کہ وہ اللہ رب العالمین ہے۔ جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ سارے حمد کرنے
والے جس کی تعریف کریں۔ اس کو اللہ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا۔
زمانے والے جس کی تعریف کریں۔ وہ اللہ ہوتا ہے ہمارے خیال تو کرو۔ اس کا مقام کیا ہوگا۔ زمانہ بھی کرنے والے
ہیں۔ زمین والے بھی۔ آسمان والے بھی۔ فرش والے بھی۔ عرش والے بھی جس کی تعریف کرتے ہوں۔ وہ کمال
ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ میرے زاویہ نگاہ سے میرے محبوب کے سارے سراپا کو تجلیات میں لے کے آ۔ اور میرے انداز
کو۔ قرآن میں دیکھو۔ میں اپنے حبیب سے کہتا ہوں۔ میرے تو رب ہونے میں کوئی شک نہیں۔ مگر تو وما ارسلنا
الا رحمۃ للعالمین ـــــ مجھے کسی نے کہا۔ وما ارسلنک کا معنی کیا ہے۔ میں نے کہا رحمۃ للعالمین کا پڑھنے
سے پہلے۔ میں نے اپنے رب کی طرف کو دیکھا۔ دائرہ میں کھینچنے لگا ہوں۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔
مجھے کسی نے کہا معنی کیا بنا۔ میں نے کہا۔ سادہ سادہ معنی۔ علم والوں کا معنی۔ فہم والوں کا معنی۔ اوپر اوپر
والوں کا معنی۔ ظاہر والوں کا معنی۔ میں تمہیں بتانے لگا ہوں۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔ معنی کیا
بنا۔ کہا سب کی تعریفیں الحمد للہ کے لئے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سارے جہانوں
کیلئے۔ رحمت بنا کر۔ میں نے کہا مطلب کیا ہوا۔ ادھر پالنے والا۔ ادھر رحمت۔ اس نے کہا چل تو بتا دے
میں نے کہا اللہ فرماتا ہے۔ پالنے والا جہانوں کا میں ہوں۔ لیکن سارے جہانوں کو سنبھالنے والا تو ہے۔
فرمایا جب میں پالنے والا ہوں۔ مگر تیرے پیکر سراپا پر قربان نہ جاؤں ان کو سنبھالنے والا تو ہی ہے
مجھے کسی نے کہا تو نے کہاں سے اخذ کیا۔ دو حوالوں سے۔ ایک یہ کہ رب العالمین اور رحمۃ للعالمین

کا دائرہ ہے۔ اس میں ایک ذات دائرہ گھمانے والی ہے۔ اس کے ہاتھوں میں پرکارِ عشق ہے۔ اور جنہوں
نے کبھی پرکار کو تھاما ہو۔ پرکار بنتی ہی نہیں۔ جب تک اُسے یوں نہ کر لیا جائے۔ اور پرکار کا اصول کیا ہے
اس کا ایک حصہ بڑا ہوتا ہے۔ اور ایک حصہ اس سے چھوٹا ہوتا ہے۔ دائرہ کی ابتداء کرنے کے لئے۔ اس بڑے
حصے کو مرکز میں ٹھہرنا ہوتا ہے۔ یہ ہے طریقہ کار۔ اور پھر دوسرا اسکے گرد کھینچتا ہے۔ بس ذرا اندازہ
بتا دو۔ دائرہ کھینچنے والے ہیں۔ جس نقطہ سے ابتداء کی۔ اگر اسی کی ابتداء ہے۔ تو انتہا کیا ہے۔ جو علم والے
کہتے ہیں۔ ادب ہولے۔ اے کاش تو نے پڑھا ہوتا۔ مگر میں گردن کیا۔ ایک مولویوں کی ریاضی کمزور ہوتی ہے۔ یہ
دوسرا سوال یہ سارا جواب ریاضی سے متعلقہ ہے۔ اس نے کہا چھوڑے۔ مجھے آج تک پتا نہیں چلا۔ جس کے
ہاتھ میں پرکار ہوتی ہے۔ اس کا پہلا نقطہ بھی وہی ہوتا ہے۔ اور آخری نقطہ بھی وہی ہوتا ہے۔ تو کیا مطلب کیا ہوا۔
کہ پہلا بھی یہ ہے۔ اور آخری بھی یہ ہے۔ تو پھر عربی میں اس کو کیا کہیں گے کہا۔ عربی میں کہیں گے اول بھی یہی
ہے اور آخر بھی یہی ہے۔ تو مجھے کسی نے کہا۔ قرآن میں بھی کہیں ایسا آیا۔ میں نے تو اس نے کہا۔ ہمارے سنے۔
یہاں ہمارا رستہ کٹا ہوا۔ اپنی ساری سطریں اپنے حبیب کے پیکر پر جما رہا ہے۔ اس لئے کہتا ہے ہمارا راستہ
کیسے نہیں۔ ہم یہ نہیں سنے مگر ساتھ جائیں گے لئے۔ رحمت بنا کر۔ یہ دائرہ کھینچتے ہوئے۔ مگر جب پرکارِ عشق چلی
نقطۂ اول بھی وہی نقطۂ آخر بھی وہی اب نقطے کی طرف دیکھنے والوں نے جب دیکھا۔ تو رب رب کا قرآن بول اٹھا۔
میرے رب کائنات فرمایا۔ ھو الاول ۔ کہو گے سبحان اللہ کہ سمجھا لوں ـــــ دعا
کر دیتے ہیں۔ یا اللہ جو قرآن سن کے سبحان اللہ نہ کہے۔ وہ کھلتے جا کے مرے۔ ـــــ اور جو کہے۔ وہ محبوب کے
قدموں میں جا کر مرے۔ میرے رب کائنات فرمایا۔ ھو الاول والآخر والظاہر والباطن وھو بکل
شیء علیم۔ اپنے اپنے پیر کامل کی نسبت کی کو استقامت دینے والے اے تاجدارِ ملتان۔ مولا علی
مشکل کشا۔ [illegible] کے مرید بنے عالم۔ اب ذرا غور سے سننا۔ میں قرآن کی اس آیت کو۔ انداز بولتا

ذرا ٹھہر ٹھہر کے پڑھنے لگا ہوں۔ قرآن سے بڑی معذرت کے ساتھ۔ قرآن کی اس آیت کو میں نے شروع کیا۔ تو میں
نے پڑھا تھا۔ ھو الاول ہو ہی پڑھنے کا ایک انداز تھا۔ میں نے انداز بدلا۔ اللہ فرماتا ہے ھو ـــــ لا الہ
بندے وچ اس دی چوٹ لگے مرن والے۔ مینوں پتہ لگ گیا اسا۔ ھو ـــــ ھو ـــــ
کوئی ھو کی ضرب لگاتا ہے کہتا ہے ہو۔ جیسے کسی نے پوچھا۔ ہو کا معنی کیا ہے۔ میں نے بتایا عربی
سے اردو میں کرتے ہوئے۔ ہو کا معنی ہے وہ۔ میں نے پنجابی سے پوچھا۔ کوئی ہش والا کہندا
اے او ـ او ـ ـــــ یا اللہ کہندا اکی ایں۔ فرمایا۔ الاول۔ والآخر۔ والظاہر والباطن۔
ایہہ تہ ہوئے چڑی مسیاں للہ دی پنجابی وچ سمجھ وچ پے جاوے۔ ھو ـــــ
میرے ہو ہو دیاں ضرباں لان والیا۔ جدوں میں [illegible] دی ضرب لائی۔ ہو دی ضرب توں لائی جد
آکھیا میرے من وچ سرور آیا۔ چہرے تے نور آیا۔ میں نے شانہ بنیا۔

ہو ہو دیاں ضرباں لائی جا ۔ جیویں مندا ای یار منائی جا
سو گلاں دی اکو گل دساں ۔ سوہنے تے صدقے ہنیاں ای جا۔

میں آکھیا میرے رب کا ثنات میں قربان جاواں۔ اسی اگے سمجھے ساں ھو تو ایں۔ ۲۰۱ پتہ لگیا ھو اللہ
اے۔ قرآن دا اسلوب بیان سن۔ فیصلہ آپ کرتاں ای۔ میں فقط ہو دی گل کیتی اسا۔ جس ویلے
میں ہو کیتا اسا۔ پتہ میں پھر قرآن دی آیت پڑھتا آں۔ میرے رب نے فرمایا۔ ھو اللہ الذی۔ لا الہ الا ھو
ہو بار۔ میں آکھیا یارا گل سمجھ وچ نہیں آئی۔ میں سمجھ وچ وی ہو توں کیتا ای۔ تے آخر وی ہو تے مکا دتا
آں۔ مینوں کسے پوچھیا۔ ہو ہو کیا کردا ایں۔ ایہہ نے اللہ دی شان اے۔ ہو ایہہ دی شان اے۔
میں آکھیا میں کدھر کہندا آں غیر اللہ دی شان اے۔ میں وی کہندا آں اللہ دی شان اے۔ ھو بار
ھو ـــ دا نام الملک القدوس والسلام المومن المہیمن العزیز الجبار المتکبر ـــ اللہ فرماندا اے۔

سبحان اللہ ۔ میں آکھیا مولا کیوں پیا فرماندا ایں ۔ آکھے مسلم بھاواں دی مدینہ مسجد وچ انہاں کس نے
نہیں آکھیا ۔ میں بابا جی ہوراں نوں دسیا کہ آپے ای کہندا آں ۔ سبحان اللہ تماشا پشیر کونا ـــــ مینوں
کیسے دکھیا اللہ دی شان اے ۔ پشیر ملک السموات والارض ۔ الحمد رب العالمین ساریاں توں پیاراں اللہ واسطے
آسماناں تے زمیناں دی ساری بادشاہی اللہ واسطے ۔ میں آکھیا کیہڑا اکی اے ۔ آکھے میرا زندہ اے ۔ پشیر ۔ میں
آکھیا آجا مولا ۔ آکھن اسیں تاں ہے آ جانے آں ۔ میں آکھیا آیاں نہیں لبدے لبدے آں ہو کے دھر گیا ۔ کولے کھو ہی ۔ میں
آکھیا پشیر ۔ میں آکھیا پشیر دا لام لاہ کے تاراں کولوں دیکھے پچھے کی بنیا ۔ دیکھے بچیا اللہ ۔ پشیر ۔
ایہہ رولا اپنا ای اے ۔ جینوں آپاں ہ کہنے آں ۔ ایہہ تاری ہا کہندے آں ۔ ایہہ اوہو ای اے جینوں اپاں
ب کہنے آں ۔ ایہہ تاری ایہنوں ہا کہندے نیں ۔ میں گل سمجھ آ گئی اے ۔ رولا اس ہ والا ای اے ۔ تے ہ دی
کیڑی اے ۔ دو اکھاں والی ۔ ـــــــ

ایس کے زمانے ایہہ ہ بے بندی اکھاں دا سی ۔ ہن ایہہ ھ دو اکھاں والی اے ۔ تے جیب تک ایہہ دو اکھاں
والی نہیں سی ۔ اس وقت تک اعظم کی کہندا سی ۔ اوہ آکھندا سی ۔ ے

ے بن ڈھکیاں جیہڑی تانگھ دلاں نوں تے بن ملیاں جیہڑی یاری

ہے بن زلفاں دے جیہڑا پھیڑی دوجی بن نیناں مست خماری ۔

ایہہ گل میں جان کے آکھی اے کہ ھ وی دو اکھاں والی اے ۔ میں آکھیا دو اکھاں والیو ۔ ذرا غور نال
دیکھیا جے ۔ ایہہ نیناں نوں کرسا تک آپار ای نہیں ۔ میں رب نوں دیکھیا مولا کیہنوں نظر آندا اے ۔ فرمایا اکھ
اکھ کھولے خود ہیر وکھیں یار نوں دل دی اکھ نال ۔ میں آکھیا اکھ نہیں ۔ فرمایا کافراں دیاں اکھاں کھاں
رہ گئیاں ۔ جسم ڈھڈے رہ گئے ۔ فرمایا فر آکی قیامت تک کوئی دیا گا ۔ ثم اعلم ینظرون الیک وھم لا
یبصرون ـــــ جیہڑی گل میں عرض کیتی کہ ساں اللہ پشیر ۔ لام الف ر دے ۔ اوہ پیسے لیڈ ۔

اُس بابا دے تھلے زیر سی تے نہیں سی۔ او سوار ای ہیسے۔ پہلے کتھری زیر پیر۔ جد میں سلام جا کے اتریا تے ویکھدے ای
گیا کہ ــــ پہلے سلام آکھیا۔ ویکھدے ای گیا۔ ھُو ــــ اسد تے بابا میں نے گل بڑی آسانی کر کے
دسی سی۔ ھُو اوہ اے۔ تے بابا کون اے۔ تے بابا۔ اول وی اوہ لبا۔ آخر وی اوہ ہے میرا
ظاہر وی اوہ ہے۔ میرا باطن وی اوہے۔ وھو بکل شی علیم۔ اگر۔ ھو ھو۔ پڑھیے تے پیر
کو اوہدے۔ ھُو رولا ہو دا ای اے۔ بولو۔ کیہ آکھیا ہو۔ ھو۔ ھو۔ سمجھ نہیں
سمجھ آئی۔ میں آکھیا نہیں آ جائے گی۔ اکھے کی اے۔ اکھے ہو۔ میں آکھیا کون۔ اکھے اسیں بیٹے آں اوہ
ایڈا اوکھا ہو کے ادھر ویکھن دی کی لوڑ اے۔ ایدھر ویکھو کہاں ـــــ

تھوڑے دو ہو گئے۔ ھُو اوہ۔ او ہے تیا سیوں گردن تڑاؤں ایں۔ ایڈا اوکھا ہو کے ادھر ویکھن دی کی لوڑ اے
جے تھرا اچھے ای سٹ جائے تاں۔ میں آکھیا پھر مسئلہ کیوں حل ہووے گا۔ تے بابا مسئلہ حل ہووے گا
اگر کوئی باخبر دی ہووے۔ تے صاحب نظر وی ہووے۔ رستا ہو ای اے۔ میں آکھیا کیویں۔ اوہنیں آکھیا
عرش تے رہوے تاں وی ہووے جے فرش تے رہوے تاں وی ہووے۔ ایہہ تھوڑ اے۔ پر جے سمجھنا چاہنا ایں
تے۔ ادھر آ۔ کسے محبت والے کول کسے معرفت والے کول۔ صاحب نظر کول بہہ کے گل سمجھ جا۔ تینوں عرش
تے فرش دے سارے پینڈے ختم ہوندے نظر آن گے۔ اک گل ہور تے۔ اوہ تھوڑ دا اچھے لے آ۔ تے ایہ پر
اگے ای اچھے اے۔ گل سن کے غور کیتا۔ دوناں تھوڑاں وچ جوڑ۔ پھر میں نوں کہن دے میں کلا ہاں
بندہ آں۔ میں آکھیا مولوی جی تسیں اپنے آپ کلا ہوئے او۔ تے میں اپنے آپ کلا ہوئے آواں۔ اسد تے نال اے
حق دا ایہو ای اے۔ ہن نظر پا۔ پھر پابندیاں ہٹ۔ پابا وفا ہو کے۔ پابا جھکا ہو کے۔ میں
آکھیا پھر۔ ایہہ نظر پا۔ جیویں میرے بنی کے صحابہ نے پائی اے۔

میں نوں کہے آکھیا جے اوہ نظر پائیے تے پھر نتیجہ کیوں نکلے گا۔ میں آکھیا اسیں کیہڑی نکلنا ایں

Scanned with CamScanner

میں آکھیا ایہنوں ویکھ لے۔ اوہنوں ویکھن دی تمنا کر کے۔ ھُو۔ ھُو۔ اوہناں آکھیا اینج مسئلہ
نہیں حل ہونا۔ اینج اُنج نہ کر۔ اینج کر کے ویکھ۔ پھیر شیشے وچوں جواب آپے آ جائے گا۔ ویکھن والے
ویکھ کے کہندے نیں۔ ہن پتہ لگیا ای۔ ہو۔ ہو۔ ۳ بار۔ ایہی اوہدا اے۔ پھیر میں
اوہنوں آکھیا ویکھو تساں سبھ اوہو ای اوہو ہو۔ ۲ بار۔ مسکرا کے آکھیا۔ شیشے وچ ویکھنا
لگا۔ میں آکھیا آپ کہندے او آپ ہو ہو۔ اول ہو۔ آخر ہو۔ ظاہر ہو۔ باطن ہو۔ میں آکھیا اوہنوں
چار وار میں آکھ دتا۔ ہو ہو۔ میں اک واری آکھ دتا تے کی فرق اے۔

اوہناں آکھیا نہیں جنگل طرح سمجھیا۔ لے تُوں ماہے کی کہندے نیں۔ اوہ کہندے نیں

خدا کا نور تجھ میں ہو بہو ہے۔ یا رسول اللہ میرے آقا۔ میں رشتہ پاواں میں مر جاواں۔

خدا بھی نہیں مگر تو رو برو ہے۔ ——

محبوب دا خد و خال ویکھ کے۔ تو منہ تے لال دا حسن و جمال ویکھ کے۔ بے خود ہو کے سکتہ کھا گئے۔

تصویر یا بند وکر دل میں تمہارا یا رسول اللہ — خدا کا کرم ہے کہ نظارہ یا رسول اللہ ہے۔

اوہ نے فرمایا۔ حضور الاول —— کیے مولوی دا پیٹ وچ مروڑ اٹھیا۔ اوہناں کہیا لو ہڑا ہو گیا بے۔
گڈ تے اگے وی نہیں کردے سی۔ پر اج مدینہ مسجد وچ آ گئے۔ ایہہ سنیاں دا کلمہ مولوی۔ ایہو آمنہ دے لال نوں
آکھی جاندا اے۔ لوکو۔ اول وی اوہو ہے۔ آخر وی اوہو ہے۔ ظاہر وی اوہو ہے۔ باطن وی اوہو ہے۔ اکلے کلمہ
میں کیہا تیرا مسئلہ کلمہ نہیں۔ خدا کی کمیں والے دی کمل ہو گئی اے۔ اکلے ہو ہیں۔ میں آکھیا ایتھوں دے مولوی
ایتھوں تے بہتے پڑھے لکھے۔ گریجوایٹ۔ بی ایس سی۔ ایم بی اے کرن والے۔ مولویاں نوں کتنی عقل اے
پھر حضرت محمد علامہ اقبال نوں دتی اے۔ میں ویکھیا پڑھیاں کولوں۔ تُوں ایہہ کہندا ایں۔ میں پڑھیا
کے آیاں آں۔ میتھوں عقل وی آمنہ دا لال لے دتی اے۔ فرمایا جے مولویاں نوں میرا اعتبار اے۔

Scanned with CamScanner

جے جو کجھ اقبال نے خدا دی عنایت تے حلی نال آکھیا اے۔ فرمایا ۔ ـــ

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر   وہی قرآن وہی فرقان وہی یسین وہی طٰہٰ

اک مولوی کہندا اے۔ نہ میں کسے اقبال دی مندا نہ میں کسے مولوی دی مندا۔ سیوں کوئی ہور ثبوت دے۔

میں آکھیا کہندی من دا اے [illegible] تکڑے بندے دی گل کر۔ میں آکھیا پہلا رسولوں جے میں پیو دا ہیں

بھجیں ناں۔ بس میں اوہدی گل کراں گا۔ جیہڑی توں وی منیں گا۔ تیرا پیو وی منے گا۔ آکھن لگا ایڈا

تکڑا کیہڑا اے۔ جیہڑی گل میں ہن کرن لگاں گا۔ میں آکھیا فرشتیاں وچوں وڈے فرشتے چار۔ اوہناں چاراں

وچوں وڈا۔ جبریل۔ دوجے نمبر تے میکائیل۔ تیجے نمبر تے اسرافیل۔ تے چوتھے نمبر تے میں تیناں دسیندا نئیں ناں۔

خدا دی قسم فرشتے چار۔ مولوی کہندا اے۔ جبرائیل اک۔ میکائیل دو۔ اسرائیل تین تے عزرائیل چار

میں اپنے رسول نوں پچھیا۔ اوہنے کہیا۔ ابوبکر اک۔ مولوی کہندا اے جبریل وڈا اے۔ میرا مصطفیٰ کہندا اے وڈا

ابوبکر صدیق اے ۔ جبریل اک۔ میکائیل ۲۔ اسرائیل ۳۔ عزرائیل چار۔ میں ویکھیا اپنے رسول نوں۔ فرمایا

ابوبکر اک۔ عمر دو۔ عثمان تین۔ علی چار۔ اے مولا ثے کائنات۔ مصطفیٰ کیہ کہندا اے۔ فرمایا جے تینوں نہیں

آوندا۔ ابوہریرہ توں لکھ لے۔ جبریل دی گل اک پاسے۔ ابوہریرہ دی گل اک پاسے ـــــ۔

میں پچھیا ابوہریرہ نوں۔ کیہ میرے سوہنے رسول نے فرمایا۔ ایہہ مولوی ہالے شک کردا پھردا اے ایہدے کول

ثمانی وہاں جے قرآن دی آیت پڑھو کے ہو مولائی والآخرۃ ـــــ علیم۔ میں آکھیا مولوی کی کہندا اے۔ اوہنے آکھیا

خدا آل آیت ہن تے لائی جا سکدے او۔ میں آکھیا اساں آپے لائی اے۔ اوے ایہہ لائی نہیں جاندا ایہہ

کہندا اوے میں اپنے وچوں باہر نوں وکھائی جاندا آں۔ ـــــ ابوہریرہ کی کہندا اے۔ مولوی آل

گل بعد ختم کر دینے آں۔ اس گل توں توں وی نہیں سمجھدا۔ آکھے ایہہ کون اے۔ میں آکھیا جبریل۔

میں کہیا پہلے سن میرے رسول نے کی کہیا۔ میرے آقا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہ سب توں پہلے

فیر رب کائنات نے میں محمد دے نور نوں پیدا کیتا۔ فیر رب کائنات نے میتھوں پیدا کر کے۔ میتھوں کیسے دکھیا

کہندے لکھیا اے۔ میں کہیا کئی حدیثاں۔ بڑی مشہور حدیث اے جابر۔ جیہڑی روایت یا جابرؓ ان ہے

تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ۔ ایہہ روایت سن کے مولوی دا ہیٹھ کہندا سی میں آکھیا

بدل دیندے آں۔ ان اول ما خلق اللہ نور نبیک یا جابر۔ ایہہ سن کے مولوی بڑی حوصلہ ہویا کہ

جدوں نور نبیک آکھیا نہیں۔ من نورہ نوں ہن آکھیا۔ میں آکھیا تو جدا جدا کرن نوں پھردا ایں۔ رب ایکا

کرن نوں پھردا اے۔ ——— میں آکھیا میرے مصطفیٰ اکرمؐ نے فرمایا اے ابوہریرہ سب توں پہلے

رب کائنات نے میں محمد دے نور نوں پیدا فرمایا۔ فرمایا۔ پیدا فرمایا کہ میری گل غور نال سنی۔

ہر جگہ دی ذات پیدا نہ کیتا ہے

خامہ قدرت کی دیکھو دستکاری واہ واہ

کیا ہی خوب کیا ہی نقشہ پر اپنے پیارے کی سنواری ہے۔ واہ واہ

میں آکھیا پیر علی دے تابعدار دا کلام اے۔ سنیاں دے لفظ خوراں کرن پڑھدا ای نہیں۔ ایہہ تے شعر دا سنیں

ذو مرے تے تابعے۔ آکھن لگا۔ آ میرے ذو مولا۔ کراں بیٹھی زاری۔

ہے میں مکری مکاواں نوں جتھوں میں ہاری۔

انہاں نوں کی سمجھ آنی اے اعلیٰ حضرت دے کلام دی۔ کیے اعلیٰ حضرت دا چوتھا پیٹا ہووے۔ حاکم حیشی

فرمایا ہے سب سے پہلے تھا ان کو بنایا گیا نور رحمت سے ان کو سجایا گیا۔

پھر اس کی نقش پر محبوب کی کھینچ لی خود خدا کو بنا کر سرور آ گیا۔ فیر رب کائنات دے

حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وی فرمایا۔ ابوہریرہ سب توں پہلے رب کائنات نے میرے نور نوں پیدا فرمایا۔ ہمیشہ دے

رب نے محبت تے پیار تے مہر دی نگاہ میں محمد دے چہرے تے پائی۔ میرے آقا فرمایا۔ سن جبرئیل وا ہم جدوں

Scanned with CamScanner

محبوب نے محبوب نوں ویکھیا ۔ رب دی نگاہ محمد ویکھدے ہیں محمد نوں حیا آیا ۔ حیا دے نتیجے وچ محبوب نوں پسینہ آیا ۔ فرمایا ابوہریرہ ۔ میرے پسینے دے پہلے قطرے وچوں ۔ اللہ نے ابوبکر نوں پیدا کیتا سی ۔ دوجے قطرے وچوں عمر نوں پیدا کیتا ۔ تیجے قطرے وچوں عثمان نوں پیدا کیتا ۔ چوتھے قطرے وچوں علی المرتضیٰ نوں پیدا کیتا ۔ ایہہ اول دا خلق اے ۔ نور نبیک یا جابر ۔ تے جبرئیل نے کیوں کہیا سی ۔ ایویں آکھی جاندے او کہ اول اول ۔

میں آکھیا جبرئیل امین دی گل چھڈو ۔ اتے اشرف ای ایسے لوک ہیں ۔ میرے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما سن ۔ جبرئیل امین حاضر ہوئے ۔ دستور سی اسا ۔ طرز و طریق سی اسا ۔ احادیث مبارکہ دی اے جبرئیل دی جبرئیل بارگاہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دے وچ حاضر ہوندے سن ۔ سب توں پہلے سلام عرض کردے ۔ اپنا سلام عرض کردے ۔ تے اللہ والا سلام آکے مصطفیٰ نوں پڑھدے ۔ کیوں بارگاہ سید عالم وچ آن کے جبرئیل کہندا ان اللہ تعالیٰ یقرء علیک السلام ۔ یارسول اللہ میں ای نہیں سلام عرض کردا ۔ جدوں میں سدرۃ نوں ٹردا سی فرشتیاں دیاں آوازاں آ رہیاں سن ۔ عرش تے بیٹھا سی رب پڑھ رہا سی درود سلام پڑھدا سی ۔ جبرئیل اج حاضر اے ۔ اج کی کہندا اے ۔ السلام علیک یا اول ۔ آخر ۔ حاشر ۔ اے سب توں پہلاں شروع سلام ہوئے ۔ سب توں اے آخر آن والا ۔ حشر تے درود سلام ہوئے ۔ اس حشر وچ سر دلبر کرنا والا (جمع حشر دی) حشر تے سلام ہوئے ۔ میرے آقا و مولا علیہ السلام نے فرمایا ۔ جبرئیل اج کیہو جیہا سلام عرض کرن لگا ایں ۔ اج گل بدل گئی اے ۔ عرض کیتی یارسول اللہ جبرئیل نے کرسا کو کول گل نہیں کیتی ۔ جیویں رب سکھاندا جاندا اے ۔ اوویں ای جبرئیل تیری بارگاہ وچ آکے سلام عرض کردا جاندا اے ۔ میرے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم دا ۔ فرمان ذیشان اے سنو کہ میں گل ختم کراں ۔ رب فرمایا ایہہ اول ۔ جبرئیل آکھے ایہہ اول ۔ صحابہ آکھن ایہہ اول ۔ مصطفیٰ دیاں دے غلام کہن اول ۔ میرے آقا فرمایا ۔ ادھے اول اول دی رٹ لان والیو ۔ میں محمد ولے ویکھو ۔ اج میری گل غور نال سنو ۔ میں آپ کہنا آں ۔ انا اول ۔ میں آپ اول ۔ مصطفیٰ کریم

کیسا اوّل۔ زمانہ خدا دی ساری خدائی دی تخلیق وچ میں اوّل۔ ہیور سوہنیا کی اوّل۔ زمانہ باقی
سب دنیا دیاں گلاں چھڈو۔ میرے اوّل ہون دا۔ جیہڑا اعتقاد۔ تے جیہڑا سرور تہانوں آؤندا ہے۔ اوہ تہانوں
وچ ایہہ گل عرض نال سن لو۔ ایہہ میں جو آکھیا اے۔ میں اوّل۔ ایہہ نرا میں پیدا ہون وچ اوّل ای
نہیں۔ آں مبارک ہووے۔ قیامت والے دن جدوں خدا دی ساری خدائی وچوں اولادِ آدم قبراں وچوں
نکلے گی۔ میں محمد آمنہ دا لال اوّل ای ہوواں گا۔ انا اول من تنشق عنہ الارض۔ قبراں وچوں
نکلن گیاں۔ سب توں پہلے۔ زمین جیہڑی واسطے پھٹے گی۔ اوہ پہلو وی میں آں۔ میرے آقا ہوور کی اے۔
زمانہ مبارک ہووے۔ رب کولوں شفاعت جلدی والی شوخی نال۔ خدا دی بارگاہ وچوں۔ بخشش دا سوال کردیاں ہویاں
میری شفاعت منگن والیو۔ انا اول شافع و مشفع۔ یوم القیامۃ۔ مبارک ہووے۔ قیامت والے دن۔ خدا دی
بارگاہ وچوں سب توں پہلے شفاعت کرن والا وی میں ای آں۔ تے شفاعت کرن والیاں وچوں سب توں پہلے
جیہڑا شفاعت قبول ہوئی اے۔ اوہ وی میں ای آں۔ مصطفیٰ دی اولیت۔ مصطفیٰ دی آخریت۔
میرے آقا دا ظاہر ہونا۔ میرے آقا دا باطن ہونا۔ ہر شے توں باخبر۔ اللہ صاحب علم ہونا۔ اگر پوری تفصیل
نال بیان کریئے۔ اک رات نہیں۔ ساری زندگی وی گزر جاوے۔ تاں وی میرے مصطفیٰ دی شاناں دا سرا ہتھ
نہیں آوے گا۔ ہاں بقول جناب محمد علی ظہوری۔ ایہہ ظہوری صاحب دی قبر تے اللہ بے پناہ رحمتاں دی
برسات نازل فرمائے۔ ظہوری صاحب نے اپنی نعت دا اک شعر وچ ایہہ گل آکھی۔ بہت سارے مصطفیٰ کریم
دی صفات دیاں جھنڈیاں لا کے سجا کردیاں نال۔ جدوں آیاں معراج دی رات والے ہاسے جاگے نال۔
میرے سرکار رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم دی معراج۔ تے اگے دیاں اگے دیاں۔ سرکار دی بارگاہ رب العزت
وچ۔ پہنچے۔ تے پہنچ دا انداز جیہڑا قرآن نے بیان کیتا اے۔ قاب قوسین او ادنیٰ۔
آمنا سامنا۔ مولا نے ویکھیا ایہہ قاب قوسین کی اے۔ میں آکھیا اللہ دا بندہ۔ اپنے مال دے ویکھن دی

چسّن پشن آندی ۔ جیہڑے آپنے سینے نوں کھول کے ویکھن دی چسّن آندی اے ۔

قوسین دے مقام تے ایہہ راز کھولیا اللہ اللہ ری جاندا اے بڑائی حضور دی ۔

جیہڑا کریا گا مدح سرائی حضور دی ۔ قرآن دسدا اے بڑائی حضور دی ۔

بقول پیر احمد رضا دے ۔

اے قرآن رضا خود صاحب قرآن اے مداح حضور ۔ مجھ سے کم ممکن ہے ہمہ مدحت رسول اللہ کی ۔

اے رب کائنات جل وعلا ۔ ذوق عبادت دے ۔ شوق شہادت دی دے ۔ سر تیری بارگاہ وچ جھکیا رہے ۔

دل تیرے حبیب دی بارگاہ وچ دھڑکدا رہے ۔ اللہ زندگی رسعد دے ۔ خاتمہ ایمان تے نصیب فرما دے ۔

رب کائنات

— o —

(signature)

٢١-٥-٢٠٢٥ PM ١٨:٥٢ بروز بدھ

٤-٥-١٤٢٨

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizami Distt. Teh. Pakpattan

(علامہ عبدالعزیز چشتی)

ورفعنا لک ذکرک ۔ یہ ان کی کرم نوازی ہے جو میری نظر میں رہتے ہیں۔ آنکھوں میں بستے ہیں
آپ کا دل اور جگر میں رہتے ہیں۔ حضرات گرامی یہ محفل یہ جلسہ یہ میلاد النبی۔ مقام نبی حسن نبی
کردار نبی افعال نبی تہذیب نبی کی محفل ہے۔ حضور کے دیوانوں کی محفل ہے۔ نبی پاک کے جانثاروں کی محفل
ہے۔ الحمدللہ۔ یہ میلاد النبی کی محفل ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں۔ یہ میلاد النبی مقام نبی حسن نبی کردار نبی
معراج النبی معروج النبی حقیقت میں اللہ کے محبوب کا ذکر ہے محفل ہے۔ آپ یاد رکھو۔ اللہ نے
فرمایا کملی والے تیرا ذکر میں نے پیدا ہونے سے پہلے کر دیا ہے۔ پیدا بعد میں کیا ہے
ذکر پہلے کیا ہے۔ ذکر مصطفیٰ میں نے پہلے کیا ہے۔ تاکہ تیرا ذکر کسی مولوی
کا کسی پروفیسر کا کسی عالم کا۔ ایم پی اے کا۔ ایم این اے کا محتاج
نہ ہو۔ تیرا ذاکر میں ہوں تو میرا مذکور ہے۔ تیرا طالب میں ہوں تو
میرا مطلوب ہے۔ تیرا عاشق میں ہوں تو میرا معشوق ہے۔ تیرا رب
میں ہوں۔ تو میرا محبوب ہے۔ تیرا ذکر میں نے کیا۔ اللہ نے نبی کا ذکر
کیا۔ عالم ارواح میں کیا۔ ذکر پہلے کیا۔ دنیا میں بابا تیرا ذکر میں ہوں میں
تیرا ذکر ہر دور میں رہے گا۔ کملی والیا۔ جہاں تک میری خدائی ہے۔ وہاں تک تیری مصطفائی ہے۔
میری خدائی عام ہے۔ تیری مصطفائی عام ہے۔ تو کسی کے علاقے کا نبی بن کے نہیں آیا۔ بس نگر کا نبی
بن کے نہیں آیا۔ جہاں جہاں میری خدائی ہے۔ وہاں وہاں تیری مصطفائی ہے۔ اے کملی والے۔ تو اللہ
کا محبوب ہے۔ انتخاب شدہ ہے۔ مولوی یہاں بنتا ہے۔ عالم یہاں بنتا ہے۔ فاضل یہاں بنتا ہے
ایم پی اے یہاں بنتا ہے۔ چوہدری یہاں بنتا ہے۔ حافظ یہاں بنتا ہے۔ ولی یہاں بنتا ہے۔ نبی بن
کے آتا ہے۔ نبی نماز پڑھ کے نہیں بنتا۔ ذکر کر کے نہیں بنتا۔ سجدہ کر کے نہیں بنتا۔

عبادت کرنا نہیں بنتا۔ داڑھی رکھو تو نبی نہیں بنتا۔ نبی بن کے آتا ہے۔ خدا کا انتخاب شدہ جس کو
خدا انتخاب کرے وہ نبی ہوتا ہے۔ اور خدا کا انتخاب مدینے کا چاند ہے۔ جاتے ہوئے انتخاب شدہ پیارا
ہوگا۔ کتنا جمیل ہوگا۔ کتنا اعلیٰ ہوگا۔ ارفع ہوگا۔ منزہ ہوگا۔ پاکیزہ ہوگا۔ خدا کے انتخاب پر اعتراض
کرنے والے بے ایمان ہیں۔

انتخاب خدا کا ہو۔ جس کو چن لے۔ مصطفیٰ ہے۔ مرتضیٰ ہے۔ اور اپنا بنا کے ساری کائنات کا
نبی بنا کے۔ اور ہم خدا کے انتخاب پر اعتراض کریں۔ اس میں کمی لگ گئی ہے۔ وہ مر گیا ہے
ختم ہو گیا ہے۔ انتخاب غلط گیا ہے۔ اس میں کوتاہی تھی غفلت تھی۔ بھول جاتا تھا
تم نے ہوش پر اعتراض نہیں کرتے۔ جس نے بنایا ہے۔ اس پر اعتراض کر رہے
ہو۔ کسی چیز پر اعتراض کرنے والا۔ اس کا بنانے والے پر اعتراض کرتا ہے۔
اور جو چیز بنائی ہے۔ اس پر اعتراض کرنا۔ اس کے اوپر بنانے والے پر اعتراض ہے
اور جو کسی کتاب پر اعتراض کرتا ہے۔ وہ مصنف پر اعتراض کرتا ہے
جو شعر پر اعتراض کرتا ہے۔ وہ شاعر پر اعتراض کرتا ہے۔ جو مصطفیٰ پر اعتراض کرتا
وہ خدا پر اعتراض کرتا ہے۔ کملی والا خدا کا انتخاب ہے۔ اور خدا نے دنیا کا اصل والے
شیراز کی کڑی میں نے کہا ہے۔ ذکر پہلے کیا۔ پیدا بعد میں کیا۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین۔
خدا تعالیٰ نے عالم ارواح میں۔ عالم میثاق میں۔ جن کو نبی بنا کر بھیجا جمع کر لیا۔ اور نبیوں آ کر۔
ایک لاکھ کتنے ہزار نبیوں کو بلایا۔ نبی بنانے سے پہلے بنایا۔ اور کتنی محفل پیاری ہوگی۔ اور بنا بے گناہ
ہوتے ہیں۔ وہ معصوم ہوتے ہیں۔ اور پاک لوگوں کی محفل کا انعقاد کر لیا ہے۔ واذ اخذ اللہ میثاق
اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح کے وقت سارے نبی بلا لیے۔ نبیوں کو وہ بلایا۔ نبی بے گناہ ہوں نہ ہوں نبی

معلوم ہو رہے ہیں۔ اللہ نے فرمایا اے نبیوں میرے نال اک عہد کرو۔ اک وعدہ کرو۔ میثاق النبیین۔ اے نبیوں
محبوب سے عہد کرو۔ خدا نے کہا۔ کسی بریلوی نے۔ نقشبندی نے سہروردی نے قادری نے اویسی نے اہل حدیث
نے اہم نہیں اسا۔ دیوبندی نے وہابی نے شیعہ نے کسے نے نہیں کہا۔ اللہ نے کہا۔

اللہ تیری قدرت تے قربان جاواں۔ تیری عظمت تے قربان جاواں۔ تیرے ساکردار تے قربان جاواں۔
تیرے پیار تے میں قربان جاواں۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین۔ گل بڑی مزیدار اے۔ اے نبیوں میرے
نال وعدہ کرو۔ کی گل وعدہ کرو۔ محفل نبیاں دی اے۔ خطاب خدا دا۔ ؎

خدا خود میر مجلس بود — اندر لامکاں خسرو۔
محمد شمع محفل بود — شب جائے کہ من بودم۔

سیکھ ہو سبحان اللہ مولوی لوک نہیں۔ جنی پاک دا ذکر کرن سن۔ اللہ تعالیٰ فرمایا۔ اے نبیوں عہد
کرو۔ نبیاں دی محفل اے۔ پاکاں دا محفل اے۔ خدا تعالیٰ خطاب کردا پیا اے۔ میثاق النبیین۔
اے نبیوں عہد کرو کہ عہد کرو۔ لما اتیتکم من کتاب ــــ میں کتابیں دوں گا حکمت دوں گا۔
درجے دوں گا انعام دوں گا صحیفے دوں گا۔ معجزات دوں گا۔ کلیم اللہ بناواں گا۔ ذبیح اللہ بناواں گا۔
کلیم بناواں گا۔ پر اک میرے نال وعدہ کرو۔ کتابیں دوں گا۔ حکمت دوں گا۔ تجلیات نبوت دی برکات
دوں گا۔ تینوں عزت دیاں گا۔ تیرا استقبال کر دواں گا۔ تینوں نرالا بناواں گا۔ حسین بناواں گا۔
جمیل بناواں گا۔ اعلیٰ بناواں گا۔ ارفع بناواں گا۔ افضل ہم بناواں گا۔ لیکن اک میرے نال وعدہ کرو۔
اے بندہ کسے لوکاں نوں وعدہ لینا اے۔ ہر ولی جگہ جاؤ گا۔ بندے نوں نہیں پتا کہ ایس نال وعدہ لینا اے
تے ایہ لوکاں تے علم اے۔ پیر دی مجد لینا اے پیا۔ سب پتا ہے۔ علم اے۔ لیکن پہلے وی میثاق النبیین۔
میرے نال وعدہ کرو۔ اے نبیوں علم ہے وقت تے وعدہ کیوں لینا ایں۔ رب آکھدا اے تسوں علم ہے ویلے

جیہڑا میں وعدہ لیندا اے ۔ اوہدی اہمیت واسطے وعدہ لے رہیا واں ۔ پتہ میتھوں ہٹ دے ۔ اہمیت ثابت کرنا
چاہندا آں ۔ ایس گل دی اہمیت اینی اے ۔ رب نے فرمایا میں اہمیت عہد کو ثابت کرنا چاہندا ہوں ۔ آئے
نبیو ۔ وعدہ کرو ۔ رب نے پہلے دی اک محفل بنائی ۔ الست بربکم ۔ کہا گواہ رہنا کہ فرمایا اینی منافق جیہڑے
سن سب بلا لیئے ۔ نبی بلا لئے غوث بلا لیے ۔ ابدال بلا لیے ۔ جدوں یار دی واری آئی صرف نبی بلائے میں
آکھیا یار اپنا ہن پیش کر بلا دیئے ۔ رب فرماندا اے میں نہیں چاہندا میرے یار دی محفل وچ کوئی بلیبر بلا دواں ۔

میثاق النبیین نبیو وعدہ کرو ۔ پتہ چل گیا نبی پاک ہوتے ہیں ۔ پاکاں دی محفل اے ۔ اوہ وعدہ دے
کد ٹھیک ہوئے ہوتے کہ آئے ہیں ۔ اپنے نبی بلا لئے ۔ آکھیا نبیو وعدہ کرو ۔ کی وعدہ کرو تسی جا دی کم رکھو ۔
وعدہ کرو جدوں میرا رسول آئے گا ۔ میں آکھیا یار اوہ شان نہیں آؤ گے ۔ سانوں سوہنیاں ساڈی مستی بناوے
صدقے جاں دے عشقاں وچ ۔ اللہ فرمایا میں نہیں آکھاں گا ۔ آئے گا ۔ جیہڑا جاوے ۔ جاندا اوہ اے جیہڑا جاوے ۔ نہ میں
جاندا آں نہ میں آوندا آں ۔ جاندا اوہ اے میرا مدینے والا یار اے ۔ تے آؤندا وی میرا مدینے والا یار اے ۔

ونحن اقرب الیہ من حبل الورید ۔ میں ہمیشہ موجود رہندا آں ۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ۔ میں تہاڈے قریب
رہندا ہوں ۔ ہر وقت موجود رہندا ہوں ۔ آندا نہیں جاندا نہیں ۔ کدی میرا محبوب وادی حرا وچ جاندا اے کدی
تے جاندا اے ۔ کدی طائف وچ جاندا اے ۔ کدی مکے جاندا اے ۔ کدی مدینے جاندا اے ۔ آندا جاندا میرا یار
دا اے ۔ میں ویکھدا رہندا آں ۔ اللہ فرماندا اے میرا رسول آئے گا ۔ اچی بول سرکار دا غلام کون
سے کملی والا دا نام آیا پیا روح دا پیار آئی ۔ جدوں نبیاں نے سنیا تے حد نس کیتا
بلکہ وجد آیا ۔ تسی جا دی کم رکھو ۔ رسول آئے گا ۔ اللہ آکھیا اے میں نہیں آواں گا ۔ یا اللہ اساں دا کی
رکھیاں نمازاں پڑھیاں ۔ برکت روزے رکھے ۔ یا اللہ توں نہیں آویں گا ۔ اسی مر گئے آں ۔ دا رسول اللہ کی
اللہ اللہ کر کے ۔ تسی توں نہیں آؤ گے ۔ میرا دل کردا اے زیارت کرن واسطے ۔ تہانوں مکھ وکھن واسطے ۔

Scanned with CamScanner

یا اللہ تُوں سب ہر طاقت اے ایں۔ تُسی ملکی مل شریں قدیر او۔ تبارک الذی بیدہ الملک ہو۔ منڈے دینے آلے او،
کُڑیاں دینے آلے او۔ عزت دینے آلے او۔ رزق دینے آلے او۔ برکت دینے آلے او۔ درجات دینے آلے او۔
منازل دینے آلے او۔ خوشی دینے آلے او۔ مشکل کشا ہو۔ یا اللہ تسیں کیوں نہیں آؤ گے۔ کی وجہ۔ اللہ بندہ
اے نہیں۔ من رآنی فقد رأی الحق۔ اگر تُسی نے میرے گلی والے نوں ویکھ لیا ہے

جب ہو کلیم کسی لئے طور کا ماجرا کیا ہاں ۔ کچھ تو ہو گیا ہوا جلوہ یار دیکھ کر۔

اللہ تعالیٰ زیادہ نظر میں نہیں آتا۔ زیارت دی شاہوں نہیں دے سکدا۔ میں وچیا اک مولوی صاحب کولوں۔
مولانا محبت کس کی ہوتی ہے۔ محبت کا کیا مطلب ہے۔ اس کا نہ آنکھ ہے۔ نہ دل ہے۔ نہ دماغ ہے۔ اللہ
کی صورت نہیں۔ اس کے گال نہیں رخسار نہیں۔ سر نہیں۔ بال نہیں۔ وہ تو بے صورت ہے۔ تم اللہ
سے کیسے محبت کرتے ہو۔ بس کمشکلہ۔ اس کی کوئی مثل نہیں۔ میری کوئی مثال نہیں۔ میری کوئی صورت
نہیں۔ جب اس کی کوئی صورت نہیں۔ مولوی صاحب سے میں نے پوچھا۔ تیری محبت خدا سے کیسے ہو گی۔ کبھی
خواب میں نہیں آیا۔ خواب میں ابا جی ملتے ہیں۔ دادا جی ملتے ہیں۔ خوش قسمت کو رسول پاک بھی خواب میں
ملتے ہیں۔ یعنی خدا کی کبھی زیارت نہیں ہوتی۔ کبھی خدا نہیں ملتا۔ خدا ہے۔ اس کا انکار نہیں۔
نظر نہیں آتا۔ یاد رکھو کسی کے نظر آنے سے اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ خدا ہے نظر نہیں آتا
جان ہے نظر نہیں آتی ـــــ جان ہے نظر آتی ہے کوئی۔ جان تن میں ہے۔ تن جان میں ہے
جان تن سے جدا نہیں۔ تن جان سے جدا نہیں۔ تن جان نہیں جان تن نہیں۔ لیکن تن میں جان ہے۔
نظر نہیں آتی۔ لیکن ہے۔ اگر خدا ہے۔ جان ہے۔ نظر نہیں آتی۔ تو میرا مسئلہ بھی ہے۔ ایک
حضور مینوں دکھاؤ۔ میں کہنا آں مولوی جی مینوں اپنی جان دکھاؤ۔ ـــــ ایسا ہوا۔ باؤ جی
انجینئر صاحب۔ ڈاکٹر صاحب مجھے اپنی جان دکھاؤ۔ سنا ہے وہ جان نہیں دکھا سکتے۔ اگر جان

Scanned with CamScanner

دکھا سکتے تو یاد رکھو۔ مصطفیٰ کیسے تمہیں نظر آ سکتا ہے۔ میرے دوستو یاد رکھو۔ خدا نے فرمایا ہیں
نے کہا مولوی صاحب محبت کیسے ہو گی۔ خدا سے اللہ اللہ۔

آئینہ رکھو کے سامنے ۔ خدا سے محبت کیسے ہوگی میں بڑا بوڑھا ہو گیا ہوں۔ سوچتا رہا
ہوں۔ خدا سے محبت کیسے کروں۔ نہ اس کے بال ہیں۔ نہ اس کی ناک ہے۔ نہ نظر میں آتا ہے۔ نہ تخیل میں نہ
ذہن میں۔ نہ علم میں۔ نہ تمدن میں۔ نہ تہذیب میں۔ نہ سوچ میں۔ وہ آتا ہی نہیں۔ خواب میں نہیں
تو پھر محبت کیسے ہو گی۔ تمہیں خدا سے محبت اس وقت ہو گی جب میرے مصطفیٰ کی زبان پر ایمان ہو گا۔
زبانِ مصطفیٰ کو ماننا پڑے گا۔ اور کملی والے کی عظمت کو ماننا پڑے گا۔ آپ کے بیان کو ماننا پڑے گا۔ آپ
کے ارشاد کو ماننا پڑے گا۔ آپ کے کلام کو ماننا پڑے گا۔ حضور نے فرمایا خدا ہے۔ ہم نے مان لیا
کہ ہمارا آقا خدا ہے۔

شیشے ہوبہو نا چیزے گمل نکلے او شہرا سے۔ چیزا یوں رشارہ کریں او شعر پیرا سے۔
جنہوں تو ہیں پہچانے رب اوہنوں تو چھپاندا انکھیاں دے وچ سُٹ نالے جیش سے اڑی جاندا۔
ماہی مدینے والا۔

بس اس بات کو چھوڑ کے آگے جانا چاہتا ہوں۔ بات بڑی لمبی نہ ہو جائے۔ آپ الجھ جائیں گے۔

نگاہ الجھی رنگ و بو میں خرد کھو گئی ہے چار سو میں۔

اس لیے بات بڑی سادہ کی جائے۔ قوم ہماری بڑی ان پڑھ ہے۔ گالی تو مولوی کو نکالتے ہو۔ مولوی
۲۰ - ۲۵ سال تک کھیر پوری پر بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ اور تم تھوڑے پڑھ کر مولویوں کو گالی دیتے ہو۔ کچھ پڑھ لکھا
کرو کچھ کہو۔ گال کڈھنی اے تے پڑھ کے گال کڈھو۔ اس بات کو یاد رکھو۔ خدا نے فرمایا ثم جاءکم
رسول۔ کون آئے گا رسول۔ مسئلہ تو ہو گیا۔ نبیاں نے سنیا نے سرے ہاں نیں۔

Scanned with CamScanner

اوہناں نبیاں نوں خوشی ہوئی۔ جدوں اللہ کہندا اے رسول آئے گا تے ساڈیاں نوں کی اعتراض اے۔ اللہ کہندا
اے رسول آجے گا۔ نبیاں نوں وسیبہ ہو گیا۔ رب آکھیا۔ مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ۔ جدوں نبی میرا
آئے گا رسول رب آئے گا تاں تہاڈی تصدیق کرے گا ______ میں حیران ہو گیا۔ سب نوں بلاوجہ
آوے گا۔ اک سکھ جو بیس ہزار نبی دا تصدیق ہو رہی کرے گا۔ پتہ لگ گیا نبی خدا دا پیارا اے تصدیق مصطفیٰ؟
کردا اے۔ کلمہ والا جیہڑا تصدیق کر گیا اوہ نبی دا اے۔ اوہ ملاں مولوی دی تصدیق نہیں۔ میرے مصطفیٰ دی
تصدیق ہے۔ میرا اللہ نبی کا ذکر کرتا ہے۔ ایسا ذکر کیا ہے۔ خدا فرماندا اے۔ میرے خدائی وچ میرے
مصطفیٰ دا ذکر جاری رہے گا۔ کوئی عیسائی، کوئی ہندو، کوئی سکھ مسلمان نہیں ہو سکدا۔ جدوں
لا الہ الا اللہ کہندا رہوے جاں تک محمد رسول اللہ نہیں ہووے گا۔ اوہ پتہ لگا۔ جناں چر ذکر مصطفیٰ نہ کیتا جاوے
بندہ مسلمان نہیں ہوندا۔

اللہ فرماندا اے میرا رسول آوے گا تہاڈی تصدیق کروا ہویا۔ پتہ لگا کوئی نبی موقوف وجود وچ نہیں آسکدا
جناں چر کلمہ والا تصدیق نہ کرے۔ ؎

ستاروں سے یہ دو نور دیکر ہے مہتاب منور آتا ہے۔
پیغمبر تو سب آہی گئے اب سب کا پیغمبر آتا ہے

ایہہ ساری کائنات دا نبی بن کے آیا اے۔ اول دا نبی آخر دا نبی۔ ایہہ ظاہر دا نبی اے باطن دا نبی اے
ابتدا دا نبی۔ انتہا دا نبی۔ ایہہ نبیاں دا نبی اے۔ بلکہ خدا دا نبی اے۔ اللہ اللہ رب نے کی فرمایا۔ رب فرمایا
تصدیق کرے گا۔ میں اک مولوی نوں مشتعل دیکھیا۔ میں کیہا مولوی جی۔ کلمے والے ہو کے تصدیق کرن لگے۔ مراد
نال دیاں بڑیاں قسماں میں کو تر ہو قسم اے مولوی دی۔ شیر کولوں تے بندہ نہیں بچیا بنایا۔
علامہ اقبال نے فرمایا ؎ عجب نہیں کہ خدا تک تیری رسائی ہو۔ تری نگہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام

تینوں رب کتھوں ملنا ایں۔ تینوں تے بندے دا پتہ نہیں لگیا۔ بندہ تے لبھیا کوئی نہیں۔ بندہ بندے نوں
بندہ بناندا اے۔ بندہ بندے نوں عالم بناندا اے۔ فقیر بناندا اے۔ درویش بناندا اے۔ بندہ بندے نوں
بدمعاش بناندا اے۔ چور بناندا اے۔ ڈاکو بناندا اے۔ بندہ تے لبھا ای نہیں۔ توں زندگی ایویں ضائع
کر بیٹھا ایں۔ قرآن پاک وچ فرمایا۔ میرے بندے نوں لبھدے رہو۔
یا ایہا الذین امنو اتقو اللہ وابتغو ــــــ الیہ الوسیلہ۔ رب کہندا اے اے مومنو۔ میرے کولوں ڈریا
کرو۔ میری بارگاہ وچ کوئی وسیلہ لبھ کے لیاؤ۔ وابتغو ــــ لبھی دی او شئے جہڑی گم ہووے۔
جہڑی نہ ملے۔ میں آکھیا اللہ جی۔ ملدے نہیں۔ اللہ فرماندا اے۔ ایہہ تے عام ملدے نہیں۔
رب فرمایا میرا رسول آوے گا۔ میں آکھیا مولا جی۔ کملی والا سب نوں ہر وچ آ دوے گا۔ اک لکھ چوویہہ
ہزار نبیاں دی تصدیق کیویں کرن گے۔ کہن لگا قرآن نال۔ میں کہیا قرآن وچ 25-26 نبیاں دے ناں نیں۔
اک لکھ چوویہہ ہزار ہے۔ ناں قرآن وچ نال سارے ناں دے کوئی نہیں۔ توں آکھنا ایں میں قرآن توں بغیر
کسے نوں منداای نہیں۔ تے ایہناں کتھوں لبھاوے گا۔ ایہہ بندے نیں۔ اک لکھ چوویہہ ہزار۔
کملی والے تصدیق کیویں کرن گے۔ کہن لگا کہیڑیوں تے پتہ نہیں لگدا۔ میں آکھیا پھر میرے کولوں پچھو۔ جبرائیل
بنائے جا رہے سن۔ کملی والا نوں وکھائے جا رہے سن۔ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین۔ حضور اوس
ویلے نبی سن۔ پتہ لگ گیا کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم رب کہندا اے میرا سوہنا۔ انہاں نوں ویکھو کلیم اللہ، خلیل
اللہ اے۔ کوئی کانا لبھیا۔ لولا لبھیا۔ نبی [illegible] لبھیا۔ اس واسطے کملی والیا۔ جناں دی تصدیق نہیں
کرے گا۔ انہاں دا ہر نبی قوم نوں منن دی ہی اسی دنیاں۔ رب نے فرمایا کہ دلیا۔ مصدق لما معکم۔
میرا کملی والا تصدیق کرے گا۔ پتہ لگ گیا کملی والا اک لکھ چوویہہ ہزار دی تصدیق کر گیا۔ اللہ تعالیٰ کہندا اے محبوبا
پہچانی لے۔ حضور سارے نبیاں نوں پہلے نبی نیں۔ اول دا خالق [illegible]۔ انہاں دا [illegible]

ہین۔ اس واسطے رب نے فرمایا چنگی طرح ویکھ لے۔ وچ کوئی بعد کوئی بنی نہیں۔ کوئی لبھیا بنی لے کے آجاوے گا۔ اپنی مرضی نال بنائے گئے۔ بنی سارے کملی والے دے محتاج ہین۔ مولوی صاحب سارے رنگ بنی شمرد کران۔ جو کملی والے دے محتاج ہین۔ شیخ سعدی کا فرمان۔

ہمہ انبیاء در پناہ شوند　　مقیم در بارگاہ شوند ۔

تو ماہ منیری مہر است رند　　تون سلطان ملکی مہر جاہ کرند ۔ ملکی

سارے بنی تیری پناہ دے وچ ہین۔ مولانا جامی فرماندے ہین۔ آپ بھی پیاری گل فرماندے ہین پئے۔ پرانے مولوی پرانے ولی اوہناں دے عشق دا اندازہ کرلوو۔ اج کل دے مولوی نال مقابلہ نہ کرو۔ آپ فرماندے ہین۔

ہمہ پیغمبراں درجستجوئند　　خدا داند کہ تو در چہ مقامی ۔

سارے بنی تیرا مقام لبھدے پئے ہین۔ جبرائیل نوں تیرے مقام دا پتہ نہیں لگا۔ نبیوں کو تیرے مقام دا پتہ نہیں لگا۔ مولوی بیچارے کی جانے ہین کی مقام اے۔ ایہ چارہ روٹی کھان والا۔ اینوں کی پتہ لگ دا سا۔ اوتھے تو پیغمبر حیران ہین۔ اللہ دے بنی وی حیران ہین۔ امد جبرائیل علیہ السلام حیران ہیں۔ اے میرا اللہ سدرۃ تے منتہی اگے کوئی کدی اگے نہیں گیا۔ جبرائیل نے آکھیا یا رسول اللہ اگے کدی کوئی اگے نہیں گیا۔ میں پاسن جانا اگر میں گیا تے پر سڑ دے ہین۔ ایہ پتہ لگا گیا۔ نور اگے جاوے سدرۃ نوں تے پر سڑدا اے۔ مولوی جی نور تے سڑدا اے۔ ایہہ پتہ لگا کملی والے سرکار نور ہین۔ اوہ بنی پاک دے پر کسی نہیں سڑدے سیں۔

ہمہ پیغمبراں در جستجوئند ۔　　خدا داند کہ تو در چہ مقامی ۔

خدا جانے آ تیرا مقام کی اے۔ رب نے فرمایا مصدق لما معکم سارے تصدیق کرے گا۔ جو میرے کولوں بنی سدے جے جان گے۔ صحیفے لے کے جان گے۔ الہامات لے کے جان گے۔ درجات لے کے جان گا

منازل لے کے جان گے خوب لے کے جان گے۔ عظمت لے کے جان گے۔ میرا کملی والا امتیاں دی تشریف کرے گا۔ پتہ
لگ گیا۔ ایہہ نبیاں نوں جو کجھ ملیا اے اوہناں دی علم میرے مصطفیٰ نوں اے۔ حکم اینی جو نبیاں لے کے جان گے۔
کملی والا امتیاں دی تشریف کرے گا۔ تشریف کرن والا صاحب علم ہوندا اے۔

میں آکھیا یا اللہ شیطان پتہ اے جدوں کملی والے آون گے امتیاں سارے نبی قبراں وچ آون گے۔ اسے
نبیاں جدوں کملی والے آ جان اپنا کلمہ چھڈ کے میرا یار دا کلمہ پڑھنا ہے۔ لتؤمنن بہ۔ کملی والے تے ایمان
لیاؤ گے۔ یا اللہ شیطان پتہ اے ولتنصرنہ۔ میرے محبوب تے ایمان لیاؤ گے۔ حالانکہ رب نوں پتہ اے۔ کوئی
نبی نہیں ہونا گا۔ اس واسطے ایہہ وعدہ لئے رہا ہے۔ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ نالے کملی والے دی مدد کرنا
ہے۔ یا اللہ تیرے ہوندیاں مدد کرن گے۔ ایہہ نوں اینا پتہ ہوسی گا۔ رب آکھدا اے۔ مدد دا کریا
ہے۔ میں آکھیا یا اللہ نبی تے قبراں وچ ہون گے۔ رب آکھدا اے اس واسطے نبی قبراں دے وچ وی مدد
کر سکدے نیں۔ جدوں کملی والا آ جائے گا کوئی شریعت نہیں چلے گی۔ کوئی نبی دی نبوت نہیں
چلے گی۔ نہ دین توریت انجیل زبور نہیں چلے گا۔ ایہہ اندازہ ہو گیا۔ جدوں میرا کملی والا آوے گا۔
جدوں کملی والا آ گیا اے ساریاں چیزاں ختم ہو گئیاں۔ رب نے فرمایا اتممت علیکم نعمتی ——— دنیا
اے کملی والیا میں ساریاں نعمتاں تیرے تے پوریاں کر چھڈیاں نیں۔

کوئی نعمت نہیں ایسی جو باقی ہیں۔ رب نے فرمایا ساریاں نعمتاں لا کے چھڈیاں
نیں۔ تے توں وچوں کوئی گڈ خدا ایہہ پیا۔ رب آکھدا اے میں ساریاں نعمتاں دی بارش کر چھڈی
نیں۔ اتممت دا معنیٰ اے۔ ساریاں نعمتاں پوریاں کر چھڈیاں نیں۔ رب آکھدا اے کیہڑا
میں یار نوں دے چھڈیاں اے۔ ایمان تے اسلام دی گل دسا۔ ہن لیتیے صحابی دکھیا تے پھول
ایہہ مومن دی تعریف کی اے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن اوہدا حکم ہوا کونا ———

جدوں تک میرے نال پیار نہ کیتا جاوے۔ پتہ لگا۔ نماز بیکار وچ۔ عقیدہ بیکار وچ۔ شام بیکار وچ۔ سکھ بیکار وچ۔ مولوی دا پڑھیا ہویا اے یا رسول ہے۔ نبی نے دسیا۔ تے قرآن وی ایہو گل فرماندا اے فلاور بیک لا یومنون حتی یحکموک۔ رب نے دسیا کہ عمل والیا تینوں تیرے رب دی قسم اے۔ کوئی مومن نہیں ہو سکدا! جناں چر تینوں حاکم نہ منے ____ فلاور بیک ____ رب آپ آکھدا عمل والیا تیرے رب دی قسم اے۔ رب ہو کے آپ آکھدا اے تیرے رب دی قسم۔ کائنات دا رب اے۔ اول دا رب اے۔ آخر دا رب اے۔ ظاہر دا رب اے۔ کوئی خاص گل اے۔ رب آپ آکھدا اے نہیں تینوں محمد ﷺ دا رب ہو کے منوں۔ اللہ تعالیٰ ربوبیت کی نسبت کردا اے پیار۔ رب اپنی نسبت نبی پاک نال کردا اے پیار۔ میں رب محمد اسّی۔ میں نبی دا رب آں۔ عمل والے دا رب ہاں نہ کہ تینوں منوں۔ اگر میں تو کہہ کسے گل تے حکم تے اپیل ہو سکدی۔ ہائی کورٹ۔ سپریم کورٹ۔ رب آکھدا سینا تیرے فیصلے دی اپیل ای کوئی نہیں۔ تیرا فیصلہ اٹل تے محکم اے۔

تخت ہیں ان کا تاج ہیں آن کا ۔ دو جہاں میں راج ہے ان کا

جن و ملک ہیں ان کے سپاہی ۔ رب کی خدائی میں ان کی شاہی ۔

کوئی مومن نہیں ہو سکدا۔ پتہ لگا۔ اللہ دی حاکم تے نبی وی حاکم ۔ شک نہیں۔ اللہ وی مالک ہیں وی مالک۔ شیشے دا مالک ہے اوہ۔ اپنی ہیرے دا مالک نہیں احاطے دا مالک نہیں۔ رب وی مالک تسی وی مالک۔ رب والی صفت نبی دے وچ آگئی اے نال۔ رب دی مرضی میں وی مرضی۔ رب تعالیٰ وی سمیع تے بصیر میں وی سمیع تے بصیر۔ رب تعالیٰ اپنی تمام صفتاں بندے وچ منعکس کیتا اے میں۔ عارضی طور پر دور دیر کے لئی۔ میں وی مالک اوہ وی مالک میں وی زندہ۔ رب دی حی و قیوم۔ اک فرق وچ وہ رب شریک نہیں۔ رب والی صفت نبی دے وچ پائی نہیں جاندی۔ اللہ دی ذات تے تسی وکھ اے۔

سارے جیاں نوں کھلا دیو تے باقی اللہ ای رہ گیا اے۔ تے ہور کوئی شئے نہیں۔ توحید خالص تاں ہندی
اے۔ شئی ویکھی ہو۔ کجھ وی نہیں۔ ہوں وی نہیں۔ ہاں وی ہے۔ میں کہنا ہاں شئی وی نہ ہووے۔ رب وی نہ ہووے۔
پتہ لگا رب والی صفت ہتھ آوے تے دم آ گئی۔ اوکھے نہیں آئی۔ میں وی مالک اوہ وی مالک۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے
انہ ھو السمیع البصیر۔ میں سنن والا ویکھن والا واں۔ رب مشہور آکھیا۔ وجعلناہ سمیعاً بصیراً۔ میں ایہنوں ویکھن
والا سنن والا بنایا۔ پتہ لگا میں وی ویکھنا واں میں وی سننا واں۔ رب آکھدا اے میں وی دیکھدا واں سنندا واں۔
رب رحیم اے میں وی رحیم آں۔ میں وی مہربانیاں بندیاں تے کرنا واں۔ رب تعالیٰ کریم اے میں وی کریم آں۔
پتہ لگا۔ اللہ رحیم اے۔ بڑا بخشن والا مہربان اے۔ بندہ کہندا اے حضرت جی میں گناہ کیتا اے میں کہندا آں جا بخشیا
سسی بیبا جی۔ سدا ای کھاندا۔ کی آکھدے او مہربانی۔ تے مہربان کون اے۔ مہربان صفت کہندی اے بولدے
شیراں کی حق بندا اے بندے نوں مہربان آکھیں۔ کافر ہو کے مر جاسیں گے۔ بندے وچ سارے ای صفتاں رب
والیاں نہیں۔ رب آکھدا اے ونفخت فیہ من روحی۔ پتہ لگ گیا بندے وچ رب دا کجھ ہے وے۔ پھر ایہہ ملیا اے
کیہڑا ہویا۔ اللہ فرشتوں کو حکم سجدہ کا دیا۔

دیں جلوہ نما ہے میں نہیں ہوں — ہر شی کی خبر ہے میں نہیں ہوں۔

سدا لوکاں اوہندے جیویں نور اللہ دا نہیں — کملی والا۔ ان الذین یبایعونک ... ید اللہ فوق ایدیہم۔ دیکھو لوکا گوئی
محبت جے۔ آکھدا اے کملی والیا تیری بیعت میری بیعت اے۔ اے کملی والیا ایہہ تیرے ہتھ نہیں ایہہ میرے ہتھ نہیں۔
وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی — ایہہ تو نہیں تے میں مارے نہیں۔

(C) نماز وچ رب نے آکھیا۔ ایہا النبی اے نبی تیرے تے سلام ہووے۔ رب تعالیٰ معراج والی راتیں
نبی پاک گئے۔ رب نے آکھیا۔ ایہا النبی اے نبی تینوں سلام ہووے۔ رب توں بعد کملی والا میں
آکھیا السلام علیک ایہا النبی تیرے تے سلام ہووے۔ اوہنوں چاہیدا ایہہ سی کہ نبی پاک سانوں ہووے تے

رب تعالیٰ یاد الٰہی کسے دی اجازت نہ دیندا۔ ایہہ تے امتحان خدا تے کرنا کر یا اللہ یا الٰہی کر رہیا ایں۔
یا اللہ یا رسول کہہ رہیا ایں۔ اسا میریاں میرے بندے ساڈے توں کہن گے۔ التحیات سدھ پڑھی اسی پتہ کہن
گے۔ پتہ لگا دوہاں دے فقرے مل گئے تے نماز ہو گئی۔ التحیات وچ حضور علیہ السلام تے آ گیا اے۔
السلام علیک ایہا النبی خدا نے کہیا اے۔ دوہاں دے فقرے مل گئے۔ پتہ لگ گیا۔ نبی دا فقرہ تے خدا
دا فقرہ سارے کٹھے ہوندے نیں۔ السلام علیک۔ حقیقت ساری آ۔ نماز وچ مصطفیٰ نوں سلام کردے ہیں۔
نماز خدا دی قعدہ خدا دا۔ قیام خدا دا۔ سجدہ خدا دا۔ سلام میرے مصطفیٰ دا۔ پتہ لگا۔
یقین یار رکھ نہ ایہہ نماز کیسی ہے۔ نماز ہے اوہ کہیا جس وچ خیال یار ہوسن۔
اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔ نبی پاک دی آل دا ذکر وی آ گیا۔ امام حسن دا ذکر آ گیا۔ امام حسین
دا ذکر آ گیا۔ نماز خدا دی پڑھنا ایں پیا۔ تے ذکر وچ ہور ایہناں کرنا ایں۔ ثابت ہو گیا۔ ایہناں
وچ رب دا کجھ ہے۔ ہر بندے وچ خدا دا کجھ ہے۔ ہستی وی ہے جو۔ اساں جی وی ہیں
اسا جی وی ہیں۔ گنہگار اے۔ تے اسدی ہے۔ تے نبی ہیں۔ چونکہ اوہ نظر نہیں آندا۔ جہڑی
چیز نظر نہ آوے اوہ ہوندی ہی نہیں ہے۔ چونکہ نظر نہیں اوندا۔ ہر بندے تلے دی گل۔ اساں ایہنوں
اپنی اکھ نال ویکھ نہیں سکدے۔ اکھ ہے پر نظر آ تے ساکدی۔ اکھ دو ہے نوں ویکھدی اے پیا توں
اکھ نوں نہیں ویکھدا۔ چہرہ ویکھنا ہووے تے کی کرنا ایں۔ شیشہ کول نے رکھنا۔ شیشے نوں تسیں
شیشہ تیرا عکس اے۔ پتہ لگا جد حسن ویکھنا چاہیا۔ ساہنے نوں عکس لے آندا اے۔ عکس
وچ توں اپنے آپ نوں ویکھیا اے۔ رب نے جد اپنی ذات ویکھنا چاہی مصطفیٰ لے آ ویکھیا اے

آئینہ رکھ کے سامنے جلوے دکھا گئی کوئی   آپ ہی دید شوق وچ سامنے آ گیا کوئی۔

شیشہ ویکھیا اے کدی۔ توں شیشہ ایں تے شیشہ توں اے۔ حق حاضر کہو گے۔

Scanned with CamScanner

شیشہ تیرے سامنے آگیا اے۔ توں ویکھدا ایں تے اوہ ای ویکھدا اے۔ توں روندا ایں تے اوہ وی روندا اے۔ پتہ لگا کہ شیشہ توں نہیں۔ توں آئینہ نہیں۔ ایہہ تیرا غیر اے۔ پتہ لگا تیرا حسن تے جمال غیر دی شکل آیا اے۔ حالانکہ میں غیر پسند نہیں کیسے نوں سمجھان واسطے کہندا آں۔ میں غیر دا قائل ای نہیں۔ غیر تے میں نوں پسند ای نہیں۔ اللہ نوں کیوں غیر پسند اے۔ انہاں بھائیاں نوں اپنا غیر پسند نہیں۔ تہانوں پتہ اے کہ کوئی غیر اوندا اے۔ غیر تے میں نوں تینوں پسند نہیں۔ اللہ نوں کیوں پسند نہیں ——— اللہ آپ نہ اے غیر نہیں۔ ایہہ تے میرا بندہ اے۔ جہیڑے وچ میری ذات دے جلوے منعکس ہو رہے نیں۔

ایہہ تے میرا بندہ اے۔ بندے دا غیر اے یہودی غیر اے۔ سارا پسند ای غیر اے۔ سارے ای غیر نیں۔ بندے دی غیر اے اللہ دی غیر اے۔ تے توں کی ایں۔ ایہہ غیر المغضوب علیہم۔ بڑی عجیب گل اے اندازہ ہو گیا۔ جدوں آئینہ سامنے آگیا۔ دوستو۔ صورت دا پتہ چل گیا۔ رب نے فرمایا کلی والا۔ جس وچ کوئی شریک آں۔ لم یلد ولم یولد آں۔ میں آپے ای کہندا آں۔ ایدھر آ ذرا توں میں نوں ویکھ لے۔ توں کیوں گل تے میری الوہیت دا مزہ آجائے گا۔

رب کہندا اے کہ میں دلیاں تیریاں زنگاں ہیریاں نیں۔ تیرا جلنا میرا اے۔ تیرا ہمدرد میرا اے۔ تہذیب میری اے۔ تخلیق میرا اے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ من رآنی فقد رای الحق۔ میں نوں ویکھو جس نے حق نوں ویکھنا اے۔ ایہہ حدیث پڑھ کے آن آ گیا۔ اندازہ ہو گیا۔ حدیث مصطفیٰ علیہ جیہڑی اے۔ اوہ ایہہ اے کہ محبت اے۔ اللہ آپ اے حق اے تیرا امر اے۔ قربانی ہو رہا اے۔ وما ینطق عن الھویٰ میری گل نبی اپنی خواہش نال بولدا ای نہیں۔ جیہڑا بولنا اپنا نہیں۔ اوہ تیرا سا کدی کیوں ایں اے۔ گوبر دا گل کرنا ایں۔ شمع جلی پروانہ آ گیا۔ پروانہ آکے جل گیا۔ لیکن کول کوئی بندہ بجھا سی اے شمع

تون دل تک جلدی سیہ پرفقر دنیا توں ختم ہو جائے ۔ شمع دے اتے چمنی چڑھدی پئی ۔ لالٹین بن گئی ۔ رب نے آکھیا کملی والے نوں شمع پرواہ آگیا اے ۔ شمع تے پروانے دے درمیان چمنی حجاب بن گئی ۔ رب نے فرمایا ۔ کملی والیا توں آگیا تے لوک جل کے مر جان گے ۔ بشرے بشری چمنی چاہڑ چھڈاں گا ۔ ابوبکر آوے گا صدیق ہو جاوے گا ۔ عثمان آوے گا غنی ہو جاوے گا ۔ علی آوے گا حیدر کرار ہو جاوے گا ۔

میں شیشے تے بکھ ہیم دا پردہ پا پایا شیشوں جانن والے جان گئے ۔

جاہلاں نوں پیغمبر اریہو جیوں انا بشری شیشوں سیانن والے سیان گئے ۔

چمنی چڑھی ہوئی اے اوہنوں منی آ دنیا ویں ۔ اندروں نہیں پتہ لگدا ۔ بشر ہمادی شیشے وگدی نہیں ہوے ریتیں پتھر چوں لہو وگدا اے ۔ نبی پاک ہتھ کھولن تے پانچ چشمے جاری ہون ۔ ایسا ہی فاضرب بعصاک الحجر ۔ موسیٰ علیہ السلام سیکڑے تے مار دے ہین ۔ 12 چشمے پانی دے نکلدے ہین ۔ دریا ہمیشہ پہاڑاں چوں ہی نکلدا اے ۔ کملی والیا ہتھ کھولے تے پنج چشمے نکلے ۔ اندازہ ہو گیا ۔ کملی والے دے ہتھ دا جواب نہیں ۔ صحابہ نے عرض کیتا یا رسول اللہ ختم نہ ہو جائے ۔ کملی والے نے فرمایا ۔ اے لوگوں پریشان نہ کرو میرے ہتھ چوں چشمے جنت دی سلسبیل نال مل چکے ہین ۔ پانی ختم نہیں ہو سکدا ۔

موسیٰ علیہ السلام دے ہتھ نال عصا سپ بن جاندا اے ۔ میں پچھنا آں عصا کلر پھڑیا تے سپ بن گیا ۔ موسیٰ نوں ۔ کیہا ۔ عصا سپ رساکر سپ عصا رہا ۔ کدی سپ بن دا ساکدی عصا بن دا رہا ۔ پتہ لگا اینہاں نوں ہیرے وگڑ نہیں ۔ اوہناں دے ہتھاں دے درجات ای اور ہین ۔ جے ہتھ پھڑ کے لاٹھی پتھر تے مارے فاضرب بعصاک الحجر ۔ بارہ چشمے پانی دے نکلے ۔ پتھر تے سٹ ماری ۔ تو پتھر تے لاٹھی مار کے پانی نکل سکدا اسا ۔ پتہ لگا پیغمبر نے لاٹھی دی سٹ ماری اے تے چشمے نکل آئے ۔ پیغمبر نے ایڑی رگڑی تے آب زم زم نکل آیا اے ۔

Scanned with CamScanner

اس واسطے میرا معشوق نبی دی شان اُچی اے۔

تم ذات خدا سے نہ جُدا ہو نہ خُدا ہو۔ اللہ کو ہی معلوم ہے کیا جانئے کیا ہو۔

پتہ لگا بندے وچ اللہ دا کجھ ہے۔ اے بندہ بناں گلیاں دے رب نے (پھونک ماری) نفخ پھونک ماری۔ اللہ پھونک مار سکدا اے۔ پھونک ہی اپنی سے۔ ونفخت فیہ من روحی۔ رب نے فرمایا میں پھونکیا اے۔ اللہ تعالیٰ بغیر ہونٹاں توں پھونک سکدے نیں۔ بغیر انکھیاں تو ویکھ سکدے نیں۔ بغیر کن تو سن لیندے آں۔ بغیر ہتھ توں پھڑ دے نیں۔ پتہ لگا اللہ مسبب الاسباب ایں۔ اللہ سببیاں دا محتاج نہیں۔ اس واسطے میں اپنے نبی نوں بلا لیا۔ اے محبوب ادراں آؤ۔ جے میں بولدا رہیا تے میری زبان کسی کول نہیں۔ حرف نہیں بن گے اسے ایک ہی بن گئیاں۔ تسی ادراں آؤ۔ کلام میری ہووے گی تے زبان تیری ہووے گی۔

مولوی جی نبی پاک دا کناں احسان اے مولوی جی۔ جے نبی بولدا ای ناں۔ تے قرآن دے حافظ ای نہ ہو سکن بندے۔ ایہہ تے نبی پاک دیاں مہربانیاں نیں۔ اوہ ہے بولدا۔ اوہ رب دا رولنا۔ اگر کملی والا ہونٹ نہ کھولدے۔ قرآن معرض وجود وچ نہ آتا۔ پتہ چل گیا۔ نبی بولے تے قرآن بن گیا اے۔

قرآن عربی دا وچ اے۔ میں آکھیا ایسا میں پنجابی قرآن عربی۔ میں ہندوستانی قرآن عربی۔ میں انگلیزی تے قرآن عربی۔ یا اللہ تیری زبان عربی اے۔ عرب آہندا اے نہیں میری زبان عربی نہیں۔ میں آکھیا یا اللہ تیری زبان کی۔ اللہ آہندا اے میری تے زبان ای کوئی نہیں۔ میں تے یار دی زبان تے بولنا آں۔ کدی اوہ بولدا اے۔ کدی میں بولنا واں۔ میرے تے چپ ہی کوئی نہیں۔ چپ نال ای بولی دا اے۔ میں چپ توں بغیر ای بولنا واں۔ جیں نبی پاک جو بولدا اے میں اوہ بولنا واں۔ کملی والا کی بولنا ایں۔ حضور نے فرمایا جو خدا بولدا اے اوہی میں بولنا آں۔ میں آکھیا خدا توں کی بولنا ایں۔ آکھے جو میرا یار بولدا اے میں اوہی بولدا واں۔ مولوی صاحب تہاڈی تے ہوری دی زبان اک اے۔ نبی پاک تے خدا دی زبان اک اے۔

Scanned with CamScanner

اے۔ خدا نے فرمایا میں زبان رکھی ای نئیں۔ زباناں توں بغیر بولنا واں۔ میں آکھیا یا اللہ عربی۔ بالکل فرمایا
ہاں عربی۔ میں آکھیا یا اللہ تیری زبان عربی تے عربیاں دا خدا ایں۔ رب کہندا اے میں ساری کائنات دا
رب آں۔ ایہہ قرآن عربی وچ کیوں آیا اے۔ رب آہندا اے میرا محبوب والا جو عربی وچ آیا۔ سو
یاد آون تے سیکھو سوہنیاں دی مٹھیاں بولیاں۔

اسیں قرآن پڑھنے آں خدا دی قسم۔ ایہہ نبی دی بولی اے۔ یٰسین والقرآن الحکیم، دو تن منٹ
لینے آں اسیں۔ نالے ساڈا ایمان تازہ ہوندا اے۔ نالے پڑھنے آں قرآن برکت ملدی کا وسے۔ نالے
اسیں آہنے آں ایہہ اوہ حرف نئیں۔ جیہڑے نبی دی زبان توں نکلے نئیں۔

مولوی جی نبی دا بڑا احسان اے۔ اوے مولوی کملی والے دا بڑا احسان ای۔ جے حضور نہ بولدے
قرآن نئیں سی آنا۔ رب نے فرمایا کملی والیا بول۔ تاکہ حرف بن جان۔ نالے آیتاں بن جان۔ نبی پاک
بولے تے قرآنی حروف وجود وچ آگیا۔ قرآن سارا نور اے۔ پتہ لگا کملی والا بولدا اے تے نور
بن جاندا اے۔ قرآن نور اے (۲ مرتبہ) آیا کیہڑا اے۔ یا ایہا المزمل ایہہ وی نور اے
یا ایہا المدثر ایہہ وی نور اے۔ میں آکھیا مولوی جی۔ ایہہ نور ای اے پتہ میں جیہڑے جالواں رب
آہندا اے کملی والیا تیری چادر اوڑھی آ۔ تیری چادر توں قربان جالواں۔ اے کملی والیا تیری
کملی توں قربان جالواں۔ میں آکھیا۔ ایہہ کتاب نور ہو گئی۔ ایہہ حرف نور ہو گئے نئیں۔ جیہڑی چادر
دا ذکر اے۔ اوہدی شان کی ہووے گی۔ حرفاں نوں منندا اے ذات نوں نئیں منندا۔

یا ایہا المزمل۔ اے کملی اوڑھن والے۔ یا ایہا المدثر اے چادر اوڑھن والے۔ ایہہ نقطے
نور نئیں۔ یسین وی نور اے۔ لا اقسم بھذا البلد ایہہ وی نور اے۔ والتین والزیتون ایہہ وی نور
اے۔ اوہ آہندا اے کملی والیا۔ تیرے زیتون دی قسم اے۔ کملی والیا تیرے شہر دی قسم اے۔

سنبھل قدم رکھ کے چلنا اے پیا ۔ اک عملی دلیا بشری زندگی دیاں دی مینوں قسم اسا۔ والحدیث ضبحا ۔
اسا عملی دلیا گھوڑے دے ہانپن دی قسم اے ۔ اے مولانا یہ قرآن پڑھا جا رہا ہے ۔ کوشش کیا کرو ۔
ہماری کوئی اسلام دا ٹھیکیدار نہیں ہے ۔ تسی وی قرآن پڑھیا کرو ۔

میں آکھیا یار اسے کو ہدایت دے سکدا ایں ۔ توں ہدایتاں دیندا ایں ۔ منڈیاں دیناں ایں ۔ کڑیاں دیناں ایں ۔ ہدایت نہیں دے سکدا ۔ رب آہندا اے نہیں ۔ جیہڑا میرے نبی نوں منے گا میرا بندہ اے لیکن حد جے توں ہدایت ولا نہیں دینی ۔

مینوں تحسین پیش کرو کہ میں حضور دا ذکر کر رہیا واں ۔ جیہڑا نبی پاک دا ذکر کرے ۔ جس دیاں پینڈیاں تے جاندیاں نہیں ۔ بڈھا نہیں ہوندا ۔ بگیا نہیں ہوندا ۔ عزت ملدی اے ۔ درجہ ملدا اے انعام ملدا اے بلکہ خدا ملدا اے ۔ اللہ فرماندا اے میں اوناں نوں کوئی شے نہیں دیندا ۔ جناں چر میرا مصطفیٰ وچ شامل نہ ہووے ۔ چھلنی اے کوئی شے دس جیہڑی اللہ نے نبی پاک توں بغیر عطا فرمائی ہووے ۔ نمازاں اللہ نے نبی پاک دے ذریعے گھلیاں نیں ۔ حج دا حکم نبی پاک نوں دتا اے ۔ قرآن نبی پاک نوں آیا اے ۔ قعدہ قیام سجدہ نبی نے کیتا اے ۔ نہیں آکھیا یار ایہہ ۔ میں آکھیا مولوی جی نمازاں کتھوں لبھیاں نیں ۔ ایہہ قعدہ کتھوں لبیا جے ۔ ایہہ سجدہ کتھوں لبیا اسا ۔ ایہہ رکوع کتھوں لبیا اسا ۔ اللہ رکوع کردا اے ۔ سجدہ کردا اے ۔ نہیں ۔ کون کردا اے ۔ رب آہندا اسا ۔ وابتغوا میرے یار دیاں اداواں ویکھو ۔ ایہو نماز اے ۔ رب فرماندا اے میرے یار دی ہر ادا میری عبادت بنڑی اے ۔ قل ان کنتم تحبون ______

(1) حج کا حکم کس لیے ۔ اللہ کے پیاروں کی اداؤں کی زیارت ۔ (2) جبل نور کا باث

(3) احد پہاڑ کی محبت ۔ (4) آب زم زم گلا گھٹ ہو گیا ۔ گھر میں دادا ہوا باپ

میرے پیارے کی زبان سے نکل گیا ہے ۔ کعبے کی چھت سے پانی کا نکلنا بعد میں شامل ہے ۔

Scanned with CamScanner

حجر اسود کا تعدد شکر نا مناسب کہ دعا ④ مصطفیٰ حسین کی خاصیت ⑤ مولوی کی برے

خواب ہیں۔ میں آ گیا خبردار فیشنوں بیٹھا نہیں سب شوں وڈا مولوی کہی والا نہیں۔ العلم مل

علی محمد وہ مولانا محمد؟ — ⑥ مولوی حرام کھاندا نہیں۔ میں آ گیا ایہہ ساڈا کمال اے

تے حرام کھاندا دیاں مسیتے آ دا ایں پڑھ سکے۔

ٹکر جا سوڈا میرا دل سڑ رہا ہے کہیں لگ گر نہ جائے۔

پیری مشہور مسجد اذان ہے (ایہ قرآن دی شان)

مولوی کے پیچھے ۔ دیکھ بیدار ہوتا ہے۔ اذان ۔ نکاح پڑھنا نبی پاک دا سنت دا الدان پڑھ کے

نماز جنازہ تک ۔ بیدار ہونے شروع ہوئے کہ اذان اخیر تک نال ہیدا ہونا او منہ گل ایتا نہیں ہوئے۔

تقریر کے نکات = (۱) نبی کا ذکر جو ہے اللہ نے کیا ہے۔ (۲) میثاق دیا دن نبی دا ذکر ہو یا اے۔

(۳) نبیاں دے وچہ ہو یا اے۔ (۴) رب نے فرمایا ہو۔ جدوں میرا رسول آ جائے تم اپنا کلمہ چھڈ دینا ہے ⑤۔

نبی رب نے نبی بنائے نہیں۔ ⑥ نبی انتخاب خدا ہوندا نہیں۔ (۷) نبی ہا میب ہوتا ہے۔ ⑧ خداوند

مصطفیٰ کی محبت بے مثال ہے۔ ⑨ اللہ تعالیٰ نبی پاک کی ہر ادا کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ ⑩ نبی کا میلاد

ہو۔ جدوں آ گیا رسول کوئی دا سلسلہ نہیں ہوا۔ ⑪ علی کی شان (۱۲) نیتم ہی ہر ادا اشفاعت

کرے گا ۔ 13- آب زم زم، مشکل کشا ہے۔ ⑭ جبل نور نبی مقدم لگا۔ سے پیارا ای نور اسا

⑮ جبل احد وجد میں آ گیا ۔ ⑯ صفا تا مروہ پر جا کر رشتہ ہونے کی وجہ سے ناچتا ہے۔

⑰ جو مرضی ہے کر لو شان مصطفیٰ کم نہیں ہو گی ⑱ مسیتوں اللہ مناؤ۔ لوگوں کو مارو۔ ⑲ بندہ شاہ دین کجھ

رب کا ہے۔ ⑳ خدا دیاں صفتاں بندے میں منعکس ہو رہا کر رہا ہے۔ ㉑ نبی کی دعا رب کا فرمان ہے

محمد جو رو کر دعا مانگتے ہیں۔ خدا سے خدا جانے کیا مانگتے ہیں۔

پتا نہیں قبول ہوتی ہے یا نہیں ۔ مگر کے چند ٹھکاری خود کہتا ہے کہ دعا ۔ کا ۔ قبول کیوں نہیں کرتا ۔ مجھ کو زندگی گزار رہا ہے ۔ تیری دعا میرے بزرگوں کی دلوں کا سکون لگتی ہے ۔

(نشانِ ولایت) —o—

صراط الذین انعمت علیہم —

اگر کچھ مرتبہ چاہیے تو کر خدمت فقیروں کی ۔ نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں ۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں ۔

معززات گرامی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد آقائے دو عالم ۔ فخر بنی آدم تاجدار عرب و عجم مولائے کل ختم الرسل احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ آپ کے سامنے آج میں شانِ اولیاء عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ اور اسکے ساتھ شیخ الاسلام والمسلمین والملت والدین حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ شمس العارفین رضی کی ذات گرامی اور داتا علی ہجویری کے اقتباسات ملفوظات آپ کے درجات و مراتب واضح ہونے کو بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ امید واثق ہے آپ محبت سے سنیں گے ۔ اور پیار سے سنیں گے ۔ حضرت شیخ الاسلام کی باتیں ۔ داتا ہجویری کی باتیں ۔ اور اللہ کے پیارے محبوبوں کی باتیں ۔ آپ محبت سے سنیں گے ۔ اور پیار سے سنیں ۔ اور میں قرآن کی روشنی میں ۔ اسکو واضح طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ الحمد للہ ۔ میرے دوستو یاد رکھو ۔ جس طرح مینار پاکستان ۔ پاکستان کی ایک علامت ہے ۔ اسی طرح اولیاء اللہ ہدایت کی علامت ہیں ۔ اولیاء اللہ ہدایت کا مینار ہوتے ہیں ۔ اولیاء اللہ سے ہدایت ملتی ہے ۔ ان سے مقام ملتا ہے ۔ ان سے حسن ملتا ہے ۔ ان سے عبادت ملتی ہے ۔ ان سے صحبت ملتی ہے ۔ ان سے محبت ملتی ہے ۔ ان سے خدا کا پیار ملتا ہے ۔ اسکو یاد رکھیں ۔ حقیقت میں اولیاء اللہ ۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف ——— یحزنون ۔ خبردار جتنی اولیاء اللہ اللہ کے چہیتے ہیں ۔

اولیاء اللہ۔ کتنا پیارا لفظ ہے۔ معلوم ہوا۔ اس مخلوق میں جہاں بڑے بڑے عیاش بدمعاش چور ڈاکو
عریانی فحاشی بے حیائی کے بادشاہ رہتے ہیں۔ وہاں محمد کے غلام بھی رہتے ہیں۔ ان کے پاس شعور
ہے۔ حسن ہے کردار ہے۔ اخلاق ہے تہذیب ہے۔ تحمل ہے۔ اور محمد مصطفیٰ کی شمع روشن ہے۔
اولیاء اللہ کا خوف ـــــ اللہ نے فرمایا خبردار ان کو کوئی خوف نہیں۔ کوئی غم نہیں۔ ولا ہم یحزنون
کوئی قبر کا غم نہیں۔ کوئی بدمعاش کا غم نہیں۔ کوئی چوروں کا غم نہیں۔ ڈاکو کا غم نہیں۔ حساب کا غم
نہیں۔ کسی کتاب کا غم نہیں۔ خداوند تعالیٰ نے سرٹیفکیٹ دے دیا ہے۔ جو میرا بندہ ہے۔ اولیاء اللہ ہے
اس کو کوئی خوف نہیں ہے۔ کوئی پریشانی نہیں ہے۔ وہ قبر میں جا کر ایسے رہتا ہے۔ جیسے محلات میں کوئی
بادشاہ جا کے بیٹھا ہے۔

ہر چہ خواہد ہم نشیند با خدا۔ او نشیند در حضورِ اولیاء۔

اللہ کے بندے۔ اللہ کے پیارے۔ اللہ اللہ کرنے والے۔ خدا کی قسم ان کی شان کیا ہے۔ اللہ نے فرمایا صراط
الذین انعمت علیہم۔ اے نمازیں پڑھنے والو۔ حج کرنے والو۔ زکوٰۃ دینے والو۔ خیرات دینے والو۔ اللہ
کے پیارے بندو۔ اللہ کے نور والو۔ اے نبی کے غلامو۔ اس بات کو یاد رکھو۔ جب خدا کے راستے پر کھڑے ہو کر
سورہ فاتحہ پڑھو۔ اھدنا کہا کرو۔ صراط الذین ـــــ یا اللہ راہ دکھا ان لوگوں کا۔ جن پر تو نے انعام
کیا ہے۔ ان کا راستہ دکھا ـــــ درجات عطا فرمائے ہیں۔ ان کو چن لیا ہے۔ ان کو انعامات
دیئے ہیں۔ اللہ نے فرمایا خدا کی نماز پڑھو۔ تو دعا مانگو کہ انعام کس پر کیا ہے۔ انعم اللہ علیہم من النبیین
ـــــ نبی صدیق۔ شہید اور صالحین۔ ان پر خدا نے انعام کیا ہے۔ یا یوں سمجھو۔ خدا کی نماز میں
نبی کا راستہ تلاش کرو۔ شہیدوں کا راستہ تلاش کرو۔ نبی کے غلاموں کا راستہ تلاش کرو۔ اور صالحین
کا راستہ تلاش کرو۔ اور محمد کے جانثاروں کا راستہ تلاش کرو۔ من النبیین والصدیقین ـــــ رفیقا۔

ان کو اپنا بہترین دوست بنا لو۔ ان کی پیروی کرو۔ اب پتا چل گیا خدا کی نماز میں۔ اللہ کی نماز میں۔ اللہ کی عبادت میں۔
خدا کے نیک بندوں محبوبوں کا راستہ طلب کرنا ہے۔ اب پتہ چل گیا۔ نماز خدا کی۔ قعدہ خدا کا۔ سجدہ خدا
کا۔ عبادت خدا کی۔ لیکن راستہ اللہ کے پیارے بندوں کا۔ خدا کے نبیوں۔ ولیوں غوثوں قطبوں
کا راستہ ہے۔

مجھے کام کیا ہے رکوع سے مجھے کام کیا ہے سجود سے۔

کہیں نقش پا کی تلاش تھی۔ جو جھکا رہا میں نماز میں۔

یہاں خدا کے نیک بندوں کا قدم ہوتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وہاں نزول ہوتا ہے۔ یہاں خدا کی رحمت برستی ہے۔
خواجہ معین الدین سے لو۔ ان پہ قربان جاؤ۔

دن میں انہی سے روشنی شب میں انہی سے ہے چاندنی۔

دیکھ تو یہ ہے کہ رند پارسا شمس بنا ہے قمر بنا ہے۔

کبھی اللہ کا پیارا شمس بنتا ہے۔ کبھی قمر بنتا ہے۔ رات کو چمکے تو قمر ہے۔ اگر دن کو چمکے تو شمس ہے
دیکھنے والے دو طرح سے دیکھتے ہیں۔ کبھی زمین پر چلتے ہیں۔ کبھی لوح محفوظ پہ چلتے ہیں۔ کبھی دلوں میں چلتے ہیں
اللہ کا بندہ دیکھتا ہے تو اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اتقوا فراسۃ المؤمن ینظر بنور اللہ سے

ہر نگاہ اٹھی جہاں اٹھی تیرے جلووں سے وہ تڑپ گئی۔ خدا کے بندوں کے جلوے دلوں پر منعکس ہوتے
ہیں۔ محمد کے غلام اس طرح چلتے ہیں۔ گویا چودھویں رات کا چاند چمک رہا ہوتا ہے۔ حسین علیہ السلام کی نماز
حضرت علی کی نماز۔ بلال کی اذان۔ داتا علی ہجویری کی نماز۔ ہماری نمازیں کس کام میں۔
کعبہ بھی بندوں کا دیدار کرتا ہے۔ معراج کی رات ابوجہل نے سوال کیا۔ بیت المقدس کو سامنے۔ دمشق میں قریش
سید بیٹھا ہے۔ نمازیں دور نمازیں۔ فاطمہ کی زندگی میں دو کام تھا۔ معراج کی رات ساری حدیں ختم۔

سوچ کی رات انعامات خداداد۔ لیکن کل اس کو ادا کیا۔

معراج النبی ﷺ

مولانا بشیر احمد ساہیوال

جامعہ منظور الاسلام لاہور

تیری ابتدا انتہا سب علی ہے
مقدم محمد مؤخر علی ہے

اللہ ارشاد فرماندا ہے سبحان الذی ــــ البصیر ۱۵ بنی اسرائیل۔

سبحان الذی۔ سبحان دا معنی پاک۔ الذی موصولہ اس دا معنی اے۔ اوہ پاک اے اوہ۔ اوہ کون اے۔ نعوذ باللہ اک واری آکھو۔ چار سو سال دے گناہ معاف ہو جاندے نیں۔ کیڈا نام برکت والا اے۔ پاک اے اوہ اللہ۔ تے معراج خود معجزہ بن گیا۔ سبحان اللہ۔ جس ویلے پترا تے میرا نبی براق تے چڑھیا رب نے نظر محبت نال ویکھیا تے فرمایا سبحان اللہ۔ تے جے صانع اپنی اپنی مصنوع نوں ویکھ کے آکھے سبحان اللہ۔ معلوم ہویا بیٹھے او۔ فیصلہ بیٹھے او۔ کاریگر اپنی مصنوع نوں۔ دیکھ کے خود آکھے سبحان اللہ۔ اوہ مصنوع اعلیٰ چیز بنی ہوئی ہووے گی۔ تصویر وچوں مصور نظر آندا اے۔ مصنوع وچوں صانع نظر آندا اے۔ جزو وچوں کل نظر آندا اے۔ فرع وچوں اصل نظر آندا اے۔ ذرے وچوں سورج نظر آندا اے۔ قطرے وچوں سمندر نظر آندا اے۔ شاگرد وچوں استاد نظر آندا اے۔ مرید وچوں پیر نظر آندا اے۔ احمد مصطفیٰ وچوں خدا نظر آندا اے ــــ تصویر نہ ہوندی تے مصور دا پتہ نہ لگدا۔ مصنوع نہ ہوندا تے صانع دا پتہ نہ لگدا۔ نقش نہ ہوندا تے نقاش دا پتہ نہ لگدا۔ جزو نہ ہوندی تے کل دا پتہ نہ لگدا۔ فرع نہ ہوندی تے اصل دا پتہ نہ لگدا۔ ذرہ نہ ہوندا تے سورج دا پتہ نہ لگدا۔ قطرہ نہ ہوندا تے سمندر دا پتہ نہ لگدا۔ شاگرد نہ ہوندا تے استاد دا پتہ نہ لگدا۔ مرید نہ ہوندا تے پیر دا پتہ نہ لگدا۔ احمد مصطفیٰ نہ ہوندے تے خدا دا وی پتہ نہ لگدا ــــ

سر سے لیکر پاؤں تک تصویر ہی تصویر ہے۔ جیسے منہ سے بولتی قرآن کی تفسیر ہے۔
محوِ حیرت ہے یہ دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے۔

معراج النبی

جس ویلے ترسٹھ ورہیاں دے نبی کو جبرائیل نے براق تے بٹھایا

رب نے تلو محبت نال ویکھیا فرمایا سبحان اللہ ۔ میں آکھیا مولا میرا محبوب براق تے چڑھیا اے ۔
توں کیوں آکھیا سبحان اللہ ۔ اس نے آکھیا میں وڈے وڈے نبی بنائے نیں ۔ پر ایہو جیہا نبی کوئی نہیں بنایا ۔
میں نے بڑے رسول بنائے نیں ۔ پر ایہو جیہا رسول کوئی نہیں بنایا ۔ میں نے بڑے مرسل بنائے نیں ۔ ایہو جیہا
مرسل کوئی نہیں بنایا ۔ میرے ورگا خدا کوئی نہیں ۔ ایہدے ورگا مصطفی کوئی نہیں ۔

سبحان الذی اسریٰ ۔ حضور اکو ماں دا بیٹا ہووے ۔ اوہدے دل وچ امنگ ہوندی اے کہ اللہ
ایہہ کدی جوان ہووے گا ۔ ایہہ کدی لاڑا بنے گا ۔ ایہہ کدی گھوڑے چڑھے گا ۔ دن گزردے گزردے گزر گئے ۔ بچہ جوان
ہو گیا ۔ دولہا بن کے گھوڑی تے چڑھ کے ماں نوں سلام کرن آیا ۔ اماں جی سلام اے ۔ ماں نے اس مقام نوں
ویکھیا ۔ فرمایا سبحان اللہ ۔ بارک اللہ ماشاء اللہ ۔ جس نے ایہہ دن دکھایا ۔ میرا بیٹا لاڑا بن کے آیا ۔
حضور اس مقام نوں ماں ویکھدی اے تے آکھدی اے سبحان اللہ ۔ باپ ویکھدا اے تے کہندا اے سبحان اللہ ۔
دادا ویکھدا اے تے کہندا اے سبحان اللہ ۔ جبریل نے جس ویلے سوہنے نبی نوں بٹھایا ۔ براق تے جبریل
دی چیخ نکلی ۔ مولا ایہدی ماں کوئی نہیں جیہڑی آکھے سبحان اللہ ۔ ایہدا باپ نہیں جیہڑا آکھے سبحان اللہ ۔
ایہدا دادا نہیں جیہڑا آکھے سبحان اللہ ۔ فرمایا جبریل کوئی گل نہیں ۔ ماں نہیں تے نہ ہووے ۔ باپ نہیں
تے نہ ہووے ۔ دادا نہیں تے نہ ہووے ۔ میں خدا ہو کے کہنا آں سبحان اللہ ۔

حضور شوہ سبحان الذی اسریٰ ۔ اسریٰ نہیں ۔ اسریٰ ۔ اسراء دا
معنی اے راتیں سیر کرانا ۔ میں آکھیا مولا دسنے لے جاندیں آں ۔ ابوجہل تے ابوجہل دی اولاد ویکھ کے آکھ سکدی
نا منن ۔ مگر توں آکھیا راتیں آ جا ۔ فرمایا ۔ راتیں اس واسطے لے گیا آں ۔ کہ صدیق تے زندیق دا
فرق نکل آوے ۔ نالے یومنون بالغیب ۔ معراج غیب تے ہووے ۔ تے مومن غیب تے ایمان لیاون ۔

میرے نبی کریم علیہ السلام سویرے مسجد اقصیٰ تک آ گئے۔ صحابہ موجود سن۔ حضور نے فرمایا رات اللہ نے بڑا
کرم کیتا اے۔ جبرئیل آیا۔ میکائیل آیا۔ اسرافیل آیا۔ عزرائیل آیا۔ براق آیا۔ رفرف آیا۔ بہشت نظارے وکھائے
آیا۔ مینوں وکھایا سارے گیا۔ میں بیت المقدس نبیاں دی امامت کیتی۔ پہلا آسمان فیر ستواں
ستواں۔ عرش الٰہی تے رب دا اپنی اکھاں نال رب نوں ویکھ کے آیا آں۔ حضور نے فرمایا صحابہ
حضرات اوہناں نے ہتھ جوڑے ہر گل دا سچ ہونا اے۔

جنہاں اکھیاں دلبر ڈٹھا اوہ اکھاں حق لگیاں۔
توں ملیوں تے دلبر ملیا۔ ہن آساں پج گئیاں

سبحان الذی اسریٰ۔ میں آکھیا مولا۔ 27 دن نوں لے گیوں۔ چودھویں نوں لے جاندوں تاکہ چڑھیا
محبوب نوں ویکھدا آسمان ہو جاندا۔ اوہ آکھدا اے تسی ہنیرے ہو۔ اپنے تے گمان کردے او۔
تہانوں ہنیرے وچ کوئی تکلیف نہیں آندا اسا۔ تے ہنیرے او میرے محبوب نوں وی تکلیف نہیں آندا۔ او پاگلو!
واللیل اذا سجیٰ ___ سجیٰ۔ جیویں 30 دن دی چڑھ گیا ہووے گا۔ او تے ہنیرا ہو گیا ہے
سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ۔ مولوی جی۔ ہاں جی۔ ایہہ ویکھو نا۔ عبد آکھیا اسوں عبد۔
عبد دا معنیٰ بندہ۔ بندہ دا معنیٰ بشر۔ میں آکھیا عبد دا معنیٰ بندہ نہیں۔ اینے علماء بیٹھے
نیں عبد دا معنیٰ بندہ نہیں۔ بشر نہیں۔ عبد دا معنیٰ اے عبادت کرن والا۔ قرآن کہندا اے
بل عباد مکرمون۔ ایہہ سارے فرشتے میرے بندے نیں۔ تے عبد اسے واسطے نہیں آکھیا۔ کر
انساناں بلیاں نے آکھنا۔ جسم نہیں گیا۔ روح گئی اے۔ روح گئی اے۔ اللہ نے فرمایا سبحان الذی اسریٰ
پاگلو روح نہیں گئی۔ نال جسم وی گیا اے۔ ___ اوہ بندے نوں لے گیا۔ اپنے بندے نوں
لے گیا۔ تینوں سمجھ نہیں آئی۔ اپنے نوں لے گیا۔ تسیں کہندے او تکلیف اے۔ تے ہر کوئی اپنے نوں لئی پھردا اے

سبحان الذی اسری بعبدہٖ ۔ 27 معراج دی رات آئی ۔ میرا نبی کملی چادر عشاء دے ویلے تاں دے
سوں گیا ۔ حضور اوہ سوہنا سوں گیا ۔ جیہڑا عمر دیاں ساریاں راتاں جاگدا رہیا ۔ یاایھا المزمل ۔
اذا شئت علیم فزادتہ ایمانا ۔ پڑھ ۔ ایمان والیاں دا ایمان ہور زیادہ ہو جاندا اے ۔ اوہ سوں
گیا جیہڑا ساریاں راتاں جاگدا رہیا ۔ یاایھا المزمل قم اللیل ۔ ساری رات نوں رکھن والیا ۔ ہے کملی اوڑن
والیا ۔ رات نوں جاگیا کر ۔ ساریاں راتاں جاگن والا ۔ اج عشاء دے ویلے سوں گیا ۔ میں عرض کیتا آکھیا ۔
سرکار ساری عمر دیاں راتاں جاگدے رہے او ۔ اج عشاء دے ویلے کیوں سوں گئے ۔ فرمایا اگے میں نوں اوہدا
اشتیاق ہوندا سی ۔ اج اوہنوں میرا اشتیاق اے ۔ اگے میں اوہدا مشتاق ہوندا سی ۔ اج اوہ
میرا مشتاق اے ۔ اگے میں نوں اوہدی زیارت ہوندی سی ۔ اج اوہنوں میری زیارت اے

اودوں تیاری آئی ۔ فرمایا جبرائیل خذ مثل پکڑایا ۔ ہدایت دا جھنڈا پکڑ لے ۔ یا میکائیل خذ
مثل القبول ۔ محبت دا جھنڈا پکڑ لے ۔ یا عزرائیل لا تقبض الارواح ۔ عزرائیل کسے دی جان قبض
نہیں کرنی آج ۔ میں آکھیا مولا جس دا اسم بنایا ای ۔ ایہہ یار دا پہر دا اے ۔ جیہڑے گھر وچ ور جاندا اے تباہی
پیدا کر دیندا اے ۔ اج اوہنوں وی چھٹی مل گئی ۔ وجہ کی اے ۔ فرمایا رات حضوری اے ۔ موت وچھوڑی
اے ۔ ایہہ میں نہیں برداشت کر سکدا ۔ اینہوں میرا یار براق تے چڑھیا ہووے ۔ تے کسے گھروں رون دیوں
دیاں آوازاں آون ۔ ایہہ جھنڈیاں نوں دیندا اے ۔ ایہہ جھنڈا لائی جاندا
اے ۔ علماء لکھے نیں ۔ سیرت حلبیہ ۔ مواہب لدنیہ ۔ انوار محمدیہ ۔ خصائص کبریٰ ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
جبریل پہلے آسمان تے ہوکا دے ۔ نوریاں قلم دیاں نال ۔ نوری آیت لکھدے ۔ اشتہار مسجد اقصیٰ دا جواب
دے ۔ مولا کی لکھاں ۔ فرمایا ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ۔

ایہہ محبوب دا مہینہ اے ۔ اوہدے محل نوں سجا کے رکھنا اینہے اوہ دا وسیلہ اے ۔

جس ویلے جا وسا تے جہاں دی جھنڈے ۔ آ وسے تے تاں دی جھنڈے سا ۔ اماں جان فرماندیاں ۔ ——

رَأَیْتُ ثَلَاثَۃَ اَعْلَامٍ ۔ عَلَمٌ بِالْمَشْرِقِ ۔ وَعَلَمٌ بِالْمَغْرِبِ وَعَلَمٌ عَلٰی ظَہْرِ الْکَعْبَۃِ ۔

میں مشرق دے جھنڈا ویکھیا ۔ میں مغرب وچ جھنڈا ویکھیا ۔ میں کعبے دی چھت تے جھنڈا ویکھیا ۔ میں آکھیا

مولا ۔ آوسے تے تاں جھنڈے ۔ جاوے تے تاں جھنڈا ۔ سارا شہر پر دو فرشتہ آ رہا را ۔ اعتبار دے نال ۔

اوہنے آکھیا شہزادیاں وچہ پتہ نہیں لگا ۔

محبوب رب آتا ہے ، راہوں کو سجانے دو ۔ آقا کے غلاموں کو اب جشن منانے دو ۔

سرکار کی آمد ہے ۔ محفل کو سجانے دو ۔

خلوت خاص میں جب جلوہ گری ہوگی ۔ قرب میں قرب شاہد ور جلوہ گری ہوگی ۔

دل کی حسرت جو تھی سب وہ پوری ہوگی ۔ دیکھنے کا مزہ آج کی رات ہے ۔

پورے آسمان تے چمکدا ۔ لقد من اللہ علی المؤمنین ۔ جس دی آمد دے واسطے سارا جہان سجایا گیا ۔

چوداں طبق سجائے گئے ۔ صدر ضیاء الحق آجاوے ۔ بازار سج جاندے نیں ۔ گلیاں سج جاندیاں نیں ۔ دیہاڑ سارا

سج جاندا ہے ۔ جیہا جیہا مہمان ۔ اوہو جیہا انتظام ۔ میں آکھیا مولا چوداں طبق کیوں سجائے ساریاں

اوہنے آکھیا جیہو جیہا مہمان اوہو جیہا انتظام ۔ عیسیٰ علیہ السلام فرماندے نیں ۔ جیہڑا بلبل

دنیا کا سردار آتا ہے ۔ وہ اس شان والا نبی ہوگا ۔ کہ میں اس قابل بھی نہیں ۔ کہ اس کی جوتی

کے تسمے کھول سکوں ۔ انجیل میں ہے —— نبی دعا منگدے گئے یا اللہ سانوں محبوب دا امتی بنا دیں ۔

اے سبا نہیں انہوں کے خبر نہیں کی بنوں نیں —— ے

مدینہ یاں نصیب میرا . کہ توں آپ چل کے آتا ۔ کوئی جذبہ محبت میرے کام آگیا ہے ۔

میرے حال کی ڈھیر کیوں میں ۔ تیرا نام آگیا ہے ۔ ۔ لے لو سلام آقا ۔ یہ غلام آگیا ہے ۔

Scanned with CamScanner

چوتھے آسمان تے لنگھ گیا ۔ یا ایہا النبی ۔ اسا غیب دیاں خبراں جانن والیا ۔ انا ارسلنٰک مبشرا ۔

تم اول و آخر ہو گھر گھر خوشیاں ہیں ۔ تم حاضر و ناظر ہو ۔

بسراجا منیرا ۔ ستاروں سے کہہ دو کہ کوچ کریں ۔ اب ماہِ منور آتا ہے ۔

دنیا کے پیغمبر تو آ ہی چکے ۔ اب سب کا پیغمبر آتا ہے ۔

پنجویں آسمان تے لنگھ گیا ۔ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ۔ تم اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام کیوں پڑھتے ہو ۔ میں آکھیا رب نوں لوک ناں ۔ تسی نماز وچہ پڑھدے او تے ساڈوں پہلے وکھائی نہیں پڑھدہ دیندے ۔

خوش ہو رہی ہے ذکر صل علیٰ عرش ہو رہی ہے چرچا سرکار کا ۔

ہر طرف سج گئی ہے محفل مصطفیٰ ۔ ہر طرف یا نبی یا نبی ہو گئی ۔

موذن نے آکھیا اشہد ان محمد رسول اللہ ۔ اسیں پیدا تے سنیا ۔ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ۔ چم کے اکھاں تے لالیا ۔ اوہ وکھائی گیا صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اذان وچہ ۔ اذان ختم ہوئی تے ہسن لگا حلیمہ ایہہ اذان سے پہلے کیوں درود پڑھتے ہو ۔ میں آکھیا بڑا اعتراض ہو جاندا تساں وچہ پڑھدا رہیا اے ۔ تسی ساڈا پہلے وکھائی نہیں پڑھن دیندا اے ۔ ہن انہاں پاگلاں نوں کجھ سمجھ نہیں آندا ۔

کھل گئے گلشن گئے جنگل دھتورے رہ گئے ۔ عقلاں والے چل اپے بعد یا شعور رہ گئے ۔

ستویں آسمان تے لنگھ گیا ۔ سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ ۔ حضرت عثمان فرماندے نیں ۔ نورانی اس ویلے میری اکھ کھل گئی ۔ رایت الدنیا بحذافیرھا ۔ میں ساری دنیا نوں منور پایا ۔ مکے دیاں گلیاں منور نیں ۔ بازار منور نیں ۔ حجرے منور نیں ۔ مکان منور نیں ۔ مکین منور نیں ۔ مطاف منور اے کعبہ منور اے ۔ صفا منور اے ۔ مزدلفہ منور اے ۔ عرفات منور اے ۔ ساری دنیا منور اے ۔ میرے دل وچہ خیال آیا

کہ کدھرے قیامت نہ آ جاوے۔ ایڈے سستے جلوے پئے پیندے نہیں۔ میرا دل کردا اے میں آواز دیواں۔
مگر حلق وچوں آواز نہیں نکلدی۔ مکے والیو اٹھو۔ دیکھو کی بنا ہو رہیا اے۔ آواز آئی ہاتف غیب دی یا عثمان بن
عثمان۔ یار لوکاں یار نوں ملن دا ویلا اے۔ تُساں شور کیوں لگا دین ، ـــ

اسے محبوب دا ویلا اے۔ محفل نوں سجا کے رکھنا ــــــــ

جبریل جی لے آؤ کس نوں۔ محبوب نوں۔ کہتے جا لیاواں۔ فلک جی جاؤ زمین جاؤ۔ کوئی سے ڈکے در گاہ ہوندا
کوئی ہوائی جہاز ہوندا۔ موٹر یا کار۔ لیکن جبریل وہاں زمان و مکان کی قید نہیں۔ فرمایا جبریل حجاز میں پہنچ
مولا پہنچ گیا۔ اب کہاں جاؤ کہ عرب کے خطے میں جاؤ۔ پہنچ گیا۔ اب کہاں جاؤں۔ یہاں مکہ شہر ہے یہاں جاؤ
پہنچ گیا۔ مکے میں کہاں جاؤں۔ (B) ـــ

مستر ابجمالہ ـ اگر عالم میں بے پردہ جمال یار ہو جائے۔
تو دنیا جان دینے کو کیسے تیار ہو جاوے ـ

سر محفل کدی اتنا میرا سرکار ہو جائے۔ نگاہیں منتظر رہیں جاں نثار دیدار ہو جائے۔
اگر آنا تیرا اس بزم میں اک بار ہو جائے۔ تمہارا کیا بگڑتا ہے ہمیں دیدار ہو جائے۔
اپنے غریب پسیاں دا محلا ای۔ اوہ تے اک محبوب اللہ دا ای۔ اوہ مستر ابجمالہ۔
اپنے حسن کو چھپائے سو گیا۔ اوہ پیا کہندا اے مستر ابجمالہ۔ شیخ سعدی کھوں آ کے پیا کہندا
اے۔ بلغ العلی بکمالہ۔ جبرائیل کہندا اے میں رہ گیا۔ میکائیل آہندا اے میں رہ گیا۔ عزرائیل آہندا اے
میں رہ گیا۔ براق آہندا اے میں رہ گیا۔ رفرف آہندا اے میں رہ گیا۔ شیخ سعدی فرماندے ہیں۔ کوئی وی
نہیں رہ گیا۔ بلغ العلی بکمالہ اوہ اپنے کمال نال ای ٹر گیا سی۔ اندھیرے کیسے اٹھے۔ خود فرماتے ہیں
کشف الدجی بجمالہ۔ جب اس کا حسن کھلا تو خود بخود اندھیرے دور ہو گئے۔ حسنت جمیع خصالہ

جنہاں سوہنیاں عاشقاں ۔ تے پھیرے لوں کی کرناجاہیں جارے ۔ صلو علیہ و آلہ ۔

جبریل جی ۔ یار رسوں گیا ای ۔ مولا ہن مینوں دس راہ کہڑے جا لڑاں ۔ اس راہ جو کو کے پیا جاندا اے ۔ بے ایماناں تو کیہو کنارہ میرا ورگا ای اے ۔ جبرائیل جی ۔ ایہہ جبل نوردوں جائیں ۔ معراج سے آیا ۔ (یہاں نور کے پہاڑ جانتے ہو ۔ لاہور جا کر تم نہیں جانتے) دوجا پہاڑ ۔ جبل رحمت ۔ قبرستان کا نام جنت المعلیٰ ۔ میں آکھیا یا اللہ ایہنوں جبل نور کیوں بنا گیا اے ۔ ایہنوں جبل رحمت کیوں بنا گیا اے ۔ ایہناں قبراں نوں جنت المعلیٰ کیوں بنا گیا اے ۔ اللہ نے میری قسمت نوں چمکیا ۔ میں مسجد خضرا دے گیا ۔ تے گنبد دے وچ ہنگیا ہویا ۔ ممبر تے جا بیٹھ ممبری و روضہ ۔ من الریاض الجنہ (ترجمہ) میں آکھیا مولا ایہنوں ریاض الجنہ کیوں بنا گیا ۔ دو رستے باہر نکلیا تے میں اک بہشت ساری دی دیوار ویکھی ۔ میں آکھیا ایہدے اندر لوناں آکھیا جنت البقیع ۔ ایہہ جنت دا باغ اے ۔ حضرت جی میرا حیران ہو کے کوڑا ہو گیا ۔ میں آکھیا ۔ اوہ جبل نور اے ۔ ایہہ جبل رحمت اے ۔ ایہہ جنت المعلیٰ اے ۔ ایہہ ریاض الجنہ اے ۔ ایہہ جنت البقیع اے ۔ ایہناں نوں کون جنتاں بناندا پھردا اے ۔ اس نے آکھیا مینوں پتہ نہیں ۔ ے یار دی ٹھوکر اس پہاڑ نوں لگی اے ۔ تے سارا ای جبل نور اے ۔ ایہہ پہاڑ دے دلوں نکلیا اے ۔ تے جبل رحمت بن گیا ۔ ایہناں قبراں تے فاتحہ پڑھیا سوہنا ۔ تے جنت المعلیٰ بن گئے ۔

جیہڑا ٹھوکر لگدا گیا ای رنگ لاندا گیا ۔ اے حبیب پاک سوہنیا ختم الرسل ۔
عبداللہ دا چن ۔ دکھیاں دا سکھ ۔ کیہڑیں تو جس نوں رنگ ورسدا گیا ۔
لا الہ دی چھری جس دل تے پھیری ۔ پتھراں دے خدا بھنسو نیندا گیا ۔

زمانہ اس کملی دے وچ میرا یار ای ۔ حدیث آ جا ما لہ ۔ جبرائیل اس مکان تائیں پہنچ گیا ۔ جبریل ہولا کلم ۔ فرمایا سرے دا جیاں سوہنا گیا اے ۔ مولا جان تے سارا سوہلا گیا ۔ اکساں لا جاگ دی سمجھ آیا ام یار دے ہتھ وچ تلوار اے ۔ شیر دے بن دا پہرہ پئی دیندی اے ۔ فرمایا جبریل ۔ پیراں نوں ہلا ۔

Scanned with CamScanner

رحمت دی ہوا لگے تے بھی پی وی سون جائے۔ اس نے پیراں نوں ہلایا۔ اُٹھ ہانی سون گئی۔ ایہہ انشاء
ہو رہیا اے۔ جبریل سوالی کی کم۔ مولا ایہہ کیندے نوں ہلاواں۔ فرمایا جبریل۔ محبوب آپ۔ ویکھو لا۔
مولا مڑ کی کریں فرمایا چھیتی تے چڑھ جا۔ تے چھیتے پار دیاں چشماں رحمت دیاں نال۔ او کملی چھیت
پٹ۔ حدیث وچ ہے اے۔ میرے کماں دی چھیتی پئی گئی۔ حضور
لیٹے ہوئے ہیں۔ لمیاں لمیاں کیتیاں ہوئیاں ہیں۔ میں کیا مولا کتاں دلوں ہٹیں پٹیا ای۔ انکھاں ولوں
پٹیا ای۔ فرمایا مولوی نوں پتہ نہیں۔ ایہہ چھروں میں ہواں اسدے اوہ ہوندے۔ اوہ میتھوں ویکھدے میں اوہنوں
ویکھیاں۔ ے

اصل نماز ہے یہی روح نماز ہے یہ
تیری نظر میں میں رہوں میری نظر میں تو رہے۔

جے ہوندا انہاں چھوں واجاں پیا مارے ہاں۔ باہر نکلو۔ باہر نکلو میں آگیا آں۔ ایڈا اسرار سوراخ ہیا۔
مولا کس کراں۔ فرمایا اپنے دا وچوں لنگھو۔ مولا اپنے دے وچوں لنگھا۔ میرا اک پر مشرق توں لکے مغرب تک۔
اس رات نوں جلوے جدوں بے نقاب ہوئے۔

ے ارے نہ کی رہی طاقت نہ جبریل کے پر میں۔
اسے بھی مقام آیا تیری راہ گزر میں۔

اک جگہ میں وضاحت کرنا گیا۔ تے میتھوں ایڈا رقعہ آیا۔ کہ حضور حاضر ناظر ہیں کہ نہیں۔ میں آکھیا جبریل
دا مشرق توں لے کے مغرب تک ہے اک پاں۔ جبریل دا پر حاضر ناظر اے۔ علماء بیٹھے ہیں۔ انہاں نوں
دا پچھو۔ جبریل دا اک پر ایڈا نہیں۔ چھ سو پر ایڈے ایڈے ہیں۔ سوچو عقل والے او علم
والے او فہم والے او۔ ادراک والے او۔ سمجھ والے او۔ او جنہدے چھ سو پر ایڈے ایڈے ہوون گے۔
اوہنہاں نوری وجود کیڈا ہوئے گا۔ تے جنہدے خادم ایڈے ایڈے ہیں۔ انہاں دا آقا کملی والا کیڈا۔

Scanned with CamScanner

ہو گیا ۔ ۔ ۔ ۔ مولا کی فرمایا اوہندے وچوں نکلو۔ مولا میں لطیفہ آں نکلن تاں میں سوئی دے
سوراخ وچوں وی نکل جاناں آں۔ مگر وجہ کی اے۔ فرمایا یار کول چلیاں اوہ ہستی نوں مٹا کے جا۔
اوہ وڈا ہو کے چھوٹا بن جاندا اے۔ ایہہ چھوٹا ہو کے وڈا بن جاندا اے۔ سن فقیراں دی کی کوئی
بلھے شاہ کہندا اے۔ ہ

کو نہ ہوواں کو نہ ہوواں جیں نیں کر لیوں ۔ ایہہ آہندا آسا بنی میرا وڈکا اے۔ بنی کھاندا آسا
پیندا اے۔ اٹھدا اے بہندا اے۔ میں آکھیا اوہ گل۔ اگرچہ کھاتا نہ تو ہمیں کھانے کا طریقہ کیسے آتا اگر
وہ پیتا نہ تو ہمیں پینے کا طریقہ کیسے آتا۔ اگر وہ شادی نہ کرتا۔ تو ہمیں بیوی رکھنے کا طریقہ کیسے آتا۔ اس نے کہا
میں نے دیکھا ہے۔ مکے میں چلتا تھا۔ کعبے میں چلتا تھا۔ مدینے میں۔ میں نے کہا۔ ہاں ہاں دیکھو۔ پھر دونوں
آنکھوں سے دیکھو۔ اگر مکے میں چلتا ہوا دیکھتا ہے۔ تو عرش سے آگے بھی جاتا ہوا دیکھوتا ۔ ہ

ہر آنے جانے والا تجھے دیکھتا رہا ۔ ہر زمانے والا تجھے دیکھتا رہا۔
جلوہ دکھانے والا۔ تجھے دیکھتا رہا ۔ ترا بنانے والا تجھے دیکھتا رہا۔

اندر لنگھ گیا۔ مولا کی گل۔ مولا کیہڑی یار دی شے نوں جگاواں۔ فرمایا جبرائیل تقبیل قدمیہ۔ اے جبرائیل میرے
یار دے پیراں نوں چم لے۔ اوہ چمی جاندا اے۔ میں آکھیا جبرائیل کیوں چمی جاندا اے۔

تیرے قدموں میں آنا میرا کام تھا ۔ میری بگڑی بنانا تیرا کام ہے۔
تو نے قطرے کو دیکھا گوہر کر دیا ۔ تو نے ذرے کو دیکھا تو ڈر کر دیا۔
تو نے حبشی کو رشکِ قمر کر دیا ۔ سوز نے الٹا بیڑا ڈبانا تیرا کام ہے۔

تقبیل قدمیہ۔ جبرائیل میرے یار دے پیراں نوں چم لے۔ حضور غور نال جواب دینا۔ ایہی اوہ بستہ آ
جیہڑا اک سکھ نے چودھویں ہزار دا ستی اے۔ جیہڑا قرآن دا حافظ اے۔ جیہڑا زبور دا حافظ رہا۔

جیہڑا توراث دا حافظ اے۔ جیہڑا انجیل دا حافظ اے۔ جیہڑا بیت المعمور دا امام اے۔ جیہڑا اسماناں دا ت
دے فرشتیاں دا سردار اے۔ تیرے نبی دے پیراں نوں چمی جاندا اے۔ میں آکھیا جبریلا۔ پیراں نوں
کیوں چمناایں۔ کہن لگا میں سنیاں نوں سبق پیا دسناں آں۔ جے کر کوئی انگوٹھے چمن توں منع کرے اس دے
ایمان دے متھے تے ٹھیڈا مار دیا جے۔ میں جبریل ہو کے یار دے قدماں نوں پیا چمناواں۔ اوہ قدم چمی جاندا
اے۔ اصحابؓ نوں انگوٹھے ای نئیں چمن دیندا۔

مولانا اسیں گئے مکہ شریف۔ اوہ شیطاناں نوں کنکریاں ماراں۔ چار پنج بندے سادے نال سی۔ رستے
وچ ظہر دی اذان آگئی۔ جیس ویلے موذن نے آکھیا۔ اشہد ان محمد رسول اللہ اسیں ہوراں پیر پاکستانی سی۔
جیہناں انگوٹھے اکھاں تے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مولوی سی میرے نال مولانا مولانا۔ میں آکھیا بادشاہ
رولا۔ تم نے یہ کیا کیا ہے۔ میں نے کہا۔ میرے محبوب کا نام آیا۔ میں نے انگوٹھے چومے ہیں۔ اور کیا کیا ہے
انگوٹھے کس نے چومے ہیں۔ میں نے صدیق اکبر نے چومے ہیں۔ کہنے لگا کسی اور نے بھی۔ میں نے کہا آدم علیہ السلام
نے بھی انگوٹھے چومے ہیں۔ اوہ چڑ گیا پیو سی۔ ہے شاں سے ریاں دا ہر انہاں دا پتہ لگدا اے۔ گندی اولاد
اوہ چوہڑ پو ــــ میں کیا بابا توں کیوں پیا چڑناں ایں۔ فرمایا میں اپنی اولاد نوں پیا دسناں آں۔ ایہہ چمیاں کرے
اوہ کوئی عالم سی نال کہن لگا مولانا ــــ آدم علیہ السلام کو تو انگوٹھوں میں نور نظر آیا تھا۔ تو نبی علیہ
السلام کا۔ تمہیں نور نظر آتا ہے۔ بڑی گل مزے دی پتہ سو۔ رات نوں آئی تے اوہ پیلا شیطاناں اگیا
جیہڑے کنکریاں مار دیاں سی۔ اوہ کنکریاں مارن لگا۔ میں اوہدا ہتھ پکڑ لیا۔ میں آکھیا مولانا میں تے شیطان نوں کنکریاں
نہیں مارن دیناں ــ آکھن لگا کیوں۔ میں آکھیا۔ ایتھے ابراہیم نوں شیطان نظر آیا سی۔ تینوں ایتھے شیطان
نظر آوندا پیا اے۔ آکھن لگا مولانا شیطان نہ نظر آیا۔ مگر ابراہیم دی سنت نال ادا پئے کردے آں۔ میں آکھیا
مولا نوں نظر نہیں آیا۔ پر باپ دی سنت نال ادا پئے کردے آں۔ ــــــــــ اعلیٰ حضرت بریلوی۔

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں ۔ خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا ۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے ۔ یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا .

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر ۔ بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا .

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب ۔ یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا ۔

جبریل ہر روز ہی تیراں نوں جھڑ جاندا سی ۔ میں نے کہا جبریل تیراں نوں کیوں پیا چھڑنا ایں ۔ اس نے آکھیا

ہے ۔ نہ جنت نے جنت کی گلیوں میں دیکھا ۔ ہزا جو محمد کی گلیوں میں دیکھا .

اک شعر وا اے اوہ کہندا اے ۔

ترا معراج کہ تو نور قدم تک پہنچا ۔ اور میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا ۔

قبیل قدمی ۔ جبریل پھر نبی دے قدماں وچ پیا اے ۔ حرف جبریل ای نہیں سارے نبی ولی ہر نبی دے قدماں وچ

بیٹھے ہوئے نیں ۔ حضرت جی معراج تاں حضور نوں کرایاں سیوں تے اک نکتہ تے چوبیس ہزار بیت المقدس

وچ کیوں اکٹھا کیتا سی ۔ میں آکھیا مولا ۔ تے معراج تے تاں یار نوں لے چلیا ایں ۔ تے اک نکتے تے چوبیس

ہزار پیغمبر نوں ۔ ترن بیت المقدس وچ کیوں اکٹھا کیتا اے ۔ اس نے آکھیا ۔ میری ای گل کیتی سی ۔ دیدار

دے ۔ جیہڑے پہلے انہاں دیکھیا نال نال تے پھر نبی جیب ہوئے ۔ اوہدا آکھیا اے سن جلوہ دکھا ۔ میں آکھیا پھر اے

اکٹھا کیوں کیتا ای ۔ اس نے آکھیا اکٹھا اس واسطے کیتا اے ۔ پھر نبیاں ساریاں تے میرے ہاں نہیں وجھ سکدے ۔ اوہ جو

اونہاں نوں اوری وکھالو ۔ میرا سوہنا وی میں چلیا اے ۔

ایہہ محبوب دا مسلا اے ۔ سبحان

جس ویلے ہیر جسمن گھا ناں جبرائیل ۔ حضور نے فرمایا مشق اٹکتا پیر جس والا کون اے ۔ علماء لکھدے نیں ۔

اقتضا ملکم دا ایہہ چاہندا سی ۔ آکھے آ انا جبرائیل ۔ میرے توں تے لکھیے کوئی مشق اٹک ۔ میں آکھاں گا انا بشیر

احمد ۔ انا محمد علی ۔ انا طٰہٰ یٰسین ، تے ہور نوں جو انا پہلے آکھے گا ۔ میں میں آکھے گا .

ذرا غور کر میں بڑا دور نکلن والا آں۔ حضور نے فرمایا میں انشاء۔ جبریل نے آنا نہیں آ گیا۔ حرف آکھیا
جبرائیل۔ میں آکھیا جبرئیل آنا کیوں نہیں آ گیا۔ میں کیوں نہیں آ سکدا ہاں۔ اس نے آکھیا ا پچھے میں آ کے کے
میں مرنا ہاں۔ (ایہہ منقبراں آلا مسئلہ آئی) اوس ٹائم اوہ تے جبریل دی میں نہیں آسکدا۔
توں کی بلاندا ایں۔ جبریل جی کیوں آیا ایں۔ حضور رب نے فرمایا اے۔ میں انتظار رہیا کرناں آں۔
جبریل جس ویلے لنگیا ناں پہلے آسمان تے اگوں دروازہ بند آ۔ تے جبریل نے دروازہ کھڑکایا۔ اندروں نے پچھا من
آنت توں کون اے۔ اس آکھیا جبریل۔ اس نے پچھا تیرے نال کون اے۔ اس آکھیا میرے نال کملی والا
اے۔ اسے کیوں بیٹھایا۔ دروازہ کیوں بند سیتا۔ فرمایا جے جبریل اکلا آوے ناں تے اوہدے لنگن نہیں دینا تیرے
دوازے بند نہیں اج ۔

رب روشناں نے لائیاں اج آمنہ دا دیہڑے۔ جنت نقش حوراں آ گئیاں گا من بنی دے سہرے۔
پیغوات امنہ دا لال سوہنڑے تے کالی کالی ۔ مازاغ دا ہے سرمہ جیوبا لباں تے لالی۔
والفجر دا جبیں کیتے نیں آسو ہرے ۔

قسم خدا دی جبریل نے پچھیا میرا بین کے عشق دا گھر یا۔ فرمایا جبریل خذ ما الاَمنوطم ایہہ مکائیل
نوری دی دے۔ سوہاں توری دے۔ جیرے پیر ملنا۔ ہاں نال کے صدقے دے نال شاد کر حسن پور
پیر جاوے گا۔

۲۸ـ۵ـ۲۰۰۷
۱۱ـ۵ـ۱۴۲۸

بدوقت سحری

AM = ۷:۳۰

Muoulana Qari Muhammad Abbas Nizami
Distt. Teh. Pakpattan

میں نے چالیس سال تک غور کیا۔ کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ ہر نبی پہاڑی پر کھڑا ہو کے آواز دیتا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ ساری زندگی میں غور کرتا رہا۔ کلیم اللہ جاتا ہے تو پہاڑ پہ۔ نبی اکرم فاران کی چوٹی پر آواز دیتے ہیں۔ یا معشر القریش۔ یہ پہاڑیوں کی بلندیوں پہ کھڑے ہو کر۔ خدا کی وحدانیت۔ اپنی رسالت کا اعلان کرنا۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ تو چالیس سال سے مجھے آج سمجھ آگئی۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اگر انسان نہ بولیں گے۔ تو پہاڑ تو میری آواز کا جواب دے گا۔ ——— پہاڑ کا خاصہ ہے۔ جو زبان سے بات ہو گی۔ وہی وہ کہے گا۔ اسے گنبد کی آواز کہتے ہیں۔ اور ہم اہل سنت عاشقان رسول اس گنبد کی آواز سے بھی گئے۔

اس لیے سامنے میت پڑی ہے۔ اس سے سلام علیکم نہ ہو۔ وہ جواب دینے پہ قادر نہیں۔ لیکن جب قبرستان میں جاؤ۔ السلام علیکم یا اہل القبور۔ یہ مشتاں نہیں۔ مسئلہ یہ ہے اکیلی تنہا میت ہے اسے السلام علیکم منع ہو۔ تو جانتا ہے اس میت کو۔ کہ کیسی ہے۔ وہ سلام کا جواب دینے پہ قادر نہیں۔ قبرستان میں جاؤ۔ تو السلام علیکم یا اہل القبور۔ او تھے کچھ۔ او وی تے مشتاں نیں۔ ہے تے ٹھیک اسا مشتیاں نیں۔ پر اونہاں دے وچ کوئی نہ کوئی جواب دین والا ہو وے گا۔ شاید سید چراغ دا کوئی ناں نیں۔ دیکھیے حضرات۔ میری بات سنو۔ ناراض نہ ہونا۔ سارے ہم خوش قسمت ہیں۔ ہم خوش

معراج النبی

۵ افتخار الحسن زیدی

نصیب ہیں۔ کوئی نبی کو حاضر نہیں مانتا

کوئی نبی کو ناظر نہیں مانتا۔ کوئی بار ہیں

نہیں منندا۔ کوئی نبی دا غیب نہیں منندا۔

کوئی نبی نوں نور نہیں منندا۔ اسیں سنی آں خوش قسمت آں۔ سانوں نبی ملیا اے۔ نبی اعظم۔ یار ملیا اے تے فاروق اعظم۔ امام ملیا اسانوں امام اعظم۔ جماعت ملی تے سواد اعظم۔ تے محدث ملیا

تے محبوب اعظم ـــــــ۔۔ میلاد اور معراج یہ امام الانبیاء علیہ السلام کی دو عظیم جشن ہیں۔ معراجِ مصطفیٰ۔ میلادِ مصطفیٰ۔ ہم خوش قسمت ہیں۔ کہ یہ دونوں جشن ہم سنیوں کے حصے میں آئے۔ کچھ لوگ پاگل ہیں۔ جو جشن دیوبند تو مناتے ہیں۔ جشنِ مصطفیٰ نہیں مناتے۔ نور کے آنے کا جشن نور اس کے جانے کا جشن۔ میلاد کا معنیٰ وہ آیا۔ معراج کا معنیٰ وہ گیا۔

کہاں گیا۔ جہاں سے آیا تھا۔ کہاں سے آیا تھا۔ من اللہ نور۔ جس حرم نور سے آیا۔ اسی حرم نور میں چلا گیا۔ ؎

بہت اونچے گئے موسیٰ تو کوہ طور تک پہنچے۔

اٹھے جو حضرت عیسیٰ تو چوتھے فلک پہ دور تک پہنچے۔

زمیں والو ذرا دیکھو محمد کی بلندی کو۔

چلے بیت الحرم سے اور خدا کے نور تک پہنچے۔

یہ امام الانبیاء علیہ السلام۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ کملی والا اپنے جسم پاک کے ساتھ۔ حالت بیداری میں خواب میں نہیں۔ عرش پر گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر آج تک آج سے لیکر قیامت تک۔ تمام اہل ایمان کا عقیدہ یہی ہے۔ کہ کملی والا اپنے جسم پاک کے ساتھ۔ حالت بیداری میں عرش پر گیا۔ لیکن یہ عرشاں دی حد اساں مقرر کیتی اے۔ اسیں آکھنے آں بنی عرشاں تے گیا۔ لفظ خوراں بڑا حد سانوں بنی عرشاں تے گیا۔ میں وی آکھنا آں پیا بنی عرشاں تے گیا۔ ایہہ عرشاں دی حد اساں مقرر کیتی اے۔ ورنہ سچ پچھو تے جبریل نوں ہیسہ پتا۔ پار کتھے گیا اے۔ اب دیکھئے۔ فرش سے عرش پہ جانا۔ زمین سے آسمان تک جانا۔ مکان سے لامکان تک جانا۔ میں تو جاؤں گا۔ اپنے تصورات میں۔ اپنے تخیلات میں۔ میرا ارادہ ہے کہ آپ کو بھی ساتھ لے چلوں ـــــــ میرے ساتھ ساتھ چلتے جائیں گا

تواں انشاءاللہ میں آپ کو وہاں پہنچا دیوں گا۔

یا اللہ شیشوں کی لوڑ سی کہ شیشوں دنیا کائنات کا نظام تبدیل کر سکاں تے یار کو بلایا۔ آکھے کیہڑی بلا تشبیہ و مثال۔ میں ایک عیسائی کولوں پچھیا خدا کیہہ اے۔ اونے کہا ہے۔ شیشوں کس طرح پتہ اے۔ کہن لگا میرا پادری آہندا اے رب ہے۔ تے میں وی آہندا آں ہے۔ میں چلا گیا پادری کول۔ پادری صاحب رب ہے۔ آکھے ہے۔ میں آکھیا شیشوں کس طرح پتہ لگا۔ کہن لگا میرا پوپ آہندا اے ساڈا رب ہے تے میں وی آہندا آں ہے۔ میں چلا گیا پوپ کول۔ پوپ جی رب ہے کہن لگا ہے۔ شیشوں کس طرح پتہ اے۔ آکھے میرا نبی آہندا اے عیسیٰ علیہ السلام تے میں وی آہندا آں رب ہے۔ میں عالم تصورات وچ۔ عالم تجلیات وچ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگے عرض کیتی رب ہے فرمایا ہے۔ حضور شیانوں کس طرح پتہ ہے۔ فرمایا میں سنیا اے جبرائیل کولوں۔ جبرائیل آہندا اے رب ہے تے میں وی آہندا آں رب ہے۔ میں مدینہ شریف دے ول سفر کیتا گنبد خضرا دا۔ عرض کیتی آقا رب ہے۔ آکھے ہے۔ شیانوں کس طرح پتہ اے۔ آکھے میں ویکھ کے آیا واں۔ رایت ربی فی احسن صورۃ۔ آدم توں لے کے حضرت عیسیٰ تک اک لکھ چوبی ہزار پیغمبراں نے جبرائیل کولوں سن کے اقرار کیتا اے۔ مصطفیٰ نے ویکھ کے اقرار کیتا اے۔ مشکوٰۃ شریف۔

میں نے خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جو کہے ہو سکتا ہے۔ خدا تو پردے میں ہے۔ پاگل بے وقوف۔ خدا کو پردے میں کہنا کفر ہے۔ الحجاب فی حق المخلوق۔ لا فی حق الخالق۔ حجاب مخلوق کے لئے ہے۔ خالق کے لئے نہیں۔ اگر ہم خالق کو پردے میں مان لیں۔ وہ تو محدود ہو گیا۔ پردہ مصالوں کتنا لمبا چوڑا کیوں نہ ہو۔ حجاب مخلوق کے لئے ہے۔ حجاب خالق کے لئے نہیں۔ خدا پردے میں نہیں تھا۔ مصطفیٰ پردے میں تھا۔ اس کی وجہ۔ یہ حضرت محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے فرمایا۔ شرح شفا شریف۔ شرح شمائل ترمذی شریف۔ جلد ا صفحہ 9۔ فرمایا۔ اکثر الناس

عَرَفْتُ اللّٰہ ۔ بہت سے لوگوں نے خدا کو پہچان لیا مصطفیٰ کو نہ پہچان سکے۔ کیوں لِاَنَّ حِجَابَ الْبَشَرِیَّۃ

کیونکہ بشریت کے پردے میں حسنِ مصطفیٰ کو چھپا رکھا ہے۔

ایہہ نہیں گل کہ معراج دی رات میں۔ رب پردے چوں باہر آیا۔ یا باہر نہیں سی آیا۔ یا باہر آ کے آ گیا۔

گل والیا وکھ لے سرکار۔ اوتے او ہے تے پردہ ای نہیں۔ خدا کی ذات پر تو پردہ ہے ہی نہیں۔ پردہ مصطفیٰ اپر تھا۔

اسی دی آ گیا یا اللہ میں توں وکھ لے۔ اب اس دیکھنے کی کیفیت کیا ہے۔ نبی نے خدا کو دیکھا۔ کس حیثیت

دیکھا۔ کس کیفیت سے دیکھا۔

جے میں آکھاں نبی نے رب ویکھیا۔ تے جہت ثابت ہو گئی۔ خدا جہت توں پاک اے۔ جے آکھاں نبی نے سجے ویکھیا تے

رب نوں ویکھیا۔ ایدھر کوئی نہیں سی۔ سمت ثابت ہو گئی۔ خدا سمتاں توں پاک اے۔ پھر خدا کو دیکھنے کی

کیفیت کیا تھی۔ وَنَظَرُ عِشْقٍ یَمِیْنِیْ رَاَہُ اِلٰہَ۔ وَنَظَرُ عِشْقٍ شِمَالِیْ رَأَیْ رَبِّہٖ۔ وَنَظَرُ عِشْقٍ اَمَامِیْ رَأَیْ رَبِّہٖ

وَنَظَرُ عِشْقٍ خَلْفِیْ رَأَیْ رَبِّہٖ۔ وَنَظَرُ عِشْقٍ فَوْقِیْ رَأَیْ رَبِّہٖ۔ سجے ویکھیا تے رب ـــــ

کھبے ویکھیا تے گیا۔ ہو تجلی تیری ذات کا سو بسو ہے۔ جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے۔

یہ کیفیت تھی خدا کو دیکھنے کی۔ جہت ثابت ہوئی نہیں۔ سمت ثابت ہوئی نہیں۔ ـــ جدھر دیکھتا ہوں

امام الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا میں خدا کے قریب پہنچا۔ حَتّٰی وَضَعَ یَدَہٗ کَفَّہٗ ـــــ یہاں تک

کہ خداوند تعالیٰ نے میرے تے رب دا اپنا قرب ہویا۔ میرے تے رب آپس وچ اینے نیڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ

رب نے اپنا دستِ قدرت میرے دوناں کاندھیاں دے درمیان رکھ دتا۔ یہاں تک کہ اس دے پوٹیاں دی ٹھنڈک میں

اپنے سینے وچ محسوس کیتی۔ تے میں نوں فرمایا۔ یا محمد ھل تعلمت ـ کملی والیا ملا اعلیٰ دے فرشتے

کیوں جھگڑ رہے نیں۔ تے میں آکھیا۔ اَنْتَ اَعْلَمُ۔ ایہہ میں آکھیا میں نہیں جاندا۔ توں بہتا جاندا ایں کہ۔

تے میرے رب نے دستِ قدرت رکھے میرے موڈھیاں تے۔ تے پھر پچھیا۔ رب نے پوچھا۔ میں آکھیا عَلِمْتُ۔

Scanned with CamScanner

ایدھر خداوند تعالیٰ نے وسعت قدرت میرے ان معجزیاں دے مکوں ہے تے علمت ما فی السموات وما فی الارض۔ زمین
و آسمان کا تمام علم ہو گیا۔ عرشیاں نے بلا کے موہنڈیاں تے ہتھ رکھ کے علم غیب عطا کرنا میں ثابت کیتا اساں دسا
کے واپس لیا۔ علماں نوں ثابت کرو۔

جی علمت ما فی اسا۔ علمتُ صیغہ ماضی کا ہے۔ کہ میں نے جان لیا۔ ایک وقت کیلئے بنی کو علم
ہوا۔ پس ختم ہو گیا۔ علمتُ ماضی اے۔ میں آ گیا۔ جیویں اسیں نکاح پڑھانے آں تاں۔ قبول کیتی۔
اوہ آکھندا اے تقبلتُ۔ میں نے قبول کیتی۔ ایہ وی ماضی اے۔ اینہدا مطلب ایہہ کہ ایک وقت دے لئی
نکاح ہو گیا۔ باقی حرام دے جیدا رہیا اے۔ واہ شاہ

ایہہ معراج رسول برحق سمجھو۔ جامہ نور دا پہن پوشاک کیتا۔
جیہڑے ہم کمان دی گل نال ہیں۔ سمہ اونہوں تک بی پاک کیتا۔

پھیرو میاں محمد بولنا پیا۔ دنیٰ میرشہ عظیم اُتاں اُس نے داخل جدوں وچ مکان ہویا۔
ملی ذات نال ذات ہمہ ذات ہو گیا رمز کل مخفی عیاں ہویا۔

~~پھیرو میاں محمد بولنا پیا~~۔ جے بیا نور ہوندا تے فرماندا۔ سبحان الذی اسرٰی بنورہٖ۔ اوہ
آکھندا اے بعبدہٖ۔ خبر کوئی رب نے اپنے نور کو۔ سنیں اوہ آکھندا اے بعبدہٖ۔ بشر کو
آکھندے اوہ بعبدہ آکھندا اے تے چنگا کیتا سوں۔ بعبدہٖ کہہ کے۔ آؤ قرآن مجید کھولو تاں کیہ۔
حدیث کھولو تے دیکھو۔ کہ خداوند تعالیٰ نے عبدہٗ کا لفظ کس کے لیے استعمال کیا۔ کہاں کہاں استعمال کیا۔
ابراہیم علیہ السلام۔ جنہاں کا پیدا آتش۔ کیف کان تکلم من فی المهد۔ واورث رب علیہ
انی عبد اللہ اٰتانی الکتاب۔ سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ۔ یہیں کے خطاب۔ رحمان کے عبد
پیو دیوں کا عبدہٗ۔ کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ نے رد کیتا۔ شر دیکھو۔ بل عباد مکرمون

Scanned with CamScanner

فرشتے تمام نوری ۔ معلوم ہیویا ۔ بندہ نور نور بندہ ۔ روح اللہ ۔ عبداللہ ۔ کلمی والے حکم ۔

عیسیٰ علیہ السلام آئے ۔ مردے زندہ کیتے ۔ عیسیٰ کے معجزات ۔ عیسائیاں آکھیا خدا دا پتر اے ۔

چوتھے آسمان تے گیا ۔ عیسائیاں آکھیا خدا دا پتر اے ۔ توں تے مرشد ساں تے اوناں ہیں ۔ بعض فرشتوں خدا دی

تو ہین لگے ۔ اوہ بعد کہہ کے توحید پچھان ڈیہا رہا ۔ توں فرشتے نال ڈسیا رہا ۔

(B) آسمان تے نشان بن گیاں مدینہ وچ گئیاں ۔ (آسمانوں پیر گئے مکائے)

(۱) نزہۃ المجالس ۔ کشف شریف ۔ المواہب اللدنیہ ۔

(۲) فرشتوں کو جھنڈے پکڑنے کا حکم ۔ نبی آیا تے نال دی جھنڈے ۔ نبی گیا تے نال وی جھنڈے سی ۔

کتاب کا نام درۃ الناصحین ۔ (علامہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ) (اکھاں وچ اگ گزر رہا)

(علامہ سنی رزہا) ۔ اور نعتوں کا حال ۔ نئی نسل ہے جسناں والے دی ٹوپی ۔ تے سنن والے دی ٹوپی

شلوار پتلون پا جامہ ہیرا ۔ پگڑی چتری عمامہ ہیرا ۔ ماسی بشری ماما ہیرا ۔ لفقرہ حبک ۔ = (آن وسنتو

سنت کی عادت پیدا کرو ۔ دلائل سنت کی عادت پیدا کرو ۔

نبی کا آنا جانا دیر نہیں لگی ۔ کمل رلب پنہ ری قیامت دا دن نشان لما اے ۔ اکھے منیوں تے پیدا اے ۔

تعلیم امت واسطے بیان کرنے ۔ کان مقدارہ خمسین الفا ۔ قیامت دا اک دن پنجاہ ہزار سال دا دن ہے گا ۔

پا اپنے عاشقاں واسطے ۔ اکھے نہیں ۔ عیاشاں لئی بدمعاشاں لئی ۔ زانیاں لئی ۔ شرابیاں لئی ۔ ڈاکوواں لئی ،

طلباء دسا انکار کرنے والیاں لئی ۔ ستا جدوں پتا اسنا دے ول ۔ داتا گنج بخش پا وارثہ ۔ علی ہو روالا ۔ گوہ مرد والے

سترک پور شریف والا ۔ شیخ المحدث ۔ تے انہاں دے واسطے اکھودا چیکھا ۔ اوہ تے پنجاہ ہزار سال ،

اوہتے اکھ دا سال ۔ تو آپا ۔ تو آکا کو پڑھو ۔ جلوے میں بن گیا ۔ اکھاں اک ہزار سال گزر رہا ۔

پیر ہر کا دے ستن لگئے ۔ کی ۔ میں دسیا اے ۔ کل تقبض الارواح ۔ اساملک الموت اج ترکیتا کسے دکاں دیا یتیں

Scanned with CamScanner

تبلیغ کرنی ۔ رحلت والے سال کسے نوں نبی نے مرنا نہیں دتا ۔ تے جنے اوہناں بعد سال کسے نوں نہیں مرن دتا کیہ
کدی وی مر گیا اے ۔۔۔

اے جبریل یا رسول اللہ صلعم ۔ انیزل الی دار دنیا فا ذھب الی الارض الحجاز ۔ (یا جبریلا) فرمایا جبریل یا رسول اللہ صلعم ۔ ذرا
زمین تے جاؤ ۔ بارہ بجن تیار ہاں ۔ ذرا مکے موکے دی پہاڑی ول جاؤ ۔ بارہ گھنٹے پہرے طرف سے جاؤ ۔ فرمایا غار
حرا دے ول جا کے ۔ تسیں اوتھوں جیل لو راہ ۔ (ایتھے اپنا نہیں من دا)

حضرت دا اسم کون ۔ پتر دا اسم سفر دا اسم ۔ غار دا اسم ۔ مزار دا اسم ۔ راز دار حضرت آشنا
راز رسالت سیدنا ابوبکر صدیق رض ۔ میرے نال رہن والا ۔ دنیا شام صبح سفر وچ حضر وچ ۔ میرے پچھے نماز
پڑھن والا ۔ آپشا اکھیں گل یاد رکھیں ۔ آقا صلعم ۔ میری حقیقت نوں سوا خدا دے کوئی نہیں جاندا چودہ
سو سال دے بعد اگر کوئی ملاں ایہہ آکھے اے ۔ نبی بشر صلعم ۔ ای جان گیا اے ۔ سمجھیا نہیں ۔ ایہہ کی
پاگل ہو گیا اے ۔ تے حضور دی حقیقت دا ای پتہ نہیں اوہ ایہدے نال بحث کرنا کفر اے ۔

فرمایا غار حرا دے ول جا کے ۔ فرمایا اگے پہاڑ عظیم دی گھاٹی اے ۔ اس گھاٹی وچ اک محل اے ۔
اس محل وچ اک چھوٹا جیا مکان اے ۔ اوس مکان دا فرش اے ۔ جد حضور آ گئے ۔ مد تہہ دی چادر تان کے
اپنا حسن چھپایا سی ۔ یار پتا ایہو جیا اے ۔ تے ایہدے پیراں نوں بوسہ دیویں ۔

جبریل کو حکم ۔ براق پر سوار ہو کر آنا ۔ میرے یار کی سواری کا اہتمام کرنا ۔ گھوڑے تے سوار
دولہا ۔ دروازے نوں کھٹکھٹانا نا ۔ آواز نہ مارنا ۔ بخاری شریف مسلم شریف ۔ جو میری
مرضی اے کہ دو گاں بلا کے جے تشریف لیاوے تے ۔ میری کو حکم ۔ اے جبریل نوں حکم چھیتی پیار
سے آؤ ۔ میرے یار دی بارگاہ وچ سہی نوں کوشش کر جا ۔ آقا ایہہ پہنچے پیراں والے پاسے کھلو کے
جبریل علیہ السلام ۔ میں اپنے رب بے نیاز دا ول دھیان جاوے ۔ اینہدا شان محبوب ول دھیان جاوے ۔ اگے ساری

Scanned with CamScanner

ساری رات جاگدا اے۔ تے عرشاں تے جانا ایں۔ دروازہ بند کر کے کنڈا لا کے۔ چاندنیاں تے سوں رہیا اے

کیہوں آکھے کوئی ایہہ سمجھے اینہوں جان دا چا اے۔ لوڑ ہووے گی تے بلا لئے گا۔

اوہ ویلا آگیا۔ سویرا نے کر کے جبت پاڑ کے ادھی راتیں۔ شکر کرو کسے ویکھیا نہیں۔ ایہہ

ہین اک سو چوبی ہزار نبیاں دا امام۔ شان محبوبی ویکھو۔ چودھویں دی چاندنیاں نے حسن زیبا

نوں چھپا کے اسے لکیا ہویا اے۔ جبریل علیہ السلام وی آگیا۔ ملائکہ دا رسول ایہا۔ قدرت سماوی دا

حافظ۔ نوریاں دا سردار۔ فرشتیاں دا امام۔ اک لکھ چوبی ہزار نبیاں دا صحبی اے۔ بیت المعمور

دا خطیب۔ تے نبی دے پیراں دا بابے ہتھ بنھ کے پیا سوچدا اے یا اللہ، یا الہٰی جگاواں کیویں

اج کل دا نہیں ملدا تے آ نہیں دا۔ اٹھ رو اٹھاں ——

دنیا نشر سے کافوری لب اج دی رات دا سلے بنائے سن۔ اپنے کافوری لب میرے یار

دیاں پیراں دیاں تلیاں تے مل۔ ایہو نہیں سوچیا یا اللہ ہن جگاناں کی نہیں۔ اٹھاناں کی نہیں۔ اپنے کافوری

لب تلیاں تے ملنے نیں۔ تے مرا کی اینہوں نیند جگایا۔ آپے ای اٹھ ہو گیا۔

عالم تصورات وچ جبریل دے اگے عرض کیتی اے جبریل۔ حضور دیاں تلیاں چماں آکھے چماں۔

نہ جنت نہ جنت کی کلیوں میں دیکھا۔ مزہ جو آیا تو محمد کی گلیوں میں دیکھا۔

کون اے میرے حجرے وچ۔ جبریل آیا نے۔ (۳ مرتبہ) (ایہہ نہیں آکھیا جی میں واں محمد حسن)

(۱) مسجد نور بیں جہ یا اللہ افتخار الحسن) (پردہ پوشی کرنا ہے محدث اعظم)

ریلوے اسٹیشن پر تقریر۔ میرا اللہ محدث اعظم۔ رات کو دیا ب:۔

ایک جنت خدا نے بنائی۔ ایک جنت مصطفیٰ نے بنائی۔ جنت تجری من تحتہا الانہر یہ خدا نے بنائی

(ح) ما بین بیتی و منبری —— یہ مصطفیٰ نے بنائی۔ عرض کی جی تارا جنت بنائی آکھیاں آکھے لبھدا ای آکھو

دیر نہ لگی۔ ایسے دیہہ پھر آگئے ہیں۔ کیہڑوں دیکھے گا۔ پہلوں چیری جان لواں گا۔ پھیر حساب لواں گا۔ پھر دیاں گا تینوں۔ مدینیوں آواز آئی۔ اسیں آکھیا افتخار نہ جان اے نہ حساب مدینے آجا۔

ایک جنت خدا نے بنائی۔ ایک مصطفیٰ نے بنائی۔ تلک الجنۃ التی نورث من عبادنا من کان تقیا۔ تقی والا جنت دا خالق ہیں۔ وارث پتری امت دے ولی۔ اوہ خدا نے بنائی۔ تے دوسرا بناندا اے اوہ دے وی سکدا اے۔ داتا گنج بخش۔ جنت دا وارث بابا فرید۔ (اولیاء اللہ کا ذکر)

حوریں وی ہیں جنت من دا۔ میں آکھیا جنت ہیں مصدائے نو۔ اوہ تے من تاں رکے نہ۔ تقی علماء دنیا ان الجنۃ تحت اقدام امہاتکم۔ جنت پتری ماں دے پیراں تھلے اے۔ اوہ خدا نے بنائی۔ اوہ مصطفیٰ نے بنائی۔ جو اوہدا در کرم نوں جنت دا وارث بنن من دا نہ ہوں۔ اودا اپنا پیے تے من لے۔ اوہ کس نے بنائی جنت ماں دے پیراں تھلے بنائی تے۔ تیوں جھک پیراں دے بار اوہنی ماں نوں وی جنت من دا۔

جہاں تک دا جسم بتاتا ہے۔ وہاں تک لے جاؤں گا۔ رات ہو جاوے گی۔

فرزند حق لعد مسدلق کا پتہ تک ہے۔

۳۱ — ۵ — ۲ — ۷

۱۴ — ۵ — ۱۴۲۸

بروز جمعرات

PM ۷ : ..

-۵-

Muoulana Qari Muhammad Abbas Nizami Distt. Teh. Pakpattan

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون

نہایت ہی واجب الاحترام والاکرام عالیشان بزرگو ۔ دوستو ۔ بھائیو ۔ نوجوان ساتھیو ۔ اج میں
آپ کے سامنے خلیفۂ رسولِ مقبول ۔ رازدارِ مصطفیٰ ۔ غم خوارِ مصطفیٰ ۔ یارِ غارِ مصطفیٰ ۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
دے لقب صدیق دے بارے وچ ۔ بیان کرن دی کوشش کراں گا ۔ اللہ تعالیٰ نبی اکرم علیہ السلام دے وسیلہ جلیلہ
نال ۔ حق بیان کرن دی توفیق عطا فرمائے ۔ اور سرکار دے جنے وی عاشق والے ہین ۔ جتنے بھی پیارے ہین ۔
اللہ سرکار دے ہر پیارے دا پیار ساڈے نوں عطا فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک دے اندر ارشاد فرمایا ۔ کہ
او لوگ ۔ جہڑے اللہ نوں منندے ہین ۔ اور اللہ دے رسولاں نوں منندے ہین ۔ ایہہ او لوگ ہین جہڑے صدیق

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہین ۔ جہڑے اللہ نوں منن ۔ اللہ دے سارے رسولاں نوں منن ۔ رب فرماندا اے ہو منوں
منن والے ۔ اور میرے رسولاں نوں جنے منن والے ہین ۔ میں اوہناں ساریاں دا ناں
صدیقاں دی صنف دے اندر درج کر دتا اے ۔ سوال ایہہ پیدا
ہوندا اے ۔ کہ کیا جنے وی اللہ نوں منن والے ہین ۔ جنے وی اس دے
رسولاں نوں منن والے ہین ۔ کیا سارے ای صدیق ہین ۔ ہاں قرآن ایہو ای دسدا اے ۔
کہ او سارے صدیق ہین ۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اللہ نوں منندے ہین ۔ اللہ دے رسولاں نوں منن دے ہین
اس واسطے اوہ وی صدیق ہین ۔ جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپ بھی اللہ اور اس دے رسولاں نوں منندے ہین ۔
اس واسطے جناب عثمان غنی وی صدیق ہین (۲) جناب علی المرتضیٰ (۳) امام حسن (۴) شہید اعظم عالی
مقام سلطان کربلا نواب کربلا حسین رضی اللہ عنہ ۔ میرے آقا علیہ السلام تک ۔ اک لکھ ۲۴ ہزار کم و بیش صحابہ کرام
جنہاں دے اندر امامی صحابہ وی ہین ۔ اور اکابر صحابہ وی ہین سارے ای اللہ نوں منن دے ہین ۔ رسولاں نوں منن دے
ہین ۔ ایس دا قرآن دسدا اے ۔ کہ جنے اللہ نوں منیا ۔ اللہ دے رسولاں نوں منیا ۔ اولٰئک ھم الصدیقون ۔

ایہہ سچے دا سلسلہ اے صدیق ہین ۔ آؤ علماء حقانی دی بارگاہ وچ حاضر ہوئیے ۔ چونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف اچ
فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۔ جے گل نہیں آندی ۔ اہل علم کولوں پچھ لیا کرو ۔ اہل علم دی بارگاہ
وچ حاضر ہوندے ہاں ۔ میرے مرشد کریم ۔ حضور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب ۔ آپ نے اپنی تفسیر
ضیاء القرآن دے اندر علامہ قرطبی دے حوالے نال نقل فرمایا ۔ کہ صدیق آکھدے کنہوں نیں ۔ اولئک ہم الصدیقون
جہڑے اللہ نوں منن محمد دے رسولاں نوں منن ۔ ایہہ قرآن آکھدا اے او صدیق نیں ۔ سوال ایہہ اے کہ صدیق ہے
کون اے ۔ صدیق دی تعریف کی اے ۔ آؤ ہن عرض کریندیاں آں ۔
"اَلصِّدِّیْقُوْنَ هُمُ الَّذِیْنَ زَکَتْ فِطْرَتُهُمْ وَاعْتَدَلَتْ اَمْزِجَتُهُمْ وَصَفَتْ سَرَائِرُهُمْ حَتّٰی اِنَّهُمْ یُمَیِّزُوْنَ
بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَالْخَیْرِ وَالشَّرِّ بِمُجَرَّدِ عُرُوْضِهٖ ۔ کہ صدیق اوہناں نوں آکھدے نیں ۔ جنہاں دی فطرت پاک ہووے ۔
ایہہ نکیاں نکیاں گلاں سنن دا اے ... آکھدے نیں یار توں اُچ اتوں اتوں چنگا ایں ۔ لیکن توں
اندروں چنگا نہیں مطلب کی اے تیری فطرت چنگی نہیں ۔ گلاں بڑیاں مٹھیاں مٹھیاں کردا ایں ۔ گلاں سوہنیاں کرنا
ایں جس ویلے ڈنگ دیندا ایں پتہ لگدا اے ۔ مار آستین ایں ۔ میری آستین دا سپ ایں ۔ توں دشمن
دے روپ دے اندر میرا دشمن ایں ۔ میرا یار ایں میرا دوست ایں ۔ ڈنگ توں مینوں چنگا مار رہیا ایں
کیوں؟ تیری فطرت چنگی نہیں ۔ اتوں اتوں توں سچا ایں ۔ لیکن اندروں سچا نہیں ۔ جنہاں دا اندر وی سچا
ہووے ۔ اوہناں نوں آکھدے نیں صادق ۔ تے جنہاں دا اندر صاف ہووے ۔ اوہناں نوں آکھدے نیں صدیق ۔ فرمایا
الصدیقون هم الذین ۔ صدیق اوہناں نوں آکھدے نیں جنہاں دی فطرت پاکیزہ ہووے ۔ جنہاں دی فطرت پاک ہووے
واعتدلت امزجتهم ۔ اوہ ایہناں امزاج نہ زیادہ سست ہووے ۔ اوہ نہ زیادہ متعصب ہووے ۔ بلکہ اوہناں
مزاج معتدل ہوندا اے ۔ نہ غصے والا ہووے ۔ نہ نرمی والا ہووے ۔ جیویں ساڈے نوں اللہ نے امت وسطا بنایا اے ۔
ایسے طریقے نال اوہناں امزاج وی میانہ روی والا ہووے ۔ ایہہ صدیق دی تعریف دا دوسرا اک حصہ اے ۔ اور

حقیقت —— صدیق اوہنوں آکھدے نیں جیہڑا اندروں صاف ہووے۔ جیہدا باطن صاف ہووے کہ ظاہر صاف ہووے
تے جیہدا مطلب ایہہ اے کہ جیہدی فطرت پاکیزہ اے۔ غصہ نہ ہووے۔ زیادہ نرمی وی نہ ہووے۔ جیہدا مطلب ایہہ اے
جیہدا مزاج معتدل ہووے۔ ایہہ جیہڑا ظاہری پاکیزہ ہوندا اے مزاج دی اعلیٰ معتدل ہووے۔ ایہہ جیہدا اندر وی صاف
ہوندا۔ جیہڑا ایہہ ہمیشہ ہوندے نیں — حق تے انہاں صفتاں دی وجہ توں۔ ایہہ جان سکدے کہ سچا رستہ کیہڑا اے تے
جھوٹا رستہ کیہڑا اے۔ نبی دی محبت والا رستہ کیہڑا اے۔ ایہہ نبی دے بغض والا رستہ کیہڑا اے۔ صراط مستقیم کیہڑا
اے۔ صراط جیہڑا پیا جاندا اے۔ حق کیہڑا اے۔ باطل کیہڑا اے۔ اسلام کیہڑا اے۔ کفر کیہڑا اے۔ ایدھر
سچائی کیہڑی اے۔ اودھر منافقت کیہڑی اے۔ جناں چہ ایہہ بندہ پہچان لیندا اے۔ اوہناں چہ صدیق بن سکدا نہیں
پھر صدیق کون ہوندا۔ جیہڑا ظاہر پاک ہووے۔ جیہڑا ظاہر پاک نہیں اوہ وی صدیق نہیں۔ جیہڑا باطن گندا اے۔
اوہ وی صدیق نہیں۔ ثابت ہویا کہ دوناں صدیق ہوندے۔ تے ہووے نبی دا دشمن ایہدا مطلب ایہہ نہیں کہ
اوہ پاکیزہ ہو گیا اے۔ کیونکہ اندر ایہدا پاک نہیں۔ اندر نبی کریم علیہ السلام دی نفرت دی وجہ توں اندر
غلاظت اے۔ جناں چہ اندر صاف نہیں۔ اوہناں چہ صدیق نہیں۔ جناں چہ ظاہر صاف نہیں۔ اوہناں چہ وی
صدیق نہیں۔ جناں چہ کسے وی بات اتے متعصبانہ طریقے نال اڑ جاندا اے۔ اوہناں چہ صدیق نہیں۔
جناں چہ اوہنوں ایہہ نہیں پتہ لگدا کہ حق کیہڑا اے۔ ایہہ باطل کیہڑا اے۔ جھوٹ کیہڑا اے۔ سچ کیہڑا اے۔ اوہناں چہ
وی ایہہ صدیق نہیں۔ ایہہ جناں چہ سچ دی بات نہ لگ جائے۔ اوہناں چہ وی اوہ صدیق ہو سکدا نہیں۔
سارے گفتگو دا مطلب ایس عنوان ایہہ نکلیا۔ مرکزی خیال اور سمری ایہہ بنی۔ کہ صدیق اوہنوں آکھدے نیں
جیہڑا دھیان تے اینج یار ہے۔ کیہڑا نظر لوگ محفوظ تے جاندی ہووے۔ صدیق اوہنوں آکھدے نیں جیہدا
اندر باہر صاف ہووے۔ اوہدا جسم شیشے دی طرح اے۔ تے جیہڑا جسم شیشے دی طرح اے۔ تے اوہدے
سامنے کوئی آ جائے تے اوہنوں آپنا شکل آ کے گا نا۔ جے صدیق نوں ویکھن والے دی شان اینی اے۔

تے جیہڑا آپ صدیق اے۔ اوہ بُتھا اپنے ہوئے۔ نظر اوہناں دی لوح محفوظ تے ہوئے۔ اک لفظ اے صادق اک لفظ اے صدیق۔ ایہہ دوہواں دی ذو معنی لفظ اے۔ صادق کون اے اور صدیق کون اے۔ صادق اسم فاعل اے۔ سچ بولن والا۔ اور صدیق۔ ایہہ صیغہ اے مبالغے دا۔ بہت زیادہ سچ بولن والا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ دا موضوع ہے۔ لے کہ آپ نوں لقب صدیق کیوں کتے عطا کیتا اے۔

دا

تے اپنے مجرد دین کے نہ ہو۔ ذرا توجہ نال گفتگو نوں سماعت فرماؤ۔ جیہڑیاں کیہ نوں گل سُننا نئیں ہوندی۔ اوہ اوہ آں نہ کرے اوہ اوہناں نوں چھوڑ کے یار شوقاں سنن دا چج ای نئیں۔ بات سمجھ دیندے آں۔ آخر محنت ہوندی اے۔ بندہ بیزار کیا کرے اندا اے۔ اگر اگر تُسی سنجیدہ ہو کے بہہ رہوو تے فائدہ کوئی نئیں ایس طرح۔

صادق کنوں آکھدے نیں۔ اور صدیق کنوں آکھدے نیں۔ صادق اوہ جیہڑا سچ بولے۔ تے صدیق اوہ جیہڑا ہمیشہ سچ بولے۔ پہلا فرق اے صادق اور صدیق دا صادق اوہ جیہڑا کدے جھوٹ وی (بولدا ہووے۔ اور صدیق اوہ جیہدی زبان کدے وی جھوٹ نہ ہووے۔ جیہڑا ہمیشہ سچ بولے۔ اور صادق اوہ جیہدی زبان تے جھوٹ آ جائے۔ صدیق اوہ جیہدی زبان تے سوائے سچ دے کجھ وی نہ آوے۔ اور صادق اوہ جیہڑا گل کرے تے واقعے نوں دیکھ کے کرے۔ فلاں جگہ تے میں دیکھیا اے۔ کہ اگ لگی اے۔ اوہنے پہلے اگ ویکھی تے پھر آ کے دسیا اے۔ لیکن بولدا سچ اے پیا۔ پہلاں اوہنے واقعہ ویکھیا اے۔ پھر آ کے بیان کیتا اے۔ بولدا سچ اے۔ صادق اوہ جیہڑا واقعے دے مطابق گل کرے۔ اور صدیق اوہ ہو موہوں نکلے۔ اللہ اوہدے آکھن تے واقعہ بنا دیوے۔ (پیر ہے صدیق)

(۱) مائی دا اکو ای پتر اے تے جہاد دا سخت جذبہ ڈالے۔ بنا پُت دا کون اے۔ اس دے چھوٹا ہے

نبی پاک سے سوال حاکم نے کیتا۔ میری اللہ کولوں شفاعت کرا لو۔ بچہ کہندا اے۔ پہلے میرے آقا نے قبول فرما لیا۔
صدیق اکبر نے پوچھیا۔ صدیق نے فرمایا۔ تیرا پتر زندہ اے۔ ولا تقولوا لمن یقتل ـــ تشعرون۔
جیہڑا سارا جہان میں پیارا صدیق کا۔ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون۔
جیہڑا سارا جہان میں پیارا صدیق۔ من النبیین والصدیقین۔ کیونکہ سبھ توں پیارا میرے رب دا حبیب دا۔
عزیزان گرامی توجہ فرمانا۔ رب العالمین نے قرآن پاک دے اندر سورۃ فاتحہ دی ابتدا دے اندر ارشاد فرمایا۔
نماز پڑھدیاں ہویاں میری بارگاہ دے اندر دعا کیتا کرو۔ یا اللہ میری دعا کریئے۔ فرمایا اھدنا الصراط المستقیم۔
یا اللہ سانوں سدھے رستے تے چلا۔ ایہہ ترجمہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ دا۔ باقیاں ترجمہ ایہہ کیتا اے یا اللہ
سدھا راہ دکھا۔ میں آکھیا امام اہل سنت شاں ترجمہ چلا کیتا اے۔ باقی دکھا کردے ہیں۔ وجہ۔ فرمایا اسیں
تے پہلاں ای ویکھیا ای ہویا اے۔ اساں ویکھ لیا اے۔ تے اسیں آہندے آں یا اللہ چلن دی توفیق عطا فرما۔
اوہناں نوں پتہ نہیں سدھا راہ کیہڑا اے۔ سانوں پتہ اے سدھا راہ اوہ جیہڑا مدینے دے تاجدار نے دسیا
اے۔ ما انا علیہ واصحابی جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔ یہی طریقہ اہل سنت والجماعت
کا ہے۔ رب العالمین نے فرمایا جدوں دعا کردے او۔ دعا کردیاں ہویاں میری بارگاہ دے اندر عرضاں وی
کیتا کرو۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ ایہہ سدھا رستہ کیہڑا اے انعمت علیہم دیوں میرے خالق کائنات
نے فرمایا اے۔ فرمایا صراط الذین انعمت علیہم ـــ یعنی مطلب ایہہ دے دا اوہ جیہڑے تیرے منعم علیہم
لوگ نیں۔ جیہڑے تیرے انعام یافتہ لوگ نیں۔ ہن انعام یافتہ کون اے۔ ھل قرآن یفسر بعضہ
بعضا۔ دین کلیہ قاعدہ بیان کردا اے۔ پہلی تفسیر قرآن دی ہوندی اے۔ جیہڑی قرآن دے نال کیتی جائے۔ دوجی تفسیر
اے اے۔ جیہڑی قرآن دی حدیث دے نال کیتی جائے۔ تیسری تفسیر اوہ اے۔ جیہڑی اجماع صحابہ اور اقوال صحابہ
نال کیتی جاندی اے۔ چوتھی تفسیر اوہ اے۔ جیہڑی اقوال آئمہ کرام دے نال کیتی جائے۔ ایہہ چار طریقے تا تفسیر قرآن۔

دی تفسیر کرن دے۔ آکھدے نیں اللہ دے قرآن دی تفسیر اللہ دے قرآن ہی نال کراں۔ یا اللہ تیرے انعام یافتہ لوک کیہڑے
نیں۔ فرمایا قرآن دا دوجا مقام۔ فرمایا انعم اللہ علیہم من النبیین ______ فرمایا چار گروہ نیں۔ پہلا نبیاں دا
اے۔ دوجا صدیقاں دا اے۔ تیجا شہیداں دا اے۔ چوتھا اللہ دے ولیاں دا اے۔ ساریاں وچوں اک مسلک
حق اہل سنت والجماعت دا ایہا مسلک اے۔ جیہڑا نبیاں نوں نبی من دا اے۔ صدیقاں نوں صدیق من دا اے۔ شہیداں
نوں شہید من دا اے۔ تے اللہ دے ولیاں دا وی من والا اے۔

پہلے گروہ کیہڑا اے نبیاں دا۔ آکھدے نیں تفسیر خازن دا حوالہ پیش کر دینا واں۔ ایس آیت کریمہ دے تحت الحمد للہ
تفسیر میرے کتب خانے دے اندر چار جلداں دے اندر بیروت لبنان دی چھپی ہوئی اے۔ علامہ خازن رحمۃ اللہ علیہ
فرماؤندا اپنے معنی ایہہ بندا اے پیا۔ من النبیین المراد بالنبیین محمد ﷺ۔ ایتھے نبیین توں مراد مدینے دے تاجدار
دی ذات اے۔ اور صدیق نمبر 2 فرمایا۔ والصدیقین المراد بالصدیقین ابوبکر صدیق ؓ۔ والشہداء توں مراد جناب
فاروق اعظم دی ذات اے۔ حضرت عثمان غنی دی ذات۔ علی المرتضیٰ دی ذات۔ الحمد للہ جیہناں تے اللہ نے انعام
کیتا اے۔ اوہناں نبیاں دے وچوں مدینے دا تاجدار اے۔ ایس در دے غلام آں۔ ایس صدیق اکبر دے در دے وی غلام
آں۔ اور شہیداں توں مراد تینے خلفائے ثلاثہ نیں۔ ایس اوہناں دے در دے وی ٹکڑے کھان والے آں۔ ابوبکر صدیق
جیہناں دے واسطے میرے آقا دا واقعہ فرمان۔ جیہناں دی دھی میرے نبی دے گھر اے۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ
صدیقہ پاک دی صدیقہ بیٹی اے۔ کون فاروق اعظم جیہناں دی دھی جناب حفصہ ؓ ایہہ میرے آقا دے گھر نیں۔ دو
ایہہ نیں۔ ایہہ دو اگلے خلفاء نیں۔ اک تیسرا نمبر والے عثمان غنی۔ چوتھے نمبر والے جناب علی المرتضیٰ ؓ
ایہہ خلفائے راشدین نیں۔ پہلے دو خلیفیاں دیاں بیٹیاں میرے نبی دے گھر نیں۔ اور میرے آقا دیاں بیٹیاں
اگلے دو خلیفیاں دے گھر نیں۔ لیکن میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا۔ ایہہ دنیا والے۔ جیہناں کولوں میں دھیاں لے
لئیاں نیں۔ اور جیہناں نوں میں نے دتیاں نیں۔ اوہناں وچوں کوئی وی جہنم وچ نہیں جاوے گا۔ ___

Scanned with CamScanner

اے ہے شان صدیق ۔ تو حضرات گرامی جس ویلے اسیں نماز پڑھدے آں ۔ اوہدی بارگاہ دے اندر ایہہ ای دعا کردے آں یا اللہ ۔ جنہاں دی راہ تے چلا ۔ صدیقاں دی راہ تے چلا ——— ثابت ہویا نماز پڑھن والا انہاں دی تقلید اللہ کولوں منگدے آں ۔ کہ یا اللہ سانوں ایہناں دا مقلد بنا ۔ انہاں دے پچھے چلن دی توفیق عطا فرما ۔ غیر مقلد وی ایہہ سورۃ فاتحہ پڑھدے نیں ۔ بلکہ ایہناں دے نیڑے پڑھنا فرض اے ۔ امام دے پچھے وی پڑھنا فرض اے ۔ لیکن جس ویلے سلام پھیردے نیں ۔ اودوں تقلید دے منکر ہو جاندے نیں ۔ نماز وچ ایہہ وی منگدے نیں یا اللہ انہاں دے پچھے چلا ۔ تے جیہڑے پچھے چلے تے اوہناں نوں مقلد نہیں ہون دیندے نیں ۔ تے سلام پھیر دیاں آکھدے تقلید جائز نہیں ۔ ایہہ تے مشرکاں والا کم اے ۔ تے بدعتیاں والا کم اے ۔ (العیاذ باللہ من ذلک)

عزیزان گرامی اسیں انہاں دے پچھے چلن دا منگدے آں ۔ یا اللہ صدیقاں دے پچھے لا ۔ صدیق کون اے ۔ صدیق اوہ اے جیہڑا اندروں صاف ہووے ۔ صدیق اوہ اے جیہڑا باہروں وی صاف ہووے ۔ صدیق اوہ اے جیہڑا معتدل مزاج ہووے ۔ صدیق اوہ اے جیہڑا خیر اور بھلائی دے درمیان حق اور باطل دے درمیان فرق کر سکدا ہووے

پچھلی ساری عبارت ۔ حضور ضیاء الامت محمد کرم شاہ صاحب تفسیر ضیاء القرآن جلد ا دے اندر ایہہ ای صدیق دی تعریف علامہ قرطبی دے حوالے نال ۔ کردے نیں پئے ۔ ایہہ ای تعریف علامہ خازن حضرت امام محمد عبدہ دے حوالے نال کردے نیں پئے ۔ صدیق اوہ اے جیہڑا اندر وی صاف ہووے ۔ مسلماناں جیہڑوں میرے اللہ نے ویکھیا اے ۔ ایہہ ابوبکر صدیق ایہدا اندر وی صاف اے ۔ ایہدا باطن وی صاف اے ۔ ایہہ خیر اور شر دے اندر تمیز وی کر لیندا اے ۔ ایہہ کفر اور اسلام دے درمیان فرق وی کر لیندا اے ۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ابوبکر دا ناں صدیق نازل فرما دتا اے ۔

ملفوظات اعلیٰ حضرت ۔ فرید بک سٹال لاہور دی چھپی ہوئی کتاب ۔ اس دے اندر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ایہہ بات امام طبرانی دے حوالے نال درج فرمائی ۔ اور ابن عساکر دے اندر وی ایہہ

تے کنز العمال دے اندر وی ایہ بات اے۔ الحمدللہ 16 سولاں جلداں دی کتاب موجود اے۔ عربی دی کنز العمال۔

(۲) جناب صدیق صحابہ دے اندر۔ دیکھی دیاں گلاں۔ بت خانے جانا۔ بت نوں توڑنا۔

بت کجھ وی نہ کر سکے۔ جو پتھراں کولوں بچا نہ سکے۔ ابوبکر دی والدہ۔ ہاتف غیبی توں آواز سنی۔

یَا اَمَۃَ اللّٰہِ بِالتَّحْقِیْقِ اَبْشِرِیْ بِالْوَلَدِ الْعَتِیْقِ اِسْمُہٗ فِی السَّمَاءِ الصِّدِّیْقُ لِمُحَمَّدٍ صَاحِبٌ

وَرَفِیْقٌ۔ (جبریل کا نازل) صَدَّقَ اَبُوْبَکْرٍ۔ وھو الصدیق۔

جنہاں دا ناں آسماناں تے ہووے۔ تے میں ایہ کیوں نہ کہہ دیاں ~

~ چرچا ہویا جہاں وچ پیارے صدیق کا ③ ۳۔ اج میں اگلی بات پیش کر دیاں۔ ایہہ کہ

اللہ نے صدیق آکھیا اے۔ آج میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا۔ کتاب دا ناں اے۔ ریاض النضرہ۔

جلد نمبر ۱۔ صفحہ ۳۲ علامہ محب طبری روایت کردے نیں۔ ایدا اس کو علاوہ علامہ قاری محمد طیب

مسجد انگلینڈ والے انہاں نے وی ترجمہ کیتا اے۔ جامعہ اشرفیہ رسولیہ بلال گنج لاہور والیاں نے وی ترجمہ

کیتا اے۔ بڑی معتبر کتاب اے۔ مناقب عشرہ دے اندر حضرت صدیق اکبر نوں لکھے۔ نبی کریم

علیہ السلام نے فرمایا۔ اے پیاری عائشہ۔ کن کھول کے سن لے۔ انا سید المرسلین فرمایا میں

ساریاں رسولاں دا سردار آں۔ و ابوک افضل الصدیقین۔ بروایت ام المومنین ——

تیرا باپ ساریاں صدیقاں وچوں افضل صدیق اے۔ تے صدیق ہوناں تے اک پاسے وی صدیق کر رہے نیں۔ ثابت ہویا

ابوبکر صدیق نوں صدیق کہنا خدا دی وی سنت اے۔ مصطفیٰ دی وی سنت اے۔ ثابت ہویا مومن

اوہ جیہڑا اماں عائشہ صدیقہ نوں اپنی ماں من دا ہووے۔

ثابت ہویا حضرت عمر فاروق وی صدیق نیں لیکن ابوبکر صدیق ایہہ افضل الصدیقین نیں۔ عثمان غنی۔ علی المرتضیٰ

امام حسن۔ امام حسین۔ میرے آقا دا ہر صحابی صدیق اے۔ اک حکایت 25 نمبر دا صحابہ صدیق۔

اس واسطے میرے آقا دی زبان چوں نکلیا اے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔

(4) میں ہن فیر اک لگا آں گل سنان۔ کنز العمال دے حوالے نال۔ حضرت انس دے حوالے نال (روایت)۔ علامہ ابن دیلمی نے ذکر کیتی اے۔ اور علامہ ابن دیلمی دے حوالے نال علامہ سیوطی نے کنز العمال دے حوالے نال نقل کیتی۔ وسا 21 تو پنج سو سال پہلے اپنی کتاب دے اندر درج کیتی اے۔ آقا نے فرمایا۔ یا ابا بکر قد سماک اللہ الصدیق۔ تیرا ناں اللہ نے ابوبکر صدیق رکھیا اے۔ ثابت ہوا کہ جس کا نام صدیق خود رب رکھے۔ تم کیوں اس کو صدیق کہتے ہیں۔ ابوبکر کو صدیق کہنا یہ میرے اللہ کی سنت اے (5) ہن میں سرکار دی سنت اک ہور حدیث توں لگا آں ثابت کرن۔ حدیث بخاری شریف ترمذی دے اندر۔ مستدرک امام حاکم دے اندر روایت موجود اے۔ سرکار مدینہ خود۔ اور ابوبکر صدیق۔ عمر فاروق۔ اور عثمان غنی۔ احد پہاڑ تے اوہ۔ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ ہر زباناں عشاقاں والیاں پہاڑ جس نال کہ میرے آقا پیار کردے ہیں۔ + بخاری شریف دے اندر روایت دے الفاظ پیش کرناں واں۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے غلاموں احد میرے نال پیار کردا اے۔ میں اس احد نال پیار کرناں واں۔ جدوں احد دے اتے چلے گئے۔ احد وجد دے اندر آ گیا۔ کدی ایدھر ہوندا اے پیا۔ کدی اودھر ہوندا اے پیا۔ میرے آقا علیہ السلام نے ٹھڈا ماریا۔ فرمایا اُسکُن یا اُحُد۔ فانما علیک النبی و صدیق و شہیدان۔ اے احد ٹھہر جا۔ تیرے تے اک اللہ دا نبی آیا۔ اک صدیق اے۔ تے دو شہید تیرے تے موجود نیں۔ مطلب نکل آیا ناں۔ کہ میرے آقا نے وی ابوبکر نوں صدیق آکھیا اے۔ فرمایا او پہاڑ ٹھہر جا۔ وجد دے اندر نہ آ۔ حرکت نہ کر۔ ہل نہ۔ وجد نہ کر۔ کیف و مستی دی کیفیت اپنے تے طاری نہ کر۔ خبردار ٹھہر جا۔ حضور کیوں۔ فرمایا فانما علیک شہیدان۔ ــــ دو شہید موجود نیں۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایہہ نہیں آکھیا سوہنیا۔ میں شاہ دے کانے۔

زندہ واں ۔ مینوں کجھ نہ آکھو۔ میں شہید نہیں۔ جہاں نوں ایہہ نہیں آکھیا حضور میں زندہ واں۔ میں شہید
تے ہیں نہیں ناں۔ ثابت ہویا صحابہ دا چپ رہنا اس گل دی دلیل اے۔ صحابہ دا عقیدہ اے۔ ساڈے
نبی ساڈیاں زندگیاں دے آخری دیہاڑیاں نوں وی جاندے نیں۔

میرے آقا ہر اپنے امتی دے آخری انجام نوں جاندے نیں۔ میرے آقا جاندے نیں۔ عثمان شہید
ہون گے۔ عمر فاروق شہید ہون گے۔ میرا ابوبکر اوہ اے۔ جنہوں اللہ تے مصطفیٰ نے لقب صدیق دتا
ہویا اے۔ ۔ ۔ میں سوال ایہہ وے۔ ایہہ جیڑا پہاڑ سی۔ سرکار دے جان نال کمبیا ہویا۔ ایہنوں
وجد کیوں آیا۔ اسیں چڑھ جائیے تے پہاڑ نہیں ہلدا۔ کوئی وی چڑھے تے پہاڑ نہیں حرکت کردا۔
پہاڑ تے زمین نوں روکن والے قرآن آہندا اے۔ کِل ٹھوکے ہوئے نیں۔ میخاں گڈیاں نیں۔ زمین ہلے
ناں۔ تے جیڑے آپ ہلن نوں روکن واسطے اللہ نے پیدا کیتے نیں۔ تے جدوں مصطفیٰ دے قدم لگن تے آپ
ہلن لگ پیندے نیں۔ میں کیہا جبل احد۔ کیوں ہلیا ایں۔ کیوں پیر تے وجد آیا اے۔ اوہنے آکھیا
میں اس واسطے نہیں ہلیا۔ کہ سرکار نعوذ باللہ تھلے تشریف لے آون۔ یا نعوذ باللہ گر جان۔ یا صدیق گر
جان۔ یا عمر گر جان یا عثمان گر جان۔ نہ نہ میں اس واسطے ہلیا واں۔ کہ

تھلے میرے ہلن کتھے پیریاں تساں مشتاق کتھے جا اڑاں ۔

سبحان ما اجملک ما احسنک ما اکملک ۔

میں تے اپنے مقدر تے ناز پیا کرناں واں۔ سوہنیا میری چھاتی تے قدم لگا رہیا اے۔ تے خلافت صدیق
دی میری چھاتی تے قدم لا بیٹھے نیں۔ میں تے اپنے مقدر تے ناز پیا کرناں واں۔ مسلمان بھائیو بات
طویل نہ ہو جائے۔ اللہ نے وی حضور دے یار نوں صدیق آکھیا اے۔ نبی پاک علیہ السلام نے وی صدیق
آکھیا اے۔ ہن اگے میں سارے صحابہ دا مجموعی عقیدہ بیان کر دیاں۔ کہ اوہناں وی صدیق آکھیا اے۔

کہنا اللہ دی سنت وی بن گیا۔ صدیق کہنا نبی دی سنت وی بن گیا اے۔ صدیق کہنا سارے نبی دے صحابہ دی سنت وی بن گیا اے۔ آؤ میں بیان کر دیناں واں۔ میرے آقا علیہ السلام نے اک دن صحابہ کرام دے مجمعے دے اندر ارشاد فرمایا۔ اس ویلے ابوبکر صدیق اوتھے موجود نہیں سن۔ سرکار نے فرمایا۔ اے میرے غلامو تُسی میرے غلام او نہیں۔ جنہاں دی جنت مشتاق اے۔ جنت نوں شوق اے او میرے گرد آلا آون۔ جنت وی اوہناں دا انتظار کر دی اے پئی۔ مسلمان بھائیو۔ صحابہ آکھدے نیں سانوں جرأت نہ ہوئی۔ اسیں سرکار نوں پچھ لئیے۔ حضور او کیہڑے نیں خوش نصیب نیں۔ جنہاں دی جنت انتظار کر دی اے۔ کہ اوہ میرے وچ قدم رنجہ فرمان۔ صحابہ فرماندے نیں۔ تھوڑی دیر گزری اے ابوبکر صدیق تشریف لے آئے نیں سارے صحابہ جمع ہو کے صدیق دی بارگاہ وچ آکھدے نیں پئے۔ او صحابہ آکھدے کی نیں پئے۔ انت صدیق اے ابوبکر تُسی صدیق او۔ تسی سرکار دی بارگاہ وچ جا کے پچھو تُسی صحابہ کون اے۔ ثابت ہویا میرے نبی دے غلاماں وچ ابوبکر نوں صدیق آکھیا اے۔ ثابت ہویا کہ مجموعی صحابہ دی سنت اے کہ ابوبکر نوں صدیق کہنا۔

میں اک ہور پیش کر دیاں کہ حضرت علی دی سنت وی کیویں نیں۔ کتاب دا ناں اے۔ الحاوی للفتاوی۔ جلد نمبر 2 امام جلال الدین سیوطیؒ۔ جنہاں نوں جاگدیاں سرکار دیاں اکھاں نال 75 توں زیادہ مرتبہ میرے آقا علیہ الصلوۃ والسلام دا جاگدیاں دیدار ہویا اے۔ اوہ امام نقل فرماندے نیں پئے۔ اک صحابی فرماندے نیں میں حضرت علی دی بارگاہ وچ حاضر ہویا۔ میں پچھیا حضور تہاڈا ابوبکر دے متعلق کی خیال اے۔ حضرت علی نے فرمایا۔ اے میرے کول آ کے پچھن والیا۔ علی دا جواب سن لے ذالک رجل سماہ اللہ صدیقا علی لسان محمد و علی لسان جبریلؑ۔ اوہ ابوبکر تے اوہ نیں۔ جنہاں دا ناں اللہ تے جبریل تے محمد مصطفیٰ دی زبان تے صدیق رکھیا اے۔ میں اس توں اک ہور وی نقطہ نکل آیا۔ ابوبکر نوں صدیق کہنا اے جبریل دی وی سنت اے۔

تے میں علیہ روایت پیش کر دینا آں۔ ایہہ دی روایت الحاوی للفتاوی دی اے۔ نبی کریم نے دعوت کیتی صحابہ کرام دی۔ سرکار نے فرمایا سارے ترتیب وار بیٹھ جاؤ۔ سارے بیٹھ گئے۔ سرکار نے اپنے ہتھ اقدس دے ہتھاں دے نال۔ نوالہ توڑنا تے ہر صحابی دے منہ وچ پانا۔ سارے صحابہ دے منہ وچ اک اک واری لقمہ پایا۔ تے ابو بکر صدیق دے منہ وچ تین لقمے پائے۔ حضرت عباس سرکار دے چاچا جی سرکار دی خدمت وچ حاضر ہوئے آکھا۔ ایہہ خصوصی کرم ہوندا اے یا دھوکا آگئی اے۔ باقیاں نوں اک اک تے اینہاں نوں تین۔ معلوم وحی دے ذریعے کوئی حکم ہویا اے یا کوئی خاص کرم اے۔ فرمایا چاچا عباس۔ صدیق دا کی وکھینا ایں۔ جدوں میں پہلا نوالہ پایا اے۔ تے جبریل آئے نیں۔ اوہ آکے صدیق نوں مبارک دتی اے۔ ھنیئا لک یا رفیق۔ اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دے یار غار تینوں مبارک ہووے۔ دوجا نوالہ پایا اے۔ جناب میکائیل آئے نیں۔ اللہ دے مقرب فرشتے آئے نیں۔ اوہ آکے کہندے نیں ھنیئا لک یا شفیق۔ اے جہنم توں آزاد ابوبکر تینوں مبارک ہووے تے فرماندے نیں جدوں تیجا نوالہ پایا اے۔ فیر اللہ دی آواز آئی۔ رب نے فرمایا۔ ھنیئا لک یا صدیق۔ اے ابوبکر صدیق تینوں مبارک ہووے۔

ثابت ہویا ابوبکر صدیق نوں صدیق کہنا میرے خدا دی سنت اے۔

حضرت انس فرماندے نیں حضرت علی نے قسم اٹھائی۔ فرمایا وحدہ لا شریک رب العرش دی قسم کنز العمال دی روایت مستدرک امام حاکم دے اندر موجود اے۔ آپ نے قسم اٹھائی فرمایا لوگوں علی قسم اٹھا کر یہ بات کہتا ہے کہ اللہ نے ابوبکر کا نام صدیق آسمانوں سے نازل کیا ہے

اہل بیت وچوں حسین دے بیٹے حضرت امام سیدنا علی المعروف امام زین العابدین آپ دی بارگاہ وچ اک بندہ حاضر ہویا ابن عساکر دی روایت اے۔ علامہ ابن عساکر روایت کر رہے نیں۔ بندہ حاضر ہو کہن لگا جی۔ شاید ابوبکر صدیق دے بارے وچ کی خیال اے۔ آپ نے فرمایا۔

جنہوں اسیں ابوبکر دے بارے وچ ویکھنا ایں۔ جنہاں نوں اللہ دی صدیق آکھدا اے۔ جنہاں نوں مصطفیٰ دی
صدیق آکھدے نیں۔ جا اگر دنیا اتے آخرت دی کامیابی چاہنا ایں۔ جا ابوبکر صدیق تے عمر فاروق
نال محبت کریا کر۔ ثابت ہویا۔ ابوبکر کو صدیق کہنا یہ اللہ کا حکم اے سنت اے مصطفیٰ دی وی
سنت اے۔ اتے علی المرتضیٰ دی وی سنت اے۔ حضرت امام زین العابدین دی وی سنت اے حضرت
جبریل دی وی سنت اے۔ اتے اس دے علاوہ بہت سارے صحابہ دی وی سنت اے۔
اہل بیت دے عظیم فرد امام سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیگانیاں دی کتاب اے کشف الغمہ اس
دے اندر ایہہ روایت موجود اے۔ جیہڑے صدیق نوں صدیق نہیں آکھدے۔ اوہناں دی کتاب دا حوالہ ایہہ
میرا آقا مولا اسلام دے پیارے صدیق نوں حضرت امام جعفر صادق نے وی صدیق آکھیا اے۔ حالانکہ امام
جعفر صادق خود صادق نیں۔ مشہور ای صادق ہو کے نیں نال۔ اک امام جعفر صادق اک حضرت
عائشہ صدیقہ۔ اک ابوبکر صدیق۔ کسے نے آ کے فتویٰ پچھیا۔ کہ حضرت دسو۔ میں اپنی تلوار دی
جیہڑی مٹھ اے، پھڑن والی جگہ۔ اوہدے اتے چاندی دا خول چڑھا سکدا آں۔ اک سوال سی۔ فتویٰ
پچھیا۔ جناب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں چڑھا سکدا ایں۔ حضور کوئی دلیل۔ فرمایا ابوبکر
صدیق سونے دی چڑھایا سی۔ ایہہ بندہ پچھن والا حیران ہو گیا۔ ایہہ کہن لگا حضور تسی وی ابوبکر نوں صدیق
آکھدے او۔ آپ تکیے دے نال ٹیک لا کے بیٹھے ہوئے نیں۔ جدوں اوہنے ایہہ گل کیتی۔ حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ
نے ٹیک اتار دتی۔ الرٹ ہو کے بہہ گئے۔ سدھے ہو کے بہہ گئے۔ قبلے ول منہ کر لیا۔ آپ نے فرمایا او جیہڑا
کیوں نوں صدیق دا منکر ہین والا۔ فرمایا نعم الصدیق۔ ۳ دفعہ فرمایا۔ ہاں ابوبکر نوں صدیق آکھنا واں۔
حضرت امام جعفر صادق نے ہتھ اٹھا لئے آپ نے بددعا دے دتی۔ یا اللہ جیہڑا ابوبکر نوں صدیق نہ آکھے۔
ایہہ دنیا دے اندر وی جھوٹا ہووے۔ اتے آخرت دے اندر وی انجام اوہدا جھوٹیاں دے نال ہووے۔

کائنات دے وچ سب توں پہلا صدیق ابوبکر صدیق ہے۔ سب توں پہلا اسلام دا خطیب ابوبکر صدیق ہے۔ اور سینے دا علم
دا جو طور بنیا اوہ صدیق اکبر دی ذات اے۔ اگر ملت اسلام دا سب سے پہلا صحابی ابوبکر صدیق
ہے۔ اور اس درخت دا سب سے پہلا پھل۔ ابوبکر صدیق ہے۔ سب سے پہلے جس پر رحمت نازل ہوئی گی۔ وہ ابو
بکر صدیق ہے۔ سب سے پہلے جس پر نعت کا نزول ہوا۔ وہ ابوبکر صدیق ہے۔ اور سب سے پہلے جس کو گودی
مصطفی نصیب ہوئی۔ وہ ابوبکر صدیق ہے۔ اور سب سے پہلے جس نے کہا لبیک؟ ابوبکر نے گود کا لطف کھایا۔ جو بنائی
ذات ہے۔ اور نبی کے سب سے پہلے جس نے لئے موقعہ فراہم کیا پہلا ساتھ نبھانے کا۔ وہ سب سے پہلی
ذات ابوبکر صدیق ہے۔ اور سب توں پہلے ماڑے اندر جان دیوارے ابوبکر صدیق ہیں۔ تے نبی دے نال سب
توں پہلے مزار تے وچ جان والے ابوبکر صدیق ہیں۔ حکم دے اندر اول۔ ابوبکر صدیق دی ذات اے۔

ہے چرچا ہوا جہان میں پیارے صدیق کا۔ ——— الحاج اللتعاعی

سرکار دو عالم ﷺ مسجد نبوی دے اندر نماز فجر دے زندر ادا فرمائی۔ سارے صحابہ نے میرے آقا دے پچھے نماز پڑھی
ہمراہ وہ بلا آیا۔ جدوں سلام پھیریا میرے آقا نے فرمایا آچن ابوبکر۔ ابوبکر کتھے دسا۔ عرض حاضر ہوا
فرمایا۔ پہلی رکعت دے اندر توں میرے نال سیں۔ عرض کی دے میں نال آیا۔ پہلے تے شاہ دے نال سلام
لیکن میں نوں وضو دا شک پے گیا۔ میں پچھے پلٹیا۔ وضو کرن والی جگہ تے آیا۔ میں مسجد دے دروازے کول
آیا۔ میں ویکھیا کوئی اے ہاتف جو آواز آوندی اے سایئں۔ یا ابابکر ٹھہر ذرا ٹھہر جا۔ جدوں میں ٹھہر
گیا واں۔ میرے رب نے اک پیالہ جنت دا گھلیا اے۔ اس پیالے دے اتے رومال اے۔ میں نوں آکھیا گیا
اے۔ اس پانی نال وضو کر لئے۔ فرماندے نیں میں رومال اٹھایا اے۔ اس توں میں پانی لیا اے۔ میں
وضو کیتا اے۔ پانی فرماندے نیں شہد نالوں مٹھا اے۔ برف نالوں ٹھنڈا اے۔ تے دودھ نالوں
چٹا اے۔ وہ پانی حوض کوثر کا تھا۔ اور سب سے پہلے جو حوض کوثر پر نبی کا خادم جائے گا۔ وہ

ابوبکر صدیق ہوگا۔ اک روایت میں آتا ہے۔ حوضِ کوثر کے چار کونے ہیں۔ ایک کونے پہ صدیق ہوگا۔ ایک پہ فاروق ہوگا، ایک پہ عثمان ہوگا۔ ایک پہ علی ہوگا۔ فرمائیں گے جو جو جنت میں جانے والا ہے اس کو پلاتا جاؤ۔ تے اسیں ان شاء اللہ ساریاں دے منن والے آں۔ جنہاں دے گھر وچ اگر کدے ساڈے توں پیالہ لیوا ای جانا ایں ان شاء اللہ۔

فرماندے سن میں وضو کیتا۔ فرماندے نیں میں رومال ول ویکھیا اے۔ میرے آقا نوں فرماندے سن غور کر کے ویکھن لگے۔ حضور میں وضو کیتا۔ پھر میں رومال اتے ڈٹھا اے۔ رومال تے لکھیا ہویا اے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر ن الصدیق۔ اللہ داناں وی لکھیا اے۔ محمد داناں وی لکھیا اے۔ تے ابوبکر داناں وی لکھیا اے۔ الحاوی للفتاوی۔ علامہ جلال الدین سیوطی۔ ثابت ہویا فیر رومال دے اتے وی ابوبکر داناں لکھیا اے۔

آخری روایت۔ کتاب داناں اے تفسیر کبیر۔ لکھن والے چھٹی صدی ہجری دے بہت وڈے امام کام علامہ اس وقت دے مجدد حضرت امام فخر الدین رازی لکھدے۔ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا۔ اے پیارے صدیق اے میری انگوٹھی لے جا۔ ایہدے اتے لا الہ الا اللہ لکھوا کے لے آ ——— اللہ نے لکھوایا

صدیق سینے دا جانی اے — صدیق دا ہور نہ ثانی اے۔

جو رب صدیق نوں بخشیاں نیں — اوہ شاناں کسے نہ پائیاں نیں۔

میں ابوبکر توں تن من وار دیاں — گھر اپنے جانن سارے رو دیاں — وکونوا مع الصادقین

رب آکھیا سچیاں نال رہو گے — اس نال صدیق دیاں گلاں نیں۔

بوبکر توں صدقے جاواں — جنے لا کے توڑ نبھائیاں نیں۔

بلالوں بخار تے مجھاں توں فرار رہے دے — اوہنوں رکھیا اے نال سنگیاں نیں۔

رب العالمین نے فرمایا کہ او لوگ جنہاں اللہ نوں منیا اے۔ اللہ دے رسولاں نوں منیا ایں۔ اولئک ھم الصدیقون

امید صادق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آقا علیہ السلام کے وسیلہ جلیلہ سے ان کی حاضری قبول فرمائے۔

آمین

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizami Distt. Teh. Pakpattan

۵-۶-۲۰۰۷ PM = ۵:۶

۲۰-۶-۱۴۲۸ (بروز منگل)

شانِ قرآن

مولانا مفتی محمد اقبال چشتی لاہور

اہل سنت کے مدارس کو یہ اعزاز حاصل ہے۔ کہ قرآن پاک بھی پڑھاتے ہیں۔ اور نبی پاک کی محبت کا درس بھی دیتے ہیں۔ مدارس بڑے لوگوں کے ہیں۔ اور پڑھنے پڑھانے کا دعویٰ بھی سارے کرتے ہیں۔ لیکن اہلسنت کے مدارس کو یہ اعزاز حاصل ہے۔ کہ یہاں سے صرف حافظ نہیں پیدا ہوتے۔ بلکہ یہاں سے محمد عربی کے عاشق پیدا ہوتے ہیں۔ اور میں یہ بات عرض کرتا چلوں۔ ان لوگوں کا پڑھنا پڑھانا اللہ کی بارگاہ میں کوئی قابل قبول نہیں ہوگا۔ کہ جو محبت رسول دا سبق نہیں دیتے۔ عادات تعلیم و تربیت کے ان کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اپنے بچوں کو اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم ضرور دو۔ پہلے اپنے بچوں کو محمد عربی کے در کا گدا بناؤ۔ اور یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ نبی پاک علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ فرمایا تین باتیں اپنی اولاد کو سکھاؤ،

اگر اللہ ہمیں اولاد عطا فرمائے۔ تو ہمیں یہ باتیں سکھاؤ۔ سب سے پہلی بات کون سی۔ فرمایا فقیہ ابن حکیم
سب سے پہلے اپنی اولاد کو محمد عربی ﷺ کا محب بنانا۔ پہلا فرض والدین پر یہ ہے۔ کہ اپنی اولاد کو نبی
پاک علیہ السلام کی محبت کا درس دیں۔ اپنی اولاد کو بتائیں۔ کہ اللہ نے ہمیں شافع المذنبین اور
شافع المحشر کا امتی بنا کر عطا کیا ہے۔ اور حضرت محمد ﷺ۔ اس بات پہ جتنا ناز کیا جائے۔ کم ہے۔ خود میرے
اور آپ کے پیارے آقا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اَنَا حَظُّکُمْ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ۔ وَاَنْتُمْ
حَظِّیْ مِنَ الْاُمَمِ۔ اور کما قال۔ فرمایا میرے امتیو۔ اس بات کو کبھی نہ بھولنا۔ کہ اللہ نے نبیوں میں سے
مجھے تمہارے حصے کا بنایا۔ اور امتوں میں سے تمہیں میرے حصے کا بنایا۔ حضور فرماتے ہیں میں تمہارے
حصے کا ہوں اور تم میرے حصے کے ہو۔ ہمارے لیے اتنا ہی ناز کافی ہے۔ کہ ہم جیسے بھی ہیں۔ اللہ نے
ہمیں محمد عربی ﷺ کے حصے کا بنایا ہے

جب خالق کائنات پیدا فرما چکا۔ تو فرمایا محبوب جو تیرا ہو گیا وہ میرا ہو گیا۔ ہماری
خوش نصیبی ہے۔ کہ اللہ نے ہمیں حضور کا امتی بنایا۔ ____ صحابہ اس بات پہ کتنا ناز کرتے تھے۔
صحابہ کرام کی محفل سجی ہے۔ سرکار تشریف لائے۔ فرمایا۔ مَا اَجْلَسَکُمْ۔ اے میرے صحابہ یہ محفل لگا کر
کیوں بیٹھے ہو۔ بیٹھنے کی غرض و غایت کیا ہے۔ عرض کی جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ۔ ہم بیٹھے اللہ کو یاد کر رہے
ہیں۔ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ۔ اور اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ کہ اللہ نے ہمیں دین
دار بنایا۔ اور حضور آپ کا اس بات پر بھی شکر ادا کر رہے ہیں۔ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِکَ۔ کہ اللہ نے
ہمیں آپ جیسے نبی کا امتی بنایا۔ اب جب صحابہ کرام نے یہ عرض کی نا۔ کہ یا رسول اللہ ہم اس
بات پہ ناز کر رہے ہیں۔ کہ ہم آپ جیسے نبی کے امتی ہیں۔ تو سرکار مسکرائے۔ فرمایا۔ فَاِنَّ اللّٰہَ یُبَاهِیْ
بِکُمُ الْمَلَائِکَۃَ۔ کہ اے میرے صحابہ تم زمین پر بیٹھ کر میرا امتی ہونے کا ناز کر رہے ہو۔ اور رب فرشتوں میں

تم پہ ناز کر رہا ہے۔ اللہ فرماتا ہے صحابہ دیکھو۔ میں نے جن کو نبی عطا کیا ہے۔ انہیں قدر بھی ہے میرے محبوب کی۔ اللہ آج زمین پہ بیٹھ کے یہ ناز کر رہے ہیں۔ کہ اللہ نے ہمیں محمد عربی کا امتی بنایا ہے۔

تو حضرات ہم سب سے پہلی بات۔ اپنی اولاد کو سرکار کی محبت سکھاؤ۔ اور محبت کا درس جب آپ اپنی اولاد کو دیں گے۔ تو آپ بتائیں گے کہ ساری کائنات میں پیارے نبی کے برابر کا رب نے بنایا ہی نہیں۔ ہمارے آقا اللہ کے حبیب ہیں۔ جو کچھ ہے ان پر دیتے ہیں۔ خالق کائنات فرماتا ہے۔ پھر ان کو یہ بھی بتائیں گے۔ کہ اللہ نے اپنے نبی کو محمد بنا کے بھیجا۔ اور ان میں کسی قسم کا عیب ڈھونڈا بھی نہیں جا سکتا۔ حب نبی و حب اہل بیت۔ حدیث کہتی ہے میرے اہلبیت کی محبت کا۔ کہ نبی سے اور ان سے پیار کرنا۔ تیسرا حدیث تلاوۃ القرآن۔ لہذا احادیث اپنی اولاد کو قرآن کی تلاوت کا دینا۔ اب یہ ترتیب میرے آقا نے بیان فرمائی۔ کہ پہلے میری محبت پھر میری آل کی محبت پھر قرآن مجید کی تلاوت کی محبت ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ معلم حکمت نے یہ جو ترتیب رکھی ہے، اس میں کئی حکمتیں ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے ایک حکمت یہ ہے۔ خبردار اپنے بچے کو قرآن پڑھنے کے لیے۔ پھر کسی کے پاس نہ بھیج دینا۔ پہلے استاد کو دیکھنا۔ کہ اس کا عقیدہ کے ناداروں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس بات کا خیال رکھو بچے کو قرآن پڑھنے کے لیے۔ جہاں بھیج رہے ہو تیرا بچہ قرآن پڑھ جائے۔ تو عقیدہ سے نہ بھٹک جائے۔ واپس آ کے تو قرآن پڑھتا آئے۔

(۱) تین بچے باپ کے باپ مر گیا۔ ایک جوتے تھے کا مارا۔ مولانا آ گئے۔ یہ ہم دعا مانگے تو اور وہ کہتا ہے ہمیں مانگیں گے۔ میں نے کہا مولانا باپ ان کا تھا یا آپ آ رہا ہے۔

فضل پہ شکر اور صدقہ کی تہ ہدایت — قرآن کے قاری اپنا پر رحمت ہو کر کے ہم لطف؟ سب سے بڑی دولت نصیب ہے جو زیادہ قرآن پڑھتا ہے۔ بنی طرفداری — قرآن کی دولت جو پیسا سے سمجھا جاتا ہے۔ (جو سیاق آن کی تلاوت) اللہ کلام ان میں ان پر رحمت۔

Scanned with CamScanner

میلاد شریف

۲۸۹ صفحے

سید محمد محفوظ الحق شاہ

خطیب جامع مسجد غلہ منڈی بوریوالہ

ضلع وہاڑی

شانِ محبوبیت

یا ایہا النبی انا ارسلنٰک شاہدًا کے حضرات گرامی قرآن پاک کے چند بابرکت کلمات آپ کے
سامنے تلاوت کیے ہیں۔ رب تعالیٰ نے اس مقام پر حضور سرور رحمت علیہ السلام کو شاہد قرار دیا ہے۔
ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی دنیا میں جلوہ گر کرنے سے پہلے۔ اللہ تعالیٰ نے شاہدیت کی ساری کی
ساری خوبیاں حضور علیہ السلام کو عطا فرما دیں۔ اور جب قدرت کی حکمت کے مطابق۔ نبی پاک علیہ السلام کو۔
شاہد بن گئے۔ تو پھر انہیں اس کائنات میں جلوہ گر فرمایا۔ شاہد کے معنی محبوب اور بھی کئی آتے
ہیں ان سے ہٹ کر۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محبوب بنا کر بھیجا ہے۔ اور محبوب مفعول کا صیغہ
ہے۔ حب کی مصدر سے یا محبت کی مصدر سے۔ اور محبت
جو ہے وہ حسن سے پیدا ہوتی ہے۔ محبت سے [illegible]
ہوتی۔ اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ اللہ
نے ہم نے پیارے آقا مولیٰ علیہ السلام کو محبوب بنا کر بھیجا ہے
اب یہ بات تو واضح ہو گئی کہ آپ محبوب ہیں محبوب
حسن کے بغیر نہیں ہوتا تو اس کا مطلب
یہ ہوا کہ رب تعالیٰ نے آپ کو حسن کی وہ دولت لازوال
عطا فرمائی ہیں۔ کہ خلق تو خلق ٹھہری۔ حضرت خالق
بھی محبت فرماتا ہے۔ یاد رہے کہ نبی پاک علیہ السلام سب کے محبوب نہیں ہیں پر کس
کے محبوب نہیں ہیں۔ صرف انہیں کے محبوب ہیں۔ جنہیں حضور کی ذات میں حسن نظر آتا ہے۔
صرف اس کے محبوب ہیں جس کی نگاہ نبی رحمت علیہ السلام کی ذات میں حسن کو دیکھ سکتی
ہے۔ اور یہ یاد رہے کہ ہر آنکھ کو حسن دیکھنا نصیب نہیں ہوتا۔ چنانچہ آپ نے دیکھیں کہ مسکین دو

دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو وہ مکھی ہے جس میں جراثیم ہوتے ہیں۔ جو بیماری کا باعث ہے۔ اور آپ
مختلف بیماریوں کی دوائیں اور سپرے استعمال کر کے اس مکھی کو اس شہر سے دور کرتے ہیں۔ تاکہ وہ بیماریاں
پھیلیں نہ پھیلے۔ کھانے پینے کی چیزوں پر نہ بیٹھے۔ اور یہ مکھی اپنی جبلت میں ایسی گندی عادت رکھتی ہے
کہ اسے گندگی پیاری لگتی ہے۔ گلاب کا پھول پیارا نہیں لگتا۔ اب ظاہر ہے کہ پھول کا حسن اپنا ہے۔
لیکن مکھی کی عادت اپنی ہے۔ ایک وہ دوسری مکھی ہے جس کو آپ شہد کی مکھی کہتے ہیں۔
اسے گندگی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے نگاہ نگاہ کا فرق ہے۔ قدرت نے کسی کو وہ نظر
بخشی ہے۔ جو عیب دیکھتی ہے۔ کسی کو وہ نظر بخشی ہے جو حسن دیکھتی ہے۔ چنانچہ شہد
رنگ ایک ہے، گلی ایک ہے بازار ایک ہے۔ قوم ایک ہے عرب میں کئی ہیں۔ مکی بھی ہیں عرب بھی
ہیں۔ لیکن ابو کا لفظ بھی دونوں میں مشترک ہے۔ ابو۔ آگے چل کے ایک کے ساتھ لگا
بکر لگتا ہے۔ دوسرے کے ساتھ جہل لگتا ہے۔ اب ابوجہل کی نظر عیب بین ہے۔ اور
ابوبکر کی نظر حسن بین ہے۔

تو یہ بھی یاد رہے کہ حضور محبوب ہیں۔ تو صدیق اکبر کے محبوب ہیں۔ صحابہ کرام کے
محبوب ہیں۔ اور میں صاف کر کے بتاؤں کہ حضور علیہ السلام رب تعالیٰ کے بھی محبوب ہیں
پس وجہ یہ ہے کہ جیسے حسن نظر آئے۔ وہ عیب دیکھ ہی نہیں سکتا۔ بعض ہر شے عیب ہوتا
ہے لیکن دیکھا نہیں جا سکتا۔ نبی پاک علیہ السلام کو تو محبوب اس نے بنایا ہے جس نے
آپ کو پیدا فرمایا ہے۔ لیس فرمایا تو لیجئے کہ آپ کی ذات میں کوئی عیب ہے ہی نہیں۔
عیب رکھا ہی نہیں (ایک حدیث شریف اور اجازت) نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ
علیہ وسلم حدیث شریف نہیں ہے صاف کرنا۔ ایک بہت بڑے تابعی بزرگ ہوئے ہیں جن

عمر و ابن الفارض بھی صوفیاء کے شیخ ہیں۔ ان کی خواب میں کسی اہل محبت کو زیارت ہوئی۔
تو انہوں نے پوچھا کہ حضرت آپ نے اتنی نعتیں نہیں بیان کی ہیں۔ جتنی چاہییں۔
کوئی پیاسا زیادہ ہو گا ناں۔ زیادہ پیاسا ہو تو اس کو ایک گلاس پیش کر دیں تو کام
نہیں چلتا۔ تو یہ کوئی زیادہ محبت رکھنے والا تھا۔ اس نے خواب میں اپنے پیر و مرشد کو
دیکھ لیا۔ حضرت آپ نے نعت شریف اس قدر آپ نے بیان نہیں فرمائیں جس طرح سے
تو آپ نے ایک رباعی ارشاد فرمائی ہے۔ وہ رباعی ترجمہ اور اجازت۔
فرماتے ہیں ہم کیا چاہتے ہو۔ عرض کی حضور بڑے بڑے نعت خواں۔ بعض سرکار کا ذکر کرنے
کرنے والے لوگ۔ محدثین مفسرین۔ اور صوفیاء۔ اغواث۔ اقطاب۔ اوتاد۔ اور علماء ربانی
ہیں۔ رب کریم نے کائنات میں ولایت، غوثیت، قطبیت، قرب خداوندی کے جتنے بھی
درجے ہیں۔ یہ عطا فرمائے ہیں۔ وہ صرف حضور کی محبت اور تعظیم کا صدقہ میں
نوازا۔ کچھ لوگوں نے بھی تو ایسا سرکار کی نعت کہی ہے۔ کہتے ہیں کچھ مختصر سی
تھوڑی سی ہے۔ ورنہ امت میں پہلی امتوں میں اس امت میں بے شمار ایسے ہیں۔ جن کی ساری کی ساری
زندگیاں ہی حضور کے ذکر میں گزر گئیں۔ آپ نے فرمایا۔

أرى كل مدح في النبي مقصرا

فإن بالغ المثني عليه وأقصرا۔ فرماتے ہیں کہ

سارے کا سارا جہان مل کر جتنا بھی حضور کا ذکر کرتا ہے۔ وہ میرے نزدیک سمندر کے
ایک قطرے کے برابر بھی نہیں ہے۔ تو کہتا ہے بہت ذکر کر دیا ہے۔ صدیق اکبر نے۔ فاروق
اعظم نے۔ یہ حضور کی تعریف جس نے کی ہے۔ سب صحابہ کرام نے کیا ہے، فرمایا اپنی وساطت

کے مطابق کیا ہے، بہت کا ذکر نہیں کر سکے۔ بہت کا ذکر شروع کریں۔ جس کو اس کی پوری حقیقت
کا علم ہو۔ فرماتے ہیں جو کچھ بھی ذکر ہوا۔ آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک ہوگا۔ یہ سب
قصیر ہے۔ یہ تھوڑا سا ہے۔ بہت تھوڑا سا۔ بہت مختصر ہے۔ اس نے کیا جناب اس
کی دلیل کیا ہے۔ فرمایا اِذَا اللّٰہُ اٰتِنَا بِالَّذِیْ شُغُوا اَھْلَہٗ تَمَلِیْۃِ فَمَا یَقْدِرُ اَرُمَا دَمَدَحُ وَرَائِی
کہا یا حبیب اللہ تعالیٰ محبوب علیہ السلام کی خوبیوں کو خود بیان فرماتا ہے تو وہاں بندہ کی کیا
مجال ہے۔ الحمد اللہ رب العالمین نے یہ بتا دیا کہ سے وہ کائنات اللہ تعالیٰ کی حمد کرتی ہے اور
حضور کی شان محمدیت میں پیش دیا کر ساری کائنات کا محمود رب کریم میرے مصطفیٰ ﷺ کی محمدیت
کی تعریف فرماتا ہے۔ تو جب رب کی ذات بے عیب ہے۔ اس کی ذات بے مثل ہے۔ اس کی صفات
بے مثل ہے۔ ہمسفر ابن پاک علیہ السلام کی محبت ہے ان کا ذکر بھی بے حد نا پید اکنار ہے۔ حسن کی بات
کر کائنات کی ہر شئے کی حد ہے۔ نہ فکر کی حد ہے۔ نہ اس کے کرم سے مصطفیٰ کی حد ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یٰاَیُّہَا المُدَّثِّر ___ قُم فَاَنذِر۔ وَرَبَّکَ فَکَبِّر۔ یٰاَیُّہَا المُزَّمِّل ___ قُمِ اللَّیل
یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ ___ تُدَبِّرِی تَقْلِیب ___ الَّذِیْ حَسِبْتُ رِسْ تَقُوم۔
رب العزت کی توفیق نال والمدظلہ نوں وانگوں کرن دا ثواب۔ تے آپاں جہڑے باقی دوست بیٹھے آں۔
مے مقصد سے دا فرض ایہ ہین دا اے۔ کہ بیٹھ کے اسیں پوری توجہ دے نال۔ آواز جہڑی سپیکر توں نشر
ہو رہی ہے۔ اوہنوں سنیے۔ تے دل وچ جگہ دیوے۔ تے ادب نال بیٹھے تے سنئے ان شاء اللہ ادب
نال بیٹھنا وی باعث ثواب اے۔ تہاڈے سامنے قرآن شریف دے مختلف الفاظ تلاوت کرنا دا شرف
حاصل کیتا ہے۔ تاکہ مختصر ہوا اے۔ اس واسطے تسی ذرا توجہ رکھیو تاکہ بامقصد گلاں دوستاں

Scanned with CamScanner

دے نال کرلواں ـــــ غرض ایہہ ہے۔ بعض خریدار آوندے نیں۔ باغ دا خریدار آوے۔ اوہنوں پہلوں اتفاقاً ایہہ ہوندا اے۔ بعض ایس باغ دا پھل مٹھا اے۔ اوہ تحقیق کردا اے۔ تے باغ دا مالک اک بوٹے نالوں، کوئی اک آدھا دانہ توڑ کے لیا کے پیش کردا اے کرے بعض چکھ لئے۔ اوہدے دل وچ اک وسوسہ ہوندا اے۔ بعض خود اپنے اک بوٹا یا دو بوٹے چنوں رکھے ہون۔ جنہاں دا پھل مٹھا ہووے۔ ہو سکدا اے باقی چنگے درخت نیں اوہناں دا پھل کھٹا ہووے۔ تے جدوں مالک اوہناں دی ایس شک تے نگاہ پاندا اے نال تے اوہ بڑے شرح صدر نال آکھدا اے تاں۔ گھبران دی لوڑ کوئی نہیں۔ میں بیٹھا آں۔ پورا باغ تہاڈے سامنے اے۔ جیہڑے دل آوے۔ جیہڑے بوٹے دا دل آوے۔ جیہڑا دانہ توڑ کے کھا لو مٹھا ہووے گا۔ تہاڈا شک نکل گیا نال۔ ایس ایہہ پیش آ گیا کہ میں پتہ وندا آں۔ آکھدا اے ساری لے آؤ۔ جیہڑے درخت دا۔ جیہڑا دانہ توڑ کے ویکھ لو۔ مٹھا ہووے گی۔ تے جے اوہنوں آکھن سچا ہوویا۔ تے پھر خریدار وی اوہنوں منہ منگیاں قیمت تے اتفاق کردا اے۔ تے جنے اوہ پیسے منگے اوہ دے دیندا اے۔ کیونکہ اوہنے مختلف درختاں دے پھلاں نوں چکھیا اے۔ معلوم ہوندا اے باغ بڑا معیاری اے۔

مقدس صحیفے قرآن شریف دے مختلف مقامات توں چند بابرکت آیات ایہہ نیت نال پڑھ سکدے ہیں۔ بعض تے بوہت سوچن دا موقع نہ ملے۔ بعض اک ادھی آیت وچ ہی کوئی سرکار دا ذکر اور پڑھ لیندے ہیں۔ تے میں کئی جگہ توں پڑھدا ہاں۔ تے ایہہ چیلنج کرنا آں۔ کہ قرآن پاک دی جیہڑی آیت دیکھو۔ اوہ ای حسن مصطفیٰ دا ذکر اے۔ قرآن شریف دی جیہڑی سورت۔ تے جیہڑی آیت اوہنوں جیہڑا جملہ پڑھ لو۔ اوہدے وچ نبی پاک علیہ السلام

داحسن جلوے پیا مار دا اے ۔ چنانچہ پہلے الفاظ جیہڑے میں تہاڈے سامنے تلاوت کرن دا شرف
حاصل کیتا اے ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن پاک وچ ارشاد فرماندا اے یا ایہا المدثر ۔ یا ایہا المزمل
اینہاں دوناں لفظاں دا ۔ مزمل ۔ مدثر ۔ اینہاں دا ترجمہ اے ۔ چادر مبارک اوڑھ کے آرام
کرن والے ۔ آرام کرنا تے سونا یا لیٹنا ایہ کوئی اجیہی ادا کوئی نہیں ۔ جیہڑی قابل تعریف ہووے ۔
کی خیال اے حاجی صاحب ~~محمد منشا صاحب~~ ۔ مشتاق ۔ سیکرٹری اعلان کرے گا کہ نعت خوان
نعت پڑھے گا ۔ تے نعت خوان سُتا پیا ہووے ۔ ایہہ کوئی قابل تعریف نہیں ۔ ایہہ ٹائم اے سی
حاضری دا ۔ تے میں سُتا پیا آں ۔ ایہہ تعریف دے قابل تے نہیں ۔ پر میں قسم کھا کے آکھنا آں وقت
اے رب دی بارگاہ وچ حاضری دا ۔ تے نبی پاک علیہ السلام چادر پاک اوڑھ کے آرام فرما رہن ۔
رب حضور دے لیٹن تے اعتراض نہیں کردا ۔ بلکہ ایس ادا دا ذکر کردا اے سوہنیا ۔ چادر لپیٹ
کے لیٹن والیا ۔ معلوم ہوندا اے کہ سرکار دی ہر ادا قابل تعریف اے ۔ اوہ لیٹن تے تاں
وی قابل تعریف اے ۔ تے اوہ بیٹھن تے تاں وی قابل تعریف ۔ اوہ فرماون تے تاں وی قابل تعریف ۔ بولنا
قابل تعریف ۔ اوہ خاموش ہو جاون تے قابل تعریف ۔ اوہ نیویں ویکھن تے تھلے ویکھنا قابل تعریف
اوہ اتاں ویکھن تے اتاں ویکھنا وی قابل تعریف ۔ ایہہ سارا قرآن شریف دا خلاصہ اے
تو اینہاں لفظاں توں پتہ چلیا کہ سرکار دی ادا رب کریم نوں پسند اے ۔

هُوَ الْحَسَنُ بِخِصَالِهِ ۔ هُوَ ~~اعظم~~ [اجمل] بمقاله
هُوَ الْكَمَالُ بِكَمَالِهِ ۔ صلو علیہ وآلہ

غرض ایہہ کہ یا ایہا المزمل دی قابل تعریف ۔ المدثر دی قابل تعریف ۔ حالانکہ کسے دا لیٹنا
قابل تعریف نہیں میں لیٹ جاواں ۔ تہاڈے چوں کوئی آرام کرے ۔ تے ٹائم حاضری دا ہووے

کوئی لیکھا رہ جاوے قابل تعریف نہیں۔ ہور نہیں تے بندہ عمر بھر جستجو کردیندا اے میاں
ایہی ہیو۔ شہری جاوی دا علم اے تے توں ملیا پیا کھڑا ایں۔

عزیزان گرامی قدر۔ رب کریم قرآن شریف دے لفظاں دے وچ رسول اللہ دے لیکھ دی تعریف فرماندا اے۔ باقی مدرسہ کی آئیت۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماندا اے۔ قدرتی تعلق وچوں میرے آقا علیہ السلام۔ مدینہ عالیہ ہجرت فرما گئے۔ سپرد دو عالم دی حیات طیبہ ظاہرہ چھپی ہوئی اے۔ ایہ بے شک پیغمبر سن۔ تے باطنی علم دا تے اللہ دی سوہنیو۔ جبریل توں وی پتہ کوئی نہیں۔ فرشتیاں نوں وی کوئی پتہ نہیں۔ تے صدیق اکبر نوں وی پتہ کوئی نہیں سی تے فاروق اعظم نوں وی پتہ کوئی نہیں۔ رب جانے یا رب دا رسول کریم جانے ہور کسے نوں پتہ نہیں جیہڑا حرف ایہہ فرمایا اے کہ ترسٹھ سال زندگی وچوں۔ چالی سال پہلے چھپے سن۔ اوہناں سالاں وچ رب کریم نے حضور دے حسن تے پردہ پایا اے۔ دسیا ای نہیں ایہ کون اے۔ ویکھن والے آکھدے سن۔ ایہہ ابن عبداللہ اے۔ ایہہ پوترا عبدالمطلب دا اے۔ ایہ ہاشمی اے۔ ایہ حجازی اے۔ ایہہ بنو عبد مناف اے۔ دا نور نظر اے۔

رب کریم نے انہاں تعینات توں علاوہ اک باطنی حسن دتا اے۔ ایہدے وچوں ایہ پیار کردا اے۔ پیو دا تے ایہ لگدا اے۔ تے میرا ایہ لگدا اے۔ ماں نوں سنتا ہو یا پتر چنگا نہیں لگدا۔ بھین نوں سنتا ہو یا پتر چنگا نہیں لگدا۔ ڈھولی دا علم ہووے تے شوہر سنتا ہو یا چنگا نہیں لگدا۔ کہ دا علم نہیں ہوندے۔ دوستاں نوں دوست چنگا نہیں لگدا۔ فرمایا میرا ایہ محبوب اے ایہ لیکھا دی ہووے تے میتھوں سوہنا لگدا اے۔ کیونکہ رب کریم نے حضور دی ذات پاک وچ کوئی عیب رکھیا ای نہیں۔ نبی رحمت علیہ السلام دی ذات وچ کوئی عیب ہے ای نہیں

میں عرض کر رہیا سی۔ مدینے شریف جان توں پہلے چار سال پہلے پنگھ گئے۔ اوہناں چرکے نوں دسیا اے نہیں۔ تے سرکار فرماندے نیں۔ کدی کدی رب تعالیٰ ہیرے انگاں وی دیندا اے ساچلے دکھوں نہیں لینا سی۔ کدی کدی مدینے عالیہ دے اندر حضور شریف فرما نیں۔ تے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا۔ اک پتھر مکے شریف وچ اے۔ میں اوہنوں جاننا ہاں۔ عرض کیتی یا رسول اللہ کیویں فرمایا کہ جدوں میں تبلیغ تے محلی وچ جلوہ دا میں لوکاں دی لنگھنا۔ اوہنے مینوں آکھنا۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔ نہ کوئی بریلویاں دا اوتھے کوئی مدرسہ۔ نہ اوتھے احمد رضا بریلوی۔ اوس پتھر وچ تے کوئی شے ای کوئی نہیں۔ ہالی تے اعلان رسالت وی نہیں کیتا۔ تے پتھر آکھندا اے سلام پڑھدا یا رسول اللہ۔

عزیزانِ گرامی۔ حدیثاں پڑھو تے سنو تے پتہ لگدا اے۔ رسائیاں دا بول کیویں دا اے۔ حضور دا شان کیویں دا اے۔ سائیاں دا ویکھن کیویں دا اے۔ محبوب دا ویکھنا۔ توں وی ویکھیں تے ہنڈ تک ویکھیں۔ مصطفیٰ اکھ توں تک ویکھدا اے۔ حدیث پاک وچ آندا اے حضور فرماندے نیں۔ اس پتھر نوں میں پچھانناں آں۔ جیہڑا میرے تے سلام پڑھدا سی۔ قبل از بعثت اجے میں نبوت دا اعلان نہیں کیتا آں۔ یار تہاڈے وچ کی حکمت سمجھ آ گئی ہون گے۔ اجے لوک مینوں نہیں جاندے۔ ایہہ پتھر ایہہ توں پہلے جڑ گیا اے اسی کوں یار اے۔ الحمد والشکر۔ ساکوں انسان نہیں جاندے۔ مصطفیٰ کریم نوں پتھر وی جاندے نیں۔ جاندے اوہ نیں۔ ہالے ساریاں پردہ نہیں ہٹایا۔ تے پتھر ویکھ کھلا اے۔ سرکار دے ہالے رخ انور تے پردہ اے۔ تاں پتھر ویکھ کھلا اے۔ اوہنیں ایہہ نہیں آکھیا۔ السلام علیک یا محمد۔ پہلے تے پتھر بولدا ای نہیں۔ میرے دوستو۔ محبوب خدا دا حسن دا جہان ای وکھرا اے۔ سمجھ بند

Scanned with CamScanner

بندیاں نال پیار نہیں کر دے۔ ڈر کے آہناں آں ناراض نہ ہو جا۔ ایتھے پتر والدین نال پیار نہیں
کر دے۔ دوست دوستاں نال پیار نہیں کر دے۔ لیکن میرے آقا نال پہاڑ وی پیار کر دے نیں۔
نہ قرآن شریف پڑھ کے تورات وی۔ انجیل وی۔ زبور وی۔ ایہہ ساریاں کتاباں۔
اسیں اس توں علاوہ کوئی ہور کتاباں پڑھو۔ مینوں دسو کسے رسول پاک علیہ السلام نال کسے
درخت نے پتھر نے پہاڑ نے۔ پیار دا دعویٰ کیتا ہووے۔ ہن تے میں عرض کراں۔ ایہہ
آقا علیہ السلام تشریف لیا رہے نیں۔ غزوے توں واپس تے پہاڑ نظر آیا۔ حضور نے سوہنی
نوں پیش کر دتا۔ فرمایا جاندے او ایہہ کی اے۔ عرض کیتی آقا ایہہ پہاڑ اے۔ فرمایا ایہدا
پہاڑ نہیں۔ جبل اُحُد یُحِبُّنَا ـــــ ایہہ ساڈے نال پیار کر دا اے۔
ایہہ کار لقد انعام دتا اے جی۔ و نُحِبُّہٗ اسیں ہم اس نے ساکو محبت کر دے نیں۔ حضرت
گدھی۔

آقا علیہ السلام مدینے پاک ہجرت کر کے پہنچے آں۔ تے بنو نجار دیاں بچیاں میں بیسڑ دا
دیاں گیتاں مل کے خیر مقدمی نعرہ پڑھیا۔ خوش آمدید۔ مرحبا۔ ع بچیاں عرض
کر دیاں پئیاں۔ نحن جوار من بنی النجار ـــــ یا حبذا محمدا من جار۔
عرض کیتی یا رسول اللہ علیہ السلام اسیں بنو نجار دیاں بچیاں ہاں۔ تے بازاراں وچ نکل کے ایہدا
جیہڑا ساڈا شیوہ نہیں۔ پر ۱۰۔۲ اسیں ایس واسطے آگئیاں ہاں کہ ساڈے نبیاں دے آون دی اے بڑی
خوشی اے۔ دو ایہہ سارے صحابہ کرام کھڑے نیں۔ بنو اوس۔ بنو خزرج
تے درمیان حضرت الغوث دکا ساری کائنات دا دولہا تشریف فرما اے۔ آپ نے بڑی محبت
نال استقبال کر دتا۔ آپ نے ملائکہ نے کہن ۱۲ استقبال کریا۔ ۱۰۔۲ حدیث واسطے قسمت

اَتُحِبِّیْنَنِیْ

اہل مدینہ دیاں قسمتاں بنن لگیاں کہ محمد عربی ﷺ دا استقبال پئے کر دے چاواں نال رلی گئی اے۔
مدینے جدوں سرکار علیہ السلام آئے نال بچیاں نے خیر مقدمی ترانہ پڑھیا ساں۔ تے حضور ﷺ انہاں
ساریاں نوں جد کدے تاں ادیہہ۔ حضور انہاں بچیاں ول تشریف لے گئے۔ تے بچیاں نوں
بڑے پیار نال فرمایا۔ اَتُحِبِّیْنَنِیْ ۔ کوئی وی نہیں ساڈے نوں سرکار دی محفل سجائی بیٹھے اہو انہوں سرکار
نال پیار اے۔ جیہڑا پیار نہیں تے اجو کیں ایہہ بے ساختگی اے۔
سرکار نے بچیاں نوں فرمایا کیا تہانوں میرے نال پیار اے۔ ساڈیاں نوں شک کوئی ناہیں۔
پر اک مسئلہ دسنا چاہندا آں۔ بچیاں عرض کیتا یا رسول اللہ ساڈیاں نوں بہت پیار اے۔ اسیں حضور نال
محبت کردیاں آں۔ تہاڈے نال بڑا پیار اے۔ اللہ جاندا اے۔ زیارت اج کیتی اے۔ رخ پاک اج
ویکھیا اے۔ اگے زیارت نہیں ہوئی۔ اگے ویکھیا نہیں۔ عادات کریمہ دا پتہ نہیں۔ خصائل پاک
دا پتہ نہیں۔ لیکن زیارت اج ہوئی اے۔ دل فتح ہو گئے۔ عرض کیتی آقا ساڈیاں تہاڈے نال پیار اے
تے میرے آقا فرمان لگے۔ وَاللّٰہِ اِنَّ قَلْبِیْ یُحِبُّکُنَّ ۔ فرمایا اللہ دی قسم اے۔ میرا دل
وی تہاڈے نال پیار کردا اے۔ معلوم ہویا جیہڑا محبوب دی محبت وچ شیدا ہووے اس لئی کسے دے
واسطے محبوب دے دل وچ پیار ہوندا اے۔ ایہہ پیار ساری کائنات واسطے بہت بڑا سرمایہ اے
بہت بڑی نعمت اے۔ اللہ کریم اس محبت وچ برکتاں دیاں برکتاں فرمائے۔ مدینہ شریف پہنچے
سرکار۔ تے رب کریم نے دسیا بیت ~~المقدس~~ بیت المقدس دل منہ کر کے نماز پڑھو۔ سولہ
کر کے تے دل وچ ہووے یا اللہ۔ تیرا حکم تے من لیا۔ سولہ سترہ مہینے میرے آقا علیہ السلام نے
مسجد اقصیٰ ول۔ بیت المقدس ول منہ کر کے نماز پڑھی۔ تے دل وچ ہووے یا اللہ۔ اوہ قبلہ بنا دے
جیہڑا میرے جد امجد نے تعمیر کیتا سی۔ تے دل وچ تے قرآن وچ تشریف ... سرکار دے کعبے

منہ زور چڑھدے نیں ۔ تے حکم پیش بیت اللہ شریف دے قبلہ بناون لئی حکم دے حضور انتظار ول دی سرکار آقا دی ہر

رہے ہن ۔ تے نبی پاک علیہ السلام نے اتاں ویکھیا ۔ تسیں ویکھیا ۔ کس واسطے ۔ تاکہ رب دی

وحی حکم اتردا میں ویکھاں ۔ جبریل آوندا پیا اے ۔ تے کعبہ نوں قبلہ بنے ۔ میں انتظار کردا اک

جدوں سے انکھیاں اتے ویکھیا تاں ۔ اللہ نوں تاں سوہنا لگا ۔ قبلے بدل دتے ۔ ہن جیہڑا ایہدا سوہنا

اے ۔ توں اتاں ویکھنا ایں اسیں تینوں ویکھنے آں ۔ (قد نری تقلب وجهك في السماء)

میں ویکھنا آں تیرے سرکار دی نظر دور تک تسیں ویکھدے ۔ تے جبریل رہندا سدرہ تے ہے

سدرہ ستاں آسماناں توں اتے ۔ تے لوح محفوظ اوہدے نال وی اتے ۔

(قد نری تقلب وجهك في السماء)

[signature]

12 — 6 — ۲۰۱۷
1 — 7 — ۱۴۳۸

PM — ۳ : ۵۹

Muoulana Qari Muhammad Abbas Nizamie
Distt. Teh. Pakpattan

فقیہ اعظم رح بصیر پوری

عرس

سید محمد محفوظ الحق شاہ
غلہ منڈی بورے والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ ـــــ آپ کے سامنے قرآن پاک کی ایک مشہور آیت کریمہ کا ایک حصہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ حق تو کیا ہوگا۔ البتہ توفیق الٰہی سے کوشش ہوگی۔ کہ حضرت حجۃ الاسلام فقیہ اعظم شیخ الاسلام مولانا محمد نور اللہ نعیمی رح کے چند ارشادات کی روشنی میں عرض کروں کہ قرآن و سنت میں جو کچھ ہے۔ ایسے دیکھنے والے کیسی عظیم نظر سے دیکھتے ہیں۔ انہیں کیا کچھ نظر آتا ہے۔ کیونکہ یہ تو سمجھی پڑھی بات ہے کہ جیسے گلستان کہتے ہیں۔ وہاں بدبو نہیں ہوتی۔ کیونکہ گلستان ہے۔ گل جو ہے یہ اسم ہے ستان جو ہے وہ ظرف ہے۔ گلستان جہاں پھول پائے جائیں۔ وہاں بدبو نہیں ہوگی۔ گلستان کہتے ہی اسے ہیں۔ جس سے مہک اور خوشبو آتی ہے۔ قرآن کریم کہتے ہی اس کتاب کو ہیں۔ جس کے ہر گوشے سے حسن مصطفیٰ علیہ السلام کے جلوے چمکتے نظر آتے ہیں۔ قرآن کریم ہے ہی وہ مبارک کتاب کیونکہ رب کریم نے قرآن پاک کا بھی وہی نام فرمایا ہے۔ اور صاحب قرآن علیہ السلام کا بھی وہی نام ارشاد فرمایا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر ـــ بے شک ہمیں نے ذکر اتارا یعنی قرآن کریم۔ جس طرح مفسرین کرام ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ہم نے قرآن کریم نازل فرمایا۔ اور میرے اللہ نے سارے کائنات کے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لیے بھی یہی نام مبارک آیا۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا ـــ قرآن بھی ذکر ہے۔ صاحب قرآن بھی ذکر ہے۔ ایک ہی نام ہے۔ اور ظاہر ہے خوشبو جسے کہتے ہیں۔ وہ جتنی شیشیوں میں پائی جائے۔ ان میں مہک ہی آئے گی۔ مہک کے خلاف وہاں بدبو وغیرہ کا تصور وہاں کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نام ایک ہے۔ خوشبو۔ دل آویز مہک۔ تو پھر وہاں خوشبو ہی خوشبو ہے۔ قرآن بھی ذکر ہے

صاحب قرآن بھی ذکر ہے۔ تو یہ بات تو صاف ہے اگر قرآن لینا ہو تو ان کو دیکھو۔ ان کو دیکھنا ہو تو قرآن
کو دیکھ لو۔ نام ایک ہے۔ اگر صاحب قرآن کو دیکھنا ہے تو قرآن شریف کو دیکھ لو۔ اور اگر قرآن
شریف میں دیکھنا ہے تو کیا کچھ فرمایا۔ تو صاحب قرآن کو دیکھ لو۔ آپس میں یہ جدا نہیں ہیں۔

یہ بنیاد ہے حضرت فقیہ اعظم کے اس رسالے کی جس میں حجیت حدیث پاک میں بہت عظیم کلام
فرمایا۔ اور شبہیں قرآن شریف کے لئے بھی اللہ فرماتا ہے میری حفاظت۔ وانا لہ لحافظون
اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اور صاحب قرآن علیہ السلام کے لئے فرمایا۔ واللہ یعصمک من الناس
یا رسول اللہ اللہ لوگوں کی دست برد کر دیتا ہے۔ وہ بھی ذکر یہ بھی ذکر۔ وہ بھی ٹھیک یہ بھی ٹھیک
اور اس کا محافظ بھی رب کریم ہے۔ ان کا محافظ بھی رب کریم ہے۔ نہ قرآن مٹ سکتا ہے نہ کوئی
صاحب قرآن کو مٹا سکتا ہے۔ ——— (نعرہ تکبیر)

حضرات محترم قرآن پاک بھی ذکر ہے۔ صاحب قرآن بھی ذکر ہے۔ دو خوبیاں قرآن پاک کی
ہیں۔ شفا وہ بھی ہیں۔ شفا یہ بھی ہیں۔ عیب اس میں بھی نہیں عیب ان میں بھی نہیں۔
بچاتا وہ بھی۔ بچاتے یہ بھی ہیں۔ کام وہ بھی آتا ہے۔ کام یہ بھی آتے ہیں۔ جو یہ کہتے کہ قرآن
شریف کام نہیں آ سکتا وہ بھی بے ایمان ہے۔ جو رسول اللہ کے لئے کہے۔ کام نہیں آ سکتے۔ وہ بھی بے
ایمان ہے۔ دونوں کا نام ایک ہے۔ یہ کیا تھوڑا ہے۔ ایک ڈاکٹر علاج کرے۔ وہ شفا دیتا
ہے۔ دوسرا ڈاکٹر علاج کرے بیمار تا ہے۔ پاگل ہو تو کاٹ کھاتا چھوڑ دے۔ جب یہ کھانا چھوڑ دے۔
بیمار رہتا ہے ڈاکٹر تو کوشش شفا کیلئے کرتا ہے۔ اللہ والو۔ قرآن بھی سید مصطفیٰ علیہ السلام
کا اور حضور علیہ السلام بھی قرآن کریم کے۔ قرآن بچاتا ہے تو مصطفیٰ بھی بچاتا ہے۔ اور اگر قرآن
شریف شفا دیتا ہے۔ تو میرے آقا بھی شفا دیتے ہیں۔ ——— اچھا جی پڑھئے تو سارے

ہی ہیں۔ قرآن شریف ہو تو سہی ان کو قرآن شریف میں حضور علیہ السلام کی عظمت کے مقام نظر کیوں نہیں آتے۔ یہ بہت مشہور ہے۔ یا صاحبزادہ صاحب کا مشہور ہے۔ یہ سوال ہم سے نہیں بنتا۔ دارالسلام حنیفہ فریدیہ بصیر پورہ کے ارباب فضیلت و علم کا جواب نہیں بنتا۔ کہ فلاں کو فلاں کو یہ مسئلہ کیوں نظر نہیں آیا۔ میں کہتا ہوں جیسے نظر نہیں آیا۔ فقیہ اعظم کو تو نظر آتا ہے ان چاند تو چڑھتا ہے۔ لیکن میں دیکھا کرتا ہوں۔ جیسے یہ بار رمضان پاک ہو اکثر چاند سب کو نظر نہیں آتا۔ بعض بعض کو نظر آتا ہے۔ لیکن مانتے سارے ہی ہیں۔ جن کو نظر نہیں آتا ان کی نظر کمزور ہے۔ جن کو نظر آتا ہے۔ ان کی نظر تیز ہے۔ اللہ والو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جن کی نگاہ میں نور اللہ ہے۔ انہیں نظر آ جاتا ہے۔ جن کی نگاہ میں نور اللہ نہیں ہے اللہ کا نور نہیں ہے۔ یہ نور نہیں ہے۔ انہیں نظر نہیں آ سکتا ہے۔ وہ نہیں دیکھتے۔ اور جنہیں نظر آتا ہے۔ قرآن کے لفظ لفظ میں رسول اللہ کا حسن نظر آتا ہے۔

حضرات گرامی شیشہ دیکھتے ہیں۔ آپ اپنا چہرہ دیکھتے ہیں کہ میں دستار باندھنے لگا ہوں۔ ذرا پیچ ٹھیک ہیں یا نہیں ہیں۔ میں نے حدیث شریف میں پڑھا تھا۔ میرے آقا علیہ السلام کبھی کبھی دستار مبارک جب باندھنے لگتے تو پانی میں اپنی دستار مبارک کا عکس دیکھتے ہیں۔ پانی کا پیالہ سامنے رکھ کر۔ میں کہتا ہوں جو کائنات کو دیکھتے ہیں۔ انہیں پیچ نظر نہیں آتا۔ جو کائنات کو دیکھتے ہیں۔ وہ پیچ نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن میرے آقا بتانا یہ چاہتے ہیں کہ ننگے سر نہ جایا کرو۔ تم بھی دستار باندھا کرو۔ اور پیچ ٹھیک کرنا ہو تو ذرا پانی دیکھ لیا کرو ذرا شیشہ دیکھ لیا کرو۔ اس بات پر سبحان اللہ یا علماء کہتے ہیں۔ کہ میرے بزرگ کہتے ہیں میرے نوجوان بیٹے سبحان اللہ نہیں کہتے کہ کیونکہ دستار اور نوجوان اس میں آپس میں کیا میل

ہے۔ کیا تعلق ہے۔ آج کا نوجوان آج کے بچوں کو دستار سے کیا تعلق۔ ان کو ٹوپی سے کیا تعلق ہے۔
آپ سالوں کی بیٹھے ہیں۔ میں خوش نصیب ہوں جس جب نوری نظر آ رہے ہیں۔ اپنی بات کرتا ہوں
اپنے پیر و مرشد کی تصویر تصور میں لائیے۔ حضرت فقیہ اعظم آپ کو یہاں بیٹھے پڑھتے پڑھاتے ہیں
سر مبارک سے ننگے نہیں دیکھا۔ ان کو جس نے دیکھا۔ جہاں دیکھا۔ سب نے دستار کو دیکھا۔ امام اعظم
رضی جن کے آپ مظہر ہیں۔ جن کے آپ الحمد للہ جانشین ہیں۔ اور فقہ حنفی کی خدمت
کرکے آپ نے امام اعظم کی غلامی کا حق ادا کر دیا ہے۔ ۳۲ برس تک امام اعظم کی بارگاہ میں
بیٹھنے والا ایک عظیم فقیہ کہتا ہے خدا کی قسم ہے۔ میں ۳۲ سال تک حضرت کی خدمت میں بیٹھا۔
میں نے اپنے استاد کو کبھی ننگے سر نہیں دیکھا۔

شیشہ ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ دیکھیں۔ یا شیشہ اس لئے ہوتا ہے۔ کہ اگر اس کے پیچھے
مسالہ نہیں ہے۔ تو نظر کراس کر سامنے جو چیز ہے نظر آ جائے۔ لیکن شیشہ وہی دکھائے
گا جو صاف ہو۔ اور اگر شیشے کا رخ گندا ہے اس کے رخ پر اگر زنگ چڑھا ہے۔ تو
دیکھنے والا نہیں دیکھ سکتا۔ اللہ والوں میں زنگ آتا ہی نہیں ہے۔ یہ حقائق و عرفان دیکھنا جمال
رسول اللہ علیہ السلام کی تجلیات دیکھنے کے لئے۔ وہ دل چاہئے جس پر زنگ نہ لگا ہو۔ دل صاف
ہو۔ ــــــ ایک حدیث قدسی شریف مجھے حسن اتفاق سے یاد آ گئی۔ حضرت
داؤد علیہ السلام۔ رب کریم نے فرمایا یا داؤد فرغ بیتا اخذ فیہ۔ داؤد مولا
کیا حکم ہے۔ فرمایا ایک کمرہ فارغ کر دو۔ جس میں میں اکیلا ہی رہوں۔ تاکہ میں وہاں
جلوہ گر رہوں۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کی مولا۔ تو تو پاک ہے۔ نہ تجھے کمرے کی ضرورت
ہے۔ نہ تجھے مکان کی ضرورت ہے۔ میں کون سا کمرہ تیرے لئے بناؤں جو تیرے ہی لئے ہو۔

کوئی وہاں نہ ہو۔ فرمایا سینے میں دھڑکنے والا دل یہ ہر ایک کے ہے۔ اور اس کو فارغ کرنے کا مطلب یہ ہے
کہ یہاں کسی غیر کی یاد کی آلودگی کا کوئی نقطہ نہ لگے۔ یہ دل پاک ہو۔ جہاں میرے رب کے جلوے ہوں۔ جو
دل آلودگی سے پاک ہوگا۔ وہاں میرے رب کا جلوہ ہوگا۔

پتہ چلا مرد مومن محب کامل الایمان وہ ہے۔ جس کے قلب میں رب ذوالجلال کے انوار و تجلیات
ہوں۔ وہ دل پاک ہے۔ ابھی ایک دوست سلطان العارفین کا کلام پڑھ رہے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔
ایہ دل رب سچے دا حجرہ وچ پا فقیرا جھاتی ہو۔ مرد مومن کا قلب حرص ہوا۔
لالچ۔ آلودگی اور گندگی سے پاک۔ رب سچے دا حجرہ۔ کیا مقصد ہے۔ کہ اس دل میں۔ ایک ہی کی طلب
ہے۔ دوسرا ہے ہی نہیں۔ قرآن شریف میں ہے۔ النبی اولی بالمومنین من انفسھم۔ حضرت
اس کے کئی ترجمے پڑھے ہیں۔ ایک ترجمہ یہ ہے کہ نبی پاک علیہ السلام ایمان والوں کے ان کی جانوں سے بھی زیادہ
مالک ہے۔ ایک ترجمہ یہ ہے۔ کہ نبی پاک علیہ السلام۔ ایمان والوں کے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔
اور حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی پاک علیہ السلام ایمان والوں کی جانوں سے بھی زیادہ
حق رکھتے ہیں۔ سارے ہی ترجمے صحیح ہیں۔ ایک سے ایک الحمد للہ۔ فرمایا۔ ماں کا حق۔ باپ کا حق
استاد کا حق۔ پڑوسی کا حق۔ کسی معلم کا حق۔ کسی محسن کا حق۔ کسی مدد کرنے والے کا حق۔ ساری
دنیا کے بندوں کا حق۔ اتنا عظیم نہیں ہے۔ جتنا ایک میرے مصطفیٰ کا ایمان والوں پر حق ہے۔

حضور کا حق سب سے زیادہ ہے۔ کیونکہ حق اتنا ہی ہوگا جتنا کسی نے دیا ہے۔ اور میرے
آقا علیہ السلام سے زیادہ کریم کوئی سخی ہی نہیں۔ تو حق کس کا ہوگا۔ جان جی من انفسھم
عزیزان گرامی قدر۔ یہ مسئلہ علماء جانتے ہیں۔ جان کہاں ہوتی ہے۔ ہاتھ ہلتا ہے۔ پاؤں
ہلتے ہیں۔ جسم ہلتا ہے۔ یہ پتہ ہے کہ جان ہے۔ لیکن جان کا مرکز۔ اندر ہے۔ ٹھکانہ اندر ہے۔ جہاں

Scanned with CamScanner

اگر تکبیر تحریمہ کے لیے اٹھے۔ اصل میں سمت کعبہ کو دیکھنا ہاتھوں کا کام نہیں۔ آنکھوں کا کام ہے۔ آنکھ نے دکھایا۔ ہاتھ اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ عزیزانِ گرامی۔ ایک شخص کی جان۔ اس کے ہاتھ میں نہیں۔ اس کے پاؤں میں نہیں۔ اس کے دماغ میں نہیں ہے۔ اس کے گھٹنوں میں نہیں ہے۔ ایک شخص کی جان۔ اس کے دل میں ہے۔ جب دل میں سے جان نکل گئی سارا جسم ہی بے جان ہو گیا کہ نہیں۔ تو پھر ادھر تو فرمایا۔ کہ میرے لیے کعبہ کو رخ کر دیا بس۔ فرمایا میں وحدہ لا شریک ہوں۔ میرے سوا تیرا دل میں کوئی نہ ہو۔ ادھر فرمایا کہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام ایمان والوں کے دل میں سب سے زیادہ قریب ہیں۔ ادھر فرمایا ہے میرا کعبہ۔ ادھر فرمایا مصطفیٰ پیارا ہیں۔ ان دلوں کو معلوم ہو۔ یہ خدا کی قسم غیریت نہیں ہے۔ میرے مصطفیٰ کا دل میں ہونا یہی خدا کا جلوہ گر ہونا ہے کیونکہ غیریت نہیں ہے۔ اسی لیے فرمائے سنیت کے تاجدار۔ امام اہل سنت۔ مجدد دین وملت حضرت الشاہ مولانا امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

وہی آنکھ جو ان کا منہ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو ان کے لیے جھکے وہی دل جو ان پہ نثار ہے۔

جو شیشہ صاف ہو گا نظر اسی میں سے آئے گا۔ اور زنگ آلود ہو گا اس میں صحیح صورت نظر نہیں آئے گی۔ زنگ آلود دلوں والے۔ یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ قرآن میں نماز کا حکم ہے۔ واقیموا الصلوۃ نماز فرض ہے۔ یہ تو کہہ سکتے ہیں یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ زکوٰۃ کا حکم قرآن میں ہے۔ یہ تو کہہ سکتے ہیں حج کا حکم قرآن میں موجود ہے۔ لیکن زنگ آلود دل صرف نماز تک پہنچ سکتے ہیں۔ اگر آگے جائیں تو۔ صرف زکوٰۃ تک ہی جا سکتے ہیں۔ اگر جائیں تو۔ صرف حج تک جا سکتے ہیں اگر جائیں تو۔ لیکن حسین کے در اقدس سے سب سے پہلے نکلا ہے۔ مدینہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ زنگ چڑھا ہوا ہے۔ وہ اس کو ملوائے گا۔

جس کے دل کا آئینہ پاک ہو۔ حدیث شریف ہو جائے۔ فقیہ ہونے کے لئے۔ تقویٰ بھی چاہئے۔ جیسے عزیزم بیان فرما رہے تھے۔ پرہیزگاری ورع۔ اور اعمال صالحہ۔ اور منہیات سے پرہیز۔ علومِ دینیہ پر دسترس۔ کتاب و سنت کا علم۔ یہ ٹھیک ہے لیکن ابن عباس فرماتے ہیں۔ رضی دین کی سمجھ اس کے لئے کوئی خاص دل ہوتا ہے۔ وہ کون سا دل ہے۔ حدیث پاک میں موجود ہے مسند امام احمد ابن حنبل ؒ اور فتح الباری فی شرح صحیح البخاری اس میں موجود ہے مشکوٰۃ شریف میں بھی موجود ہے۔ تھوڑے تھوڑے الفاظ کے اختلافات سے۔ حدیث پاک موجود ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اپنی خالہ جانی حضرت میمونہ ام المومنین کے میں ان کے یہاں رات میں ٹھہرا۔ دل چاہتا تھا کہ میرے آقا رات کیسے بسر فرماتے ہیں (اللہ اکبر) رات کے لمحات کو کھنگالنا۔ یہ نہ کوئی جرأت کر سکتا ہے۔ نہ بظاہر نہ کوئی ایسا عمل ہے۔ کوئی انسان تخیل تک کر سکے۔ کہ میں چاہتا تھا کہ میں اپنی آنکھوں سے رات کے لمحات دیکھوں۔ استاد جی کے رات کے لمحات دیکھوں۔ رات پردہ ہے۔ یہ تو وہ پردہ ہے جب رب نازل فرماتا ہے۔ مِن بعدِ صلوٰۃِ العشاء ؑ نماز عشاء کے بعد۔ اگر بیٹا بیٹی بھی پاس آنا چاہے تو اجازت کے بغیر نہیں۔ استئذان تو پردے کا قائم ہے۔ لیکن یہ صحابہ کرام بچپن سے پیار کرتے ہیں۔ حضور کی رات دیکھنے کے لئے۔ خالہ جان کے گھر ڈیرہ لگا دیا۔ حضور تشریف لائے۔ مختلف روایات میں علماء کے بیان کر رہا ہوں۔ سید عالم علیہ السلام اہل خانہ سے اپنی اہلیہ پاک ام المومنین سے کچھ آپ نے مذاکرہ فرمایا۔ گفتگو فرمائی۔ پھر محوِ استراحت ہو گئے۔ کہتے ہیں میں بچہ تھا ابھی نابالغ تھا فرماتے ہیں۔ کہ رات کا وقت گزرا آپ سرکار اٹھے۔ ایک روایت میں آیا کہ بیٹھ کر دیکھا۔ ایک روایت میں آیا کہ کھڑے ہو کر آسمان کی طرف دیکھا۔ اور کچھ آیات کی تلاوت

Scanned with CamScanner

فرمائی۔ وضو فرمایا، وضو فرمایا کے۔ مصلے پر تشریف لائے۔ نماز شروع فرما دی۔ جیسے کہتے ہیں صلوٰۃ اللیل۔ فرماتے ہیں میں بھی اٹھا۔ میں نے بھی وضو کیا۔ اور آتے ہی سرکار کا اس بائیں پہ میں بھی کھڑا ہوا۔ ایک تو دائیاں ہوتا ہے نا، ایک مقتدی کا ہوتا ہے۔ میرا بائیاں۔ آپ کا بائیاں لیکن میرے آقا علیہ السلام کا ہاتھ بائیاں نہیں۔ یسار نہیں ہے۔ بلکہ دونوں ہاتھ یمین ہی ہیں۔ میں قسم کھا کے کہتا ہوں۔ کہ اپنے اس دستِ کرم سے اتنا عطا کر دیں تب بھی بھرا پڑا ہے۔ کیوں کہ ان کا یسار ہے ہی نہیں۔ یسار جو ہوتا ہے معیاری نہیں ہوتا۔ ان کے دونوں ہاتھ یمین ہیں۔ بارہ جس انگلی کا اشارہ کر دیں۔ چاند توڑ سکتی ہے۔ انگلی کا اشارہ کر دیں سورج موڑ سکتی ہے۔ فرماتے ہیں میں بھی اس سمت کھڑا ہو گیا۔ اور اگر مقتدی اکیلا ہو۔ ایک ہی ہو۔ آپ کو کیا تجربہ ہو گا جی۔ یہ تجربہ مجھ فقیر کو ہوتا ہے کبھی کبھی۔ یا اللہ کوئی مقتدی بھیج دے۔ اپنے دربار سے۔ علماء جانتے ہیں۔ کبھی کبھی تو اکیلے مقتدی بھی ملتے ہیں۔ تو حضرت کو مسئلے کا علم نہیں تھا۔ ذمہ داری کی بات ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہیں تھا۔ کہ اگر مقتدی اکیلا ہو تو۔ امام صاحب کے کس سمت کھڑا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں میں حضور کی اس سمت کھڑا ہو گیا۔ حالانکہ مقتدی اکیلا ہو تو اس کو امام صاحب کے دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے۔ جب کھڑے ہو گئے نا۔ میرے آقا علیہ السلام نماز پڑھ رہے ہیں۔ فرماتے ہیں فاخذ باذنی (B) سرکار نے میرا کان پکڑا۔ اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ تو مسئلے کی سمجھ آ گئی نا۔ مقتدی اگر اکیلا ہو تو امام صاحب کے دائیں جانب برابر کھڑا ہونا چاہیے۔ بس یہ تھوڑا سا پیچھے رہ جائے۔ لیکن جب سرکار نے کان پکڑا کیا میں آ گیا یہ تکرار اب نماز شروع کر دی میں پیچھے چلا گیا۔ میرے آقا نے پھر پکڑ لیا۔ جب کھڑا ہو گیا پھر حضور

Scanned with CamScanner

نماز شروع کر دی۔ جب نماز شروع فرما دی۔ میں پھر پیچھے چلا گیا۔ قربان میرے آقا کی اداؤں کے
اور درود ہو میرے محبوب کے غلاموں کے۔ اللہ ان کی وفاؤں کے۔ کھینچتے ہیں۔ یہ پیچھے جاتا ہے۔
جب نماز شروع کرتے ہیں۔ تو پیچھے چلا جاتا ہے۔ اٹکتا نہیں ہے۔ کیونکہ دل میں یہی ہے
کہ برابر کھڑا نہیں رہوں گا۔ رکھوں گا پیچھے۔ لیکن جب کھینچتے ہیں۔ تو کھنچ جاتے ہیں۔ کیوں
اس لیے۔ یہ تو سنی کا دل بتائے گا کہ یہاں اس نے پیر کا ارادہ کیا تھا۔ ان کا ارادہ اور عقیدہ
یہ تھا۔ میں کون ہوں جو نہ آؤں۔ یہ تو وہ شے ہے کہ زمین تو چاند بھی کھنچی چلا آتا ہے۔ سورج بھی پھرا
چلا آتا ہے۔ جی ان کے اشارے پر تو کائنات کھنچی چلی آتی ہے۔ میں کیسے نہ آؤں۔
نماز سے فارغ ہو کر سرکار فرماتے ہیں۔ یا ذالک ما حالک۔ ابن
عباس تیرا کیا حال ہے۔ میں تجھے اپنے برابر لاتا ہوں۔ تو پیچھے چلا جاتا ہے۔ جب میرے آقا نے فرمایا
ابن عباس ابھی بالغ نہیں ہیں۔ عمر کے حوالے سے ورنہ فکر و کرم میں بالغ زاہد عامل ذاکر مستجہد العلما
صلحاء۔ اتقیاء۔ اصفیاء ان کی ساری کائنات کی متاع حیات ایک طرف ابن عباس کا شعور کا حصول
کا ذرہ ایک طرف۔ صحابی کہلاتا ہے۔ ما حالک تیرا کیا حال ہے۔ نہ شعور کو علم نہیں ہے
ضرور ہے۔ پھر کیوں پوچھتے ہیں۔ ذرا سنیوں کا عقیدہ۔ اپنے روحانی مستفید اپنے
غلام ابن عباس کو سنانا چاہتے ہیں۔ کہ ایمان والوں کا عقیدہ یہ ہے۔ فرمایا میں تجھے برابر لاتا
ہوں تو پیچھے چلا جاتا ہے۔ کیوں ایسا ہے۔ عرض کی آقا میرے آقا کس میں اتنی ہمت ہے کہ
آپ کے برابر کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب سرکار نے جو کھینچ لیا آگے
کھڑے ہو گئے۔ یہ غلط تھا یا صحیح تھا۔ سوچ کے جواب دینا۔ تو جب صحیح ہے تو ابن
عباس نے کھڑا کیوں نہیں رہنا۔ پتہ چلا۔ یہ صحیح عمل ہے۔ معیار محبت کی ترازو میں پورا اترا

ورثہ تھا اس میں بھی کوئی شرم محسوس کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لیے صحابہ کرام کی زندگیاں ہمارے سامنے ہیں۔
عرض کی میرے آقا کس میں طاقت ہے۔ کہ میں آپ کے برابر کھڑا ہو جاؤں۔ سرکار نے پھر نہیں فرمایا
میں نے پیچھے مرتبہ کھینچا تو پیچھے ہو گیا۔ تو نے معاذ اللہ نافرمانی کی۔ تو نے میری بات نہیں مانی پس
بلکہ دریائے کرم جوش میں آگیا۔ عرض کی۔ اللھم علّمہ التاویل وفقہہ فی الدین۔ عرض
کی مولا۔ میرا اس غلام کو۔ قرآن و سنت کی حقیقتوں کا علم عطا فرما دے۔ مولا میرے
اس غلام کو حقائق قرآنی و سنت کا علم عطا فرما دے۔ وفقہہ فی الدین۔ اور اسے دین
کی سمجھ عطا فرما دے۔ کیا مطلب جو دل محبوب کی تعظیم کرے۔ فقہ وہاں آتی ہے۔ اور فقہ اعظم
میں ہوتا ہے۔ جو کہ شاید عشق مصطفیٰ ہو۔ عشق مصطفیٰ کے بغیر فقہ نہیں ہے۔ میں قسم
کھا کے کہتا ہوں۔ خارجیوں نے حنفی بن کے دعویٰ کر کے۔ اپنے پاؤں پہ کلہاڑا
مارا ہے۔ اگر تم حنفی ہو۔ امام ابوحنیفہ تو میرے آقا علیہ السلام کے مسحور بیٹھے ہیں۔ محو ادب
حضور کا ادب کرتے ہیں۔ سرکار کی تعظیم کرتے ہیں۔ فقہ حنفی تعظیم رسول کا نام ہے۔
تعظیم مصطفیٰ علیہ السلام کا نام ہے۔ فقہ شافعی امام شافعی ادب رکھتے ہیں۔ امام مالک
ادب رکھتے ہیں۔ جو ساری زندگی مدینہ پاک میں ننگے پاؤں پھرتے رہے۔ یہ ادب نہیں تو اور
کیا ہے۔ کیا میرے آقا علیہ السلام کے زمانے میں صحابہ کرام ننگے پاؤں چلتے تھے۔ پاؤں میں
جوتے ہوتے تھے نا۔ مالک بن انس نے جوتوں اتار لیے۔ اس لیے اس دل نے کہا۔ مالک یہ مدینہ
شریف ہے۔ یہ سرکار کا مدینہ ہے۔ یہ گلیاں میرے آقا کی ہیں۔ یہاں سرکار محو خرام رہے ہیں
سنا ہے یہاں جوتا نہ رکھنا۔ کہ روح کیا ... کے بل چل نہیں سکتا۔ ورنہ جگہ سر کے بل
چلنے کی ہے۔ یہ معراج کا سماں ہے۔ کہاں جہت طواف کرو۔
عمر مسعود سے اونچا کرسی عرش پاک در کی ہے۔

ایک مصرعے میں دو کرسیاں ہیں۔ ایک کرسی دستگیر کی ہے۔ ایک کرسی در مصطفیٰ کی۔ احمد
رضا کہتا ہے اس کرسی سے یہ کرسی اونچی ہے۔ ۔۔۔ حضرت شریف آئی تھی۔ میرے آقا علیہ السلام
کی محبت سے۔ حضرت فقیہ اعظم، استاذ العلماء، کشتہ عشق رسول علیہ السلام، مظہر حضور مفتی اعظم
پاکستان روحانی حوالے سے جانشین امام اعظم رضی اللہ عنہ۔ آپ قرآن پاک کی اس آیت پاک پر
گفتگو فرماتے ہیں۔ بڑی بڑی عظیم شخصیت کا ذکر خیر ہے۔ توجہ سے سنو۔ میرے اکابر ہیں۔
جن کا ذکر ملائکہ بھی سر جھکا کر سنتے ہیں۔ کیوں اس لیے۔ کیوں کہ اس لیے کہ ان کے دراقدس کے غلام
ہیں۔ اس کے دراقدس پر فرشتہ ایک مرتبہ آتا ہے دوبارہ آنے کی اجازت نہیں۔ اعداء کا مرد حق
سے متعلق پتہ ہے۔ کہ کتنی مرتبہ مدینے کی حاضری ہو گئی ہے۔
اللہ نے تیرے قول آپ فرما دیں۔ ان کنتم تحبون اللہ۔ اس آیت پاک سے بھی مدعا نہایت وضاحت
سے ثابت ہو رہا ہے۔ کہ زبان پاک سے جو کلمہ نکل جائے۔ مدعا اسی طرح قابل تعمیل ہے جس طرح قرآن
پاک کی آیت ہے۔ کیوں کہ قرآن بھی اسی منہ سے نکلا۔ حدیث بھی اسی منہ سے نکلی۔ تو فرمایا
اس سے مدعا ثابت ہو رہا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی پیروی حضور کی حد پہلوں پر عمل کرتا ہے۔
میری پیروی کرو۔ تو پیروی تبھی ہو گی۔ جب آپ کے حکموں پر۔ فرمایا حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کا
حکم دیتا ہے۔ کس کا آپ کو بھی۔ مجمع بھی۔ میرے محترم مکرم علمائے کرام کو بھی۔ صوفیاء کو بھی۔
سب اہل اللہ کو بھی۔ پوری کائنات کو حکم دیتا ہے کہا۔ اور یہ محبوب کی پیروی کرو۔ فرمایا اس
کو اتنا پسند کرتا ہے۔ کہ اس کے سوا اللہ تعالیٰ کی دوستی کا دعویٰ ہی غلط ہے۔ ان
کنتم جو فرمایا۔ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو۔ تو دلیل یہ ہے دو۔ پیر و مرشد سے محبت ہے
جی۔ عرس مبارک پر جاتے رہتے ہو جی (کتنے میں) 20 سال ہو گئے ہیں اتفاق ہی نہیں ہوا۔ محبت کا

دعویٰ ٹھیک ہے یا غلط ہے۔ اگر محبت ہے۔ تو آنا چاہیے۔ اگر محبت ہے تو حکم ماننا چاہیے۔
اگر محبت ہے تو تعمیل ارشاد چاہیے۔ ارشاد ہوتا ہے ان کنتم تحبون اللہ۔ [illegible]
اس طرف اس طرف ساری دنیا والے کہتے ہیں۔ اللہ ہی سے پیار ہے۔ اللہ ہی کو مانو۔ اللہ کو مانو
یہ دعویٰ برصغیر کے کئی مجذوبوں کو بہت زیادہ ہے۔ اللہ ہی کو مان۔ اللہ ہی کو مان۔ فرمایا کیوں
مانو۔ اللہ سے پیار ہے۔ فرمایا تمہارا دعویٰ میں تب صحیح مانوں گا۔ جب میری شرط پوری
کرو۔ یا اللہ وہ کیا شرط ہے۔ فرمایا (فاتبعونی) اللہ کو یہ حضور کی غلامی اتنی پسند ہے
کہ اس کے بغیر وہ محبت کے دعوے کو ہی غلط سمجھتا ہے۔ فرمایا اور اس سے انسان جب حضور
کی غلامی میں آتا ہے یعنی۔ حضور کے پیچھے چلتا ہے۔ اتباع کرتا ہے۔ فرمایا خدا کا محبوب
بن جاتا ہے۔ حالانکہ دیکھو۔ پہلے دعویٰ کیا ہے یہ ہم اللہ سے۔ محبت کرتے ہیں۔ یہ
دعویٰ ہو گیا۔ تو رب نے فرمایا فاتبعونی پہلے میرے محبوب کے پیچھے چلو۔ تو اب نتیجہ کیا نکلنا چاہیے
کہ تم کہتے ہو کہ ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ کہیں شرط پوری کرو۔ کیا۔ محبوب کے پیچھے چلو۔ تو پھر
تم محبت کے دعوے میں میرے سچے ہو۔ نتیجہ تو یہ تھا۔ لیکن رب نے بیچ میں ہی طرف رخ ہی بدل
دیا۔ یہ نہیں کہا کہ میرے محبوب کی اطاعت کرو گے۔ تو میرے ساتھ محبت کے دعوے میں سچے ہو جاؤ گے
فرمایا پہلے دعویٰ تمہارا۔ میں نہیں مانتا۔ تم نے میری محبت کا دعویٰ کیا۔ میں نہیں مانتا۔ پھر
شرط پوری کرو۔ مطالبہ کیا۔ فاتبعونی۔ میرے مصطفیٰ کے پیچھے پیچھے چلو۔ محبوب کی اطاعت کے
بعد کیا ہو گا۔ اب تم جب پیچھے چلو گے نا۔ تو تم دعویٰ نہ کرنا۔ میں دعویٰ کرتا ہوں۔ کیا
یحببکم اللہ۔ محبوب کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلتے رہو۔ میں اعلان کرتا ہوں۔ تم میرے
محبوب بن گئے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ محبوب کے غلام بن جاؤ۔ ان کے ہر حکم کی تعمیل کرو۔

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ تو ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس۔ کہ کوئی کہنے والا کہہ دیتا ہے کہ حدیث کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ کوئی عمل
نہیں۔ کیسے بے وقوف لوگ ہیں۔ یہ میرے لفظ ہیں جی۔ حضرت نے نہیں کہے۔ اب حضرت کے دل سے نکلنے
والی آواز۔ وہ کہتا ہے گویا قرآن کریم تو حضور کو محبوبیت کے بلند ترین تخت پر بٹھا کر دکھاتا ہے
دیکھو میرا محبوب۔ یہ نہیں کہ یہ میرا محبوب ہے۔ کہ ان کے منگتے بھی میرے محبوب ہیں۔ یہ تو بڑا محبوب ہے نا۔ اس
کے منگتے بھی میرے۔ گویا ان کو۔ اللہ تعالیٰ حضور کو۔ محبوبیت کے بلند ترین تخت پر دکھاتا ہے۔ اور فرماتا ہے
سیدی فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ ایسے محبوب ہیں۔ جو ان کے طرز عمل کو اپنا لے۔ اب اگلے
لفظ ذرا حوصلے سے سنیں۔ ہم سب سوچیں۔ کیا ہماری زندگی میں وہی طرز عمل ہے۔ توجہ فرمائیں میرے
دوستو۔ بزرگوارو۔ صرف تعویذ دینے والا کو پیر نہیں کہتے۔ اصل پیر وہ ہے جس کے دروازے سے محمد عربی
کی سنت اور پیار و محبت کی باتیں ملتی ہیں۔ حضور کی محبت ملتی ہے۔ سرکار کی سنت ملتی ہے نبی پاک کی
غلامی ملتی ہے۔ اور جو پیر اپنے ماننے والوں کو۔ حضور علیہ السلام کی محبت کا درس نہیں دیتا۔ اسے
پیر کہلوانے کا حق ہی نہیں ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ وہ ایسے محبوب ہیں۔ جو ان کے
طرز عمل کو اپنا لے۔ اور ان کے قول و فعل کے متعلق اپنی شکل اور بود و باش بنا لے۔ محبت کی یہ سند ہے
کہ میں جدھر دیکھوں مجھے محبوب نظر آئے۔ (جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے) میں نے کبھی
نہیں دیکھا کہ بلبل اڑا اور گندگی کے ڈھیر پہ چلا گیا۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ میرے دوستو۔
کہ ہرن نکلا۔ اور گندگی کے ڈھیر پر چلا گیا۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کبوتر اڑا۔ اور کسی مردار پہ
بیٹھ گیا۔ یہ اس کا مزاج ہی نہیں ہے۔ گندگی پہ جانا کتے کا مزاج ہے۔ پھول پہ جانا بلبل
کا مزاج ہے۔ رسول پاک کی سنت کو ماننا سنیوں کا کام ہے۔ اہل محبت کا کام ہے
فقیہ اعظم کے در اقدس پہ بیٹھنے والے منگتوں میں میں بھی شامل ہوں۔ توجہ فرمائیں۔ جو ان کے

Scanned with CamScanner

طرزِ عمل کو اپنائے۔ ابھی کلاس کی بات نہیں کی۔ پہلے شکل۔ کپڑا پھٹا ہوا بھی ہو۔ شکل اچھی ہو تو
پیار آتا ہے۔ کپڑے پھٹے ہوئے بھی ہوں۔ تو کپڑے کے ٹکڑوں پیوند بھی لگے ہوئے ہوں۔ خدا کی
قسم۔ دنیائے اسلام کا بڑا اس مرتبے میں کی اسلامی ریاست کا خلیفہ امیر المومنین عمر فاروق
اعظم جن کے نام سے قیصر و کسریٰ کی بادشاہیوں پہ تخت لرزتے ہیں۔ جب خطبہ شریف
پڑھنے کے لیے آتا ہے منبر شریف پر۔ تو ان کے مبارک کپڑے کو 16 پیوند لگے ہوئے ہیں۔
لیکن جب چہرہ دیکھتے ہیں۔ تو دنیا لرزتی ہے۔ دنیا کانپتی ہے۔ ہوں یہ چہرہ حسن رسول اللہ
کا شرمندہ احسان ہے۔ یہ حضور علیہ السلام کا حسن کا شرمندہ احسان ہے۔ فرمایا شکل اور بود
وباش بنائے۔ جو ہم ان کے قول اور فعل کے لائق ______ بنائے۔ صرف یہ نہیں فرمایا کہ جو
نیک بن گیا۔ بلکہ اللہ فرماتا ہے۔ وہ بھی محبوب خدا بن جاتا ہے۔ وجیہہ بکیم اللہ۔ میرے آقا سرے
محبوب ہیں۔ حضور محبوب گر ہیں۔ پہلے کوئی بھی ہو۔ پہلے حبشی بھی ہو۔ پہلے رولی کالا
ہو۔ پہلے جنتی بھی ہو۔ ساری دنیا کے ہو آئیں۔ جب محبوب کے قدم پکڑ لیے۔ اب جائے کعبہ نیچے
ہے۔ بلال اوپر کھڑا ہے۔ یہ حسن کہاں سے آیا۔ یہ فنا فی رسول کا حسن ہے۔ حضرت فرماتے ہیں
میں بار بار اپنے لفظ بتاتا ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت واضح ہے۔ یہ محبوب کی ہر صفت اور عادت اور
ہر چیز محبوب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو۔ اور جب بندے میں آگئی۔ تو وہ رنگ جہاں بھی نظر آئے گا۔
اللہ کو وہی پیارا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہو جائے گی۔ جب وہ صفتیں اور عادتیں کوئی
اختیار کرے گا۔ تو وہ ان صفات و عادات کا حامل بن جائے گا۔ جو سب کے سب محبوب ہیں۔ تو
وہ بھی محبوب بن جائے گا۔ اب جو جملہ حضرت نے فرمایا۔ خدا جانتا ہے۔ چراغ لے کر ڈھونڈو۔
میرے اکابر کے سوا یہ نعمت آپ کو کسی سے نہیں ملے گی۔ ہم مرد حق یہاں تشریف فرما رہا۔ امر سال ہا

دیکھ رسول اللہ علیہ السلام کا چہرہ پیار تبسم کرتا رہا۔ میرے دوستو۔ اب فقیہ اعظم کی زبان سے سنیے۔ حضرت فرماتے
ہیں وہ میرے محبوب تو ہیں۔ حضور کون ہے۔ جن کا چہرہ انور کا بس کوئی کعبہ ہیں۔ آسمان کی طرف اٹھا جاتا کعبہ
کو شباہت تک سے لیے سب کا قبلہ بنا دیتا ہے۔ عزیزو۔ ان کا چہرہ اٹھتا تھا۔ شباہت دیکھی گئی کعبہ قبلہ
بن گیا۔ اور پھر آپ نے قرآن پاک کی آیت بیان فرمائی۔ قد نری تقلب
عزیزان گرامی۔ کہتے ہیں قد جو ہے نا۔ پر ماضی پر آئے۔ تو تحقیق کا معنیٰ دیتا ہے۔ اور جب مضارع
پر داخل ہو۔ تو یہ کبھی کبھی۔ تقلیل کا معنیٰ دیتا ہے۔ کبھی کبھی۔ یہاں رب نے نری پر قد داخل کیا
فرق تو پڑتا ہے۔ کہ ہم کبھی کبھی دیکھتے رہتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے۔ قد نری تقلب وجھک فی السماء۔ محبوب
پاک جب تک تو رخ پاک اوپر اٹھا کے دیکھتا ہے۔ ہم تجھے دیکھتے رہتے ہیں۔ جیسے رب کریم دیکھتا ہے
وہ چہرہ کیسا ہوگا۔ جن کو بنانے والا رب کریم فرمائے۔ قد نری۔ بات تو سیدھی سی ہے۔ رب
بے نیاز ہے۔ یہ فرما دیتا یا رسول اللہ۔ کعبہ میں بدلا۔ قبلہ میں نے بدلا۔ جدھر حکم ہوگا منہ کر کے
نماز میں نے پڑھی۔ یہ درمیان میں وقفہ کیسا۔ یہ ہو جائے وہ ہو جائے۔ میں بے نیاز ہوں
اللہ فرماتا ہے۔ قد نری یا رسول اللہ۔ آپ قبلے کی تبدیلی کے حکم سے پہلے دل میں۔ جو اوپر دیکھتے ہیں
آپ اوپر دیکھتے رہتے ہیں ہم آپ کو دیکھتے رہتے ہیں۔ یا رسول آپ آسمان کی طرف۔ رخ کر رہے
ہم دیکھ رہے ہیں سمجھ گیا ہوں۔ قد نری عبارت ہے نا ذرا۔ فرمایا۔ تو اپنا فن پاس رکھ یہاں
مسئلے کا حسن کم کرتا ہے۔ قانون میرے آقا علیہ السلام کا پسند ہے۔ حضور قانون کے
محتاج نہیں ہیں۔ نبی پاک کے لیے پہلی قانون ہے۔ جو رب بیان فرما دیا۔ میرا قانون کو وہ نہیں جانتے
ہم دیکھ رہے ہیں۔ بار بار اٹھتا آسمان کی طرف منہ کرتا۔ آپ کا رخ انور اوپر ہوتا ہم بار بار
دیکھ رہے ہیں۔ (C) حضرت فقیہ اعظم ۲/ اکابر اسلام حسین سرکار علیہ السلام کے

کیوں جناب عالی گرفتار ہیں۔ فریفتہ ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کیا محبت کی بات کہی ہے حضرت نے۔ خفا کرتے
ہیں یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
دیکھنے والے کیا کرتے ہیں اللہ اللہ۔ یعنی تعجب سے حضور کو اللہ نہیں کہتے۔
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری۔ کیونکہ سب حسینوں
میں پسند آئی ہے صورت تیری۔ یہ حضرات گرامی قدر حضرت فقیہ اعظم ارشاد فرماتے ہیں
اللہ فرماتا ہے - فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا۔ اللہ یارسول کو قریب ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار
تمہارا منہ پھیرنا۔ تو ہم ضرور پھیر دیں گے تمہیں اس قبلہ کی طرف۔ یعنی خانہ کعبہ کی طرف
جو پسند ہے گا۔ ہم منہ پھیر دیں گے اپنے گھر کی طرف۔ یا قبلۂ ابراہیمی کی طرف۔ گرچہ میرے آقا کی
طلب یہی ہے لیکن رب نے اس کا حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ میرے آقا کی طلب کا حوالہ دیا ہے۔
قبلۃً۔ موصوف ہے ترضاھا اس کی صفت ہے۔ اللہ فرماتا ہے محبوب ہم سمت آپ
کو پھیر دیں گے۔ جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ فرمایا کہ ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف جس کو
تم پسند کرتے ہو۔ تو بات تو صاف ہو گئی۔ ہماری نمازوں پر حضور کی پسند کا رنگ ہے
ان کی پسند چھوڑ کر کوئی نماز پڑھے گا۔ اس بدبخت کی نماز نہیں ہے۔ دکھاوے کی
نماز والے محروم ہیں۔ بعد جو حقیقتاً نماز پڑھتے ہیں۔ یہ صحیح میں ہے ان کی نماز پہ حضور کی
پسند کا رنگ ہے۔ کون سا قبلہ۔ ترضاھا۔ جسے آپ پسند کریں گے۔ اب اس
سے آگے پھر حضرت فرماتے ہیں۔ لیکن مسائل بھی ہیں۔ اس کے ساتھ کمالات بھی ہیں۔ میرے آقا علیہ
السلام کی ارشادات کا حسن بھی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وہ ایسے محبوب ہیں۔ جسے خود اللہ رب
العالمین جل مجدہ۔ ان کا رضا جو ہے۔ مقصد اعظم رہ کعبہ سے یکتا تھا۔ تو پہلے

کوئی الف بے پڑھ لیتے تو اچھے رہتے۔ اب جو یہ کہتے ہیں رضا کیا ہوتا ہے۔ اللہ اردو میں
جو پڑھا ہے۔ الذی کا معنی۔ ارے یہ وہ جو نہیں ہے۔ یہ جشتم سے ہے۔ اس کا معنی دیتا ہے
اللہ تعالیٰ محبوب کی رضا چاہتا ہے۔ محبوب پاک کی رضا طلب فرماتا ہے۔ جو اس ترجمہ تھا۔
اور ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اس سے واضح ہو رہا ہے۔ اللہ نے کہا قریب ہے کہ تمہارا رب
تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

ایک بات میں آپ سے پوچھنا چاہوں گا۔ ایک آدمی کی اولاد ہے متعدد افراد خانہ۔ اہل خانہ
دس کنبے کا وہ گھر ہے۔ دس ممبر ہیں اس گھر میں۔ اور اس کو تنخواہ ملتی ہے آج کے دور میں
ہزار روپیہ۔ اگر محکمے نے اس کو کہہ دیا ہے کہ ہم تم کو اتنا دیں گے۔ اتنی تنخواہ دیں گے
کہ تمہارا خرچ پورا ہو گا تو سمجھ لے گا کہ ہم نے تیری کوئی ضرورت نہیں چھوڑی۔ پھر تو عیش کر
اب۔ ورنہ نوکری ہونے کا کیا فائدہ ہے۔

اللہ فرماتا ہے محبوب تمہارا رب تجھے اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔ اب دیکھنا
یہ کہ میرے آقا کا کنبہ کتنا ہے ______ تباہ، بدبخت، بے غیرت۔ میرے آقا علیہ السلام کی عظمت
یہ جو پیدا کیا بھاتے ہیں۔ بالکل نہیں لگے۔ تیرے پلے چار آدمیوں کا کنبہ ہو۔ تو رات بھر کروٹیں
لیتا ہے یعنی پریشان ہوتا ہے۔ تو یہاں اس محبوب پاک کی ذات ہے کہ جس کے پلے رب نے ساری
خدائی باندھ دی ہے۔ وما ارسلنک الا کافۃ للناس۔ پھر فرمایا مسلم شریف
ارسلت الی الخلق کافۃ۔ فرمایا رب نے مجھے اپنی ساری مخلوق کی طرف بھیجا ہے۔ کنبہ
تو دو چار نہیں سنبھلتے۔ میرے آقا علیہ السلام نے ساری کائنات کو سنبھالا ہے۔ کیوں رب فرماتا
ہے یا رسول اللہ۔ میں اتنا دوں گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ رب نے مقدار نہیں بتائی

حمد کیا کریں حضور کی۔ رب رب ہو کر حضور ﷺ کو راضی فرماتا ہے۔ رسول اللہ ہمارا کیا فرض ہے ہمارا
بھی فرض ہے۔ کہ وہ رب ہو کر سرکار کو راضی کر رہا۔ ہم ان کے منگتے ہو کر ان کو راضی کریں۔
تو کام بنتا ہے۔ ورنہ تو فائدہ کچھ کوئی نہیں ہے۔ ان کو راضی کرو۔ اور ان کو راضی کرنا
کوئی مشکل نہیں ہے۔ ان کی سنت سے محبت کرو۔ تو رسول اللہ راضی ہیں۔
یہ تو مسائل شریعہ میں سے ایک مسئلہ آپ کے سامنے ہے۔ اب کوئی تصوف کی بات ہو جائے۔
آپ محدث بھی ہیں۔ شیخ الحدیث ہیں۔ الحمدللہ۔ جب حدیث پاک اسماء الرجال۔ اور جابر
کا گا دیکھا تو حدیث پر بات کرتے ہیں۔ تو بڑے بڑے اکابر فیض حاصل کرتے ہوئے
نظر آتے ہیں۔
ایک سوال پیش ہو گیا جی حضرت پیر جی حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ آپ کی روحانیت کی بلند
پرواز و اشتیاق ہے۔ آپ کی روحانیت کے بغیر آگے ہوں مجھوں کے پیر مسئلہ حضرت
قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر عزیزی میں جو ادلہ ثانی کے حوالے سے لکھا ہے کہتے
ہیں یہ کیا بات ہوئی۔ بعض لوگ یہ بھی سناتے ہیں کہ معراج کی رات سرکار علیہ السلام
کے قدمین شریفین کے نیچے غوث پاک رضی اللہ عنہ نے کندھا دیا۔ تو جی۔ اصل میں بیان کرنے
اور سرکار کے قدموں کے نیچے کندھا دیا۔ گیا حضور محتاج ہیں۔ مسئلہ سمجھا
نہیں ہے کہ زبان انسان کو کو سمجھا نہیں جاتے۔ پہلے تو حضرت نے ایک قانون بیان کر دیا۔
کہ لوگوں کو بھی ہر حال اس بات کے ساتھ ثابت کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ان پاک ہستیوں
کے کلمات شریعت پاک کی مخالفت سے یقیناً پاک ہیں۔ اولیاء، صلحاء کے ارشادات
شریعت کی مخالفت سے بالکل پاک ہیں۔ اگر کوئی مسئلہ۔ کوئی حکم۔ کوئی ان کا فرمان۔

ہیں شریعت کے خلاف نظر آئے تو پھر کیا کریں گے۔ فرماتے ہیں کہ اس کا صاف حل تو یہ ہے۔ تو ہر وہ بات جو ان حضرات سے ثابت ہو یعنی اللہ والوں سے ثابت ہے۔ پھر اس کا انکار نہ کیا جائے۔ اگر سمجھ نہ آئے تو متشابہات کی طرح تسلیم کر لیا کرو۔ تم کہتے ہو۔ اللہ کے ولی کی بات مجھے سمجھ نہیں آئی۔ یہ شریعت کے خلاف ہے۔ بس نعوذ باللہ غلط ہے تو حضرت فرماتے ہیں شرم کرو۔ قرآن پاک میں جو ایسی آیات میں ظاہری ترجمہ کرو۔ تو کافر کیسے۔ ید اللہ۔ اللہ کا ہاتھ۔ (مثال) جو اللہ کے لیے یہ ہاتھ ثابت کرے وہ بے ایمان ہے۔ لیکن قرآن تو فرماتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خبردار آیتیں دو قسم کی ہیں۔ محکمات بھی ہیں۔ متشابہات بھی ہیں۔ محکمات میں سے احکام نکلتے ہیں۔ اور متشابہات خدا کے راز ہیں بس سر کو جھکا کے مان لو۔ انکار نہ کرنا مارے جاؤ گے۔ فقیر اعلم فرماتے ہیں۔ [illegible] ~~کا یہی ہاتھ ہے~~ ۔ اہل اللہ کا یہی حال ہے۔ کہ کبھی کبھی یہ حضرات اصطلاحیں استعمال کرتے ہیں جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ انکار نہ کرنا مارے جاؤ گے۔ متشابہات کو سمجھ کر سر جھکا کے پڑھو۔ جو فرمایا صحیح فرمایا۔ ان کی مراد کو وہ جانے۔ یا ان کا خدا جانے۔ اب یہاں ایک مسئلہ۔ نہیں معلوم نہیں کہ حضرت مولانا محمد سعد اللہ نقشی کی شکل میں حضرت نے روحانیت کا کیسا آفتاب احمد ماہتاب یہاں جلوہ گر کیا ہے۔

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے پھر ایک سوال ہو گیا۔ کیا سوال ہو گیا۔ رشحات میں ایک واقعہ آتا ہے۔ ایک بابا جی ہیں ولی۔ جذب والے ہیں۔ مجذوب۔ ان کا نام تھا [illegible] پانی ڈالنے والا۔ کھانا کھاتے ہیں تو ہاتھ کے الٹے ہیں ہاتھ دھو لو۔ بابا سے کہا کہ تو پیالہ آگے کر دیتے

بھی پانی ڈالو۔۔۔ پانی ڈال دیتا ہے۔ بابا جی کو کہتے آبیاری۔ بابا کے آبیاری سے
ان سے کسی نے پوچھ لیا بابا جی آپ نے کہاں پانی ڈالا ہے۔ کونسی عمارت میں ڈالا۔ کونسی
مسجد کی بنیاد میں۔ کون سے گارا بنانے میں آپ نے پانی ڈالا۔ فرمایا زبان بند کر۔ میں نے
کسی مکان میں پانی نہیں ڈالا۔ اور کہا ان فرماتے ہیں۔ کہ جب آدم علیہ السلام کی مبارک
مٹی۔ کو رب کائنات نے پانی ڈال کر اس کو بنایا۔ اس کو درست کیا نہ۔ بنانے کے لیے
تو فرمایا۔ اس مٹی میں پانی ڈالنے والا میں ہی تھا۔ اللہ دلوں کی سلطان۔ فرمایا کہ
گیلے آدم کہ حق تعالیٰ آراستہ ساخت بقدر زیر اس فقیر نے پانی ڈالا ہے۔ عقل سر پیٹ کے
رہ گئی۔ تو یہ کیا تماشا ہے۔ بابا جی کا جسم بنایا جا رہا ہے۔ اور اولاد پانی ڈال رہی ہے۔
مجدد الف ثانی پر یہ سوال پیش ہو گیا۔ متنکوبا تحریر۔ حصہ ششم دفتر دوم جلد ۲
۴۳ ے۔ اس میں یہ واقعہ امام ربانی رحمۃ ایک ارشاد کر جاؤں۔ امام ربانی رحمۃ کی کشش ایسی
نازک بات۔ ایسی مشابہ کا ہے۔ کہ آپ رفع شبابہ کا حکم نہیں دیتے۔

جب یہ کہتے ہیں پانی میں نے ڈالا۔ اب حضرت نے کیا جواب دیا۔ چنانچہ ملا کرم اللہ
فرمایا ہو سکتا ہے۔ کہ رب نے جو فرشتوں سے کہا تھا۔ کہ پانی ڈالو۔ تو اس بابا جی روح کو حکم دیا
ہو۔ تو تم بھی اپنے باپ کی خدمت کر لو۔ یہ تو بات واضح ہے کہ آدم علیہ السلام کے جسم
مبارک کی تخلیق سے پہلے روحیں موجود تھیں۔ آپ کا جسم بعد میں بنایا گیا ہے۔ تو فرمایا کہ
ہو سکتا ہے۔ امام ربانی فرماتے ہیں۔ کہ بابا نے آپ کی روح کو اللہ کریم نے حکم دیا ہو۔ کہ
آجا تو بھی اپنے باپ کی خدمت کر سالے۔ فرمایا جائز است کہ حضرت حق سبحانہ ارواح مجرد
آں کس را رفقائی ارواح کو وہ طاقت دے دی کہ وہ کام کر سکیں جو جسم کرتے ہیں

اب اس مکتوب شریف کے رنگ میں فقیہ اعظم رحمہ آپ کا یہی ارشاد دکھلاتیں۔ یہ حضور غوث پاک
کی روح نے معراج کی رات حضور پاک کی خدمت کی۔ آپ فرماتے ہیں تحفہ اثنا عشریہ میں یہ
مذکور ہے کہ حضور علیہ السلام شب معراج حضور سیدنا غوث پاک کے دوش
مبارک پر پائے انور رکھ کر براق پر تشریف فرما ہوئے۔ اور بعض کے کلام میں پایا کہ عرش
پر حضور اقدس ﷺ کے تشریف لے جاتے وقت ایسا ہوا۔ یعنی ایسے جو مسائل ہیں اس کا
تعلق عالم ارواح سے ہے۔ فرماتے ہیں کسی روح کا باذن اللہ والمدد براث الٰہی کے ساتھ
لاحق ہو جائے قطعاً مستبعد نہیں ہے۔ یعنی کسی بھی اللہ والے کی روح کو اللہ مدد براث الٰہی
فرشتوں کی مسابقت ملا کر کے جسموں کا کام کرا لے تو کوئی بعید نہیں ہے۔ جو جید دیکھ
فرماتے ہیں وہی فقیہ اعظم فرما رہے ہیں۔ ــ ۵ ــ

حضور علیہ السلام کے والدین شریفین کریمین ۔ امام المحدثین ۔ مفسر قرآن امام الفنون ۔
واصل بحق ہو چکے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو پر انوار رکھے ۔

Moulana Qari Muhammad Abbas Nizame Distt. Teh. Pakpattan

۱۵-۸-۲۰۰۷
بروز منگل بارہ
PM
۵:۱۲،۱۳

رجب المرجب ۲۹-۳۰
۱۴۲۸

مولوی پاک چین والے شبیر کھٹہ کا فون نمبر۔

0322 – 7880540 –

0302 – 7259897 –

باب ۵ آپ پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے عتاب ہوا یا آپ کی کسی بات پر گرفت ہوئی۔

ہذا اشاعت صفحہ 170